AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

Code 8604

صدائے انقلاب

نوٹس

Elmas Ali

تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق

بی ایڈ



Research Methods in Education

نگرانی و نظر ثانی: شمس العالم
ڈائریکٹر: انقلاب ایجوکیشنل ریسرچ سنٹر

ترتیب و تدوین: مرزا مہتاب عالم بیگ
سینئر بورڈ ممبر (انقلاب ایجوکیشنل ریسرچ سنٹر)
ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
ایم۔اے، ایل ایل بی

APPROVED By IERC

042-37245454-37361414 اُردو بازار لاہور (پاکستان)

صدائے انقلاب پبلیکیشنز

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

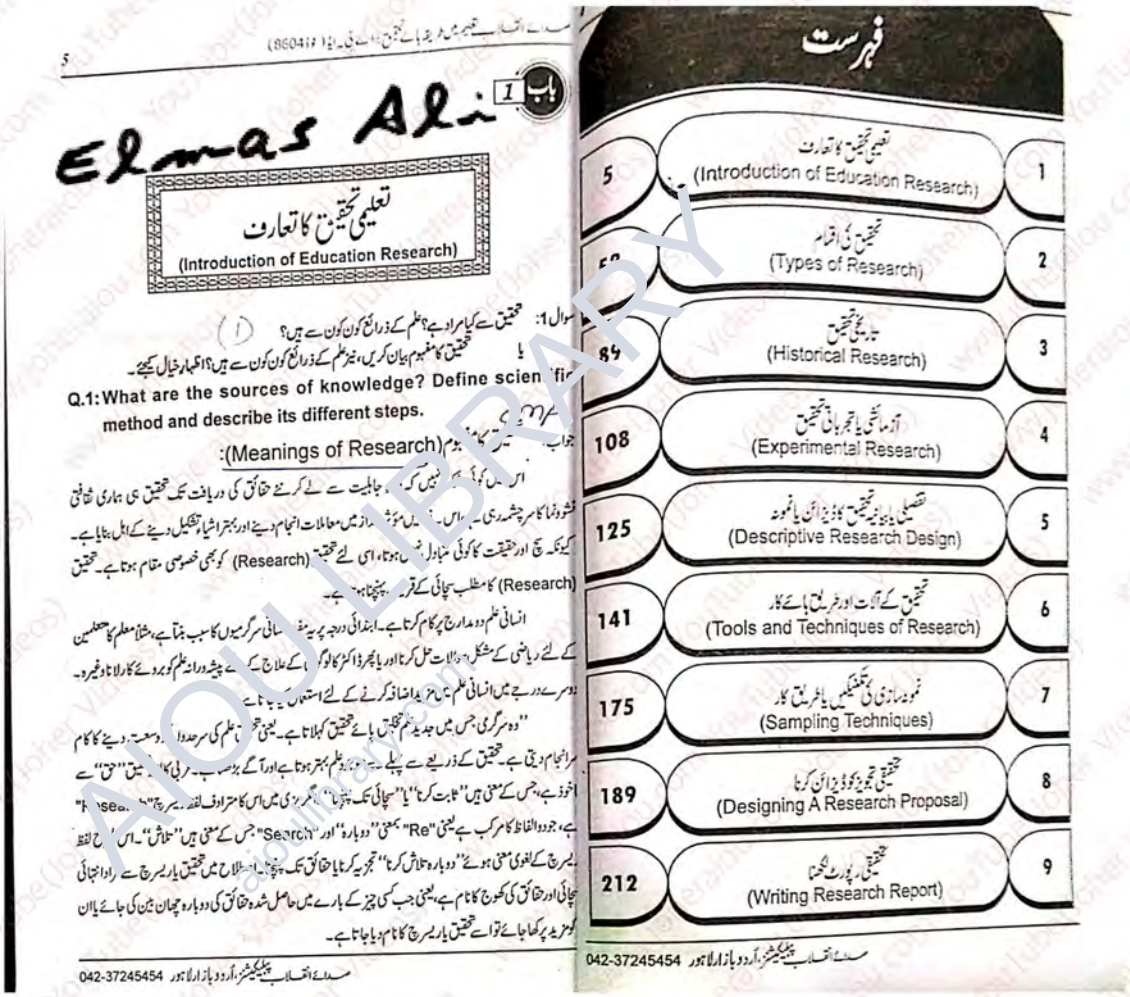

باب 1

Elmas Ali

تعلیمی تحقیق کا تعارف
(Introduction of Education Research)

سوال 1: تحقیق سے کیا مراد ہے؟ علم کے ذرائع کون کون سے ہیں؟ (1)
یا تحقیق کا مفہوم بیان کریں، نیز علم کے ذرائع کون کون سے ہیں؟ اظہار خیال کیجئے۔

Q.1: What are the sources of knowledge? Define scien fi method and describe its different steps.

جواب: تحقیق کا مفہوم (Meanings of Research):

اس میں کوئی شک نہیں کہ جاہلیت سے لے کر نئے حقائق کی دریافت تک تحقیق ہی ہماری ثقافتی نشوونما کا سرچشمہ رہی ہے۔ اس میں مؤثر انداز میں معاملات انجام دینے اور بہتر اشیاء تشکیل دینے کے اہل بنایا ہے۔ کیونکہ سچ اور حقیقت کا کوئی متبادل نہیں ہوتا، اسی لئے تحقیق (Research) کو بھی خصوصی مقام ہوتا ہے۔ تحقیق (Research) کا مطلب سچائی کے قریب پہنچنا ہوتا ہے۔

انسانی علم دو مدارج پر کام کرتا ہے۔ ابتدائی درجہ پر یہ مفید انسانی سرگرمیوں کا سبب بنتا ہے، مثلاً معلم کا متعلمین کے لئے ریاضی کے مشکل سوالات حل کرنا اور یا پھر ڈاکٹر کا لوگوں کے علاج کے لئے پیشہ ورانہ علم کو بروئے کار لانا وغیرہ۔ دوسرے درجے میں انسانی علم میں مزید اضافہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

"وہ سرگرمی جس میں جدید علم تخلیق پائے تحقیق کہلاتا ہے۔ یعنی تحقیق علم کی سرحدوں کو وسعت دینے کا کام سرانجام دیتی ہے۔ تحقیق کے ذریعے سے پہلے سے موجود علم بہتر ہوتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ عربی کا لفظ "حق" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں "ثابت کرنا" یا "سچائی تک پہنچنا"۔ انگریزی میں اس کا مترادف لفظ ریسرچ "Research" ہے، جو دو الفاظ کا مرکب ہے یعنی "Re" بمعنی "دوبارہ" اور "Search" جس کے معنی ہیں "تلاش"۔ اس طرح لفظ ریسرچ کے لغوی معنی ہوئے "دوبارہ تلاش کرنا" تجزیہ کرنا یا حقائق تک پہنچنا۔ اصطلاح میں تحقیق یا ریسرچ سے مراد انتہائی سچائی اور حقائق کی کھوج کا نام ہے، یعنی جب کسی چیز کے بارے میں حاصل شدہ حقائق کی دوبارہ چھان بین کی جائے یا ان کو مزید پرکھا جائے تو اسے تحقیق یا ریسرچ کا نام دیا جاتا ہے۔

فہرست

1	تعلیمی تحقیق کا تعارف (Introduction of Education Research)	5
2	تحقیق کی اقسام (Types of Research)	58
3	تاریخی تحقیق (Historical Research)	89
4	آزمائشی یا تجرباتی تحقیق (Experimental Research)	108
5	تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کا ڈیزائن یا نمونہ (Descriptive Research Design)	125
6	تحقیق کے آلات اور طریق ہائے کار (Tools and Techniques of Research)	141
7	نمونہ سازی کی تکنیکیں یا طریق کار (Sampling Techniques)	175
8	تحقیقی تجویز کو ڈیزائن کرنا (Designing A Research Proposal)	189
9	تحقیقی رپورٹ لکھنا (Writing Research Report)	212

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



تحقیق کے ذریعے علم میں اضافہ ایک باضابطہ طریقہ کار ہے، اور اس میں باضابطگی پر خصوصی طور پر زور دیا جاتا ہے۔ نئے علم کے لئے بے مقصد اور بے ترتیب تلاش کو تحقیق کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ تحقیق سے حاصل کیا جانے والا علم قابل توثیق اور قابل تصدیق ہوتا ہے۔

علم کے مختلف ذرائع ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ حسی شعور (Sense Perception):

انسان کو اپنے ماحول کے بارے میں پہلی سوجھ بوجھ اور شعور حسی ادراک [illegible] ہوتا ہے۔ اس [illegible] سے لے کر روزمرہ زندگی کے تجربات تک احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان کے علم کا [illegible] حواس خمسہ ہوتے ہیں۔ انسان کے حسی ادراک سے مراد تصورات کا ایک مربوط سلسلہ بھی لیا جاسکتا ہے جس کی [illegible] اور مدد کے ذریعے انسان اپنے اردگرد کے ماحول کو سمجھتا اور پھر نہایت مستعدی اور ماہرانہ انداز میں معاملات [illegible] دیتا ہے۔ انہی امور زندگی کو انتہائی مہارت سے انجام دیتے ہوئے انسان مختلف قسم کے عملی تجربات بھی حاصل کرتا ہے۔

اگرچہ انسان کی حسی شعوری اہلیت کے مفید اور قابل قدر ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن پھر بھی بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ یہ حسی شعوری اہلیتیں غلط نتائج کا محرک بھی بن جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ماہر تعلیم یا ماہر نفسیات حسی شعور کے ذریعے جو ابتدائی علم حاصل کرتے ہیں اُس کے مطابق بار بار کی مشق علم میں اضافہ کا سبب بھی بنتی ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے "مشق انسان کو مکمل بنا دیتی ہے"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جتنی زیادہ مشق کرے گا وہ اپنے کام میں اُتنا ہی ماہر ہوتا جائے گا۔ اس ضمن میں یہ مثال بھی دی جاسکتی ہے کہ ایک معلم جب درس و تدریس کی شروعات کرتا ہے تو اُس میں کچھ خامیاں یا کمیاں بھی ہوتی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ بار بار کی مشق کے نتیجے میں دور ہوتی جاتی ہیں اور وہ ایک دن کامیاب معلم بن جاتا ہے۔ اسی لئے طلباء و طالبات پر تعلیمی اداروں میں اس بات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سبق کو بار بار دہرائیں اور لکھنے کی مشق کریں تاکہ وہ اس میں ماہر ہو سکیں۔ تاہم معروف مفکر تھارن ڈائیک (Thorndike) کے مطابق ضروری نہیں کہ اس کے نتائج ہمیشہ مثبت ہی برآمد ہوں۔

2۔ روایات (Tradition):

علم کے حصول کے لئے رسم و رواج (Tradition) پر دارومدار کرنا بھی انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اکثر اوقات روزمرہ زندگی میں پیدا ہونے والے مسائل کو سماج میں رائج رسوم و رواج کو سامنے کر رکھ کر حل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کی انسانی سرگرمیوں اور حالات میں رسوم و رواج "فوری حل" کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے ہی انسان یہ تعین کرتا ہے کہ ایک خصوصی مسئلے یا صورت حال کا کیسے سامنا کیا جائے اور کس طرح پیش آنے والی صورت حال کے ساتھ ہم آہنگی اپنائی جائے۔ ہماری سماجی مجموعی رسومات ہی ہماری خوراک کے معمول، بود و باش، انداز گفتگو، باہمی تعلقات اور کاروباری طور طریقوں کا تعین کرتی ہے۔ عموماً ہم ان رسومات اور رواج کی پیروی کرتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں یہ عمل ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ یہ غلط ہے کہ گزشتہ ہر قسم کے رسوم و رواج ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتے ہیں اور طویل مدت سے جاری و ساری رسوم و رواج کا علم ہمیشہ سچائی کی طرح ہی رہنمائی کرے گا کیونکہ ماضی کی نسبت اب رسوم و رواج پر مبنی بہت سے نظریات غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اب اس جدید دور میں کوئی بات محض اس بناء پر درست ثابت نہیں ہو سکتی کہ یہ سماجی رسوم میں شامل ہے۔

Elmas Ali

3۔ مستند (Authority):

انسان کو جب آسمانی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو رسم و رواج بھی ناکامی محسوس ہوتے ہیں، ایسے میں وہ اپنے اطمینان کی کیفیت سے باہر آجاتا ہے اور کسی نئے رجحان کی تلاش شروع کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ابتدائی تہذیبوں کے زمانے میں کسی بھی مستند (Authoritative) شخصیت یا اپنے مخصوص علم میں ماہر شخصیت سے مختلف مسائل کے حل کے لیے اس کے مشورے پر عمل درآمد انتہائی ضروری سمجھا جاتا تھا۔ قبائلی سرداروں کی حیثیت صدیوں تک قائم رہی، عوام اپنے مذہبی، معاشی، سیاسی اور حتیٰ کہ نجی امور میں بھی انہی سے راہنمائی حاصل کرتے تھے۔

اسی طرح مذہبی پیشوا اور عالم میں بھی مستند (Authoritative) شخصیت کا کردار ادا کرتے ہیں۔ مریدین [illegible] علم اور نصیحت کے لئے ان سے رجوع کرتے چلے آرہے ہیں۔

اس کے علاوہ ممکن ہے کہ ایک وکیل اپنے موکل کی بے گناہی کا ثبوت حاصل کرنے کے لئے ماہر نفسیات سے [illegible] کرنے [illegible] ماہرانہ سلحہ ساز ہتھیاروں کے بارے میں اپنی مستند رائے اور ہاتھ کی لکھائی شناخت کرنے کا ماہر، [illegible] کرے۔

اس لحاظ سے جدید [illegible] بھی ماہرین معاشیات، فلسفی یا سائنسدان، موجودہ علم کی تشریح کرنے کا قابل اعتماد اور بہترین ذریعہ [illegible] ہیں، ان [illegible] کے ذریعے نئے نئے نظریات سامنے آتے ہیں، اختراعات کی جاتی ہیں اور ہر شعبہ زندگی میں ان [illegible] مثال سامنے [illegible] جاتی [illegible]

بہرحال کوئی بھی [illegible] شخصیت [illegible] یقینی اور قابل قدر علم کا ذریعہ ہو سکتی ہے لیکن اس میں ایک بڑی خامی ضرور موجود ہوتی ہے۔ ایک مستند شخصیت [illegible] خواہ اس کا تعلق سیاست سے ہو یا معاشیات سے ہو، مذہبی راہنما یا عالم ہو، اس کی کوئی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے، اس لیے علم [illegible] ذریعے [illegible] پر کسی مستند شخصیت پر کامل دارومدار نہیں کیا جاسکتا۔

4۔ ماہرین کی آراء (Expert's opinion):

بسا اوقات کوئی بھی شخص علم کی تلاش میں کسی ماہر سے اُس [illegible] رائے طلب کرتا ہے کیونکہ وہ ماہر شخص عقل، تربیت اور تجربے کی بنیاد پر دوسرے افراد سے اعلیٰ یا برتر ہوتا ہے۔ اسی طرح [illegible] ساتھ [illegible] بھی علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ایک محقق کے لئے اسی کانفرنس، سیمینار اور ورکشاپس میں جانا نہایت مفید ثابت ہوتا [illegible] جہاں ماہرین مختلف موضوعات یا پھر کسی ایک موضوع کو زیر بحث لاتے ہیں۔

تاہم یہ جاننے کی کوشش ضرور کرنا چاہیے کہ کیا ان ماہرین کو سماج میں موجود افراد یا اتھارٹیز ان [illegible] اور پہچانتی ہیں یا نہیں۔ کیا وہ پوری طرح اہلیت رکھتے ہیں اور وہ درپیش مسائل کے بارے میں حقائق سے روشناس ہیں؟ [illegible] ماہرین کی تجاویز نہایت اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہیں اور ان کی روشنی میں کئی ایک مسائل کو حل بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہر سماج میں [illegible] افراد موجود ہوتے ہیں جو تجربے، عقل اور دانش کی بنیادوں پر دوسروں سے برتر ہوتے ہیں اور جن کی آراء کو بہت [illegible] اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ماہرین کی آراء بھی علم حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔

5۔ عقلیت (Rationality):

عقلیت پسندی ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس میں تجربے کی بجائے سوالات و جوابات اور استدلال کے ذریعے علم

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

یا سائنسی طریقہ کار کیا ہے؟ اس کے مختلف مراحل پر بحث کریں؟ (سمسٹر خزاں 2016ء)

What is scientific method? Discuss different steps involved in scientific method.

جواب: سائنسی طریقہ کار (Scientific Method):

حقیقت میں سائنس سے مراد ایک ایسا منضبط طریقہ کار ہوتا ہے جس کے ذریعے علم کا حصول ممکن ہے۔ اس طریقے کے ذریعے مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر فطری مظاہر کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سائنس کی اصطلاح علم کے اس منظم لائحہ عمل کی بھی نشاندہی کرتی ہے جس کے استعمال کے ذریعے علم حاصل کیا جاتا ہے۔ [illegible] کے علاوہ کم روایتی طور پر سائنس کی اصطلاح سے مراد ایک منضبط شعبہ علم ہے جو کچھ قواعد وضوابط کے مطابق حاصل کیا جاتا ہے۔

[illegible] ماہرین حصول علم کے موجودہ ذرائع کی خامیوں کے باعث مطمئن نہیں تھے، اس لیے انہوں نے سر ہویں صدی کے قریب حصول علم کا ایک جدید طریقہ "سائنسی طریقہ" ایجاد کیا۔ فرانسس بیکن (Francid Bacon) نے کسی بھی نتیجے پر پہنچنے کے لیے استخراجی طریقے (Deductive approach) (منطقی طور پر اخذ کرنا) پر شدید تنقید کرتے ہوئے [illegible] کی بنیاد پر حقائق تک پہنچنے کے طریقے کی حمایت کی ہے۔ بہرحال، حصول علم کے ایک زیادہ قابل اعتماد اور عملی طریقے کی شکیل کے لیے نیوٹن، گیلیلیو اور ان کے جانشینوں نے استخراجی اور استقرائی (منطق کی وہ شاخ جس کے ذریعے مخصوص [illegible] سے عمومی اصول وضع کیے جاتے ہیں) نظریات کے باہمی تعامل کے ذریعے حصول علم کا ایک جدید طریقہ تشکیل دیا ہے جس میں استدلال اور مشاہدے کے امتزاج کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

سائنسی طریقے کا مجموعی عمل، مرتب کیے گئے طور پر مفروضے اخذ کرنے اور متوقع حالات کے مطابق ان کی جانچ پڑتال کرنے پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان متوقع نتائج کو مفروضات کی بنیاد پر تجربات کیے جاتے ہیں تاکہ اس عمل کا تعین کیا جاسکے کہ بنیادی مفروضہ درست تھا یا نہیں۔ بہرحال اس طریقے میں کسی بھی نظریے کی تشکیل کے ضمن میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اگرچہ سائنسی طریقے کو عمومی طور پر چند مراحل پر مشتمل سلسلہ تصور کیا جاتا ہے، بہتر یہی ہے کہ ان مراحل کو سائنسی طریقہ کار کے عمومی اصولوں کی حیثیت سے دیکھا جائے نہ کہ ضرور [illegible] سائنسی طریقے کے تمام بنیادی مراحل کسی بھی سائنسی تحقیق کا لازمی طور پر حصہ ہوں اور اس کی وقوع پذیری کی شدت [illegible] اس ضمن میں ولیم ویہول (William Whewell) (1794-1866) نے کہا کہ "سائنسی طریقہ کے ہر مرحلہ پر ایجاد/دریافت، حکمت، فراست اور ذہانت درکار ہوتی ہے۔

سائنسی طریقے کے اقدامات: (Steps of Scientific Method)

سائنسی طریقہ کار میں علم حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

i۔ سب سے پہلے مشاہدہ (Observation) کیا جاتا ہے، سائنسدان فطری طور پر سوچنے والی شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اور چیزوں کا مشاہدہ بڑی باریک بینی اور فہم وفراست سے کرتے ہیں۔

ii۔ اگلا مرحلہ سوال اٹھانے کا آتا ہے، کیونکہ مشاہدے کے بعد سائنسدان کی تجسسانہ فطرت اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اسے مزید جانے، اور دیکھے کہ چیزیں ایسی کیوں ہوتی ہیں، اور مختلف مظاہر کے پیچھے کیا اسباب کارفرما ہیں؟

(Ultimate [illegible] یہ حتمی تعلیل کہتے ہیں۔

(Cause and Effect) [illegible]

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ [illegible] ایسے ثبوت اور شواہد فراہم کرتے ہے جو عقل کی کسوٹی پر پورا اترتے ہیں بصورت دیگر وہ اس علم کی تصدیق کرنے کے لیے [illegible]

[illegible] خالق کائنات نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے، [illegible] یہ ودیعت انسان اپنے مسائل کا ادراک خود کرتا [illegible] اور ان کو حل کرنے کے طریقے بھی خود تلاش کرتا ہے۔ انسان عقل کے ذریعے ہی حصول علم کا ایک اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ اس حقیقت کی [illegible] جاتی ہے کہ انسان جو علم حواس خمسہ کے ذریعے حاصل کرتا ہے عقل کے ذریعے ان کی معلومات کا تجزیہ اور تعبیر کی جاتی ہے [illegible] تجربات اور مشاہدات سے حاصل شدہ معلومات کو ترتیب دے کر ان پر غور وفکر کرنا اور ان سے نتائج اخذ کرنا عقل [illegible] ہوتا ہے۔ عقل کی بدولت ہی انسان خارجی ماحول سے حاصل کردہ معلومات کی جانچ پڑتال اور تجزیہ کرتا ہے اور اس کی روشنی میں [illegible] کی ترجیحات اور ضروریات میں ترجیح حاصل کرتا ہے۔ اسلام انسان کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ عقل وشعور کو کام میں لا کر کائنات پر غور وفکر کیا جائے اور اس کے رازوں [illegible] دریافت کیا جائے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ تحقیق علوم کے تمام کے تمام [illegible] نہیں ہوتے کیونکہ عقل کو فراہم کی جانے والی معلومات حواس خمسہ کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں جو ناقص بھی ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح جبت کی ایسی موجودات ہیں جو عقل کے دائرے میں نہیں آسکتیں۔ مثلاً خدا، فرشتے، جنت اور دوزخ وغیرہ وغیرہ اگر حقیقت سے بالاتر ہو کر حقائق پر غور وفکر کے لئے عقل کو بروئے کار استعمال کیا جائے جو عقل سلیم کا حکم میں [illegible] جائے تو منطقی نتائج اخذ ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے اس ذریعہ علم کو مفید قرار دیا ہے اور قرآن حکیم میں بار بار کائنات اور مظاہر فطرت کے بارے میں غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے۔

انسان علم کی تصدیق کے لئے عموماً دو قسم کے استدلال استعمال کرتا ہے، پہلا استخراجی استدلال (Deductive Reseaning) جبکہ دوسرا استقرائی استدلال (Inductive Reseaning) ہے۔

6۔ جادو (Magic):

علم کے حصول اور دنیا کو اپنے زیر اثر لانے کا ایک اور طریقہ جادو (Magic) ہے۔ معروف مفکر کریگ (Craig) کے نزدیک جادو اس تصور پر مبنی ہوتی ہے کہ فطرت میں رونما ہونے والا ایک واقعہ، دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتا ہے اور ایک واقعہ دوسرے کی پیروی کرتا ہے۔ عموی طور پر جادو کی دو اقسام معروف سمجھی جاتی ہیں۔ پہلی قسم نقلی جادو (Imitative Magic) کہتے ہیں جس کے تحت لوگ نقل کرتے ہوئے اپنی مرضی کا تاثر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ جادو کی دوسری قسم متعدی جادو (Contagious Magic) کہلاتی ہے جس کی بنیاد دو افراد یا واقعات کے تعلق پر ہوتی ہے۔

سوال 2: سائنسی طریقے کی تعریف کریں اور اس کے مختلف مراحل بیان کریں۔

یا سائنسی طریقے سے کیا مراد ہے؟ اس کے مختلف مراحل پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com



AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

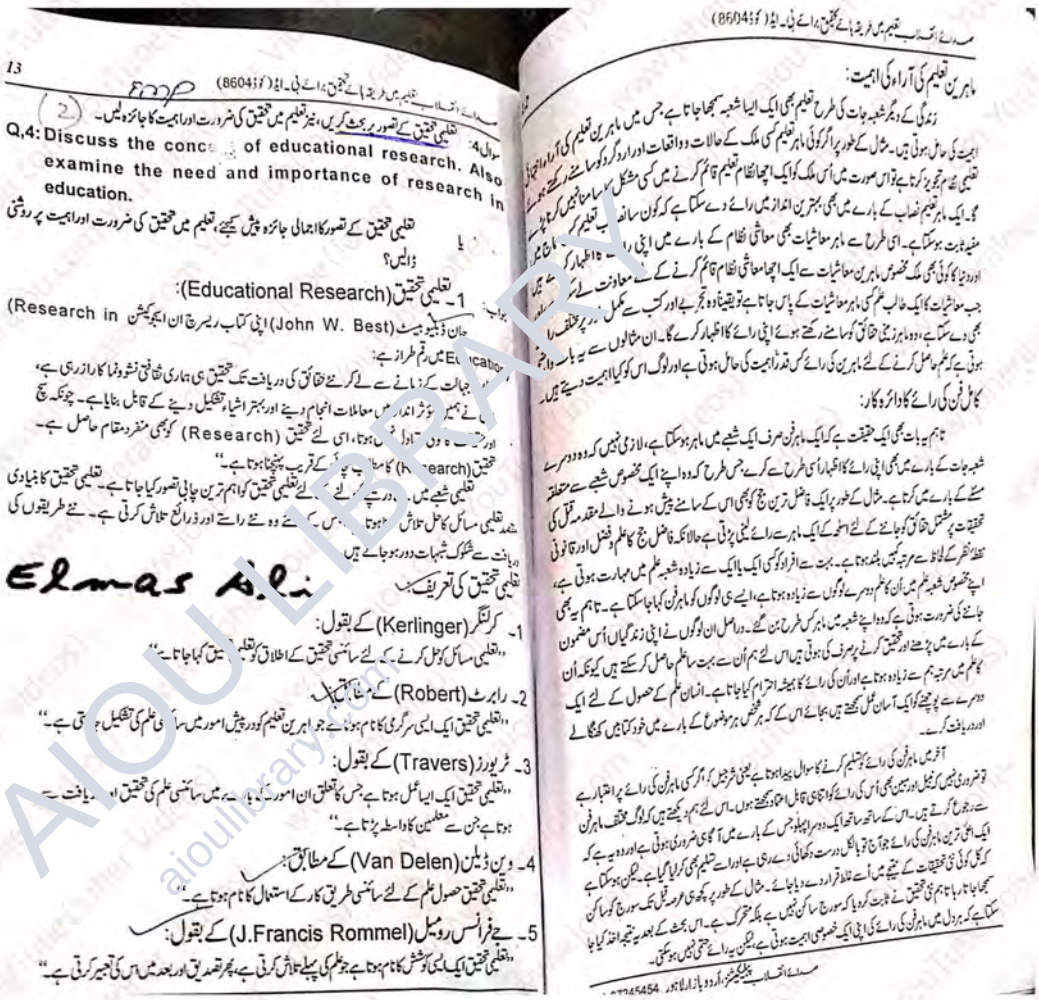

ماہرین تعلیم کی آراء کی اہمیت:

زندگی کے دیگر شعبہ جات کی طرح تعلیم بھی ایک ایسا شعبہ سمجھا جاتا ہے جس میں ماہرین تعلیم کی آراء اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی ماہر تعلیم کسی ملک کے حالات و واقعات اور ارد گرد کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیمی نظام تجویز کرتا ہے تو اس صورت میں اُس ملک کو ایک اچھا نظام تعلیم قائم کرنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ ایک ماہر تعلیم نصاب کے بارے میں بھی بہترین انداز میں رائے دے سکتا ہے کہ کون سا نصاب تعلیم کس طرح مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے ماہر معاشیات بھی معاشی نظام کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اور دنیا کا کوئی بھی ملک مخصوص ماہرین معاشیات سے ایک اچھا معاشی نظام قائم کرنے کے لئے معاونت لے سکتے ہیں۔ جب معاشیات کا ایک طالب علم کسی ماہر معاشیات کے پاس جاتا ہے تو یقیناً وہ تجربے اور کتب سے مکمل طور پر مختلف رائے بھی دے سکتا ہے، وہ ماہر زمینی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرے گا۔ ان مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے ماہرین کی رائے کس قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور لوگ اس کو کیا اہمیت دیتے ہیں۔

کامل فن کی رائے کا دائرہ کار:

تاہم یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک ماہر فن صرف ایک شعبے میں ماہر ہو سکتا ہے، لازمی نہیں کہ وہ دوسرے شعبہ جات کے بارے میں بھی اپنی رائے کا اظہار اُسی طرح سے کرے جس طرح کہ وہ اپنے ایک مخصوص شعبے سے متعلقہ مسئلے کے بارے میں کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک فاضل ترین جج کو بھی اس کے سامنے پیش ہونے والے مقدمہ قتل کی تحقیقات پر مشتمل حقائق کو جاننے کے لئے اسلحہ کے ایک ماہر سے رائے لینی پڑتی ہے حالانکہ فاضل جج کا علم و فضل اور قانونی نقطۂ نظر کے لحاظ سے مرتبہ کہیں بلند ہوتا ہے۔ بہت سے افراد کو کسی ایک یا ایک سے زیادہ شعبہ علم میں مہارت ہوتی ہے، اپنے مخصوص شعبہ علم میں اُن کا علم دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں کو ماہر فن کہا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ بھی جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنے شعبہ میں ماہر کس طرح بن گئے۔ دراصل ان لوگوں نے اپنی زندگیاں اُس مضمون کے بارے میں پڑھنے اور تحقیق کرنے پر صرف کی ہوتی ہیں اس لئے ہم اُن سے بہت سا علم حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ اُن کا علم میں مرتبہ ہم سے زیادہ ہوتا ہے اور اُن کی رائے کا ہمیشہ احترام کیا جاتا ہے۔ انسان علم کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے پوچھنے کو ایک آسان عمل سمجھتے ہیں بجائے اس کے کہ ہر شخص ہر موضوع کے بارے میں خود کتابیں کھنگالے اور دریافت کرے۔

آخر میں ماہر فن کی رائے کو تسلیم کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے یعنی شرجیل کو اگر کسی ماہر فن کی رائے پر اعتبار ہے تو ضروری نہیں کہ نبیل اور مبین بھی اُس کی رائے کو اتنا ہی قابل اعتماد سمجھتے ہوں۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ مختلف ماہر فن سے رجوع کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا پہلو جس کے بارے میں آگاہی ضروری ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک اعلیٰ ترین ماہر فن کی رائے جو آج تو بالکل درست دکھائی دے رہی ہے اور اسے تسلیم بھی کر لیا گیا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کل کوئی نئی تحقیقات کے نتیجے میں اُسے غلط قرار دے دیا جائے۔ مثال کے طور پر کچھ ہی عرصہ قبل تک سورج کو ساکن سمجھا جاتا رہا تاہم نئی تحقیق نے ثابت کر دیا کہ سورج ساکن نہیں ہے بلکہ متحرک ہے۔ اس بحث کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہر دل میں ماہر فن کی رائے کی اپنی ایک خصوصی اہمیت ہوتی ہے، لیکن یہ رائے حتمی نہیں ہو سکتی۔

سوال 4: تعلیمی تحقیق کے تصور پر بحث کریں، نیز تعلیم میں تحقیق کی ضرورت اور اہمیت کا جائزہ لیں۔

Q,4: Discuss the conc[illegible] of educational research. Also examine the need and importance of research in education.

یا تعلیمی تحقیق کے تصور کا اجمالی جائزہ پیش کیجئے، تعلیم میں تحقیق کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالیں؟

جواب: 1۔ تعلیمی تحقیق (Educational Research):

جان ڈبلیو بیسٹ (John W. Best) اپنی کتاب ریسرچ ان ایجوکیشن (Research in Education) میں رقم طراز ہے:

"جہالت کے زمانے سے لے کر نئے حقائق کی دریافت تک تحقیق ہی ہماری ثقافتی نشوونما کا راز رہی ہے، [illegible] نے ہمیں مؤثر انداز میں معاملات انجام دینے اور بہتر اشیاء تشکیل دینے کے قابل بنایا ہے۔ چونکہ سچ اور [illegible] کا کوئی [illegible] ہوتا، اسی لئے تحقیق (Research) کو بھی منفرد مقام حاصل ہے۔ تحقیق (Research) کا مطلب [illegible] کے قریب پہنچنا ہوتا ہے۔"

تعلیمی شعبے میں [illegible] لئے تعلیمی تحقیق کو اہم ترین چابی تصور کیا جاتا ہے۔ تعلیمی تحقیق کا بنیادی مقصد تعلیمی مسائل کا حل تلاش [illegible] ہوتا [illegible] وہ نئے راستے اور ذرائع تلاش کرتی ہے۔ نئے طریقوں کی دریافت سے شکوک شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

Elmas Ali

تعلیمی تحقیق کی تعریف:

1۔ کرلنگر (Kerlinger) کے بقول:

"تعلیمی مسائل کو حل کرنے کے لئے سائنسی تحقیق کے اطلاق کو تعلیمی تحقیق کہا جاتا ہے۔"

2۔ رابرٹ (Robert) کے مطابق:

"تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی کا نام ہوتا ہے جو ماہرین تعلیم کو درپیش امور میں سائنسی علم کی تشکیل [illegible] ہے۔"

3۔ ٹریورز (Travers) کے بقول:

"تعلیمی تحقیق ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس کا تعلق ان امور کے بارے میں سائنسی علم کی تحقیق اور دریافت سے ہوتا ہے جن سے معلمین کا واسطہ پڑتا ہے۔"

4۔ وین ڈیلن (Van Delen) کے مطابق:

"تعلیمی تحقیق حصول علم کے لئے سائنسی طریق کار کے استعمال کا نام ہوتا ہے۔"

5۔ جے فرانس رومیل (J.Francis Rommel) کے بقول:

"تعلیمی تحقیق ایک ایسی کوشش کا نام ہوتا ہے جو علم کی پہلے تلاش کرتی ہے، پھر تصدیق اور بعد میں اس کی تعبیر کرتی ہے۔"

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

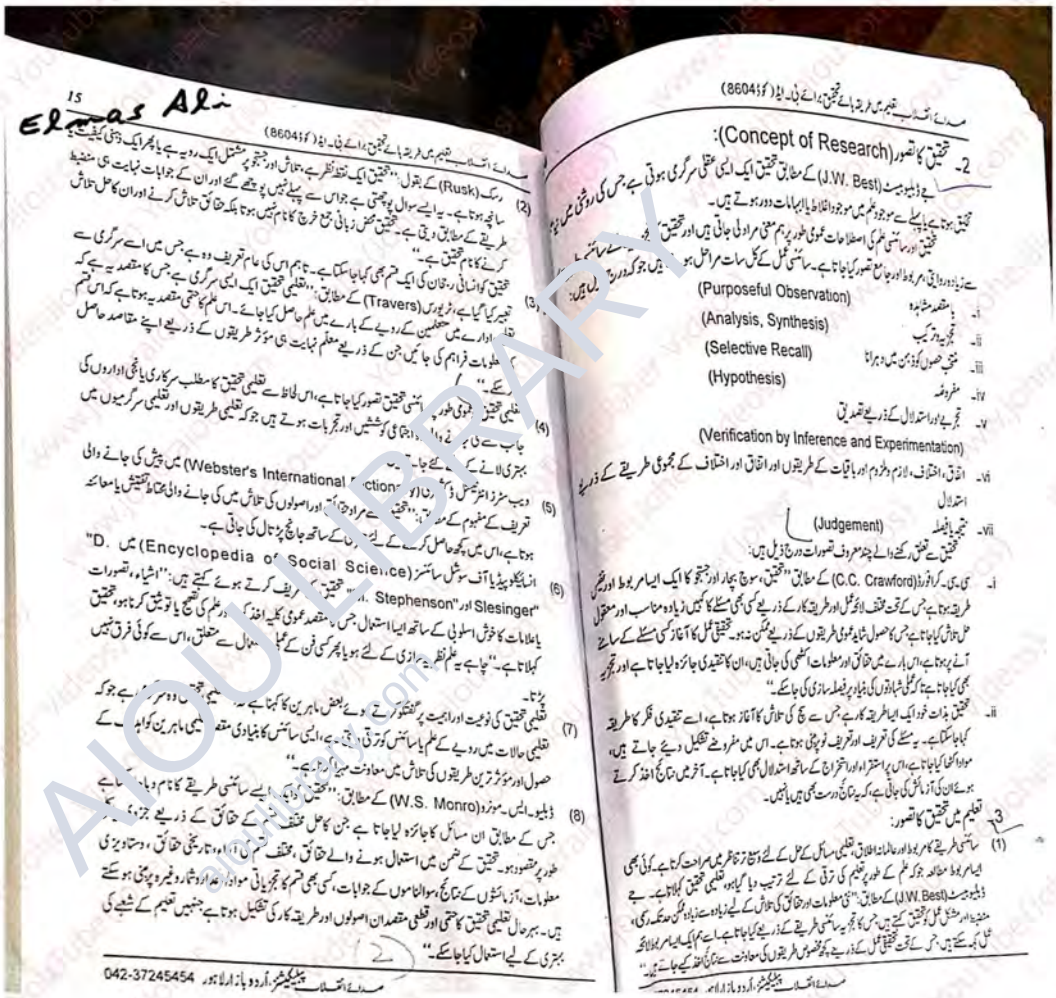

2۔ تحقیق کا تصور (Concept of Research):

جے ڈبلیو بیسٹ (J.W. Best) کے مطابق تحقیق ایک ایسی عقلی سرگرمی ہوتی ہے جس کی روشنی میں نیا تحقیق ہوتا ہے یا پہلے سے موجود علم میں موجود اغلاط یا ابہامات دور ہوتے ہیں۔

تحقیق اور سائنسی علم کی اصطلاحات عمومی طور پر ہم معنی مراد لی جاتی ہیں اور تحقیق [illegible] سے زیادہ روایتی، مربوط اور جامع تصور کیا جاتا ہے۔ سائنسی عمل کے کل سات مراحل ہو[illegible] ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

i۔ بامقصد مشاہدہ (Purposeful Observation)
ii۔ تجزیہ و ترکیب (Analysis, Synthesis)
iii۔ منتخب حصوں کو ذہن میں دہرانا (Selective Recall)
iv۔ مفروضہ (Hypothesis)
v۔ تجربے اور استدلال کے ذریعے تصدیق (Verification by Inference and Experimentation)
vi۔ اتفاق، اختلاف، لازم و ملزوم اور باقیات کے طریقوں اور اتفاق اور اختلاف کے مجموعی طریقے کے ذریعے استدلال
vii۔ نتیجہ یا فیصلہ (Judgement)

تحقیق سے تعلق رکھنے والے چند معروف تصورات درج ذیل ہیں:

i۔ سی۔ سی۔ کرافورڈ (C.C. Crawford) کے مطابق "تحقیق، سوچ بچار اور جستجو کا ایک ایسا مربوط اور نفیس طریقہ ہوتا ہے جس کے تحت مختلف لائحہ عمل اور طریقہ کار کے ذریعے کسی بھی مسئلے کا کہیں زیادہ مناسب اور معقول حل تلاش کیا جاتا ہے جس کا حصول شاید عمومی طریقوں کے ذریعے ممکن نہ ہو۔ تحقیقی عمل کا آغاز کسی مسئلے کے سامنے آنے پر ہوتا ہے، اس بارے میں حقائق اور معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں، ان کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے اور تجزیہ بھی کیا جاتا ہے تاکہ عملی شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ سازی کی جا سکے۔"

ii۔ تحقیق بذات خود ایک ایسا طریقہ کار ہے جس سے سچ کی تلاش کا آغاز ہوتا ہے، اسے تنقیدی فکر کا طریقہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ مسئلے کی تعریف اور تعریف نو پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں مفروضے تشکیل دیئے جاتے ہیں، مواد اکٹھا کیا جاتا ہے، اس پر استقراء اور استخراج کے ساتھ استدلال بھی کیا جاتا ہے۔ آخر میں نتائج اخذ کرتے ہوئے ان کی آزمائش کی جاتی ہے، کہ یہ نتائج درست بھی ہیں یا نہیں۔

3۔ تعلیم میں تحقیق کا تصور:

(1) سائنسی طریقے کا مربوط اور عالمانہ اطلاق، تعلیمی مسائل کے حل کے لئے وسیع تر تناظر میں صراحت کرتا ہے۔ کوئی بھی ایسا مربوط مطالعہ جو کہ علم کے طور پر تعلیم کی ترقی کے لئے ترتیب دیا گیا ہو، تعلیمی تحقیق کہلاتا ہے۔ جے ڈبلیو بیسٹ (J.W. Best) کے مطابق: "نئی معلومات اور حقائق کی تلاش کے لیے زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک رسمی، منضبط اور مشکل عمل کو تحقیق کہتے ہیں جس کا تجزیہ سائنسی طریقے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اسے ہم ایک ایسا مربوط لائحہ عمل کہہ سکتے ہیں جس کے تحت تحقیقی عمل کے ذریعے کچھ مخصوص طریقوں کی معاونت سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔"

Elmas Ali

(2) رسک (Rusk) کے بقول: "تحقیق ایک نقطہ نظر ہے، تلاش اور جستجو پر مشتمل ایک رویہ ہے یا پھر ایک ذہنی کیفیت یا سانچہ ہوتا ہے۔ یہ ایسے سوال پوچھتی ہے جو اس سے پہلے نہیں پوچھے گئے اور ان کے جوابات نہایت ہی منضبط طریقے کے مطابق دیتی ہے۔ تحقیق محض زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہوتا بلکہ حقائق تلاش کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کا نام تحقیق ہے۔"

(3) تحقیق کو انسانی رجحان کی ایک قسم بھی کہا جا سکتا ہے۔ تاہم اس کی عام تعریف وہ ہے جس میں اسے سرگرمی سے تعبیر کیا گیا ہے، ٹریورس (Travers) کے مطابق: "تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تعلیمی ادارے میں متعلمین کے رویے کے بارے میں علم حاصل کیا جائے۔ اس علم کا حتمی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کی معلومات فراہم کی جائیں جن کے ذریعے معلم نہایت ہی مؤثر طریقوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔"

(4) تعلیمی تحقیق عمومی طور پر سائنسی تحقیق تصور کیا جاتا ہے، اس لحاظ سے تعلیمی تحقیق کا مطلب سرکاری یا نجی اداروں کی جانب سے کی جانے والی [illegible] اجتماعی کوششیں اور تجربات ہوتے ہیں جو کہ تعلیمی طریقوں اور تعلیمی سرگرمیوں میں بہتری لانے کے لئے [illegible]

(5) ویب سٹرز انٹرنیشنل ڈکشنری (Webster's International Dictionary) میں پیش کی جانے والی تعریف کے مفہوم کے مطابق: "تحقیق سے مراد حقائق اور اصولوں کی تلاش میں کی جانے والی محتاط تفتیش یا معائنہ ہوتا ہے، اس میں کچھ حاصل کرنے کے لئے [illegible] کے ساتھ جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔"

(6) انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنسز (Encyclopedia of Social Science) میں "D. Slesinger" اور "Stephenson" تحقیق کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں: "اشیاء، تصورات یا علامات کا خوش اسلوبی کے ساتھ ایسا استعمال جس کا مقصد عمومی کلیہ اخذ کرنا اور علم کی تصحیح یا توثیق کرنا ہو، تحقیق کہلاتا ہے۔" چاہے یہ علم نظریہ سازی کے لئے ہو یا پھر کسی فن کے عملی استعمال سے متعلق، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(7) تعلیمی تحقیق کی نوعیت اور اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ تعلیمی تحقیق وہ سرگرمی ہے جو کہ تعلیمی حالات میں رویے کے علم یا سائنس کو ترقی دیتی ہے، ایسی سائنس کا بنیادی مقصد تعلیمی ماہرین کو ایسے کے حصول اور مؤثر ترین طریقوں کی تلاش میں معاونت مہیا کرنا ہے۔"

(8) ڈبلیو۔ ایس۔ مونرو (W.S. Monro) کے مطابق: "تحقیق کو ایک ایسے سائنسی طریقے کا نام دیا جا سکتا ہے جس کے مطابق ان مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے جن کا حل مختلف قسم کے حقائق کے ذریعے جزوی طور پر مقصود ہو۔ تحقیق کے ضمن میں استعمال ہونے والے حقائق، مختلف قسم کی آراء، تاریخی حقائق، دستاویزی معلومات، آزمائشوں کے نتائج، سوالناموں کے جوابات، کسی بھی قسم کا تجزیاتی مواد، اعداد و شمار وغیرہ پر مبنی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال تعلیمی تحقیق کا حتمی اور قطعی مقصد ان اصولوں اور طریقہ کار کی تشکیل ہوتا ہے جنہیں تعلیم کے شعبے کی بہتری کے لیے استعمال کیا جا سکے۔"

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

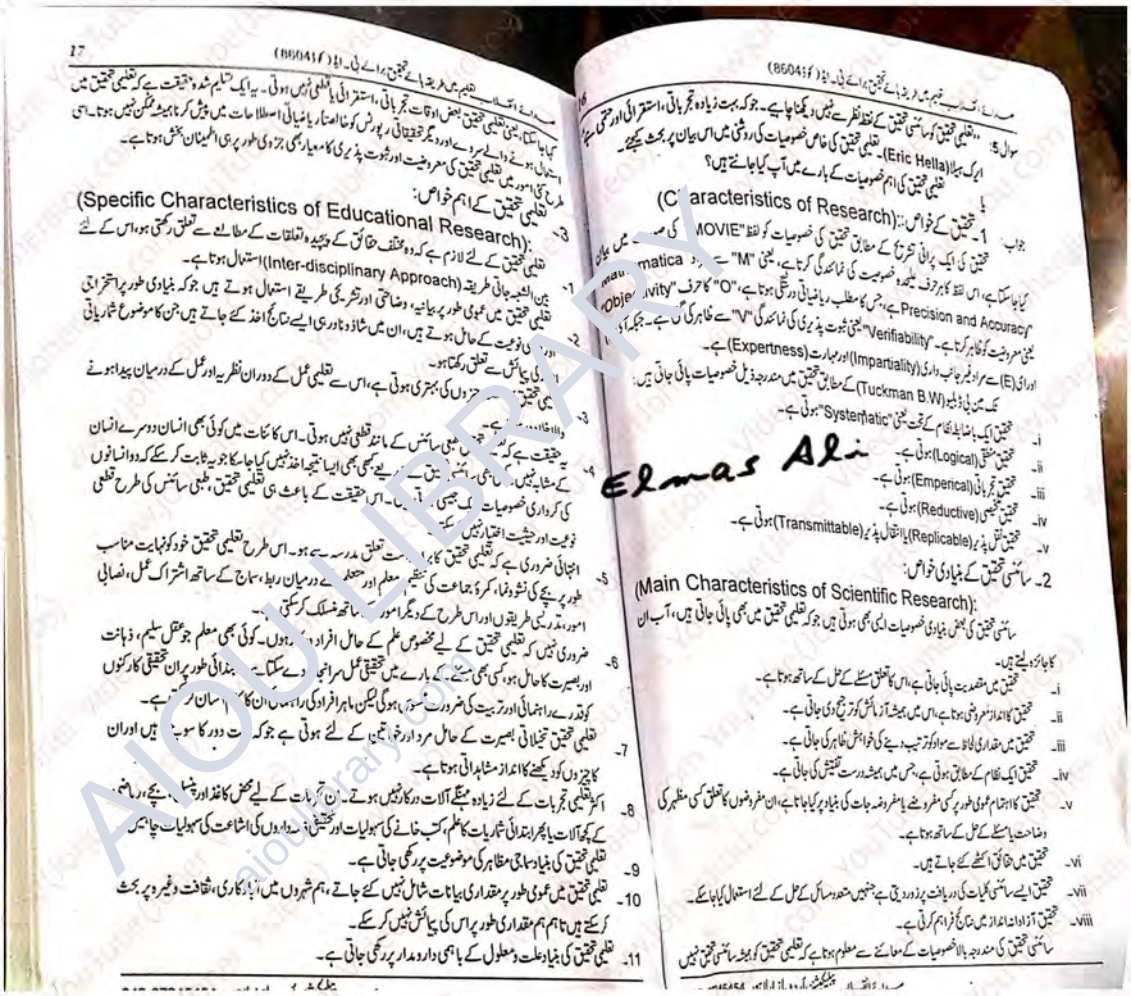

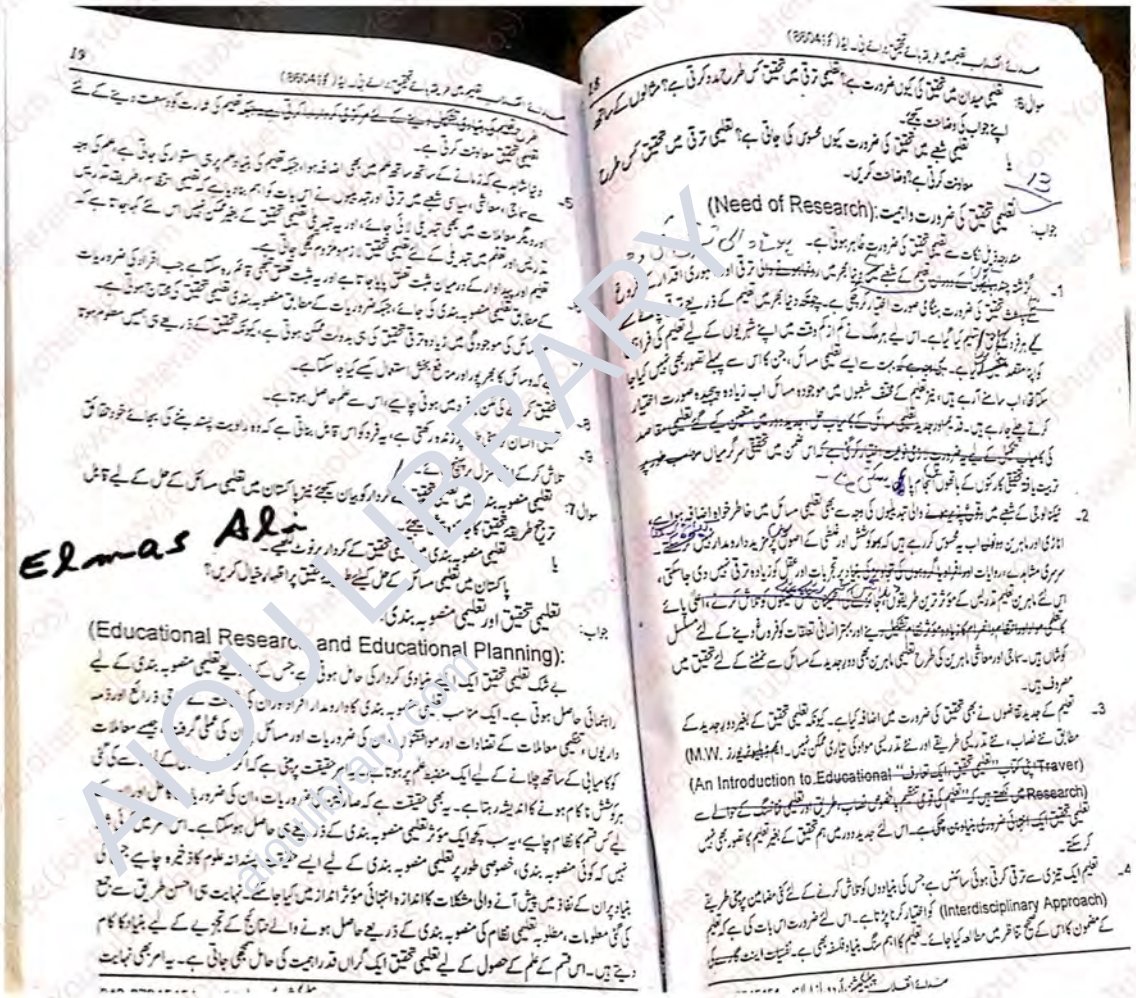

سوال 3: تعلیمی میدان میں تحقیق کی کیوں ضرورت ہے؟ تعلیمی ترقی میں تحقیق کس طرح مدد کرتی ہے؟ مثالوں کے ساتھ اپنے جواب کی وضاحت کیجئے۔

تعلیمی شعبے میں تحقیق کی ضرورت کیوں محسوس کی جاتی ہے؟ تعلیمی ترقی میں تحقیق کس طرح معاونت کرتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: (Need of Research): تعلیمی تحقیق کی ضرورت و اہمیت

Elmas Ali

(Educational Research and Educational Planning): تعلیمی تحقیق اور تعلیمی منصوبہ بندی

AIOU LIBRARY

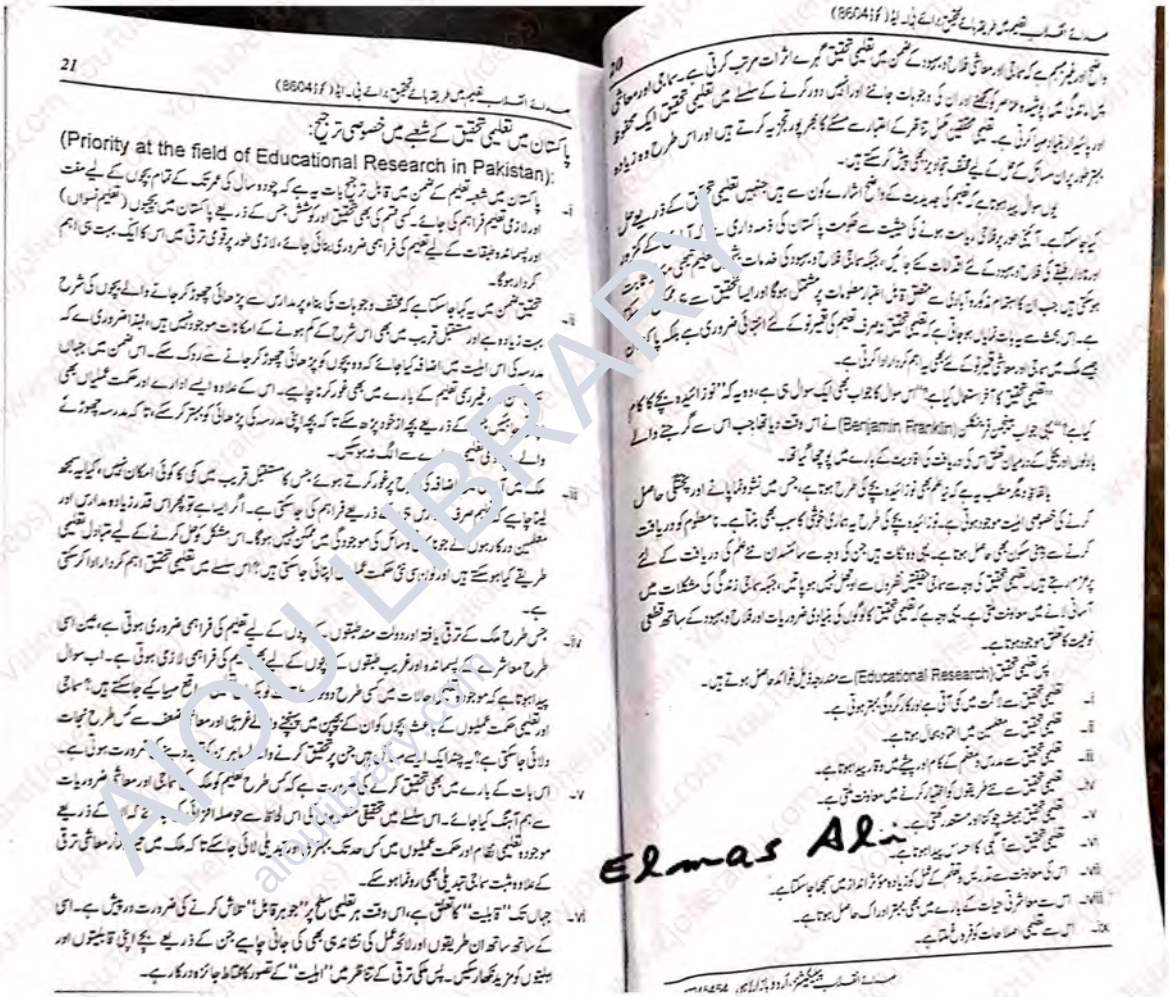

21

مسائل اور ان کا حل: تعلیم میں تحقیق کے ذریعے کیسے حل تلاش کیے جائیں؟ (8604/1)

پاکستان میں تعلیمی تحقیق کے شعبے میں خصوصی ترجیحات:
(Priority at the field of Educational Research in Pakistan):

i. پاکستان میں شعبہ تعلیم کے ضمن میں قابل ترجیح بات یہ ہے کہ چودہ سال کی عمر تک کے تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کی جائے۔ کسی قسم کی بھی تحقیق اور کوشش جس کے ذریعے پاکستان میں بچیوں (تعلیم نسواں) اور لازمی تعلیم فراہم کی جائے۔

ii. تحقیق ضمن میں یہ کیا جا سکتا ہے کہ مختلف وجوہات کی بناء پر مدارس سے پڑھائی چھوڑ کر جانے والے بچوں کی شرح بہت زیادہ ہے اور مستقبل قریب میں بھی اس شرح کے کم ہونے کے امکانات موجود نہیں ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ مدرسہ کی اس اہلیت میں اضافہ کیا جائے کہ وہ بچوں کو پڑھائی چھوڑ کر جانے سے روک سکے۔ اس ضمن میں جہاں [illegible] رغیر رسمی تعلیم کے بارے میں بھی غور کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ایسے ادارے اور حکمت عملیاں بھی [illegible] کے ذریعے بچے از خود پڑھ سکے تاکہ بچے اپنی مدرسہ کی پڑھائی کو بہتر کر سکے یا کہ مدرسہ چھوڑنے والے [illegible] سے الگ نہ ہو سکیں۔

iii. ملک میں [illegible] اضافہ کی [illegible] پر غور کرتے ہوئے جس کا مستقبل قریب میں کسی کا کوئی امکان نہیں، کیا یہ بہتر نہیں لینا چاہیے کہ فہم صرف [illegible] کے ذریعے فراہم کی جا سکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس قدر زیادہ مدارس اور معلمین درکار ہوں گے جو [illegible] وسائل کی موجودگی میں ممکن نہیں ہوگا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے متبادل تعلیمی طریقے کیا ہو سکتے ہیں اور وہ کیا ہی حکمت عملی [illegible] اپنائی جا سکتی ہیں؟ اس سلسلے میں تعلیمی تحقیق اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

iv. جس طرح ملک کے ترقی یافتہ اور دور دست مضافاتی [illegible] بچوں کے لیے تعلیم کی فراہمی ضروری ہوتی ہے، عین اسی طرح معاشرے کے پسماندہ اور غریب طبقوں کے بچوں کے لیے بھی تعلیم کی فراہمی لازمی ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ [illegible] حالات میں کس طرح دور [illegible] کے [illegible] میسر کیے جا سکتے ہیں؟ سماجی اور تعلیمی حکمت عملیوں کے باعث بچوں کو ان کے بچپن میں پہنچنے والے فوری اور معاشی ضعف سے کس طرح نجات دلائی جا سکتی ہے؟ یہ چند ایک ایسے سوال ہیں جن پر تحقیق کرنے والے [illegible] کی ضرورت ہوتی ہے۔

v. اس بات کے بارے میں بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح تعلیم کو ملک کی سماجی اور معاشی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس سلسلے میں تحقیقی مقاصد میں اس لحاظ سے حوصلہ افزائی [illegible] کہ [illegible] کے ذریعے موجودہ تعلیمی نظام اور حکمت عملیوں میں کس حد تک بہتری اور تبدیلی لائی جائے تاکہ ملک میں جاری معاشی ترقی کے علاوہ مثبت سماجی تبدیلی بھی رونما ہو سکے۔

vi. جہاں تک "قابلیت" کا تعلق ہے، اس وقت ہر تعلیمی سطح پر "جو ہر قابل" تلاش کرنے کی ضرورت درپیش ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان طریقوں اور لائحہ عمل کی نشاندہی بھی کی جانی چاہیے جن کے ذریعے بچے اپنی قابلیتوں اور اہلیتوں کو مزید نکھار سکیں۔ پس ملکی ترقی کے تناظر میں "اہلیت" کے تصور کو نظر انداز نہ جائز ہو درکار ہے۔

ہو سکتا ہے کہ ہمارے اور معاشی فکر اور پسماندگی کے ضمن میں تعلیمی تحقیق گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ سماجی اور معاشی [illegible] میں رہنے والے پوشیدہ عوامل کو سمجھنے اور ان کی وجوہات جاننے اور انہیں دور کرنے کے سلسلے میں تعلیمی تحقیق ایک مخصوص اور پائیدار ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ تعلیمی محقق محض تجربے کے اعتبار سے کام پر غور و تجزیہ کرتے ہیں اور اس طرح وہ زیادہ بہتر طور پر ان مسائل کے حل کے لیے مختلف تجاویز بھی پیش کر سکتے ہیں۔

یوں سوال یہ ہوتا ہے کہ تعلیم کی بہتری کے واضح اشارے کون سے ہیں جنہیں تعلیمی تحقیق کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ آئین کے مطابق صوبائی خود مختاری کے بعد صوبوں کی ذمہ داری ہے کہ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے فروغ کے لیے [illegible] تعلیم کی فراہمی کے [illegible] ہوتی ہیں۔ [illegible] ہے۔ اس بحث سے یہ بات نمایاں ہو جاتی ہے کہ تعلیمی تحقیق نہ صرف تعلیم کی تقسیم کے لیے انتہائی ضروری ہے بلکہ پاکستان جیسے ملک میں سماجی اور معاشی تبدیلی کے لیے بھی یہ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

تعلیمی تحقیق کا آغاز و استعمال کیا ہے؟ اس سوال کا جواب بھی ایک سوال ہی ہے، وہ یہ کہ "فوز ائیر دینے کا کام کیا ہے؟" یہ جواب بنجمن فرینکلن (Benjamin Franklin) نے اس وقت دیا تھا جب اس سے گرجتے ہوئے بادلوں اور بجلی کے درمیان تحقیق آن کی دریافت کی افادیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

بالکل اسی طرح مقصد یہ ہے کہ نیا علم بھی فوز ائیر دینے کی طرح ہوتا ہے، جس میں نشوونما پانے اور پختگی حاصل کرنے کی خصوصی اہلیت موجود ہوتی ہے۔ فوز ائیر دینے کی طرح یہ ہماری تجسس کا سبب بھی بنتا ہے۔ نامعلوم کو دریافت کرنے سے دلی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ ثبات ہیں جن کی وجہ سے سائنسدان نے علم کی دریافت کے لیے پرعزم رہتے ہیں۔ تعلیمی تحقیق کی وجہ سے ہونے والی تحقیقی خطروں سے کبھی نہیں ہوپاتیں، جبکہ سماجی زندگی کی مشکلات میں آسانی لانے میں معاونت ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمی تحقیق کا لوگوں کی بنیادی ضروریات اور فلاح و بہبود کے ساتھ قطعی نوعیت کا تعلق موجود ہوتا ہے۔

پس تعلیمی تحقیق (Educational Research) سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

i. تعلیمی تحقیق سے اگست میں کی گئی ہے اور کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔
ii. تعلیمی تحقیق سے معلمین میں اعتماد بحال ہوتا ہے۔
iii. تعلیمی تحقیق سے مدرس و معلم کے کام اور پیشے میں وقار پیدا ہوتا ہے۔
iv. تعلیمی تحقیق سے نئے طریقوں کو اختیار کرنے میں معاونت ملتی ہے۔
v. تعلیمی تحقیق بہتر، پختہ کار اور مستعد بناتی ہے۔
vi. تعلیمی تحقیق سے [illegible] کی [illegible] پیدا ہوتا ہے۔
vii. اس کی معاونت سے مدرس و معلم کے عمل کو زیادہ موثر انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔
viii. اس سے معاشرتی حیات کے بارے میں بھی بہتر ادراک حاصل ہوتا ہے۔
ix. اس سے تعلیمی اصلاحات کو فروغ ملتا ہے۔

Elmas Ali

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سوال 8: قومی ترقی میں تعلیمی تحقیق کے استعمالات بیان کیجئے۔

یا

قومی ترقی میں تعلیم میں تحقیق کے استعمالات پر خصوصی اظہار خیال کریں؟

جواب: تعلیم کے شعبے میں تحقیق کے استعمالات:

(Scope of Research in Education):

قومی ترقی میں تعلیمی تحقیق کی اہمیت کو اب دنیا بھر میں تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک [illegible] حال سے یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ بامقصد اور مؤثر تعلیم ایسے ہی ممالک میں فروغ پا سکتی ہے جہاں [illegible] بھرپور فروغ حاصل ہوا ہو۔ تعلیم کو حاصل ہونے والی وسعت کا سبب یہ تعلیمی تحقیق ہی ہوتی ہے۔ تعلیمی تحقیق کی بدولت [illegible] ہم اس قابل ہو سکے ہیں کہ تعلیم کے ذریعے سماج میں سماجی اور معاشی تبدیلیاں متعارف کرا سکیں۔

قومی ترقی کیلئے تحقیق کے استعمالات کے چھ بڑے ممکنات:

(Six Major Possibilities of Utilization of research towards National Development):

قومی ترقی کے لئے تحقیق کے استعمال کے چھ بڑے ممکنات درج ذیل ہیں:

i۔ تعلیمی تحقیق کے ذریعے منصوبہ اور پالیسی ساز کو وہ قابل قدر معلومات اور مواد حاصل ہوتا ہے جس سے وہ پہلے سے موجود صورت حال کی درست تشخیص کر سکتا ہے۔ خصوصی طور پر اسے مسئلے کی نوعیت، شدت، پیچیدگی وغیرہ کا تعلیمی تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات کی معاونت سے صحیح ادراک ہوتا ہے۔

ii۔ بڑی احتیاط کے ساتھ ڈیزائن کئے گئے تجزیاتی مطالعے پالیسی کے اہم شعبوں کو روشن اور نمایاں کرتے ہیں، اس سے مسئلے کے ظاہری اور باطنی پہلو اُجاگر ہوتے ہیں اور پالیسی ساز زیادہ مؤثر انداز میں اسے حل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

iii۔ تحقیق اور مطالعے مفروضے کی جوازیت اور صداقت کو جانچنے اور پرکھنے کے امکانات پیدا کرتے ہیں، جو کہ منصوبہ ساز کے لئے قطعی اور ذیلی مقاصد کے لئے انتہائی ضروری ہوتے ہیں۔

iv۔ تحقیق منصوبہ سازوں کو یہ اندازہ لگانے میں معاونت فراہم کرتی ہے کہ دستیاب وسائل کو استعمال کر کے ممکن نتائج کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

v۔ تشخیصی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص نوعیت کے منصوبے کہاں اور کیوں چل رہے ہیں، نیز تحقیق سے ان منصوبوں کے غیر مطلوبہ نتائج پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

vi۔ تعلیمی تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات کو عام کرنے سے عوام میں شعور اور آگاہی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے پالیسی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے اور اصلاحات کے لئے عوامی دباؤ میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

سوال 9: تعلیم سے متعلقہ مسائل کے حل میں تعلیمی تحقیق کے کردار کو بیان کریں۔

یا

تعلیم سے تعلق رکھنے والے مسائل کے حل میں تعلیمی تحقیق کے مرکزی کردار پر بحث کیجئے؟

جواب: i۔ تعلیم سے منسلک مسائل کا حل:

انسائیکلوپیڈیا آف ایجوکیشنل ریسرچ میں تعلیم سے متعلق مسائل کو نفس مضمون کے اعتبار سے پانچ گروہوں میں

Elmas Ali

تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ تعلیم کے بنیادی پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مسائل۔

2۔ تعلیم کے پیشہ ورانہ پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مسائل۔

3۔ مدارس میں پڑھائے جانے والے مضامین سے تعلق رکھنے والے مسائل۔

4۔ متعلمین اور معلمین کی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والے مسائل۔

5۔ نظم و نسق مالیات اور سہولیات سے متعلق مسائل۔

ایک محقق ان تمام مسائل کو نہ صرف نئے نئے زاویوں سے اُجاگر کرتا ہے بلکہ تحقیق کی بدولت ان کا حل بھی [illegible] کرتا ہے۔

ii۔ تعلیمی اداروں میں تعلیمی منصوبہ بندی سے متعلقہ مسائل اور اُن کا حل:

تعلیمی اداروں کے مسائل بلاشبہ تعلیمی ترقی کے راستے میں بڑی رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کیے بغیر تعلیمی پروگرام کی [illegible] ناممکن ہوتی ہے۔ تحقیق کی معاونت سے ان مسائل کو نمایاں کیا جاتا ہے، تاکہ متعلمین، معلمین اور انتظامیہ ان سے بخوبی آشنا ہو جائیں۔ آگاہی کا عمل بے حد ضروری ہے جب تک متعلقہ افراد مسائل کی نوعیت سے باخبر نہ ہوں۔ ان کے لئے مناسب اقدامات بھی تجویز نہیں کئے جا سکتے۔

iii۔ تعلیمی تحقیق اور تعلیمی منصوبہ سازی:

حقیقت میں تعلیمی تحقیق ایک ایسے بنیادی کردار کی حامل ہوتی ہے جس کے ذریعے تعلیمی منصوبہ بندی کے لیے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ ایک مناسب تعلیمی منصوبہ بندی کا دارومدار افراد اور ان کی ثقافت کے سماجی ذرائع اور ذمہ داریوں، تنظیمی معاملات کے تضادات اور موافقتوں، [illegible] مسائل پر ان کی عملی گرفت، جیسے امور کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے ایک منضبط علم پر ہوتا ہے۔ یہ امر حقیقت پر مشتمل ہے اگر منصوبہ بندی کے ماہرین صارفین کی ضروریات کا صحیح طور پر اندازہ لگانے میں کامیاب نہ ہو پائیں تو تعلیمی منصوبہ بندی کے لحاظ سے کی گئی ہر کوشش ناکام ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ صارفین کی ضروریات، ان کی ضروریات کا حل اور ان کے لیے کس قسم کا نظام چاہیے، یہ سب کچھ ایک معقول تعلیمی منصوبہ بندی کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی منصوبہ بندی، خصوصی طور پر تعلیمی منصوبہ بندی کے لیے ایسے حقیقت پسندانہ علوم کا ذخیرہ چاہیے جن کی بنیاد پر ان کے نفاذ میں پیش آنے والی مشکلات کا اندازہ نہایت معقول انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ نہایت ہی احسن طریق سے جمع کی گئی معلومات، مطلوبہ تعلیمی نظام کی منصوبہ بندی کے ذریعے حاصل ہونے والے منطقی نتائج کے تجزیے کے لیے بنیاد کا کام دیتی ہیں۔ اس قسم کے علم کے حصول کے لیے تعلیمی تحقیق ایک گراں قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ امر بھی انتہائی واضح اور غیر مبہم ہے کہ سماجی اور معاشی فلاح و بہبود کے ضمن میں تعلیمی تحقیق گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ سماجی اور معاشی پسماندگی میں پوشیدہ عناصر کو سمجھنے اور ان کی وجوہات جاننے اور انہیں دور کرنے کے ضمن میں تعلیمی تحقیق ایک محفوظ اور پائیدار بنیاد مہیا کرتی ہے۔ تعلیمی محققین مکمل تناظر کے اعتبار سے مسئلے کا بھرپور تجزیہ کرتے ہیں اور اس طرح وہ زیادہ بہتر طور پر ان مسائل کے حل کے لیے مختلف تجاویز بھی پیش کر سکتے ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

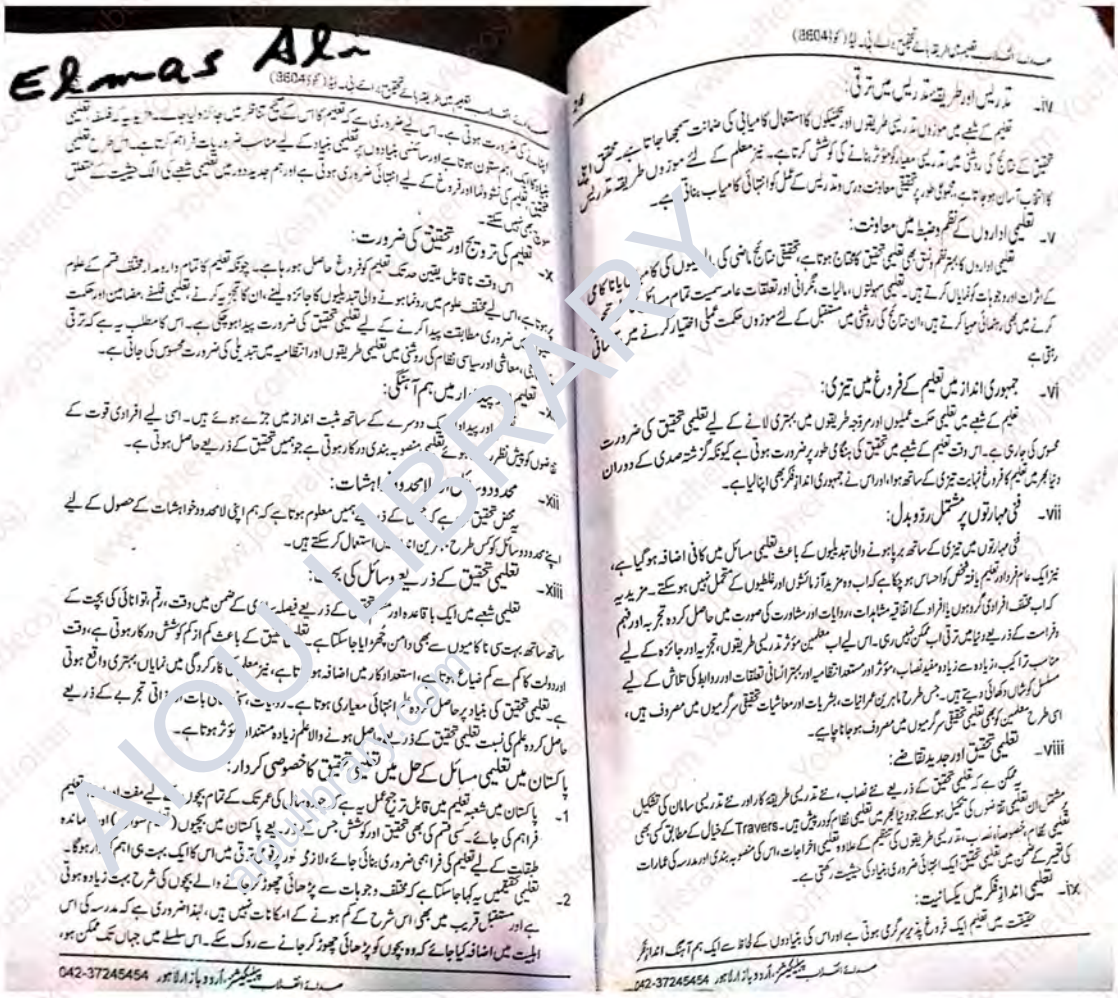

iv۔ تدریس اور طریقہ تدریس میں ترقی:

تعلیم کے شعبے میں موزوں تدریسی طریقوں اور تکنیکوں کا استعمال کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے۔ محقق اپنی تحقیق کے نتائج کی روشنی میں تدریسی معیار کو موثر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز معلم کے لئے موزوں طریقہ تدریس کا انتخاب آسان ہو جاتا ہے، مجموعی طور پر تحقیقی معاونت درس و تدریس کے عمل کو انتہائی کامیاب بناتی ہے۔

v۔ تعلیمی اداروں کے نظم و ضبط میں معاونت:

تعلیمی اداروں کا بہتر نظم و نسق بھی تعلیمی تحقیق کا محتاج ہوتا ہے، تحقیقی نتائج ماضی کی [illegible] کی کامیابی یا ناکامی کے اثرات اور وجوہات کو نمایاں کرتے ہیں۔ تعلیمی سہولتوں، مالیات، نگرانی اور تعلقات عامہ سمیت تمام مسائل [illegible] کرنے میں بھی رہنمائی مہیا کرتے ہیں، ان نتائج کی روشنی میں مستقبل کے لئے موزوں حکمت عملی اختیار کرنے میں [illegible] رہتی ہے۔

vi۔ جمہوری انداز میں تعلیم کے فروغ میں تیزی:

تعلیم کے شعبے میں تعلیمی حکمت عملیوں اور مروجہ طریقوں میں بہتری لانے کے لیے تعلیمی تحقیق کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس وقت تعلیم کے شعبے میں تحقیق کی ہنگامی طور پر ضرورت ہوتی ہے کیونکہ گزشتہ صدی کے دوران دنیا بھر میں تعلیم کا فروغ نہایت تیزی کے ساتھ ہوا، اور اس نے جمہوری انداز فکر بھی اپنا لیا ہے۔

vii۔ فنی مہارتوں پر مشتمل ردّ و بدل:

فنی مہارتوں میں تیزی کے ساتھ برپا ہونے والی تبدیلیوں کے باعث تعلیمی مسائل میں کافی اضافہ ہو گیا ہے، نیز ایک عام فرد اور تعلیم یافتہ شخص کو احساس ہو چکا ہے کہ اب وہ مزید آزمائشوں اور غلطیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ مزید یہ کہ اب مختلف افرادی گروہوں یا افراد کے اتفاقیہ مشاہدات، روایات اور مشاورت کی صورت میں حاصل کردہ تجربہ اور فہم و فراست کے ذریعے دنیا میں ترقی اب ممکن نہیں رہی۔ اس لیے اب معلمین مؤثر تدریسی طریقوں، تجزیہ اور جائزہ کے لیے مناسب تراکیب، زیادہ سے زیادہ مفید نصاب، مؤثر اور مستعد انتظامیہ اور بہتر انسانی تعلقات اور روابط کی تلاش کے لیے مسلسل کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔ جس طرح ماہرین عمرانیات، بشریات اور معاشیات تحقیقی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، اسی طرح معلمین کو بھی تعلیمی تحقیقی سرگرمیوں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔

viii۔ تعلیمی تحقیق اور جدید تقاضے:

یہ ممکن ہے کہ تعلیمی تحقیق کے ذریعے نئے نصاب، نئے تدریسی طریقہ کار اور نئے تدریسی سامان کی تشکیل پر مشتمل ان تعلیمی تقاضوں کی تکمیل ہو سکے جو دنیا بھر میں تعلیمی نظام کو درپیش ہیں۔ Travers کے خیال کے مطابق کسی بھی تعلیمی نظام، خصوصاً نصاب، تدریسی طریقوں کی تنظیم کے علاوہ تعلیمی اخراجات، اس کی منصوبہ بندی اور مدرسہ کی عمارات کی تعمیر کے ضمن میں تعلیمی تحقیق ایک انتہائی ضروری بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

ix۔ تعلیمی اندازِ فکر میں یکسانیت:

حقیقت میں تعلیم ایک فروغ پذیر سرگرمی ہوتی ہے اور اس کی بنیادوں کے لحاظ سے ایک ہم آہنگ انداز فکر

Elmas Ali

اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تعلیم کا اس کے صحیح تناظر میں جائزہ لیا جائے۔ مزید یہ کہ فلسفہ تعلیمی بنیاد کا ایک اہم ستون ہوتا ہے اور سائنسی بنیادوں پر تعلیمی بنیاد کے لیے مناسب ضروریات فراہم کرتا ہے۔ اس طرح تعلیمی تحقیق، تعلیم کی نشوونما اور فروغ کے لیے انتہائی ضروری ہوتی ہے اور ہم جدید دور میں تعلیمی شعبے کی الگ حیثیت کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے۔

x۔ تعلیم کی ترویج اور تحقیق کی ضرورت:

اس وقت ناقابل یقین حد تک تعلیم کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ چونکہ تعلیم کا تمام دارومدار مختلف قسم کے علوم پر ہوتا ہے، اس لیے مختلف علوم میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لینے، ان کا تجزیہ کرنے، تعلیمی فلسفے، مضامین اور حکمت [illegible] میں ضروری مطابقت پیدا کرنے کے لیے تعلیمی تحقیق کی ضرورت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ترقی [illegible]، معاشی اور سیاسی نظام کی روشنی میں تعلیمی طریقوں اور انتظامیہ میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

xi۔ تعلیم [illegible] پیداوار میں ہم آہنگی:

[illegible] اور پیداوار ایک دوسرے کے ساتھ مثبت انداز میں جڑے ہوئے ہیں۔ اسی لیے افرادی قوت کے [illegible] کو پیش نظر [illegible] ہوئے تعلیمی منصوبہ بندی درکار ہوتی ہے جو ہمیں تحقیق کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

xii۔ محدود وسائل اور لامحدود خواہشات:

یہ محض تحقیق [illegible] ہے کہ [illegible] کے ذریعے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی لامحدود خواہشات کے حصول کے لیے اپنے محدود وسائل کو کس طرح [illegible] استعمال کر سکتے ہیں۔

xiii۔ تعلیمی تحقیق کے ذریعے وسائل کی بچت:

تعلیمی شعبے میں ایک باقاعدہ اور [illegible] تحقیق کے ذریعے فیصلہ [illegible] کے ضمن میں وقت، رقم، توانائی کی بچت کے ساتھ ساتھ بہت سی ناکامیوں سے بھی دامن چھڑایا جا سکتا ہے۔ تعلیمی تحقیق کے باعث کم از کم کوشش درکار ہوتی ہے، وقت اور دولت کا کم سے کم ضیاع ہوتا ہے، استعداد کار میں اضافہ ہوتا ہے، نیز معلم کی کارکردگی میں نمایاں بہتری واقع ہوتی ہے۔ تعلیمی تحقیق کی بنیاد پر حاصل کردہ علم انتہائی معیاری ہوتا ہے۔ روایات، [illegible] بات اور ذاتی تجربے کے ذریعے حاصل کردہ علم کی نسبت تعلیمی تحقیق کے ذریعے حاصل ہونے والا علم زیادہ مستند اور مؤثر ہوتا ہے۔

پاکستان میں تعلیمی مسائل کے حل میں تعلیمی تحقیق کا خصوصی کردار:

1۔ پاکستان میں شعبہ تعلیم میں قابل ترجیح عمل یہ ہے کہ چودہ سال کی عمر تک کے تمام بچوں کے لیے مفت اور [illegible] تعلیم فراہم کی جائے۔ کسی قسم کی بھی تحقیق اور کوشش جس کے ذریعے پاکستان میں بچیوں ([illegible]) اور [illegible] ماندہ طبقات کے لیے تعلیم کی فراہمی ضروری بنائی جائے، لازمی طور پر قومی ترقی میں اس کا ایک بہت ہی اہم کردار ہوگا۔

2۔ تعلیمی تحقیقیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف وجوہات سے پڑھائی چھوڑ کر جانے والے بچوں کی شرح بہت زیادہ ہوتی ہے اور مستقبل قریب میں بھی اس شرح کے کم ہونے کے امکانات نہیں ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ مدرسہ کی اس اہلیت میں اضافہ کیا جائے کہ وہ بچوں کو پڑھائی چھوڑ کر جانے سے روک سکے۔ اس سلسلے میں جہاں تک ممکن ہو،

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ضروری انداز میں پیش کرنے کا طریقہ ہے۔ دراصل وہ نئے الفاظ ایجاد کرتے ہیں جس کے کئی فوائد ہوتے ہیں، پس ہمیں بھی نفسیاتی سائنس دانوں اور نفسیات دانوں کی زبان سمجھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جب کوئی نفسیاتی محقق ہمیں آزاد اور تابع متغیرات (Independent & Dependent Variables) کے بارے میں بتاتا ہے تو ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس سے کیا مراد ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ اس نے تجرباتی طریقہ عمل کو انٹل بچو یا انتخابی ترتیب دی ہے، یعنی بے ترتیب (Rendomize) کیا ہے تو ہمیں صرف یہ نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس سے اس کی مراد کیا ہے بلکہ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس نے ایسا کیوں کرا اور کیسے کیا؟

Elmas Ali

سائنسی طریقہ کار کی مثال:

(Illustration of the Scientific Method)

سائنسی طریقے کی مثال۔ سائنسی طریقے کو بڑی آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے۔ ذرا سوچیں ایک شخص کسی ایک روز مرہ گھریلو مسئلے کا سامنا کرتا ہے۔ یہ سائنسی طریقہ کار اس کی کیسے مدد کرتا ہے؟ مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ باغ کی باڑ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے تفریحی مقامات پر چھٹیاں گزارنے کے بعد جب وہ لوٹتا ہے تو دیکھتا ہے کہ باغ کی باڑ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے اور پھول بھی ختم ہو گئے۔ وہ باغ کا معائنہ کرتا ہے۔ یہ سائنسی طریقے کا دوسرا مرحلہ جہاں حقائق کے دیکھتے ہوئے مسئلے کی نوعیت کا تعین کیا جاتا ہے، اس کے بعد وہ سوچتا ہے کہ آیا ہمسائے کے بچوں نے جان بوجھ کر اس کا باغ اُجاڑا ہے یا پھر کوئی اور وجہ ہے؟ یہ سائنسی مرحلے کا تیسرا مرحلہ ہوتا ہے جس میں وہ مفروضہ پیش کرتا ہے، مفروضہ معلوم حقائق سے ماورائی کسی امکان کو ظاہر کرتا ہے، یہی حال اس مفروضے میں دکھائی دیتا ہے کہ اس نے بچوں کو باغ میں داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے ساتھ اس کے ذہن میں ایک اور مفروضہ بھی آتا ہے کہ ممکن ہے تیز آندھی یا طوفان نے اس کے باغ کو اُجاڑ دیا ہو۔ اس کے بعد وہ فوراً کسی نتیجے پر نہیں پہنچتا بلکہ اپنے فیصلے کو حقائق اور واحد کی تلاش تک ملتوی کر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوچتا ہے کہ اگر یہ کارستانی بچوں کی ہے تو یقیناً ان کی غیر موجودگی میں پورا ہونا ضروری ہے۔ پھر وہ عملی طور پر اپنے اس مفروضے کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کرتا ہے جس سے اسے معلوم ہوتا ہے کہ بچے اس کی غیر موجودگی میں گھر پر نہیں تھے بلکہ وہ بھی تفریح کے لئے کہیں گئے ہوئے تھے۔ اس طرح وہ جان لیتا ہے کہ پہلا مفروضہ حقائق کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ اور دوسرے مفروضے پر استقرائی استدلال کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ اگر باغ کا اُجڑنا آندھی یا طوفان کا نتیجہ ہو سکتا ہے تو آس پاس کے دوسرے باغات کی بھی وہی صورت حال ہوگی۔ اس کے بعد پھر وہ اپنے مفروضے کی عملی آزمائش کرتا ہے، سائنسی طریقے کا پانچواں مرحلہ جس کے تحت وہ آس پاس کے باغات کا معائنہ کرتا ہے۔ جہاں اسے اپنے باغ جیسی ہی صورت حال ملتی ہے، یوں وہ اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا باغ طوفان کی وجہ سے اُجڑا ہے۔

(Applicability of the Scientific Method): سائنسی طریقہ کار کا اطلاق

سائنسی طریقہ کار ایک ایسا آلہ ہوتا ہے جسے محققین پیچیدگیوں مسائل کو حل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے سائنسدان کائنات کی حقیقتوں کو تلاش کرنے اور انہیں سمجھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ جبکہ اطلاقی تحقیق میں

تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق کے بارے میں بھی غور کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ایسے ادارے اور حکومت عملیاں بھی اپنانی چاہئیں جن کے ذریعے پیارا نوڈ پڑھ سکے تاکہ پیارا اپنی مدرسہ کی پڑھائی کو بہتر کر سکے، نیز سکول چھوڑنے والے بچے قومی دھارے سے الگ نہ ہو سکیں۔

3- ملک میں آبادی میں اضافہ کی شرح پر غور کرتے ہوئے، جس کا مستقبل قریب میں کمی کا کوئی امکان نہیں، کیا ہر لیما چاہیے کہ تعلیم صرف مدارس ہی کے ذریعے فراہم کی جاسکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس قدر زیادہ مدارس اور مدرسین درکار ہوں گے جو نا کافی وسائل کی موجودگی میں ممکن نہیں ہوگا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے متبادل تعلیمی طریقے کیا ہو سکتے ہیں اور کون سی نئی حکمت عملیات اپنائی جاسکتی ہیں؟ اس ضمن میں تعلیمی تحقیق اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

4- جس طرح ملک کے ترقی یافتہ اور دولت مند طبقات کے بچوں کے لیے تعلیم کی فراہمی ضروری ہوتی ہے، عین اسی طرح معاشرے اور سماج کے پسماندہ اور غریب طبقات کے بچوں کے لیے بھی تعلیم کی فراہمی لازمی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ تعلیمی حالات میں کس طرح دونوں طبقات کو یکساں تعلیمی مواقع مہیا کیے جاسکتے ہیں؟ سماجی اور تعلیمی حکمت عملیوں کے باعث بچوں کو ان کے بچپن میں پہنچنے والے غربت کے سائے اور معاشی ضعف سے کس طرح نجات دلائی جاسکتی ہے؟ یہ چند ایک ایسے مسائل ہیں جن پر تحقیق کرنے والے ماہرین کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

5- اس عمل کے بارے میں بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح تعلیم کو ملک کی سماجی اور معاشی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس سلسلے میں تحقیقی منصوبوں کی اس لحاظ سے حوصلہ افزائی کی جائے کہ ان کے ذریعے موجودہ تعلیمی نظام اور حکمت عملیوں میں کسی حد تک بہتری اور تبدیلی لائی جاسکے تاکہ ملک میں تیز رفتار معاشی ترقی کے علاوہ مثبت سماجی تبدیلی بھی رونما ہو۔

6- جہاں تک "قابلیت" کا تعلق ہے، اس وقت ہر تعلیمی سطح پر "جوہر قابل" تلاش کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان طریقوں اور لائحہ عمل کی نشاندہی بھی کی جانی چاہیے جن کے ذریعے بچے اپنی اہلیتوں کو مزید نکھار سکیں۔ پس ملکی ترقی کے تناظر میں "استعداد کار" کے تصور کو بھی جائزہ درکار ہے۔

سوال 10: سائنس اور سائنسی طریقے پر نوٹ تحریر کریں۔

Q.3: Write a note on science and specific approach.

یا سائنس اور سائنسی طریقہ کار پر اظہار خیال کیجئے؟

جواب: سائنس اور سائنسی طریقہ:

(Science and the Scientific Approach):

تعلیم پیچیدہ سرگرمی کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سرگرمی انجام دینے والے افراد کی زبان اور طریقے کو سیکھیں۔ سائنس اور سائنسی تحقیق کو سمجھنے کے لئے بھی یہ ضروری ہوتا ہے، سائنسی زبان اور سائنسی طریقہ سیکھے بغیر ہم اسے صحیح طور پر سمجھ نہیں پائیں گے۔

سائنس کے متعلقین کے لئے جو بات پریشانی کا سبب بنتی ہے وہ سائنسدانوں کی جانب سے عام الفاظ کو بھی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com



Elmas Ali

سائنس اور عمومی فہم میں فرق:

سائنس (Science) اور عام فہم (Common Sense) میں پائی جانے والی فرق پائے جاتے ہیں۔ یہ فرق باقاعدہ اور ایک نظام کے تحت یعنی "Systematic" اور "Controlled" جیسی اصطلاحات کے ذریعے طے کیے جاتے ہیں۔

(1) دونوں میں پہلا فرق تصوراتی ترکیب اور نظریاتی اساس کا ہوتا ہے۔ سائنس میں ہر مفروضہ یا نظریہ پہلے سے موجود علمی ڈھانچے سے جڑا ہوتا ہے، جبکہ عام فہم میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ سائنس میں استعمال ہونے والے تصورات کو واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ دوسرے محققین بھی اسی معنی میں انہیں سمجھ سکیں۔ مثلاً اگر کوئی سائنسدان "ذہانت" کا لفظ استعمال کرتا ہے تو وہ اس کی تعریف پہلے سے طے شدہ پیمانے کے مطابق کرتا ہے، جبکہ عام زندگی میں ہر شخص اس لفظ کو اپنے انداز سے استعمال کرتا ہے۔

(2) سائنس اور عام فہم (Common Sense) میں دوسرا فرق یہ ہوتا ہے کہ سائنسدان ایک مفروضے کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک اسے بار بار تجربات اور مشاہدات سے جانچ نہ لے۔ جبکہ عام فہم میں لوگ اکثر ایسی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں جو صرف روایت یا ذاتی تجربے پر مبنی ہوتی ہیں۔ سائنسدان اپنے نتائج کو دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ بھی اسی طریقے سے ان کی جانچ کر سکیں، جبکہ عام فہم والے لوگ اکثر ایسی باتوں کو بغیر کسی ثبوت کے مان لیتے ہیں۔

(3) دونوں میں تیسرا فرق ضبط یعنی "Controll" کے تصور کا ہے۔ سائنسی تحقیق میں کنٹرول (Control) سے مراد کئی چیزیں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب کوئی سائنسدان کسی متغیر کے اثرات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے تو وہ پہلے ان متغیرات کا تعین کرتا ہے جو کہ بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، پھر انہیں کنٹرول کرتے ہوئے زیر مطالعہ متغیر کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ تاہم عام شخص اس سلسلے میں زیادہ مشقت نہیں کرتا، وہ ان تمام رضاکاروں کو تسلیم کر لیتا ہے جو کہ اس کے موقف اور نظریہ کی تائید کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ کچی آبادیوں کے مکینوں میں جرائم کی شرح زیادہ ہوتی ہے تو وہ کچی آبادیوں میں جرائم پر ہی توجہ دے گا لیکن سماجی سائنسدان جرائم بڑھنے کے دیگر عوامل کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ کئی حالات میں کچی آبادیوں کا مطالعہ کرے گا جس میں دیگر متغیرات مکمل کنٹرول میں ہوں۔

(4) سائنس (Science) اور عقل عام (Common Sense) میں ایک اور فرق بھی پایا جاتا ہے وہ یہ سائنسدان مختلف مظاہر کے درمیان تعلق کے حوالے سے مستقلاً غور و خوض کرتے رہتے ہیں، وہ ان تعلقات کا انتہائی باریک بینی کے ساتھ مسلسل جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ لیکن عام شخص مختلف عوامل پر سرسری توجہ دیتا ہے۔ کئی

مشغول فرد اس طریقہ کار سے ایسی اشیاء ایجاد کرتا ہے جو کہ حالات میں بہتری لانے کا سبب بنتی ہیں۔ یوں سائنس خالص اور اطلاقی تحقیق دونوں میں فوائد کی اہم کڑی ثابت ہوتا ہے۔

علم کے حصول میں ہونے والی ترقی:

Progress Made in Acquiring Knowledge):

مختلف زمانوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے حصول علم کے حوالے سے ابھی خاصی پیش رفت کی ہے۔ اور یہ عمل ابھی بھی جاری ہے، جب انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس نے کسی شے کے بارے میں قطعی طور پر قابل اعتبار علم حاصل کر لیا ہے تب وہ سوالات کا زیادہ بہتر اور مؤثر انداز سے جواب دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی آج کا محقق اپنی سوچ اور فکر کے حوالے سے کم متشدد ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک عرصے تک قائم رہنے والے کئی انتخابی تصورات اب باطل ثابت ہو چکے ہیں۔ سائنسی طریقے سے بھی حاصل نہیں کئے جا سکتے تاہم یہ بہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سائنسی طریقہ حصول علم کے دوسرے طریقوں سے زیادہ قابل اعتبار ہوتا ہے۔

بعض نقادوں کے مطابق سائنسی طریقے کو فطری علوم کے علاوہ استعمال نہیں کیا جا سکتا، جبکہ دوسرے سوال اُٹھاتے ہیں کہ کیا سائنسی طریقہ تحقیق کا واحد طریقہ ہے؟ ماہرین کا کہنا ہے چونکہ ہر علم دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اس لئے مختلف علوم کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جانے چاہئیں۔

تحقیق کے مختلف طریقوں کے تصور اور ان کی افادیت میں اختلاف کے باوجود بیشتر مفکرین تحقیق کے لئے سائنسی طریقے کو بہترین تصور کرتے ہیں۔

سوال 11: امثال کی مدد واضح کیجئے کہ سائنس اور کامن سینس (Common Sense) ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

یا

سائنس اور کامن سینس ایک دوسرے سے کیسے مختلف ہیں؟

جواب: سائنس اور کامن سینس یا عقل سلیم:

(Science and Common Sense):

وائٹ ہیڈ (Whitehead) تخلیقی فکر کے حوالے سے عام فہم/عقل سلیم (Common Sense) کا ناقد ہے، عام فہم/عقل سلیم (Common Sense) کو واحد معیار یہ ہے کہ نئے تصور کو پہلے جیسا نظر آنا چاہیے۔ اسی لئے اس نے درست کہا کہ "Common Sense" یعنی عام فہم علمی ارتقاء کے حوالے سے غلط رہنمائی کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کن امور میں عام فہم یعنی "Common Sense" سائنس جیسی ہے اور کن معاملات میں سائنس سے قدرے مختلف ہے۔ ایک نقطہ نظر دونوں کو ایک جیسا تصور کرتا ہے، اس کے مطابق سائنس حقیقت میں عام فہم یا عقل سلیم کی ہی باقاعدہ اور منضبط توسیع ہوتی ہے۔ تاہم یہ تصور جدید سائنس خاص طور پر نفسیات اور تعلیم کے حوالے سے سنگین غلط فہمی کا سبب بنتا ہے۔ گزشتہ صدی کے ماہرین تعلیم کی ہی مثال لے لیں جو کہ محض عام فہمی کی بنیاد پر سزا کو معلمی کا بنیادی ذریعہ تصور کرتے تھے۔ لیکن اب یہ سائنس سے ثابت ہو چکا ہے کہ سزا کا خوف دلا کر متعلمین کو پڑھائی کی جانب راغب کرنے میں کئی خامیاں پوشیدہ ہیں۔

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

مرتبہ بغیر سوچے مختلف مظاہر کو ایک دوسرے کا نتیجہ قرار دے دیتا ہے۔ مثال کے طور پر تعلم کو تقویت دینے کے لئے جزا اور سزا کے نقطہ نظر کو ہی لے لیں۔ 19ویں صدی میں ماہرین تعلیم سزا کو زیادہ مؤثر تصور کرتے ہیں، تاہم سائنسدان ایسا نہیں کرتا، یہی وجہ اپنے مؤقف کو عام فہمی (Common Sense) سے تعبیر کر سکتے ہیں، تاہم سائنسدان ایسا نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ ہرلاک (Hurlock) نے دونوں نقطہ ہائے نظر کی منضبط آزمائش کی۔

(5) سائنس (Science) اور کامن سینس (Common Sense) میں پانچواں اور آخری فرق مشاہدہ کئے گئے مظاہر کی مختلف وضاحتوں کے حوالے سے پایا جاتا ہے۔ سائنسدان مشاہدے کے [illegible] کے درمیان تعلق کی صراحت کرتے ہوئے بڑی احتیاط کے ساتھ مابعد الطبیعاتی توجیہات (Metaphysical Explanations) کو علیحدہ کر دیتے ہیں، کیونکہ مابعد الطبیعاتی توجیہہ یا وضاحت (Metaphysical Explanation) وہ ہوتی ہے جس کی آزمائش ممکن نہ ہو۔ مثال کے طور پر لوگوں کا یہ کہنا کہ غرب اور بھوک ونگ دیوتاؤں کی ناراضی کا نتیجہ ہوتی ہے، یہ ایک مابعد الطبیعاتی نتیجہ ہے جس کو آزمایا نہیں جا سکتا۔ [illegible] توجیہات کو درخور اعتنا نہیں سمجھتی۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سائنس انہیں چیزوں پر غور کرتی ہے جن کا ہر کوئی مشاہدہ کر سکے اور انہیں آزما سکے۔

سوال 12: چارلس پیئرس (Charles Pierce) کے بیان کردہ علم حاصل کرنے یا جاننے کے چار طریقے بیان کیجئے۔

یا چارلس پیئرس کے علم حاصل کرنے کے چار طریقے کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: علم کے حصول کے چار طریقے: (Four Methods of Knowing)

(1) امریکی فلاسفر چارلس پیئرس (Charles pierce) نے جاننے، سمجھنے اور عقیدہ قائم کرنے کے چار طریقے بیان کئے ہیں، پہلے کو وہ قوت یادداشت (Tenacity) سے موسوم کرتا ہے۔ انسان جب کسی حقیقت کو سچ جان لیتا ہے تو وہ اس کے ذہن کے گوشے میں محفوظ ہو جاتی ہے، جب یہ بار بار سچ ثابت ہوتی ہیں تو اس کی جوازیت اور سچائی میں اضافہ ہوتا ہے، اور وہ ایک عقیدے کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ جدید دور کے نفسیاتی شواہد سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگ عمومی طور پر حقائق میں اختلاف ہونے کے باوجود اپنے عقیدے سے جڑے رہتے ہیں، اور خود ساختہ توجیہات اور دعوؤں پر جدید علم کی بنیاد بھی رکھ دیتے ہیں جو کہ غلط بھی ہو سکتے ہیں۔

(2) جاننے، ماننے اور عقیدہ قائم کرنے کا دوسرا طریقہ سند (Authority) ہوتا ہے، یعنی اگر بائبل (Bible) کہہ دیتی ہے کہ خدا ہے تو وہ حقیقتاً ہے، اگر طبیعات کا معروف عالم کہے کہ خدا ہے، تو بھی واقعی خدا ہے، اگر کسی تصور کو قبولیت عام حاصل ہے اور اسے روایت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ بھی درست ہے، چارلس پیئرس (Charles Pierce) اس طریقے کو قوت یادداشت (Tenacity) سے برتر خیال کرتا ہے۔ کیونکہ صرف ذاتی قوت یادداشت پر دارومدار کرتے ہوئے انسانی ارتقاء بہت سست ہو جائے گا، ہمیں کئی قسم کے حقائق اور معلومات کو سند (Authority) کی بنیاد پر قبول کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ یہ طریقہ ہمیشہ ناقص ہی ثابت ہوتا ہے تاہم بعض حالات میں اسے ناقص ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔

(3) جاننے، ماننے اور عقیدہ قائم کرنے کا تیسرا طریقہ "A Priori Method" ہے، جس میں تجرباتی شہادت کے

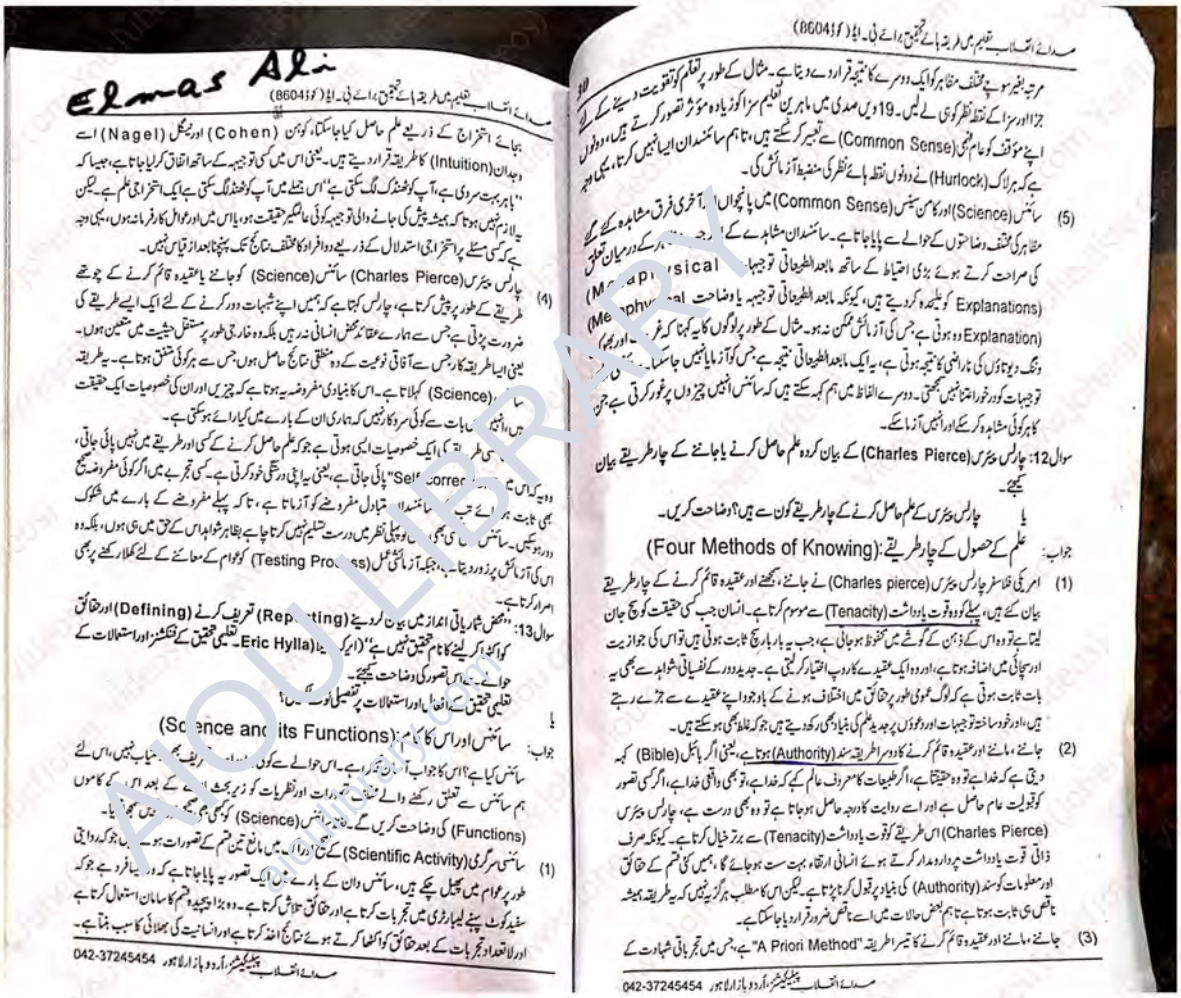

Elmas Ali

بجائے استخراج کے ذریعے علم حاصل کیا جا سکتا، کوہن (Cohen) اور نیگل (Nagel) اسے وجدان (Intuition) کا طریقہ قرار دیتے ہیں۔ یعنی اس میں کسی توجیہہ کے ساتھ اتفاق کر لیا جاتا ہے، جیسا کہ "باہر بہت سردی ہے، آپ کو ٹھنڈک لگ سکتی ہے" اس جملے میں آپ کو ٹھنڈ لگ سکتی ہے ایک استخراجی علم ہے۔ لیکن یہ لازم نہیں ہوتا کہ ہمیشہ پیش کی جانے والی توجیہہ کوئی عالمگیر حقیقت ہو، یا اس میں اور عوامل کارفرما نہ ہوں، یہی وجہ ہے کہ کسی مسئلے پر استخراجی استدلال کے ذریعے دو افراد کا مختلف نتائج تک پہنچنا بعد از قیاس نہیں۔

(4) چارلس پیئرس (Charles Pierce) سائنس (Science) کو جاننے یا عقیدہ قائم کرنے کے چوتھے طریقے کے طور پر پیش کرتا ہے، چارلس کہتا ہے کہ ہمیں اپنے شبہات دور کرنے کے لئے ایک ایسے طریقے کی ضرورت پڑتی ہے جس سے ہمارے عقائد محض انسانی نہ رہیں بلکہ وہ خارجی طور پر مستقل حیثیت میں متعین ہوں۔ یعنی ایسا طریقہ کار جس سے آفاقی نوعیت کے وہ منطقی نتائج حاصل ہوں جس سے ہر کوئی متفق ہوتا ہے۔ یہ طریقہ سائنس (Science) کہلاتا ہے۔ اس کا بنیادی مفروضہ یہ ہوتا ہے کہ چیزیں اور ان کی خصوصیات ایک حقیقت ہیں، انہیں [illegible] بات سے کوئی سروکار نہیں کہ ہماری ان کے بارے میں کیا رائے ہو سکتی ہے۔

[illegible] طریقہ کی ایک خصوصیات ایسی ہوتی ہے جو کہ علم حاصل کرنے کے کسی اور طریقے میں نہیں پائی جاتی، وہ یہ کہ اس میں "Self correction" پائی جاتی ہے، یعنی یہ اپنی درستگی خود کرتی ہے۔ کسی تجربے میں اگر کوئی مفروضہ صحیح بھی ثابت ہو جائے تب [illegible] سائنسدان متبادل مفروضے کو آزماتا ہے، تاکہ پہلے مفروضے کے بارے میں شکوک دور ہو سکیں۔ سائنس [illegible] کو پہلی نظر میں درست تسلیم نہیں کرتا چاہے بظاہر شواہد اس کے حق میں ہی ہوں، بلکہ وہ اس کی آزمائش پر زور دیتا ہے، جبکہ آزمائشی عمل (Testing Process) کو عوام کے معائنے کے لئے کھلا رکھنے پر بھی اصرار کرتا ہے۔

سوال 13: "محض شماریاتی انداز میں بیان کر دینے (Reporting) تعریف کرنے (Defining) اور حقائق کو اکٹھا کر لینے کا نام تحقیق نہیں ہے" (ایرک ہیلا Eric Hylla)۔ تعلیمی تحقیق کے فنکشنز اور استعمالات کے حوالے سے اس تصور کی وضاحت کیجئے۔

یا تعلیمی تحقیق کے افعال اور استعمالات پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: سائنس اور اس کا کام: (Science and its Functions)

سائنس کیا ہے؟ اس کا جواب آسان نہیں ہے۔ اس حوالے سے کوئی [illegible] تعریف بھی [illegible] نہیں، اس لئے ہم سائنس سے تعلق رکھنے والے مختلف تصورات اور نظریات کو زیر بحث [illegible] کے بعد اس کے کاموں (Functions) کی وضاحت کریں گے۔ [illegible] سائنس (Science) کو کبھی بھی صحیح [illegible] نہیں سمجھا گیا۔

(1) سائنسی سرگرمی (Scientific Activity) کے صحیح [illegible] میں مانع تین قسم کے تصورات ہوتے ہیں جو کہ روایتی طور پر عوام میں پھیل چکے ہیں، سائنس دان کے بارے میں ایک تصور یہ پایا جاتا ہے کہ وہ ایسا فرد ہے جو کہ سفید کوٹ پہنے لیبارٹری میں تجربات کرتا ہے اور حقائق تلاش کرتا ہے۔ وہ بڑا پیچیدہ قسم کا سامان استعمال کرتا ہے اور لاتعداد تجربات کے بعد حقائق کو اکٹھا کرتے ہوئے نتائج اخذ کرتا ہے اور انسانیت کی بھلائی کا سبب بنتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تصور کرتے ہیں۔ قابل اعتبار علم کا حصول اور اس میں توسیع ایک خودکار اور از خود قائم رہنے والا عمل نہیں، اس کا دارومدار تنقیدی اور فکری اہلیتوں کو اُجاگر کرنے اور تبدیلی کو قبول کرنے کے حوالے سے ہماری آمادگی پر ہوتا ہے۔

ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی اہلیتوں کو بڑھانے اور قابل اعتبار علم کے حصول کے لئے آ[illegible] ہونے پر صدیوں کا سفر کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے علم کے مختلف ذرائع کو اختیار کیا ہے۔ مثلاً:

1۔ سند (Authority)
2۔ ذاتی تجربہ (Personal Experience)
3۔ استخراجی استدلال (Deductive Reasoning)
4۔ سائنسی طریقہ (Scientific Method)

1۔ سند (Authority):

قدیم تہذیبوں میں مسئلے کے حل کے لئے کسی مستند شخصیت کی جانب رجوع کرنا ایک عمومی طریقہ سمجھا جاتا تھا اور وہ مسائل جن پر انسان کا کوئی کنٹرول نہیں تھا، انہیں مافوق الفطرت قوتوں کے قہر کا نتیجہ قرار دیا جاتا تھا۔ لوگ اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر چلنے کو ہی درست خیال سمجھتے تھے یہ روایت پسندی آج کے جدید دور میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ جدید انسان بھی اپنے مسائل کے حل کے لئے مستند شخصیات کی جانب رجوع کرتا ہے، رسم و رواج کو فطرتاً قبول کر لیتا ہے اور ان پر سوال اٹھانے سے بھی گریز کرتا ہے۔

تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس روایت پسندی کے ساتھ جہاں علم نے ترقی کی ہے، وہیں کئی قسم کے مظاہر کی غلط تشریحات بھی بیان کی گئیں۔ قدیم دور کے کئی تعلیمی اطبی اور سائنسی تصورات آج کے دور میں غلط ثابت ہو چکے ہیں۔

ایک زمانہ وہ بھی آیا جب مذہب پیشواؤں اور کلیساؤں نے قبائلی سرداروں کا روپ دھار لیا اور لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے ان سے رجوع کرنے لگے، لیکن اس دور کے نظریات بھی بعد میں غلط ثابت ہوئے۔

سیکولر ریاستوں کے وجود میں آنے کے بعد اختیارات بادشاہوں سے عوام کے نمائندہ قانون ساز اداروں اور عدالتوں کو منتقل ہونے لگے۔ اس دور میں لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے پارلیمنٹ اور عدالتوں کی جانب رجوع کرنے لگے۔

لیکن ان سب زمانوں میں ایک چیز مشترک ہے، وہ یہ کہ ہر نئے زمانے میں پچھلے زمانے سے رہنمائی لی گئی تھی لیکن حقائق کو آزمائش کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے باطل تصورات کو ترک اور درست نظریات کو اختیار کر لیا گیا، نیز اس دوران درست نظریات کی بنیاد پر علم کو مزید وسعت بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ یہ روایت آج بھی مستحکم ہے کہ جب کوئی شخص یا گروہ کسی مسئلے میں مشکل محسوس کرتا ہے تو وہ کسی ماہر سے رجوع کرتا ہے۔ لیکن ماہر کی رائے کو بھی آزمائش کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ غلطی سے کوئی بھی مبرا نہیں ہوتا۔

2۔ ذاتی تجربہ (Personal Experience):

جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو انسان اپنے تجربات کو ذہن میں دہراتا ہے، یہ تجربات مسئلے کو حل کرنے میں اس کی معاونت کرتے ہیں۔ پرانے زمانے میں خوراک کی تلاش کے لئے افراد کے یہ تجربات ہی کام آئے۔

انہوں نے مختلف چیزوں کا مشاہدہ اور تجزیہ کیا جو کہ ان کے ذہن کے گوشے میں محفوظ ہوتے چلے گئے، اس نے یہ نوٹ کیا کہ بعض علاقوں میں پودوں کی افزائش کچھ دوسرے علاقوں سے زیادہ بہتر ہے، اس نے پودے کے اُگنے کا بغور مشاہدہ کیا، یہ تجربات زرعی دور میں داخل ہونے میں کافی مددگار ثابت ہوئے۔

ذاتی تجربات کی بنیاد پر علم حاصل کرنا ایک انتہائی کارگر اور عام طریقہ ہوتا ہے۔ تاہم بغیر تنقید اس کے استعمال سے کسی غلط نتیجے تک پہنچنے کا بھی پورا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ مشاہدہ کرتے ہوئے یا اس کے بارے میں بتاتے ہوئے کوئی بھی شخص غلطی کر سکتا ہے، یہ غلطی شواہد کی بھی ہو سکتی ہے اور شواہد کی غلط تشریح کی بھی، یا اس طرح کے اور امور بھی پیش آ سکتے ہیں۔

3۔ عمل استخراج (Deduction):

[illegible] علم حاصل کرنے کے لئے ارسطو نے "Syllogism" یعنی منطق اور قیاس کا استعمال کیا ہے۔ یہ استخراجی دلیل (Deductive Argum[illegible]) کا طریقہ ہوتا ہے جو کہ کسی مخصوص نتیجے کی جوازیت کو آزمانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ فلسفے میں "Syllogism" ایک [illegible] عمل کا نام ہوتا ہے جس میں دو عام جملوں یا بیانات سے کسی مخصوص جملے یا بیان پر پہنچا جاتا ہے۔ [illegible] (Syllogism) تین بیانات یا اقوال پر مبنی ہوتا ہے۔ ان میں پہلے دو بیانات یا اقوال کو تمہید (Premises) [illegible] ہے جو کہ تیسرے جملے کی شکل میں پیش کئے جانے والے نتیجے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ یعنی "Syllogism" [illegible] اظہار ہوتا ہے جس میں پہلے سے قائم شدہ حقائق کی بنیاد پر کسی دوسری حقیقت کا منطقی اصولوں کے تحت استخراج [illegible] جاتا ہے۔

ایک حقیقت یہ ہے کہ "تمام ممالیہ فانی [illegible]" جبکہ دوسری حقیقت یہ ہے کہ "تمام انسان ممالیہ ہیں" ان دو سچائیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ "انسان فانی ہے"۔

مندرجہ بالا دلائل میں ممالیہ ایک وسطی اصطلاح یعنی "Middle Term" ہے جو کہ فانی یعنی بڑی اصطلاح (Major Term) اور انسان یعنی چھوٹی اصطلاح (Minor Term) کے درمیان تعلق کو واضح کرتی ہے۔ اسے مندرجہ ذیل شکل کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

Elmas Ali



یہ "Syllogism" کئی اشکال میں ہو سکتا ہے۔ P, M اور S کی پوزیشن کو چار صورتوں میں [illegible] کیا جا سکتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

M-P	P-M	M-P	P-M
S-M	S-M	M-S	M-S
S-P	S-P	S-P	S-P

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

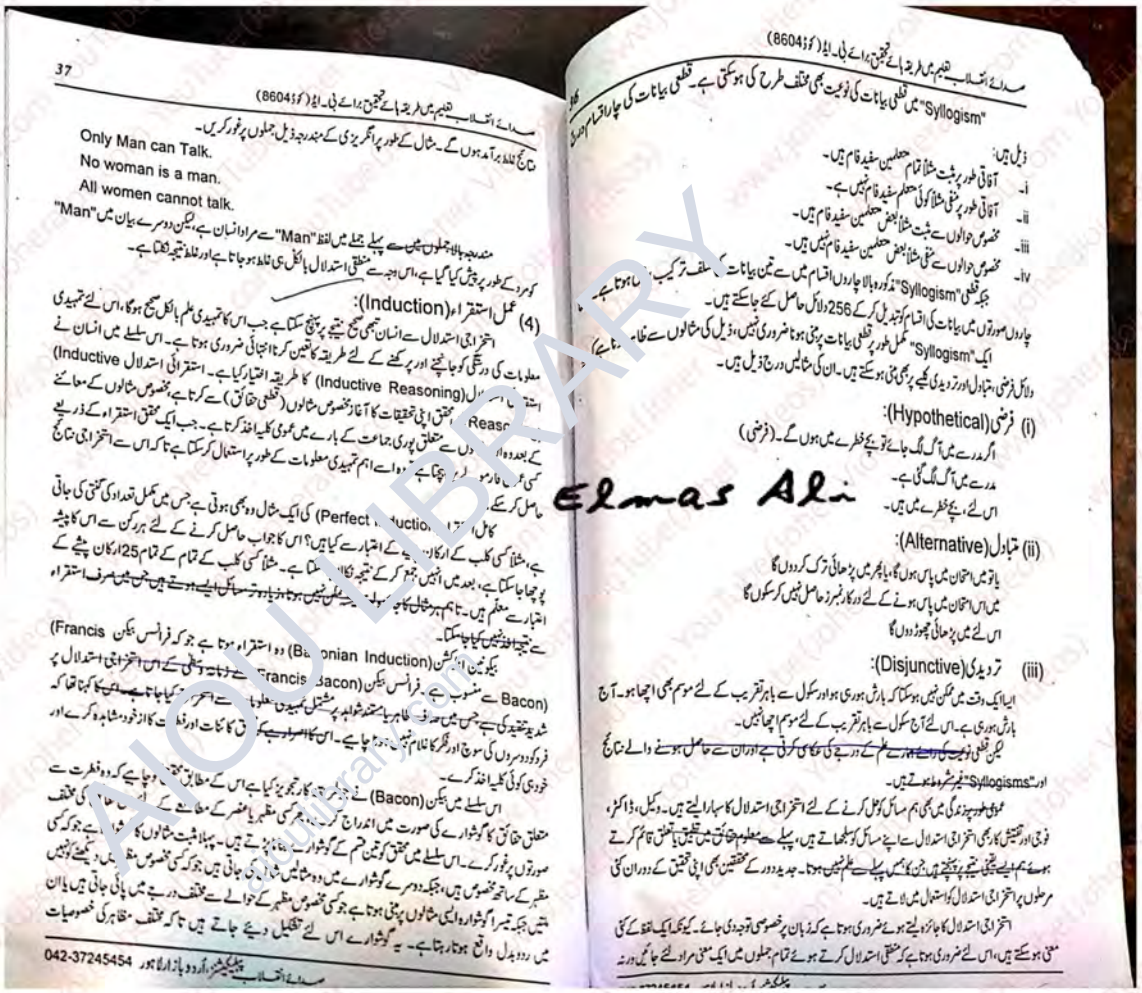

37

صداے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہاے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

نتائج غلط برآمد ہوں گے۔ مثال کے طور پر انگریزی کے مندرجہ ذیل جملوں پر غور کریں۔

Only Man can Talk.
No woman is a man.
All women cannot talk.

مندرجہ بالا جملوں میں سے پہلے جملے میں لفظ "Man" سے مراد انسان ہے، لیکن دوسرے بیان میں "Man" کو مرد کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے منطقی استدلال بالکل ہی غلط ہو جاتا ہے اور غلط نتیجہ نکلتا ہے۔

(4) عمل استقراء (Induction):

استخراجی استدلال سے انسان تبھی صحیح نتیجے پر پہنچ سکتا ہے جب اس کا تمہیدی علم بالکل صحیح ہوگا، اس لئے تمہیدی معلومات کی درستگی کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے طریقہ کا تعین کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں انسان نے استقرائی استدلال (Inductive Reasoning) کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ استقرائی استدلال (Inductive Reasoning) محقق اپنی تحقیقات کا آغاز مخصوص مثالوں (قطعی حقائق) سے کرتا ہے۔ مخصوص مثالوں کے معائنے کے بعد وہ ان سے متعلق پوری جماعت کے بارے میں عمومی کلیہ اخذ کرتا ہے۔ جب ایک محقق استقراء کے ذریعے کسی عمل فارمولہ وغیرہ تک پہنچتا ہے تو وہ اسے اہم تمہیدی معلومات کے طور پر استعمال کر سکتا ہے تاکہ اس سے استخراجی نتائج حاصل کر سکے۔

کامل استقراء (Perfect Induction) کی ایک مثال وہ بھی ہوتی ہے جس میں مکمل تعداد کی گنتی کی جاتی ہے، مثلاً کسی کلب کے ارکان کی تعداد کے اعتبار سے کیا ہے؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہر رکن سے اس کا پیشہ پوچھا جا سکتا ہے، بعد میں انہیں جوڑ کر کے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی کلب کے تمام کے تمام 25 ارکان پیشے کے اعتبار سے معلم ہیں۔ تاہم ہر مثال کا جواب [illegible] سے نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔

بیکونین انڈکشن (Baconian Induction) وہ استقراء ہوتا ہے جو کہ فرانسس بیکن (Francis Bacon) سے منسوب ہے۔ فرانسس بیکن (Francis Bacon) نے [illegible] کیا جاتا ہے کہ استخراجی استدلال پر شدید تنقید کی ہے جس میں صرف ظاہر یا مستند شواہد پر مشتمل کمیں معلومات سے [illegible] فرد کو دوسروں کی سوچ اور فکر کا غلام نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا اصرار ہے کہ [illegible] خود ہی کوئی کلیہ اخذ کرے۔

اس سلسلے میں بیکن (Bacon) نے [illegible] کار تجویز کیا ہے اس کے مطابق [illegible] چاہیے کہ وہ فطرت سے متعلق حقائق کا گوشوارے کی صورت میں اندراج کرے، [illegible] مظہر یا عنصر کے مطالعے کے [illegible] مختلف صورتوں پر غور کرے۔ اس سلسلے میں محقق کو تین قسم کے گوشوارے بنانا پڑتے ہیں۔ پہلا مثبت مثالوں کا شوارہ ہے جو کہ کسی مظہر کے ساتھ مخصوص ہیں، جبکہ دوسرے گوشوارے میں وہ مثالیں شامل کی جاتی ہیں جو کہ کسی مخصوص مظہر میں دیکھنے کو نہیں ملتیں جبکہ تیسرا گوشوارہ ایسی مثالوں پر مبنی ہوتا ہے جو کسی مخصوص مظہر کے حوالے سے مختلف درجے میں پائی جاتی ہیں یا ان میں ردوبدل واقع ہوتا رہتا ہے۔ یہ گوشوارے اس لئے تشکیل دیئے جاتے ہیں تاکہ مختلف مظاہر کی خصوصیات

042-37245454 صداے انقلاب پبلشرز، اردو بازار، لاہور

صداے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہاے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

"Syllogism" میں قطعی بیانات کی نوعیت بھی مختلف طرح کی ہو سکتی ہے۔ قطعی بیانات کی چار اقسام [illegible] ذیل ہیں:

i۔ آفاقی طور پر مثبت مثالاً تمام حملیں سفید فام ہیں۔
ii۔ آفاقی طور پر منفی مثالاً کوئی حملیں سفید فام نہیں ہے۔
iii۔ مخصوص حوالوں سے مثبت مثالاً بعض حملیں سفید فام ہیں۔
iv۔ مخصوص حوالوں سے منفی مثالاً بعض حملیں سفید فام نہیں ہیں۔

جبکہ قطعی "Syllogism" مذکورہ بالا چاروں اقسام میں سے تین بیانات کے [illegible] سلف ترکیب [illegible] ہوتا ہے۔

چاروں صورتوں میں بیانات کی اقسام کو تبدیل کر کے 256 دلائل حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ایک "Syllogism" مکمل طور پر قطعی بیانات پر مبنی ہونا ضروری نہیں، ذیل کی مثالوں سے [illegible]

دلائل فرضی، متبادل اور تردیدی لیکچر پر بھی مبنی ہو سکتے ہیں۔ ان کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(i) فرضی (Hypothetical):

اگر مدرسے میں آگ لگ جائے تو بچے خطرے میں ہوں گے۔ (فرضی)
مدرسے میں آگ لگ گئی ہے۔
اس لئے، بچے خطرے میں ہیں۔

Elmas Ali

(ii) متبادل (Alternative):

یا تو میں امتحان میں پاس ہوں گا، یا پھر میں پڑھائی ترک کر دوں گا
میں اس امتحان میں پاس ہونے کے لئے درکار نمبرز حاصل نہیں کر سکوں گا
اس لئے میں پڑھائی چھوڑ دوں گا

(iii) تردیدی (Disjunctive):

ایسا ایک وقت میں ممکن نہیں ہو سکتا کہ بارش ہو رہی ہو اور سکول سے باہر تفریح کے لئے موسم بھی اچھا ہو۔ آج بارش ہو رہی ہے۔ اس لئے آج سکول سے باہر تفریح کے لئے موسم اچھا نہیں۔

لیکن قطعی نوعیت کے [illegible] علم کے درجے کی حامل ہوتی ہے اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج اور "Syllogisms" غیر شروط ہوتے ہیں۔

عمومی طور پر زندگی میں بھی ہم مسائل کو حل کرنے کے لئے استخراجی استدلال کا سہارا لیتے ہیں۔ وکیل، ڈاکٹر، فوجی اور تنظیمی کارکن بھی استخراجی استدلال سے اپنے مسائل کو سلجھاتے ہیں، پہلے سے معلوم حقائق میں تعلق قائم کرتے ہوئے ہم ایسے نتیجے پر پہنچتے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے علم نہیں ہوتا۔ جدید دور کے محققین بھی اپنی تحقیق کے دوران کئی مرحلوں پر استخراجی استدلال کو استعمال میں لاتے ہیں۔

استخراجی استدلال کا جائزہ لیتے ہوئے ضروری ہوتا ہے کہ زبان پر خصوصی توجہ دی جائے۔ کیونکہ ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں، اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ منطقی استدلال کرتے ہوئے تمام جملوں میں ایک معنی مراد لئے جائیں ورنہ

AIOU LIBRARY

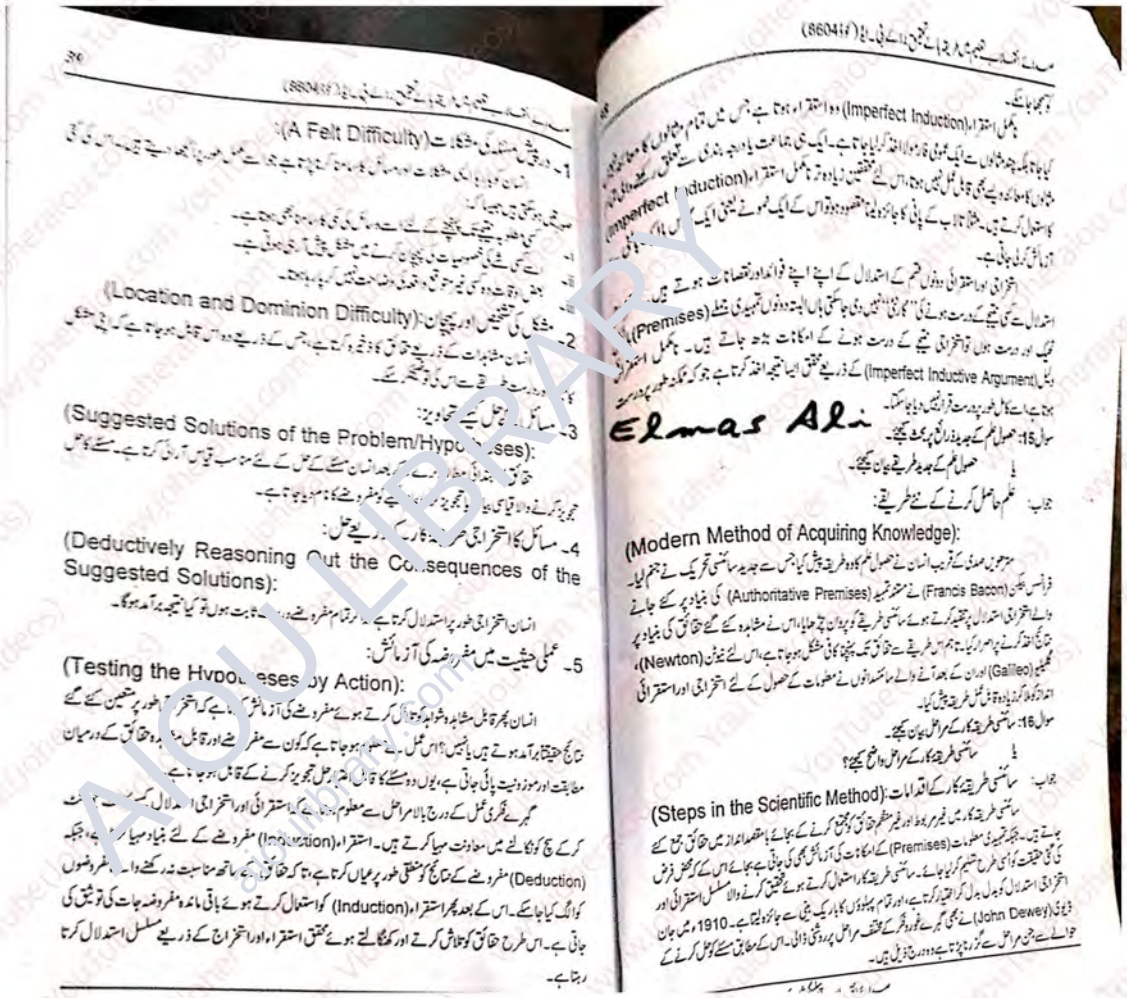

(A Felt Difficulty)

(Location and Dominion Difficulty):

(Suggested Solutions of the Problem/Hypo ses):

(Deductively Reasoning Out the Co sequences of the Suggested Solutions):

(Testing the Hypo eses by Action):

(Imperfect Induction)

(Modern Method of Acquiring Knowledge):

(Steps in the Scientific Method):

Elmas Ali

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

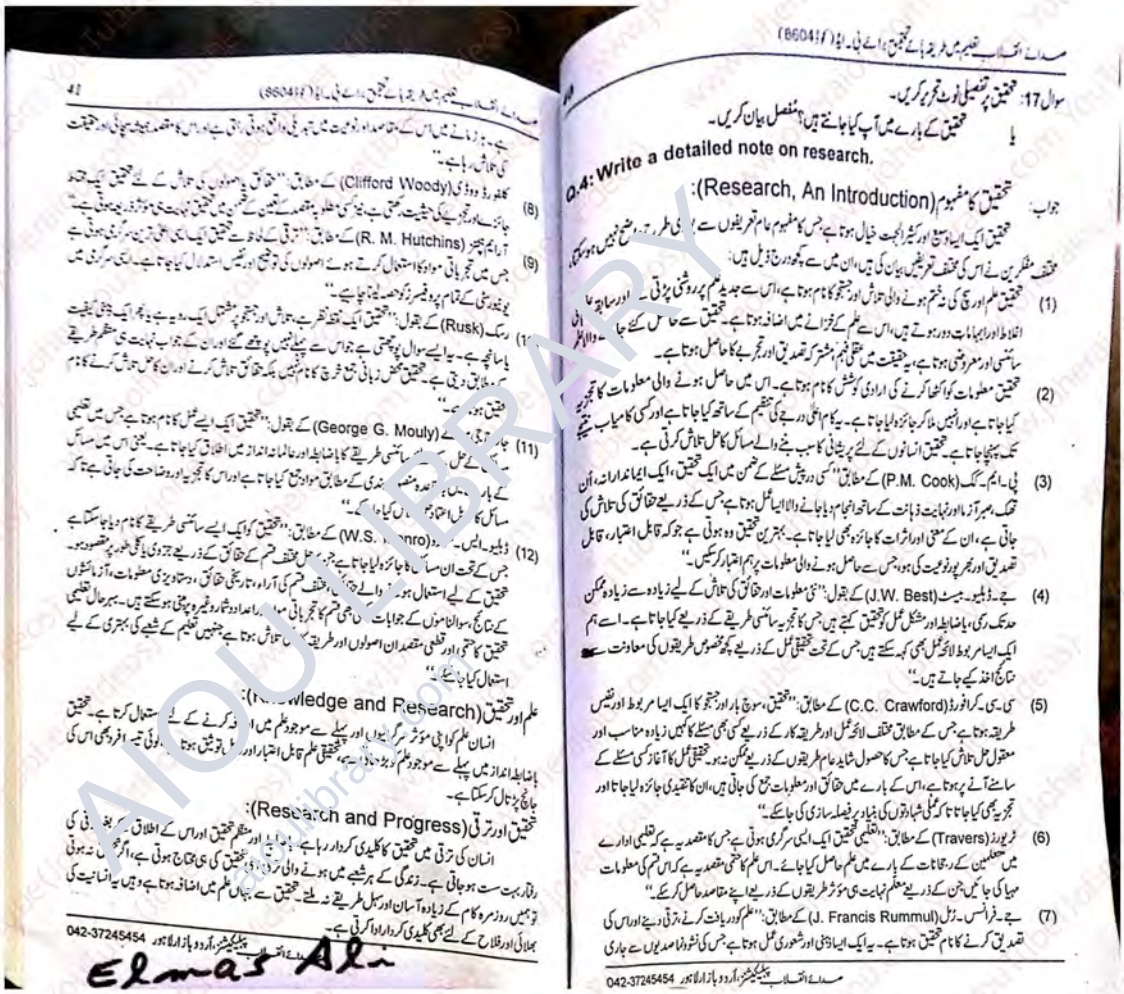

سوال 17: تحقیق پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔
یا
تحقیق کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مفصل بیان کریں۔

Q.4: Write a detailed note on research.

جواب: **تحقیق کا مفہوم (Research, An Introduction):**

تحقیق ایک ایسا وسیع اور کثیر الجہت خیال ہوتا ہے جس کا مفہوم عام تعریفوں سے [illegible] طرح [illegible] نہیں ہو سکتی۔ مختلف مفکرین نے اس کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(1) تحقیق علم اور سچ کی نہ ختم ہونے والی تلاش اور جستجو کا نام ہوتا ہے، اس سے جدید علم پر روشنی پڑتی ہے اور سابقہ علم کے الفاظ اور ابہامات دور ہوتے ہیں، اس سے علم کے خزانے میں اضافہ ہوتا ہے۔ تحقیق سے حاصل کئے جانے والے علم کو سائنسی اور معروضی ہونا ہے، یہ حقیقت میں عقلی فہم اشتراک تصدیق اور تجربے کا حاصل ہوتا ہے۔

(2) تحقیق معلومات کو اکٹھا کرنے کی ارادی کوشش کا نام ہوتا ہے۔ اس میں حاصل ہونے والی معلومات کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور انہیں ملا کر جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ کام اعلیٰ درجے کی تنظیم کے ساتھ کیا جاتا ہے اور کسی کامیاب نتیجے تک پہنچا جاتا ہے۔ تحقیق انسانوں کے لئے پریشانی کا سبب بننے والے مسائل کا حل تلاش کرتی ہے۔

(3) پی۔ایم۔ کک (P.M. Cook) کے مطابق "کسی درپیش مسئلے کے ضمن میں ایک تحقیق، ایک ایماندارانہ، اُن تھک، صبر آزما اور نہایت ذہانت کے ساتھ انجام دیا جانے والا ایسا عمل ہوتا ہے جس کے ذریعے حقائق کی تلاش کی جاتی ہے، ان کے معنی اور اثرات کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ بہترین تحقیق وہ ہوتی ہے جو کہ قابل اعتبار، قابل تصدیق اور بھرپور نوعیت کی ہو، جس سے حاصل ہونے والی معلومات پر ہم اعتبار کر سکیں۔"

(4) جے۔ڈبلیو۔بیسٹ (J.W. Best) کے بقول: "نئی معلومات اور حقائق کی تلاش کے لیے زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک رسمی، باضابطہ اور مشکل عمل کو تحقیق کہتے ہیں جس کا تجزیہ سائنسی طریقے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اسے ہم ایک ایسا مربوط لائحہ عمل بھی کہہ سکتے ہیں جس کے تحت تحقیقی عمل کے ذریعے کچھ مخصوص طریقوں کی معاونت سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔"

(5) سی۔سی۔کرافورڈ (C.C. Crawford) کے مطابق: "تحقیق، سوچ بار اور جستجو کا ایک ایسا مربوط اور نفیس طریقہ ہوتا ہے، جس کے مطابق مختلف لائحہ عمل اور طریقہ کار کے ذریعے کسی بھی مسئلے کا کہیں زیادہ مناسب اور معقول حل تلاش کیا جاتا ہے، جس کا حصول شاید عام طریقوں کے ذریعے ممکن نہ ہو۔ تحقیقی عمل کا آغاز کسی مسئلے کے سامنے آنے پر ہوتا ہے، اس کے بارے میں حقائق اور معلومات جمع کی جاتی ہیں، ان کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا اور تجزیہ بھی کیا جاتا تا کہ عملی شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ سازی کی جا سکے۔"

(6) ٹریورز (Travers) کے مطابق: "تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی ہوتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تعلیمی ادارے میں متعلمین کے رجحانات کے بارے میں علم حاصل کیا جائے۔ اس علم کا حتمی مقصد یہ ہے کہ اس قسم کی معلومات مہیا کی جائیں جن کے ذریعے معلم نہایت ہی مؤثر طریقوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔"

(7) جے۔فرانسس۔رُمل (J. Francis Rummul) کے مطابق: "علم کو دریافت کرنے ترقی دینے اور اس کی تصدیق کرنے کا نام تحقیق ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا ذہنی اور شعوری عمل ہوتا ہے جس کی نوٹ ڈاصدیوں سے جاری

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

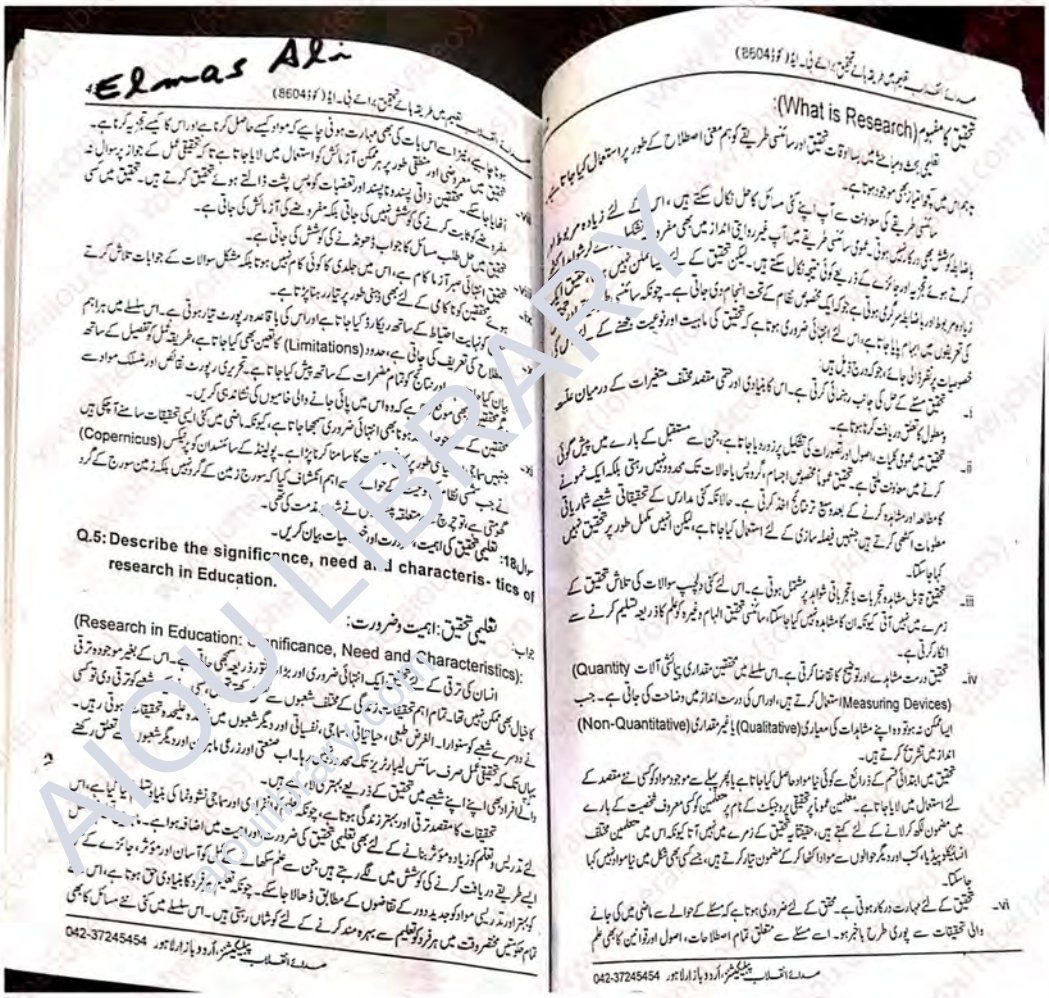

تحقیق کا مفہوم (What is Research):

تعلیمی بحث و مباحثے میں بسا اوقات تحقیق اور سائنسی طریقے کو ہم معنی اصطلاح کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اس میں کچھ امتیاز بھی موجود ہوتا ہے۔

سائنسی طریقے کی معاونت سے آپ اپنے کئی مسائل کا حل نکال سکتے ہیں، اس کے لئے زیادہ مربوط اور باضابطہ کوشش بھی درکار نہیں ہوتی۔ عمومی سائنسی طریقے میں آپ غیر روایتی انداز میں بھی مفروضہ [illegible] کرتے ہوئے تجزیہ اور جائزے کے ذریعے کوئی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ لیکن تحقیق کے لئے [illegible] زیادہ مربوط اور باضابطہ سرگرمی ہوتی ہے جو کہ ایک مخصوص نظام کے تحت انجام دی جاتی ہے۔ چونکہ سائنسی [illegible] کی تعریفوں میں ابہام پایا جاتا ہے، اس لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ تحقیق کی ماہیت اور نوعیت سمجھنے کے لئے [illegible] خصوصیات پر نظر ڈالی جائے، جو کہ درج ذیل ہیں:

i۔ تحقیق مسئلے کے حل کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔ اس کا بنیادی اور حتمی مقصد مختلف متغیرات کے درمیان علت و معلول کا تعلق دریافت کرنا ہوتا ہے۔

ii۔ تحقیق میں عمومی کلیات، اصول اور تصورات کی تشکیل پر زور دیا جاتا ہے، جن سے مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرنے میں معاونت ملتی ہے۔ تحقیق عموماً مخصوص اجسام، گروپس یا حالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایک نمونے کا مطالعہ اور مشاہدہ کرنے کے بعد وسیع تر نتائج اخذ کرتی ہے۔ حالانکہ کئی مدارس کے تحقیقاتی شعبے شماریاتی معلومات اکٹھی کرتے ہیں جنہیں فیصلہ سازی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن انہیں مکمل طور پر تحقیق نہیں کہا جا سکتا۔

iii۔ تحقیق قابل مشاہدہ تجربات یا تجرباتی شواہد پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس لئے کئی دلچسپ سوالات کی تلاش تحقیق کے زمرے میں نہیں آتی کیونکہ ان کا مشاہدہ نہیں کیا جا سکتا، سائنسی تحقیق الہام وغیرہ کو علم کا ذریعہ تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔

iv۔ تحقیق درست مشاہدے اور توضیح کا تقاضا کرتی ہے۔ اس سلسلے میں محققین مقداری پیمائشی آلات (Quantity Measuring Devices) استعمال کرتے ہیں، اور اس کی درست انداز میں وضاحت کی جاتی ہے۔ جب ایسا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے مشاہدات کی معیاری (Qualitative) یا غیر مقداری (Non-Quantitative) انداز میں تشریح کرتے ہیں۔

تحقیق میں ابتدائی قسم کے ذرائع سے کوئی نیا مواد حاصل کیا جاتا ہے یا پھر پہلے سے موجود مواد کو کسی نئے مقصد کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ معلمین عموماً پر تحقیقی پروجیکٹ کے نام پر متعلمین کو کسی معروف شخصیت کے بارے میں مضمون لکھ کر لانے کے لئے کہتے ہیں، حقیقتاً یہ تحقیق کے زمرے میں نہیں آتا کیونکہ اس میں متعلمین مختلف انسائیکلوپیڈیا، کتب اور دیگر حوالوں سے مواد اکٹھا کر کے مضمون تیار کرتے ہیں، جسے کسی بھی شکل میں نیا مواد نہیں کہا جا سکتا۔

vi۔ تحقیق کے لئے مہارت درکار ہوتی ہے۔ محقق کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مسئلے کے حوالے سے ماضی میں کی جانے والی تحقیقات سے پوری طرح باخبر ہو۔ اسے مسئلے سے متعلق تمام اصطلاحات، اصول اور قوانین کا بھی علم

Elmas Ali

ہونا چاہیے، نیز اسے اس بات کی بھی مہارت ہونی چاہیے کہ مواد کیسے حاصل کرنا ہے اور اس کا کیسے تجزیہ کرنا ہے۔

vii۔ تحقیق میں معروضی اور منطقی طور پر ہر ممکن آزمائش کو استعمال میں لایا جاتا ہے تاکہ تحقیقی عمل کے جواز پر سوال نہ اٹھایا جا سکے۔ محققین ذاتی پسند و ناپسند اور تعصبات کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحقیق کرتے ہیں۔ تحقیق میں کسی مفروضے کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ مفروضے کی آزمائش کی جاتی ہے۔

viii۔ تحقیق میں حل طلب مسائل کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ix۔ تحقیق انتہائی صبر آزما کام ہے، اس میں جلدی کا کوئی کام نہیں ہوتا بلکہ مشکل سوالات کے جوابات تلاش کرتے ہوئے محققین کو ناکامی کے لئے بھی ذہنی طور پر تیار رہنا پڑتا ہے۔

x۔ [illegible] کو نہایت احتیاط کے ساتھ ریکارڈ کیا جاتا ہے اور اس کی باقاعدہ رپورٹ تیار ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ہر اہم اصطلاح کی تعریف کی جاتی ہے، حدود (Limitations) کا تعین بھی کیا جاتا ہے، طریقہ عمل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا [illegible] اور نتائج کو تمام مضمرات کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ تحریری رپورٹ نقائص اور منسلک مواد سے [illegible] بھی موقع [illegible] ہے کہ وہ اس میں پائی جانے والی خامیوں کی نشاندہی کریں۔

xi۔ محققین کے [illegible] ہونا بھی انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے، کیونکہ ماضی میں کئی ایسی تحقیقات سامنے آ چکی ہیں جنہیں سماجی [illegible] طور پر [illegible] کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پولینڈ کے سائنسدان کوپرنیکس (Copernicus) نے جب شمسی نظام [illegible] کے حوالے سے اہم انکشاف کیا کہ سورج زمین کے گرد نہیں بلکہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے، تو چرچ [illegible] متعلقہ [illegible] نے [illegible] مذمت کی تھی۔

سوال 18: تعلیمی تحقیق کی اہمیت، ضرورت اور خصوصیات بیان کریں۔

Q.5: Describe the significance, need and characteris- tics of research in Education.

جواب: تعلیمی تحقیق: اہمیت و ضرورت:

(Research in Education: Significance, Need and Characteristics):

انسان کی ترقی کے لئے تحقیق ایک انتہائی ضروری اور بڑا [illegible] تصور ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کے بغیر موجودہ ترقی کا خیال بھی ممکن نہیں تھا۔ تمام اہم تحقیقات زندگی کے مختلف شعبوں سے [illegible] شعبے کو ترقی دی تو کسی نے دوسرے شعبے کو سنوارا۔ الغرض طبعی، حیاتیاتی، سماجی، نفسیاتی اور دیگر شعبوں میں [illegible] علیحدہ علیحدہ تحقیقات ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ تحقیقی عمل صرف سائنس لیبارٹریز تک محدود نہیں رہا۔ اب صنعتی اور زرعی ماہرین اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اپنے اپنے شعبے میں تحقیق کے ذریعے بہتری لا رہے ہیں۔

تحقیقات کا مقصد ترقی اور بہتر زندگی ہوتا ہے، چونکہ علم کو انفرادی اور سماجی نشوونما کی بنیاد تسلیم کیا گیا ہے، اس لئے تدریس و تعلم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے بھی تعلیمی تحقیق کی ضرورت اور اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ [illegible] ایسے طریقے دریافت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں جن سے علم سکھانے کے عمل کو آسان اور مؤثر، جائزے کے [illegible] کو بہتر اور تدریسی مواد کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالا جا سکے۔ چونکہ تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق ہوتا ہے، اس لئے تمام حکومتیں مختصر وقت میں ہر فرد کو تعلیم سے بہرہ مند کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔ اس سلسلے میں کئی نئے مسائل کا بھی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سامنا کرتا رہا ہے۔ تعلیمی اہداف کو حاصل کرنے اور نئے و پرانے مسائل کو کامیابی سے حل کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ معیار اور مقدار دونوں حوالوں سے تحقیقی کام کو وسعت اور ترقی دی جائے۔

انسانی حقوق کے بین الاقوامی اعلامیہ میں بھی تعلیم کو ہر فرد کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے، اور کہا گیا ہے کہ کم از کم ابتدائی کلاسوں میں تعلیم مفت ہوگی، ایلیمنٹری تعلیم لازمی ہوگی، نیا نصاب لازمی تشکیل دیا جائے گا اور اعلیٰ تعلیم تک سب کو یکساں رسائی حاصل ہوگی۔

ان واضح اہداف کو سامنے رکھتے ہوئے اقوام عالم تعلیم کے حوالے سے اپنی کاوشیں اور بہتر کریں گی، زیادہ سے زیادہ سکولز مہیا کی جائیں گی، زیادہ معلمین کو تربیت دی جائے گی، نیا نصاب اور نیا تدریسی مواد تیار کیا جائے گا، جبکہ ایسا کرنا تب ہی ممکن ہوگا جب تک تعلیمی تحقیق کے ذریعے حقائق خبر کر کے اور اصول متعین کر کے رہنمائی حاصل نہیں کی جاتی۔

دنیا میں اس وقت تعلیمی بہتری کی جتنی ضرورت ہے وہ محض کوشش اور غلطی کے عمل، ذاتی مشاہدات اور روایات کے مل بوتے پر پوری نہیں ہو سکتی۔ باضابطہ اور منظم تحقیق کی بنیاد پر کئے جانے والے فیصلوں سے البتہ وقت، دولت اور توانائیاں ضرور بچائی جا سکتی ہیں۔

تعلیم عامہ پر منعقد ہونے والی متعدد عالمی کانفرنسوں کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز اور سفارشات میں بھی تعلیمی سرگرمی کے نقطہ آغاز کے طور پر بچے کے نفسیاتی اخلاقی پہلوؤں کی نشوونما پر زور دیا گیا ہے۔ جبکہ یہ بات بھی پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ تحقیق کسی بھی قومی تعلیمی ادارے کی ناگزیر بنیاد ہوتی ہے۔ خصوصاً جب معاملہ نصاب، سلیبس اور طریقہ تدریس کا ہو تو تحقیق کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

تعلیمی تحقیق کی اہمیت کے باوجود اس کی نوعیت اور خصوصیات کے حوالے سے مکمل اتفاق نہیں پایا جاتا۔ بعض کے نزدیک "تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی ہوتی ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تعلیمی ادارے میں متعلمین کے رویے کے بارے میں علم حاصل کیا جائے۔ اس علم کا حتمی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کی معلومات فراہم کی جائیں جن کے ذریعے معلم نہایت ہی مؤثر طریقوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔"

جبکہ ایک دوسری تعریف کے مطابق: "تعلیمی تحقیق کا مطلب سرکاری یا نجی اداروں کی جانب سے کی جانے والی وہ اجتماعی کوششیں اور تجربات ہوتے ہیں جو کہ تعلیمی طریقوں اور تعلیمی سرگرمیوں میں بہتری اور نکھار لانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔"

یعنی تعلیمی تحقیق وہ سرگرمی ہوتی ہے جس کا تعلق تعلیمی مسائل سے ہوتا ہے، مختلف مفکرین تعلیمی تحقیق کو مختلف نام دیتے ہیں جیسا کہ ڈویلپمنٹ ریسرچ (Development Research)، اور آپریشن ریسرچ (Operation Research) وغیرہ۔

ایک نقطہ نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ چونکہ تعلیم بھی میڈیسن کی طرح ایک اطلاقی سائنس ہی ہوتی ہے، اس لئے تعلیمی شعبے میں کی جانے والی تحقیق کو بھی اطلاقی تحقیق کا درجہ ملنا چاہیے۔

کچھ محققین کے مطابق میڈیسن اور تعلیم دونوں میں تحقیق کا بنیادی کام اپنے اپنے شعبوں کے لئے بہتری تلاش کرنا ہوتا ہے، اس لئے انہیں علم کی بجائے سوشل سائنسز کا شعبہ سمجھا جانا چاہیے۔

پس تعلیمی تحقیق ایک طرح کی بنیادی تحقیق بھی سمجھی جاتی ہے، خصوصی طور پر یہ تب بنیادی تحقیق کہلاتی ہے جب

ہوتا ہے۔ تعلیمی تحقیق کو مختلف مراحل پر کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جنہیں حل کرنے کے لئے پیشہ ورانہ تعلیمی شعبے میں مختلف مراحل پر کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جنہیں حل کرنے کے لئے پیشہ ورانہ تحقیق کے معلمین اور پیشہ ور محققین دونوں کوشاں رہتے ہیں۔ تعلیمی تحقیق کو دو تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ان میں ایک طرف وہ اشیاء یا افراد ہوتے ہیں جن پر تحقیق کی جا رہی ہوتی ہے، جبکہ دوسری جانب وہ تعلیمی مقاصد ہیں جن کے حصول کے لئے ہم تحقیق کر رہے ہوتے ہیں۔

تعلیمی تحقیق کے ہدف (Objects) یعنی جن پر تحقیق کا کام کیا جاتا ہے، مختلف طرح کے ہوتے ہیں:

i- معلمین، معلمین، محققین اور منتظمین وغیرہ۔
ii- ادارے مثلاً مکمرہ جماعت، مدرسہ، سماج، ریاست وغیرہ۔

یوں تحقیق کے بنیادی مقاصد بھی دو طرح کے ہوتے ہیں، یعنی:

i- خدمات کو بہتر بنانا،
ii- علم میں اضافہ کرنا۔

عملی تحقیق (Action Research) میں مندرجہ ذیل پہلو پائے جاتے ہیں:

i- عملی تحقیق سے منسلک محقق دراصل اپنے اردگرد کے ماحول اور سرگرمیوں کے حوالے سے مطمئن نہیں ہوتا، اسی لئے وہ ان میں بہتری لانے کے لئے عملی تحقیق کا آغاز کرتا ہے،
ii- عملی تحقیق سے منسلک محقق حالات میں بہتری لانے کے حوالے سے کافی پُر اعتماد ہوتا ہے،
iii- عملی تحقیق سے منسلک شخص ان مسائل اور نکات کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوتا ہے جو کہ عدم اطمینان کا سبب بن رہے ہوتے ہیں۔

Elmas Ali

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

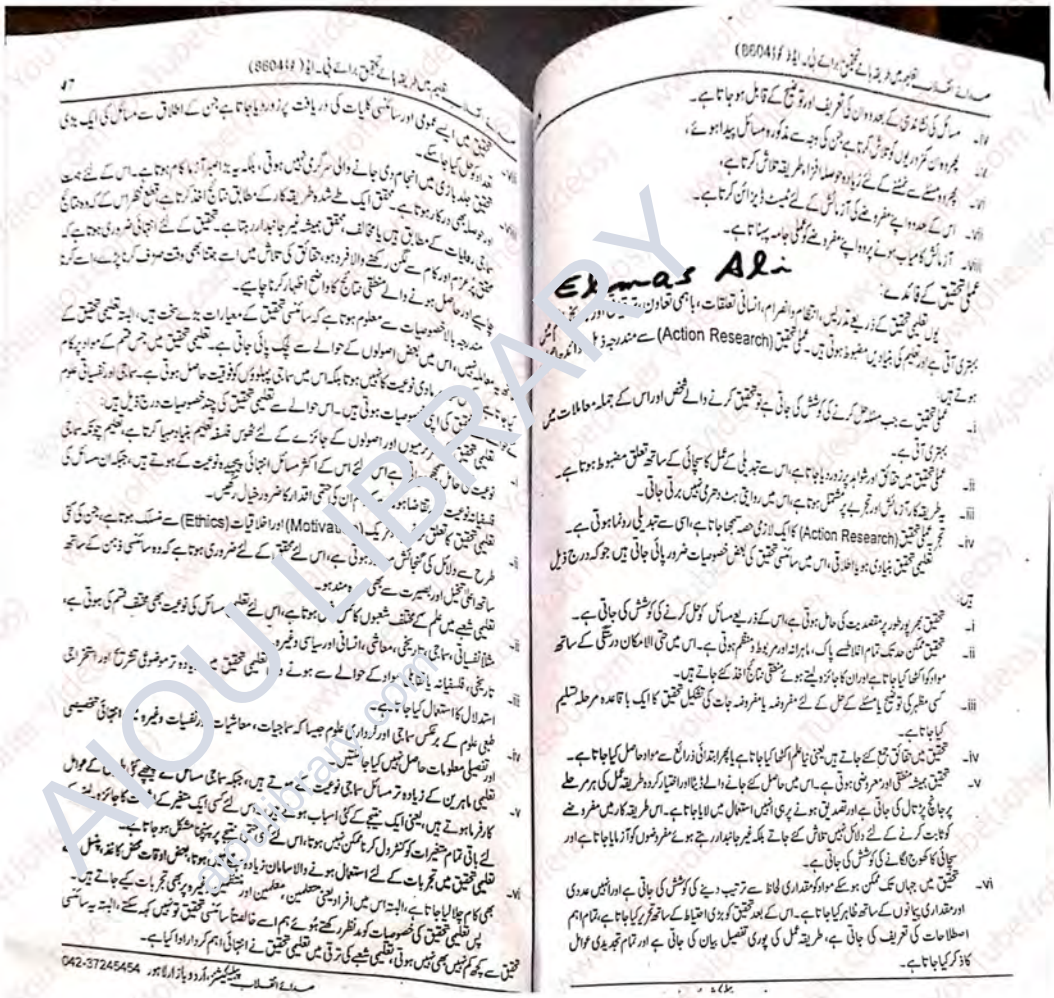

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

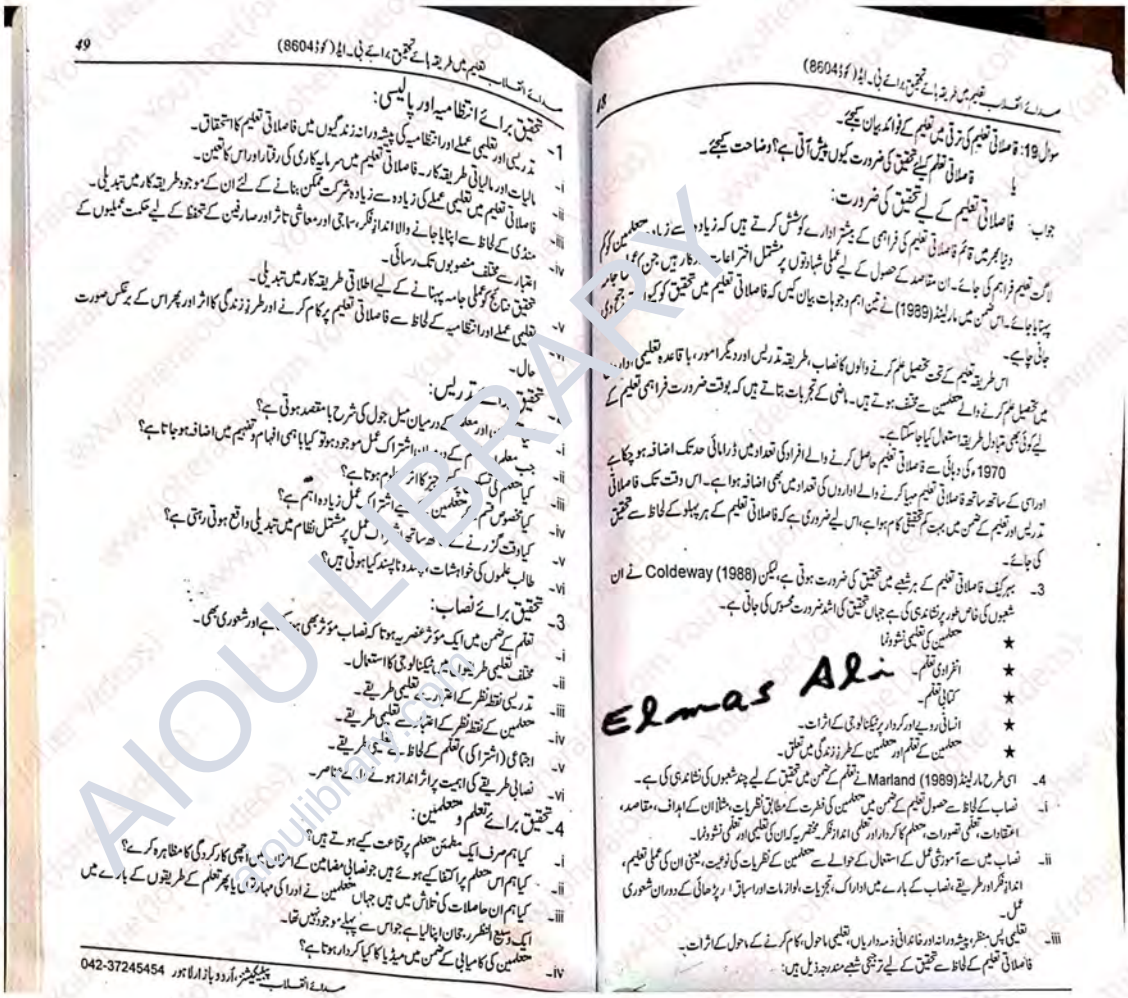

سوال 19: فاصلاتی تعلیم کی ترقی میں تعلیم کے فوائد بیان کیجیے۔

یا

فاصلاتی نظام کیلئے تحقیق کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: فاصلاتی تعلیم کے لیے تحقیق کی ضرورت:

فاصلاتی تعلیم کی فراہمی کے بیشتر ادارے کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ متعلمین کو کم دنیا بھر میں تمام فاصلاتی تعلیم کی فراہمی کے بیشتر ادارے کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ متعلمین کو کم لاگت تعلیم فراہم کی جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے عملی شباہتوں پر مشتمل اختراعات کو بروئے کار لایا جاتا ہے جن کو تحقیق کے ذریعے پرکھا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مارلینڈ (1989) نے تین اہم وجوہات بیان کیں کہ فاصلاتی تعلیم میں تحقیق کو کیوں ترجیح دی جانی چاہیے۔

اس طریقہ تعلیم کے تحت تحصیل علم کرنے والوں کا نصاب، طریقہ تدریس اور دیگر امور، باقاعدہ تعلیمی اداروں میں تحصیل علم کرنے والے متعلمین سے مختلف ہوتے ہیں۔ ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ بوقت ضرورت فراہمی تعلیم کے لیے کوئی بھی متبادل طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

1970ء کی دہائی سے فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے افراد کی تعداد میں ڈرامائی حد تک اضافہ ہو چکا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ فاصلاتی تعلیم مہیا کرنے والے اداروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت تک فاصلاتی تدریس اور تعلیم کے ضمن میں بہت کم تحقیق کا کام ہوا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ فاصلاتی تعلیم کے ہر پہلو کے لحاظ سے تحقیق کی جائے۔

3۔ ہر کیف فاصلاتی تعلیم کے ہر شعبے میں تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن Coldeway (1988) نے ان شعبوں کی خاص طور پر نشاندہی کی ہے جہاں تحقیق کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

★ متعلمین کی تعلیمی نشوونما
★ انفرادی تعلم۔
★ کنٹرولی تعلم۔
★ انسانی رویے اور کردار پر ٹیکنالوجی کے اثرات۔
★ متعلمین کے تعلم اور متعلمین کے طرز زندگی میں تعلق۔

4۔ اسی طرح مارلینڈ Marland (1989) نے تعلم کے ضمن میں تحقیق کے لیے چند شعبوں کی نشاندہی کی ہے۔

i۔ نصاب کے لحاظ سے حصول تعلیم کے ضمن میں متعلمین کی فطرت کے مطابق نظریات، مثلاً ان کے اہداف، مقاصد، اعتقادات، تعلمی تصورات، تعلم کا کردار اور تعلمی انداز فکر۔ مختصر یہ کہ ان کی تعلیمی اور تعلمی نشوونما۔

ii۔ نصاب میں سے آموزشی عمل کے استعمال کے حوالے سے متعلمین کے نظریات کی نوعیت، یعنی ان کی عملی تعلیم، انداز فکر اور طریقے، نصاب کے بارے میں ادراک، تجربات، لوازمات اور اسباق اور پڑھائی کے دوران شعوری عمل۔

iii۔ تعلیمی پس منظر، پیشہ ورانہ اور خاندانی ذمہ داریاں، تعلیمی ماحول، کام کرنے کے ماحول کے اثرات۔

فاصلاتی تعلیم کے لحاظ سے تحقیق کے لیے ترجیحی شعبے مندرجہ ذیل ہیں:

تحقیق برائے انتظامیہ اور پالیسی:

1۔ تدریسی اور تعلیمی عملے اور انتظامیہ کی پیشہ ورانہ زندگیوں میں فاصلاتی تعلیم کا استحقاق۔
i۔ مالیات اور مالیاتی طریقہ کار۔ فاصلاتی تعلیم میں سرمایہ کاری کی رفتار اور اس کا تعین۔
ii۔ فاصلاتی تعلیم میں تعلیمی عملے کی زیادہ سے زیادہ شرکت ممکن بنانے کے لئے ان کے موجودہ طریقہ کار میں تبدیلی۔
iii۔ منڈی کے لحاظ سے اپنایا جانے والا انداز فکر، سماجی اور معاشی تاثر اور صارفین کے تحفظ کے لیے تکنیک عملیوں کے
iv۔ اعتبار سے مختلف منصوبوں تک رسائی۔
v۔ تحقیق نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اطلاقی طریقہ کار میں تبدیلی۔
تعلیمی عملے اور انتظامیہ کے لحاظ سے فاصلاتی تعلیم پر کام کرنے اور طرز زندگی کا اثر اور پھر اس کے برعکس صورت حال۔

تحقیق برائے تدریس:

i۔ ... اور معلم کے درمیان میل جول کی شرح یا مقصد ہوتی ہے؟
ii۔ جب معلم ... کے ... اشتراک عمل موجود ہو تو کیا باہمی افہام و تفہیم میں اضافہ ہو جاتا ہے؟
iii۔ کیا حصہ لی ... کمرہ جیز کا از ... لم ہوتا ہے؟
iv۔ کیا مخصوص قسم ... متعلمین ... ے اشتراک عمل زیادہ اہم ہے؟
v۔ کیا وقت گزرنے ... ساتھ ... ل عمل پر مشتمل نظام میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے؟
vi۔ طالب علموں کی خواہشات، پسند و ناپسند کیا ہوتی ہیں؟

تحقیق برائے نصاب:

3۔ تعلم کے ضمن میں ایک مؤثر عنصر یہ ہوتا کہ نصاب مؤثر بھی ہو ... ہے اور شعوری بھی۔
i۔ مختلف تعلیمی طریقوں میں ٹیکنالوجی کا استعمال۔
ii۔ تدریسی نقطہ نظر کے اعتبار سے تعلیمی طریقے۔
iii۔ متعلمین کے نقطہ نظر کے اعتبار سے تعلیمی طریقے۔
iv۔ اجتماعی (اشتراکی) تعلم کے لحاظ سے تعلیمی طریقے۔
v۔ نصابی طریقے کی اہمیت پر اثر انداز ہونے والے عناصر۔
vi۔

تحقیق برائے تعلم و متعلمین:

4۔ کیا ہم صرف ایک مطمئن متعلم پر قناعت کیے ہوتے ہیں؟
i۔ کیا ہم اس متعلم پر اکتفا کیے ہوئے ہیں جو نصابی مضامین کے امتزاج میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے؟
ii۔ کیا ہم ان حاصلات کی تلاش میں ہیں جہاں متعلمین نے اور اکی مہارتوں یا پھر تعلم کے طریقوں کے بارے میں
iii۔ ایک وسیع الفکر رجحان اپنا لیا ہے جو اس سے پہلے موجود نہیں تھا۔
iv۔ متعلمین کی کامیابی کے ضمن میں میڈیا کا کیا کردار ہوتا ہے؟

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

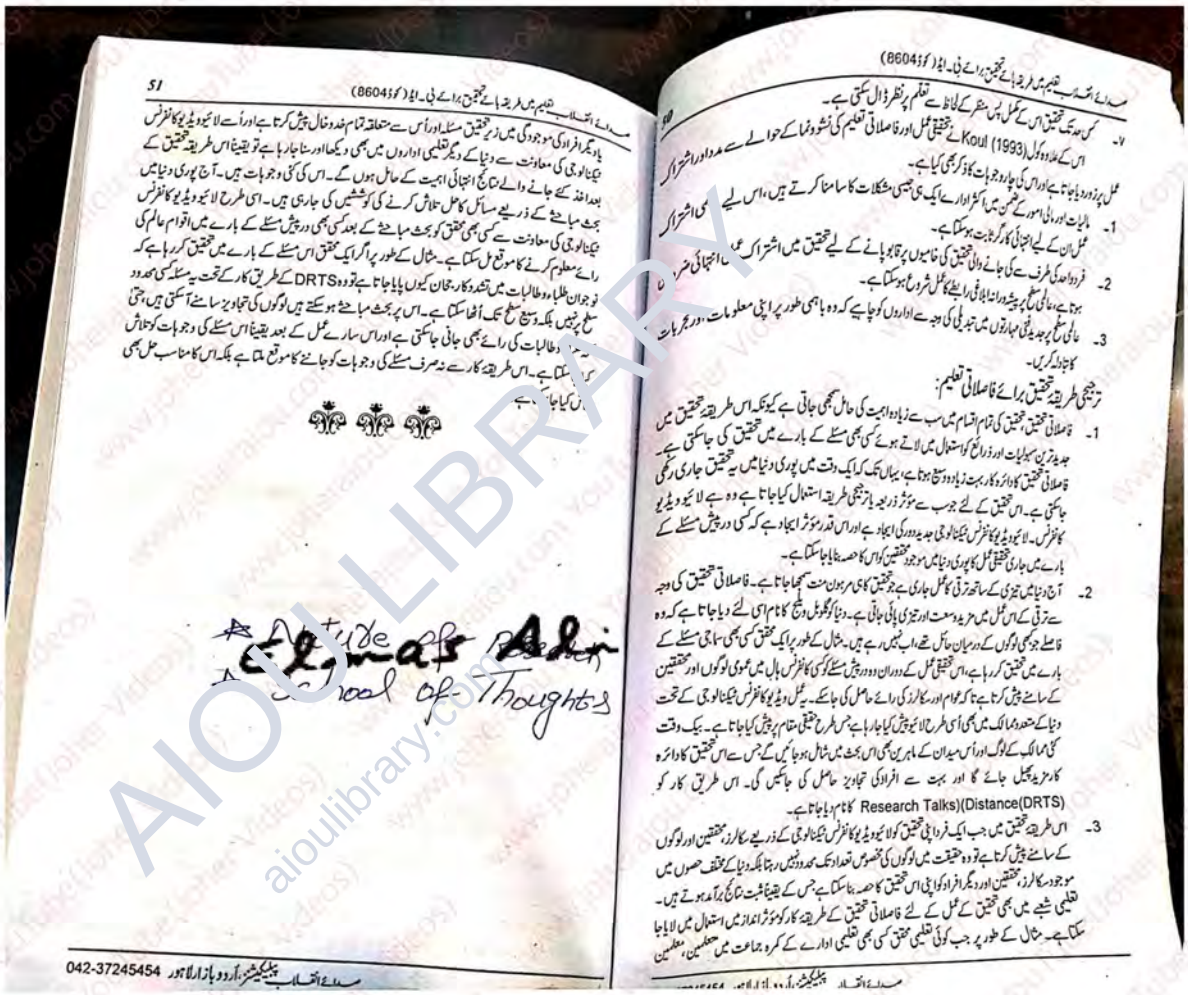

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

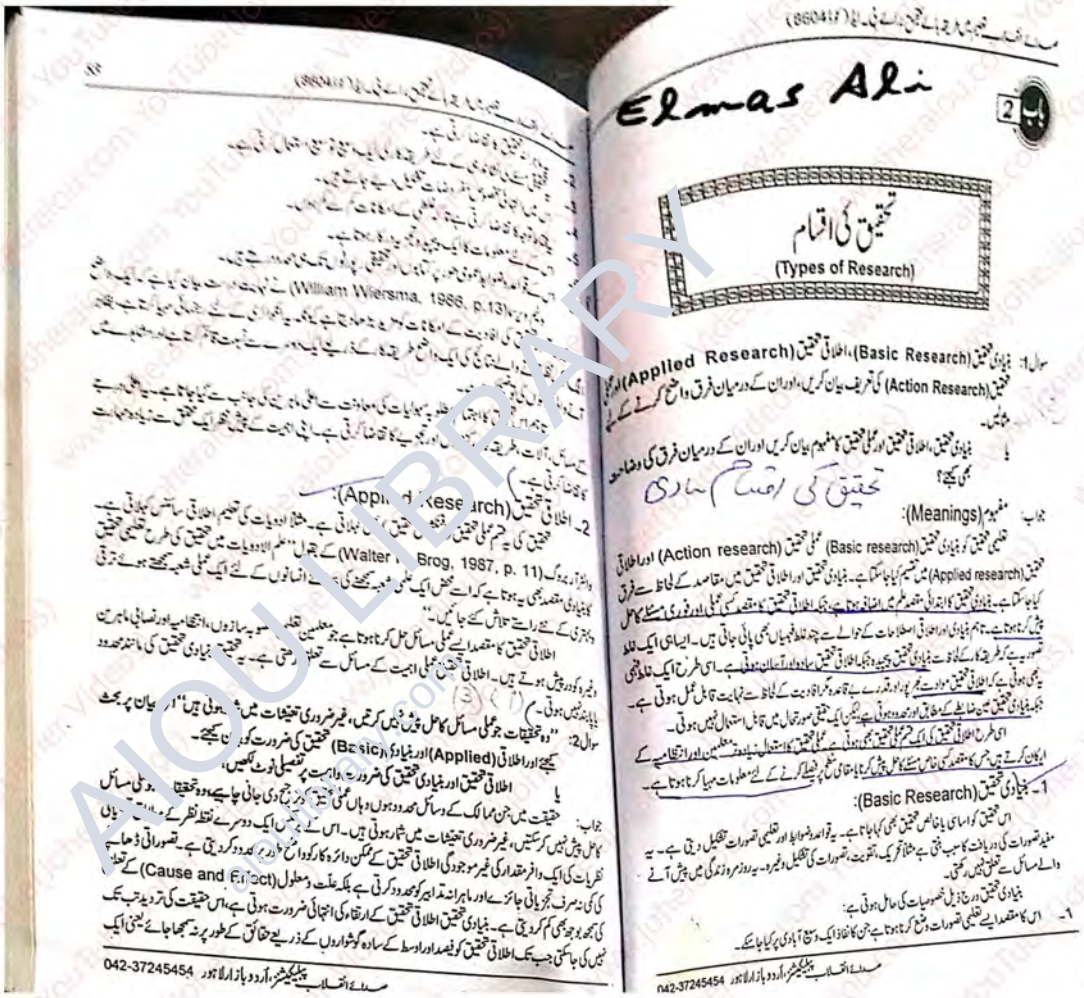

Elmas Ali

باب 2

تحقیق کی اقسام
(Types of Research)

سوال 1: بنیادی تحقیق (Basic Research)، اطلاقی تحقیق (Applied Research) اور عملی تحقیق (Action Research) کی تعریف بیان کریں، اور ان کے درمیان فرق واضح کرنے کے لیے مثالیں۔

یا بنیادی تحقیق، اطلاقی تحقیق اور عملی تحقیق کا مفہوم بیان کریں اور ان کے درمیان فرق کی وضاحت بھی کیجئے؟

تحقیق کی اقسام سادی

جواب: مفہوم (Meanings):

تعلیمی تحقیق کو بنیادی تحقیق (Basic research)، عملی تحقیق (Action research) اور اطلاقی تحقیق (Applied research) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی تحقیق اور اطلاقی تحقیق میں مقاصد کے لحاظ سے فرق کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی تحقیق کا ابتدائی مقصد علم میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ اطلاقی تحقیق کا مقصد کسی عملی اور فوری مسئلے کا حل پیش کرنا ہوتا ہے۔ تاہم بنیادی اور اطلاقی اصطلاحات کے حوالے سے چند غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسا ہی ایک غلط تصور یہ ہے کہ طریقہ کار کے لحاظ سے بنیادی تحقیق پیچیدہ جبکہ اطلاقی تحقیق سادہ اور آسان ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک غلط فہمی یہ بھی ہوتی ہے کہ اطلاقی تحقیق مواد سے بھرپور اور قدرے بے قاعدہ مگر افادیت کے لحاظ سے نہایت قابل عمل ہوتی ہے۔ جبکہ بنیادی تحقیق عین ضابطے کے مطابق اور محدود ہوتی ہے لیکن ایک حقیقی صورتحال میں قابل استعمال نہیں ہوتی۔

اسی طرح اطلاقی تحقیق کی ایک قسم عملی تحقیق بھی ہوتی ہے۔ عملی تحقیق کا استعمال زیادہ تر معلمین اور انتظامیہ کے ایکشن کرتے ہیں جس کا مقصد کسی خاص مسئلے کا حل پیش کرنا یا مقامی سطح پر فیصلے کرنے کے لئے معلومات مہیا کرنا ہوتا ہے۔

1۔ بنیادی تحقیق (Basic Research):

اس تحقیق کو اساسی یا خالص تحقیق بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قواعد و ضوابط اور تعلیمی تصورات تشکیل دیتی ہے۔ یہ مفید تصورات کی دریافت کا سبب بنتی ہے مثلاً تحریک، تقویت، تصورات کی تشکیل وغیرہ۔ یہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل سے تعلق نہیں رکھتی۔

بنیادی تحقیق درج ذیل خصوصیات کی حامل ہوتی ہے:

1۔ اس کا مقصد ایسے تعلیمی تصورات وضع کرنا ہوتا ہے جن کا نفاذ ایک وسیع آبادی پر کیا جا سکے۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

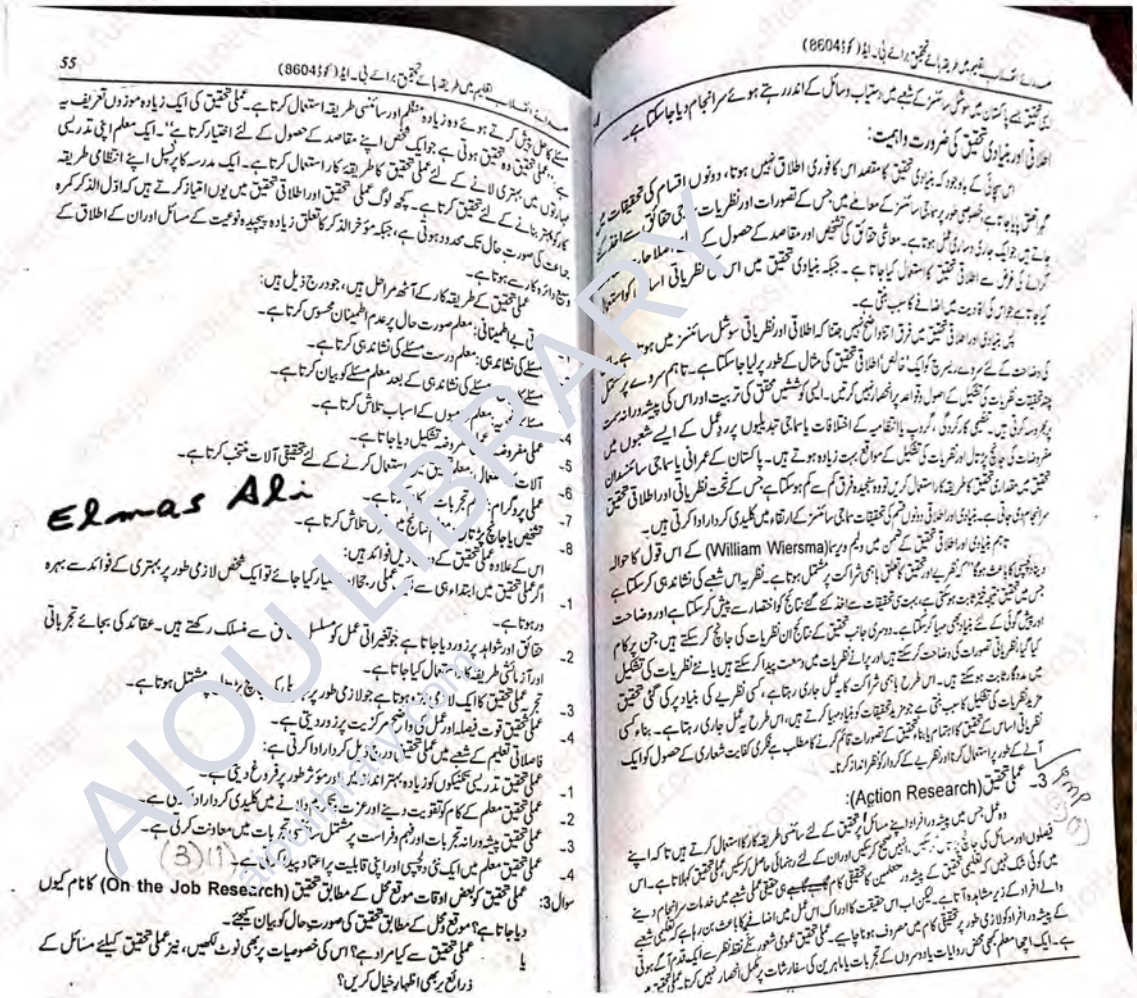

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

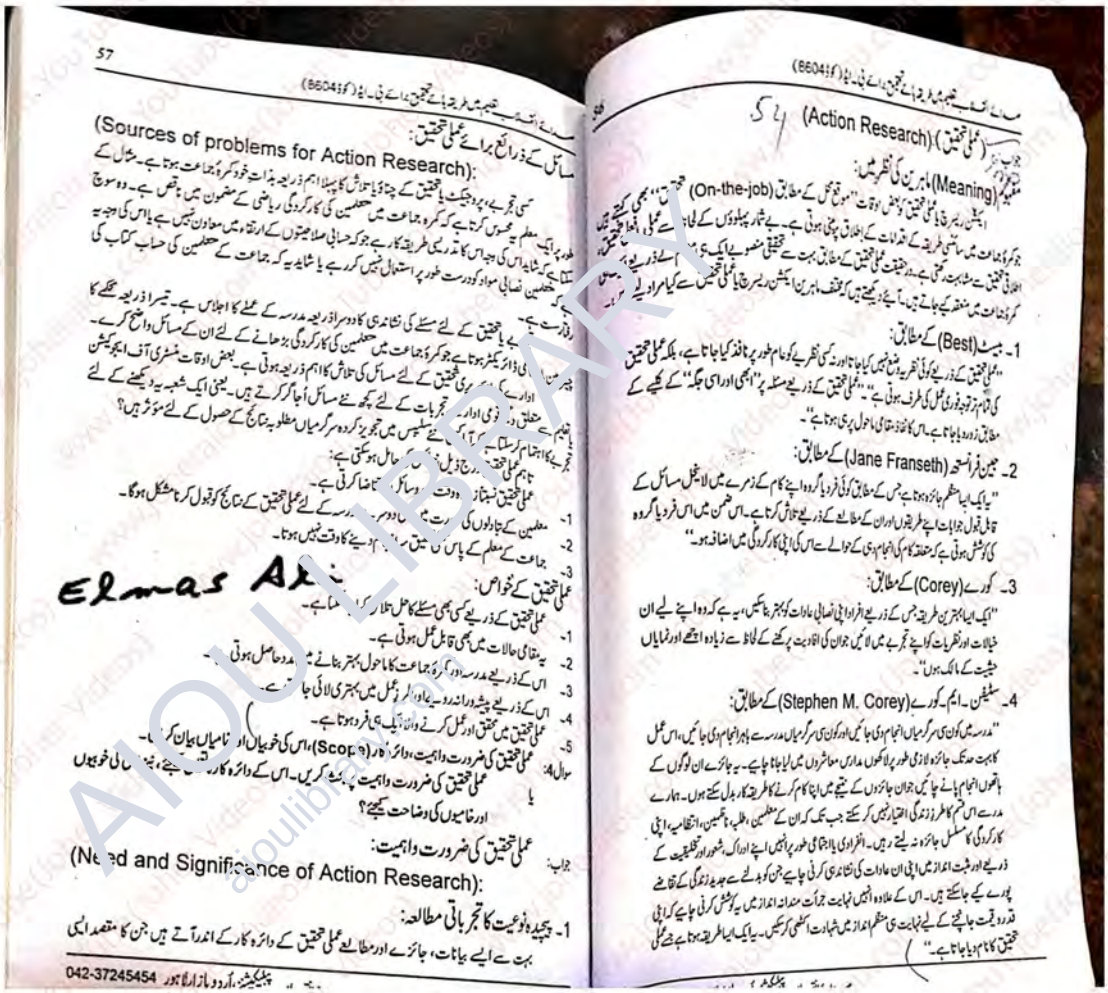

کسی تجربے، پروجیکٹ یا تحقیق کے چناؤ یا تلاش کا پہلا اہم ذریعہ بذاتِ خود کمرۂ جماعت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک معلم یہ محسوس کرتا ہے کہ کمرۂ جماعت میں متعلمین کی کارکردگی ریاضی کے مضمون میں ناقص ہے۔ وہ سوچ سکتا ہے کہ شاید اس کی وجہ اس کا تدریسی طریقہ کار ہے جو کہ حسابی صلاحیتوں کے ارتقاء میں معاون نہیں ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ متعلمین نصابی مواد کو درست طور پر استعمال نہیں کر رہے یا شاید یہ کہ جماعت کے متعلمین کی حساب کتاب کی رفتار سست ہے۔

[illegible] یا تحقیق کے لئے مسئلے کی نشاندہی کا دوسرا ذریعہ مدرسہ کے عملے کا اجلاس ہے۔ تیسرا ذریعہ محکمے کا چیئرمین [illegible] ڈائریکٹر ہوتا ہے جو کمرۂ جماعت میں متعلمین کی کارکردگی بڑھانے کے لئے ان کے مسائل واضح کرے۔ ادارے [illegible] تحقیق کے لئے مسائل کی تلاش کا اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات منسٹری آف ایجوکیشن یا تعلیم سے متعلق [illegible] قومی ادارے [illegible] تجربات کے لئے کچھ نئے مسائل اُجاگر کرتے ہیں۔ یعنی ایک شعبہ یہ دیکھنے کے لئے تجربے کا اہتمام کر سکتا ہے [illegible] نئے سلیبس میں تجویز کردہ سرگرمیاں مطلوبہ نتائج کے حصول کے لئے مؤثر ہیں؟

تاہم عملی تحقیق [illegible] درج ذیل [illegible] حاصل ہو سکتی ہے:

1- معلمین کے تبادلوں کی [illegible] وقت [illegible] وسائل [illegible] تقاضا کرتی ہے۔
2- جماعت کے معلم کے پاس [illegible] مدرسہ کے لئے عملی تحقیق کے نتائج کو قبول کرنا مشکل ہوگا۔
3- [illegible] دینے کا وقت نہیں ہوتا۔

Elmas Ali

عملی تحقیق کے خواص:

1- عملی تحقیق کے ذریعے کسی بھی مسئلے کا حل تلاش کر [illegible] سکتا ہے۔
2- یہ مقامی حالات میں بھی قابلِ عمل ہوتی ہے۔
3- اس کے ذریعے مدرسہ اور کمرۂ جماعت کا ماحول بہتر بنانے میں مدد حاصل ہوتی [illegible]۔
4- اس کے ذریعے پیشہ ورانہ رویے اور طرزِ عمل میں بہتری لائی جا [illegible]۔
5- عملی تحقیق میں محقق اور عمل کرنے والا ایک ہی فرد ہوتا ہے۔

سوال 4: عملی تحقیق کی ضرورت و اہمیت، دائرہ کار (Scope)، اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کریں۔
یا عملی تحقیق کی ضرورت و اہمیت پر بحث کریں۔ اس کے دائرہ کار [illegible] کی خوبیوں اور خامیوں کی وضاحت کیجئے؟

جواب: عملی تحقیق کی ضرورت و اہمیت:
(Need and Significance of Action Research):

1- پیچیدہ نوعیت کا تجرباتی مطالعہ:
بہت سے ایسے بیانات، جائزے اور مطالعے عملی تحقیق کے دائرہ کار کے اندر آتے ہیں جن کا مقصد ایسی

جواب: (عملی تحقیق) (Action Research):

مفہوم (Meaning) ماہرین کی نظر میں:

ایکشن ریسرچ یا عملی تحقیق کو بعض اوقات "موقع محل کے مطابق (On-the-job) تحقیق" بھی کہتے ہیں جو کمرۂ جماعت میں سائنسی طریقہ کے اقدامات کے اطلاق پر مبنی ہوتی ہے۔ بے شمار پہلوؤں کے لحاظ سے عملی تحقیق اخلاقی تحقیق سے مشابہت رکھتی ہے۔ درحقیقت عملی تحقیق کے مطابق بہت سے تحقیقی منصوبے ایک ہی [illegible] کے ذریعے [illegible] کمرۂ جماعت میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ مختلف ماہرین ایکشن ریسرچ یا عملی تحقیق سے کیا مراد لیتے [illegible]

1- بیسٹ (Best) کے مطابق:
"عملی تحقیق کے ذریعے کوئی نظریہ وضع نہیں کیا جاتا اور نہ کسی نظریے کو عام طور پر نافذ کیا جاتا ہے، بلکہ عملی تحقیق کی تمام تر توجہ فوری عمل کی طرف ہوتی ہے"۔ "عملی تحقیق کے ذریعے مسئلہ پر "ابھی اور اسی جگہ" کے کلیے کے مطابق زور دیا جاتا ہے۔ اس کا نفاذ مقامی ماحول پر ہی ہوتا ہے"۔

2- جین فرانستھ (Jane Franseth) کے مطابق:
"یہ ایک ایسا منظم جائزہ ہوتا ہے جس کے مطابق کوئی فرد یا گروہ اپنے کام کے زمرے میں لاینحل مسائل کے قابلِ قبول جوابات اپنے طریقوں اور ان کے مطالعے کے ذریعے تلاش کرتا ہے۔ اس ضمن میں اس فرد یا گروہ کی کوشش ہوتی ہے کہ متعلقہ کام کی انجام دہی کے حوالے سے اس کی اپنی کارکردگی میں اضافہ ہو۔"

3- کورے (Corey) کے مطابق:
"ایک ایسا بہترین طریقہ جس کے ذریعے افراد اپنی نصابی عادات کو بہتر بنا سکیں، یہ ہے کہ وہ اپنے لیے ان خیالات اور نظریات کو اپنے تجربے میں لائیں جو ان کی افادیت پرکھنے کے لحاظ سے زیادہ اچھے اور نمایاں حیثیت کے مالک ہوں"۔

4- سٹیفن۔ ایم۔ کورے (Stephen M. Corey) کے مطابق:
"مدرسہ میں کون سی سرگرمیاں انجام دی جائیں اور کون سی سرگرمیاں مدرسہ سے باہر انجام دی جائیں، اس عمل کا بہت حد تک جائزہ لازمی طور پر لاکھوں مدارس معاشروں میں لیا جانا چاہیے۔ یہ جائزے ان لوگوں کے ہاتھوں انجام پانے چاہئیں جو ان جائزوں کے نتیجے میں اپنا کام کرنے کا طریقہ کار بدل سکتے ہوں۔ ہمارے مدرسے اس قسم کا طرزِ زندگی اختیار نہیں کر سکتے جب تک کہ ان کے معلمین، طلبہ، ناظمین، انتظامیہ، اپنی کارکردگی کا مسلسل جائزہ نہ لیتے رہیں۔ انفرادی یا اجتماعی طور پر انہیں اپنے ادراک، شعور اور تخلیقیت کے ذریعے اور مثبت انداز میں اپنی ان عادات کی نشاندہی کرنی چاہیے جن کو بدلنے سے جدید زندگی کے تقاضے پورے کیے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں نہایت جرأت مندانہ انداز میں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی قدر و قیمت جانچنے کے لیے نہایت ہی منظم انداز میں شہادت اکٹھی کر سکیں۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہوتا ہے جسے عملی تحقیق کا نام دیا جاتا ہے۔"

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

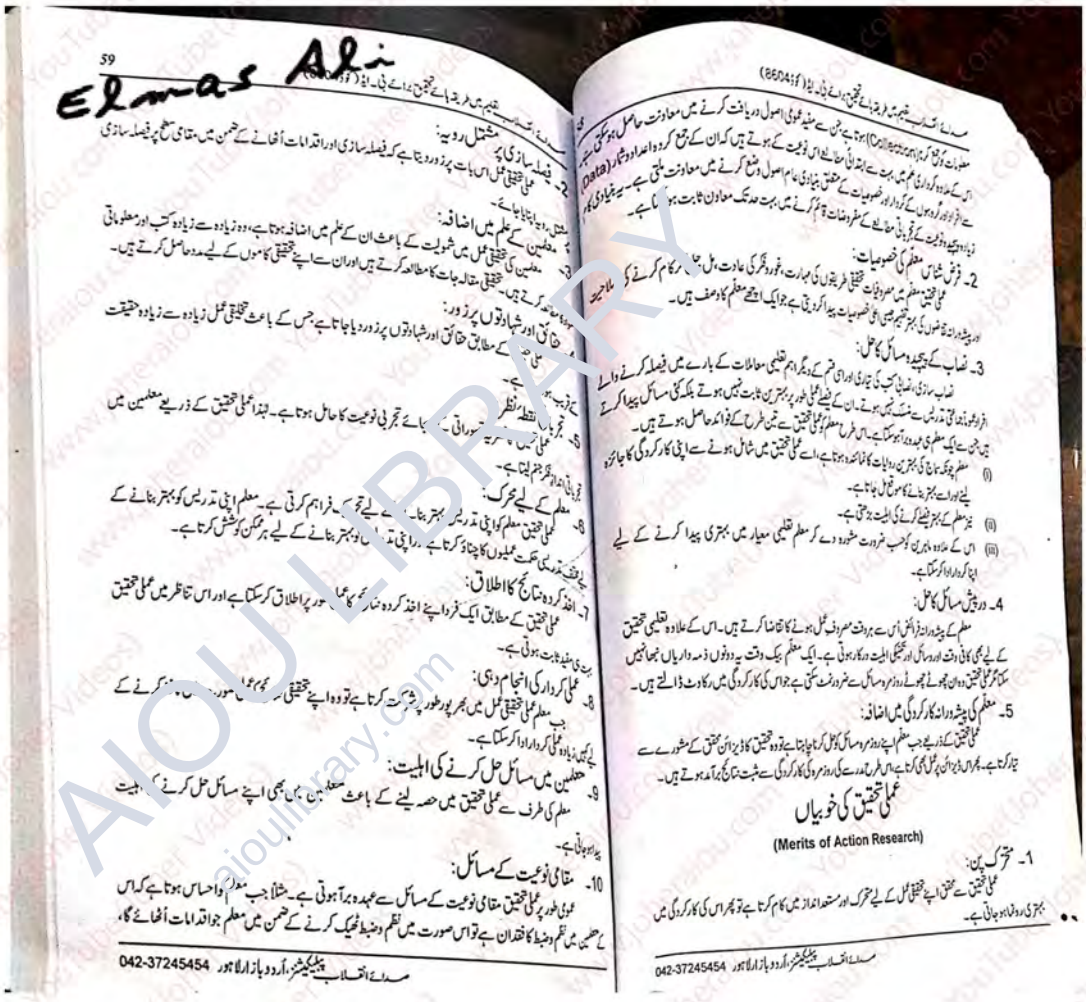

معلومات کو جمع کرنا (Collection) ہوتا ہے جن سے مفید عمومی اصول دریافت کرنے میں معاونت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کرداری علم میں بہت سے ابتدائی مطالعے اس نوعیت کے ہوتے ہیں کہ ان کے جمع کردہ اعداد و شمار (Data) سے افراد اور گروہوں کے کردار اور خصوصیات کے متعلق بنیادی عام اصول وضع کرنے میں معاونت ملتی ہے۔ یہ بنیادی کام زیادہ پیچیدہ نوعیت کے تجرباتی مطالعے کے مفروضات قائم کرنے میں بہت حد تک معاون ثابت ہوتا ہے۔

2۔ فرض شناس معلم کی خصوصیات:

عملی تحقیق معلم میں مصروفیات تحقیقی طریقوں کی مہارت، غور و فکر کی عادت، مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت اور پیشہ ورانہ تقاضوں کی بہتر تفہیم جیسی اعلیٰ خصوصیات پیدا کر دیتی ہے جو ایک اچھے معلم کا وصف ہیں۔

3۔ نصاب کے پیچیدہ مسائل کا حل:

نصاب سازی، نصابی کتب کی تیاری اور اسی قسم کے دیگر اہم تعلیمی معاملات کے بارے میں فیصلہ کرنے والے افراد عموماً جذباتی تدریس سے منسلک نہیں ہوتے۔ ان کے فیصلے عملی طور پر بہترین ثابت نہیں ہوتے بلکہ کئی مسائل پیدا کرتے ہیں جن سے ایک معلم ہی عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ اس طرح معلم کو عملی تحقیق سے تین طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(i) معلم چونکہ سماج کی بہترین روایات کا نمائندہ ہوتا ہے، اسے عملی تحقیق میں شامل ہونے سے اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔

(ii) نیز معلم کے بہتر فیصلے کرنے کی اہلیت بڑھتی ہے۔

(iii) اس کے علاوہ ماہرین کو حسب ضرورت مشورہ دے کر معلم تعلیمی معیار میں بہتری پیدا کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

4۔ درپیش مسائل کا حل:

معلم کے پیشہ ورانہ فرائض اس سے ہر وقت مصروف عمل ہونے کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی تحقیق کے لیے بھی کافی وقت اور وسائل اور تکنیکی اہلیت درکار ہوتی ہے۔ ایک معلم بیک وقت یہ دونوں ذمہ داریاں نبھا نہیں سکتا مگر عملی تحقیق وہ ان چھوٹے چھوٹے روزمرہ مسائل سے ضرور نمٹ سکتی ہے جو اس کی کارکردگی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

5۔ معلم کی پیشہ ورانہ کارکردگی میں اضافہ:

عملی تحقیق کے ذریعے جب معلم اپنے روزمرہ مسائل کو حل کرنا چاہتا ہے تو وہ تحقیق کا ڈیزائن محقق کے مشورے سے تیار کرتا ہے۔ پھر اس ڈیزائن پر عمل بھی کرتا ہے۔ اس طرح مدرسے کی روزمرہ کی کارکردگی سے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

عملی تحقیق کی خوبیاں

(Merits of Action Research)

1۔ متحرک پن:

عملی تحقیق سے محقق اپنے تحقیقی عمل کے لیے متحرک اور مستعد انداز میں کام کرتا ہے تو پھر اس کی کارکردگی میں بہتری رونما ہو جاتی ہے۔

Elmas Ali

2۔ فیصلہ سازی پر مشتمل رویہ:

عملی تحقیقی عمل اس بات پر زور دیتا ہے کہ فیصلہ سازی اور اقدامات اُٹھانے کے ضمن میں مقامی سطح پر فیصلہ سازی کا مشتمل رویہ اپنایا جائے۔

3۔ معلمین کے علم میں اضافہ:

معلمین کی تحقیقی عمل میں شمولیت کے باعث ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے، وہ زیادہ سے زیادہ کتب اور معلوماتی مواد کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تحقیقی مقالہ جات کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان سے اپنے تحقیقی کاموں کے لیے مدد حاصل کرتے ہیں۔

4۔ حقائق اور شہادتوں پر زور:

عملی تحقیق کے مطابق حقائق اور شہادتوں پر زور دیا جاتا ہے جس کے باعث تخلیقی عمل زیادہ سے زیادہ حقیقت کے قریب ہوتا ہے۔

5۔ تجرباتی نقطۂ نظر:

عملی تحقیق کا نظریہ تصوراتی کے بجائے تجربی نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔ لہٰذا عملی تحقیق کے ذریعے معلمین میں تجرباتی انداز فکر جنم لیتا ہے۔

6۔ معلم کے لیے محرک:

عملی تحقیق معلم کو اپنی تدریس بہتر بنانے کے لیے تحریک فراہم کرتی ہے۔ معلم اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے لیے مختلف تدریسی حکمت عملیوں کا چناؤ کرتا ہے اور اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

7۔ اخذ کردہ نتائج کا اطلاق:

عملی تحقیق کے مطابق ایک فرد اپنے اخذ کردہ نتائج کا عملی طور پر اطلاق کر سکتا ہے اور اس تناظر میں عملی تحقیق بہت ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔

8۔ عملی کردار کی انجام دہی:

جب معلم عملی تحقیقی عمل میں بھرپور طور پر شرکت کرتا ہے تو وہ اپنے تحقیقی نتائج کی عملی صورت میں ... کرنے کے لیے کہیں زیادہ عملی کردار ادا کر سکتا ہے۔

9۔ متعلمین میں مسائل حل کرنے کی اہلیت:

معلم کی طرف سے عملی تحقیق میں حصہ لینے کے باعث متعلمین میں بھی اپنے مسائل حل کرنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

10۔ مقامی نوعیت کے مسائل:

عمومی طور پر عملی تحقیق مقامی نوعیت کے مسائل سے عہدہ برآ ہوتی ہے۔ مثلاً جب معلم کو احساس ہوتا ہے کہ اس کے متعلمین میں نظم و ضبط کا فقدان ہے تو اس صورت میں نظم و ضبط ٹھیک کرنے کے ضمن میں معلم جو اقدامات اُٹھائے گا،

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

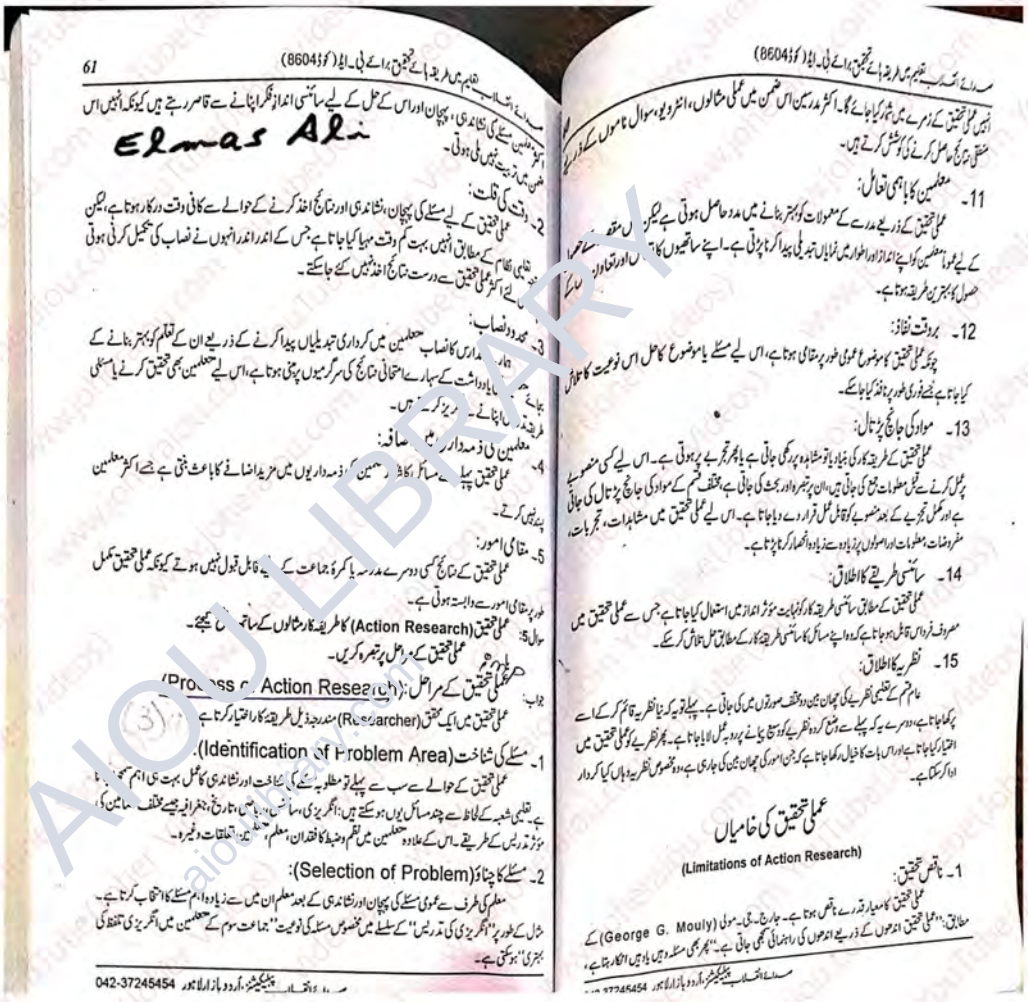

انہیں عملی تحقیق کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔ اکثر مدرسین اس ضمن میں عملی مثالوں، انٹرویو، سوال ناموں کے ذریعے منطقی نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

11۔ معلمین کا باہمی تعامل:

عملی تحقیق کے ذریعے مدرسے کے معمولات کو بہتر بنانے میں مدد حاصل ہوتی ہے لیکن [illegible] کے لیے عموماً معلمین کو اپنے انداز اور اطوار میں نمایاں تبدیلی پیدا کرنا پڑتی ہے۔ اپنے ساتھیوں کا [illegible] اور تعاون [illegible] حصول کا بہترین طریقہ ہوتا ہے۔

12۔ بروقت نفاذ:

چونکہ عملی تحقیق کا موضوع عمومی طور پر مقامی ہوتا ہے، اس لیے مسئلے یا موضوع کا حل اس نوعیت کا تلاش کیا جاتا ہے جسے فوری طور پر نافذ کیا جا سکے۔

13۔ مواد کی جانچ پڑتال:

عملی تحقیق کے طریقہ کار کی بنیاد یا تو مشاہدہ پر رکھی جاتی ہے یا پھر تجربے پر ہوتی ہے۔ اس لیے کسی منصوبے پر عمل کرنے سے قبل معلومات جمع کی جاتی ہیں، ان پر تبصرہ اور بحث کی جاتی ہے، مختلف قسم کے مواد کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور مکمل تجزیے کے بعد منصوبے کو قابل عمل قرار دے دیا جاتا ہے۔ اس لیے عملی تحقیق میں مشاہدات، تجربات، مفروضات، معلومات اور اصولوں پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرنا پڑتا ہے۔

14۔ سائنسی طریقے کا اطلاق:

عملی تحقیق کے مطابق سائنسی طریقہ کار کو نہایت مؤثر انداز میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے عملی تحقیق میں مصروف فرد اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے مسائل کا سائنسی طریقہ کار کے مطابق حل تلاش کر سکے۔

15۔ نظریہ کا اطلاق:

عام قسم کے تعلیمی نظریے کی چھان بین دو مختلف صورتوں میں کی جاتی ہے۔ پہلے تو یہ کہ نیا نظریہ قائم کر کے اسے پرکھا جاتا ہے، دوسرے یہ کہ پہلے سے وضع کردہ نظریے کو وسیع پیمانے پر روبہ عمل لایا جاتا ہے۔ پھر نظریے کو عملی تحقیق میں اختیار کیا جاتا ہے اور اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جن امور کی چھان بین کی جا رہی ہے، وہ مخصوص نظریہ وہاں کیا کردار ادا کر سکتا ہے۔

عملی تحقیق کی خامیاں

(Limitations of Action Research)

1۔ ناقص تحقیق:

عملی تحقیق کا معیار قدرے ناقص ہوتا ہے۔ جارج۔جی۔مولی (George G. Mouly) کے مطابق: "عملی تحقیق اندھوں کے ذریعے اندھوں کی راہنمائی سمجھی جاتی ہے۔" پھر بھی مسئلہ وہیں یا وہیں انکار رہتا ہے،

اکثر معلمین مسئلے کی نشاندہی، پہچان اور اس کے حل کے لیے سائنسی انداز فکر اپنانے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ انہیں اس ضمن میں تربیت نہیں ملی ہوتی۔

Elmas Ali

2۔ وقت کی قلت:

عملی تحقیق کے لیے مسئلے کی پہچان، نشاندہی اور نتائج اخذ کرنے کے حوالے سے کافی وقت درکار ہوتا ہے، لیکن [illegible] تعلیمی نظام کے مطابق انہیں بہت کم وقت مہیا کیا جاتا ہے جس کے اندر اندر انہوں نے نصاب کی تکمیل کرنی ہوتی [illegible] لئے اکثر عملی تحقیق سے درست نتائج اخذ نہیں کئے جا سکتے۔

3۔ محدود نصاب:

[illegible] مدارس کا نصاب متعلمین میں کرداری تبدیلیاں پیدا کرنے کے ذریعے ان کے تعلم کو بہتر بنانے کے بجائے [illegible] یادداشت کے سہارے امتحانی نتائج کی سرگرمیوں پر مبنی ہوتا ہے، اس لیے متعلمین بھی تحقیق کرنے یا مسئلی طریقہ تدریس اپنانے [illegible] ریز کرتے ہیں۔

4۔ معلمین کی ذمہ داری میں اضافہ:

عملی تحقیق پہلے سے مسائل کا شکار [illegible] ذمہ داریوں میں مزید اضافے کا باعث بنتی ہے جسے اکثر معلمین پسند نہیں کرتے۔

5۔ مقامی امور:

عملی تحقیق کے نتائج کسی دوسرے مدرسہ یا کمرۂ جماعت کے لیے قابل قبول نہیں ہوتے کیونکہ عملی تحقیق مکمل طور پر مقامی امور سے وابستہ ہوتی ہے۔

سوال 5: عملی تحقیق (Action Research) کا طریقہ کار مثالوں کے ساتھ [illegible] کیجئے۔

عملی تحقیق کے مراحل پر تبصرہ کریں۔

جواب: عملی تحقیق کے مراحل: (Process of Action Research)

عملی تحقیق میں ایک محقق (Researcher) مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کرتا ہے:

1۔ مسئلے کی شناخت (Identification of Problem Area):

عملی تحقیق کے حوالے سے سب سے پہلے تو مطلوبہ مسئلے کی شناخت اور نشاندہی کا عمل بہت ہی اہم سمجھا جاتا ہے۔ تعلیمی شعبہ کے لحاظ سے چند مسائل یوں ہو سکتے ہیں: انگریزی، سائنس، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ جیسے مختلف مضامین کی مؤثر تدریس کے طریقے۔ اس کے علاوہ متعلمین میں نظم و ضبط کا فقدان، معلم، متعلمین تعلقات وغیرہ۔

2۔ مسئلے کا چناؤ (Selection of Problem):

معلم کی طرف سے عمومی مسئلے کی پہچان اور نشاندہی کے بعد معلم ان میں سے زیادہ اہم مسئلے کا انتخاب کرتا ہے۔ مثال کے طور پر "انگریزی کی تدریس" کے سلسلے میں مخصوص مسئلہ کی نوعیت "جماعت سوم کے متعلمین میں انگریزی تلفظ کی بہتری" ہو سکتی ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

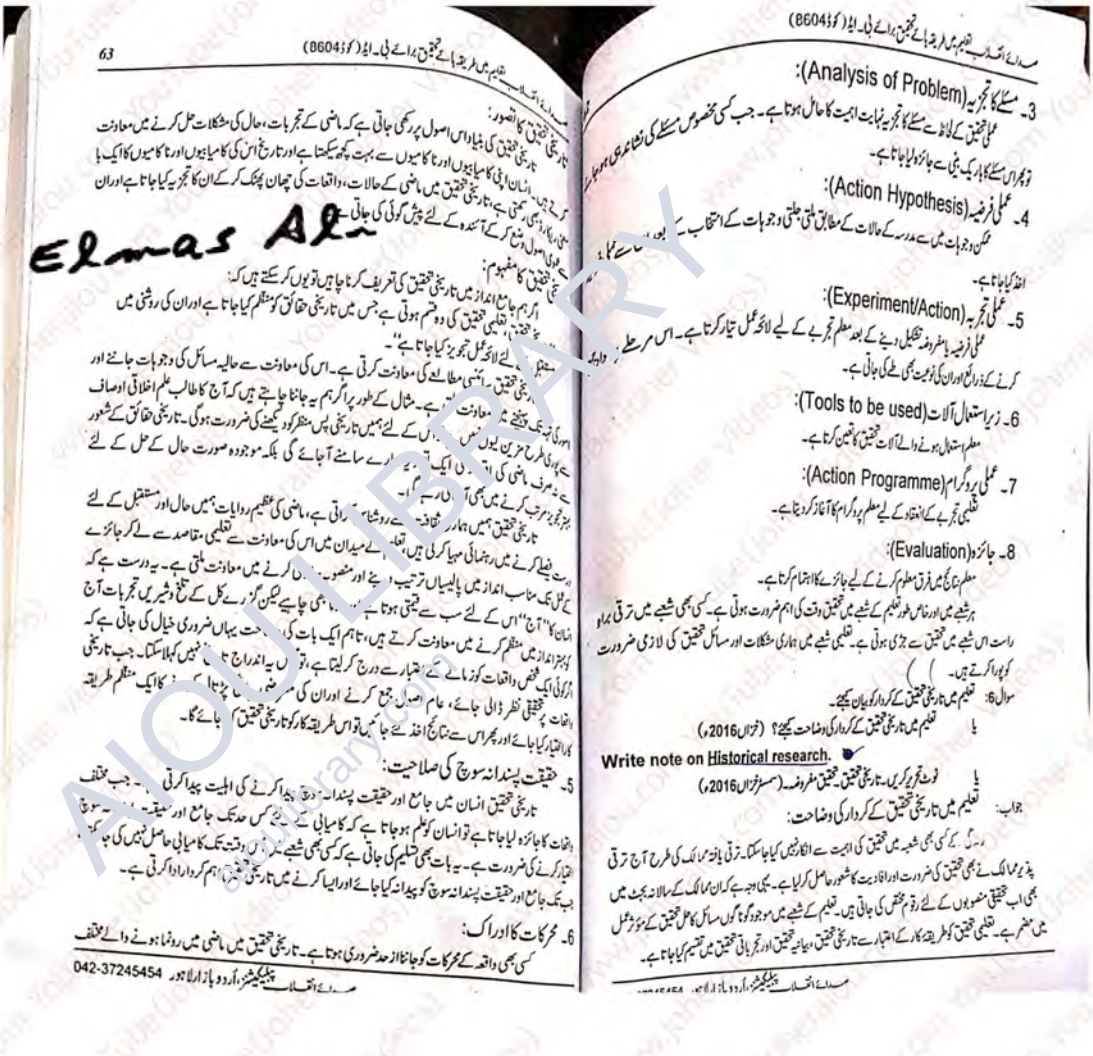

63 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

تاریخی تحقیق کا تصور:

تاریخی تحقیق کی بنیاد اس اصول پر رکھی جاتی ہے کہ ماضی کے تجربات، حال کی مشکلات حل کرنے میں معاونت کرتے ہیں۔ یعنی ہے، تاریخی تحقیق میں ماضی کے حالات، واقعات کی چھان پھٹک کر کے ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور ان

Elmas Ali

تاریخی تحقیق کا مفہوم:

اگر ہم جامع انداز میں تاریخی تحقیق کی تعریف کرنا چاہیں تو یوں کر سکتے ہیں کہ:

تاریخی تحقیق، تعلیمی تحقیق کی وہ قسم ہوتی ہے جس میں تاریخی حقائق کو منظم کیا جاتا ہے اور ان کی روشنی میں مستقبل کے لائحہ عمل تجویز کیا جاتا ہے۔"

تاریخی تحقیق راہنمائی مطالعے کی معاونت کرتی ہے۔ اس کی معاونت سے حالیہ مسائل کی وجوہات جاننے اور ان کا حل بھی تجویز کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آج کا طالب علم اخلاقی اوصاف سے عاری کیوں ہے تو اس کے لئے ہمیں تاریخی پس منظر کو دیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ تاریخی حقائق کے شعور سے ہی ہم اس کی وجوہات کو جان سکیں گے اور اسی طرح حزن ویوں نہیں ہے بلکہ موجودہ صورت حال کے حل کے لئے ہے صرف ماضی کی ایک کڑی ہے بلکہ ہمارے سامنے آجائے گی بلکہ موجودہ صورت حال کے حل کے لئے بہتر تجویز مرتب کرنے میں بھی آسانی ہو جائے گی۔

تاریخی تحقیق ہمیں ہمارے ثقافتی ورثے سے روشناس کراتی ہے، ماضی کی عظیم روایات ہمیں حال اور مستقبل کے لئے فیصلہ کرنے میں رہنمائی مہیا کرتی ہیں، تعلیم کے میدان میں اس کی معاونت سے تعلیمی مقاصد سے لے کر جائزے کے عمل تک مناسب انداز میں پالیسیاں ترتیب دینے اور منصوبہ بندی کرنے میں معاونت ملتی ہے۔ یہ درست ہے کہ انسان کا "آج" اس کے لئے سب سے قیمتی ہوتا ہے لیکن گزرے کل کے تلخ و شیریں تجربات آج کو بہتر انداز میں منظم کرنے میں معاونت کرتے ہیں، تاہم ایک بات کی وضاحت یہاں ضروری خیال کی جاتی ہے کہ اگر کوئی ایک شخص واقعات کو زمانے کے اعتبار سے درج کر لیتا ہے، تو اس کو اندراج تاریخ نہیں کہلا سکتا۔ جب تاریخی واقعات پر تحقیقی نظر ڈالی جائے، عام اصول جمع کرنے اور ان کی مدد سے نتائج اخذ کئے جائیں تو اس طریقہ کار کو تاریخی تحقیق کا ایک منظم طریقہ کار اختیار کیا جائے اور پھر اس سے نتائج اخذ کئے جائیں تو اس طریقہ کار کو تاریخی تحقیق کہا جائے گا۔

5۔ حقیقت پسندانہ سوچ کی صلاحیت:

تاریخی تحقیق انسان میں جامع اور حقیقت پسندانہ سوچ پیدا کرنے کی اہلیت پیدا کرتی ہے۔ جب مختلف واقعات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو انسان کو علم ہو جاتا ہے کہ کامیابی کے لئے کس حد تک جامع اور حقیقت پسندانہ سوچ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات بھی تسلیم کی جاتی ہے کہ کسی بھی شعبے میں اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی جب تک جامع اور حقیقت پسندانہ سوچ کو پیدا نہ کیا جائے اور ایسا کرنے میں تاریخی تحقیق اہم کردار ادا کرتی ہے۔

6۔ محرکات کا ادراک:

کسی بھی واقعہ کے محرکات کو جاننا از حد ضروری ہوتا ہے۔ تاریخی تحقیق میں ماضی میں رونما ہونے والے مختلف

042-37245454 پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

صدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

3۔ مسئلے کا تجزیہ (Analysis of Problem):

عملی تحقیق کے لئے جو مسئلے کا تجزیہ نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جب کسی مخصوص مسئلے کی نشاندہی ہو جائے تو پھر اس مسئلے کا باریک بینی سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

4۔ عملی فرضیہ (Action Hypothesis):

ممکن وجوہات میں سے مدرسہ کے حالات کے مطابق ملتی جلتی وجوہات کے انتخاب کے بعد ان سے متعلق [illegible] اخذ کیا جاتا ہے۔

5۔ عملی تجربہ (Experiment/Action):

عملی فرضیہ یا مفروضہ تشکیل دینے کے بعد مطلم تجربے کے لیے لائحہ عمل تیار کرتا ہے۔ اس مرحلے [illegible] کرنے کے ذرائع اور ان کی نوعیت بھی طے کی جاتی ہے۔

6۔ زیر استعمال آلات (Tools to be used):

معلم استعمال ہونے والے آلات تحقیق کا تعین کرتا ہے۔

7۔ عملی پروگرام (Action Programme):

تعلیمی تجربے کے انعقاد کے لیے معلم پروگرام کا آغاز کر دیتا ہے۔

8۔ جائزہ (Evaluation):

معلم نتائج میں فرق معلوم کرنے کے لیے جائزے کا اہتمام کرتا ہے۔

ہر شعبے میں اور خاص طور تعلیم کے شعبے میں تحقیق وقت کی اہم ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی شعبے میں ترقی براہ راست اس شعبے میں تحقیق سے جڑی ہوتی ہے۔ تعلیمی شعبے میں ہماری مشکلات اور مسائل تحقیق کی لازمی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ ( )

سوال 6: تعلیم میں تاریخی تحقیق کے کردار کو بیان کیجیے۔

یا تعلیم میں تاریخی تحقیق کے کردار کی وضاحت کیجیے؟ (خزاں 2016ء)

Write note on Historical research.

یا نوٹ تحریر کریں۔ تاریخی تحقیق۔ تحقیق مفروضہ۔ (سمسٹر خزاں 2016ء)

جواب: تعلیم میں تاریخی تحقیق کے کردار کی وضاحت:

[illegible] کے کسی بھی شعبہ میں تحقیق کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ترقی یافتہ ممالک کی طرح آج ترقی پذیر ممالک نے بھی تحقیق کی ضرورت اور افادیت کا شعور حاصل کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک کے سالانہ بجٹ میں بھی اب تحقیقی منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی جاتی ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں موجود گوناگوں مسائل کا حل تحقیق کے مؤثر عمل میں مضمر ہے۔ تعلیمی تحقیق کو طریقہ کار کے اعتبار سے تاریخی تحقیق، بیانیہ تحقیق اور تجرباتی تحقیق میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

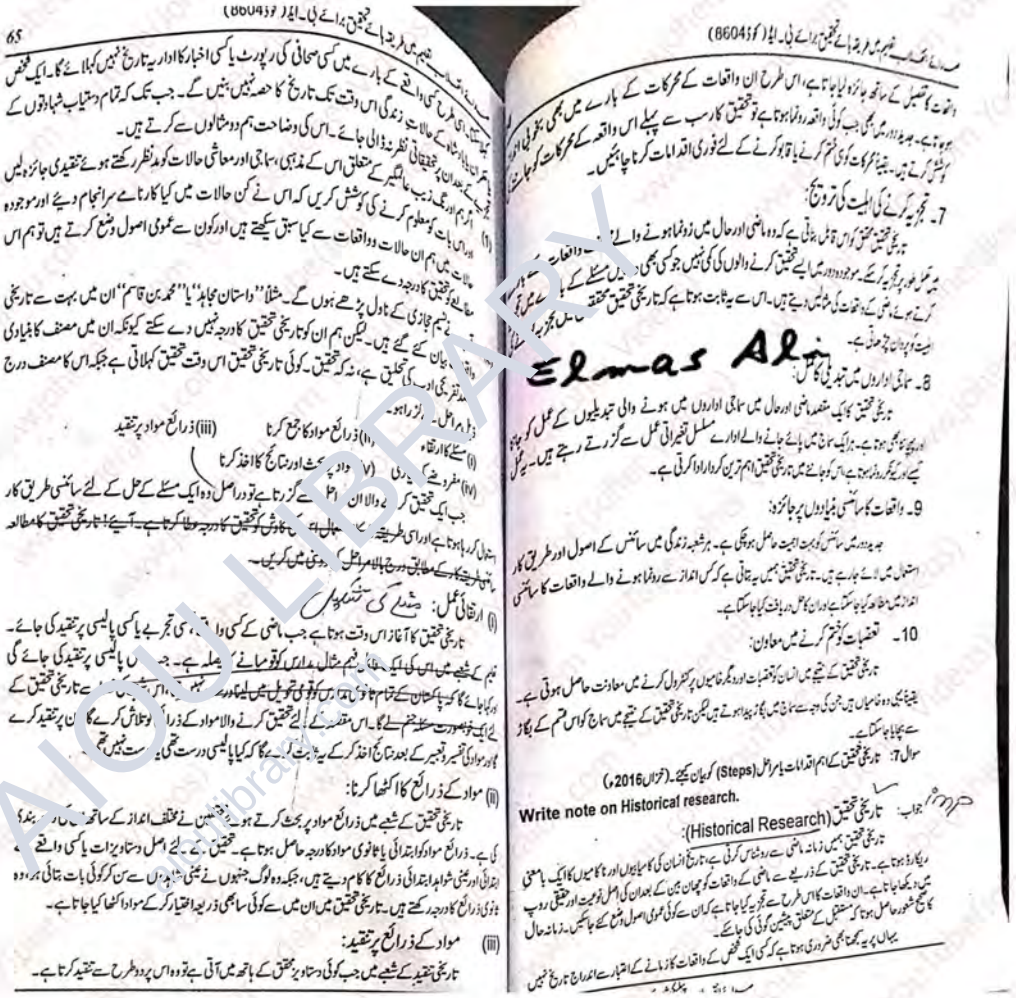

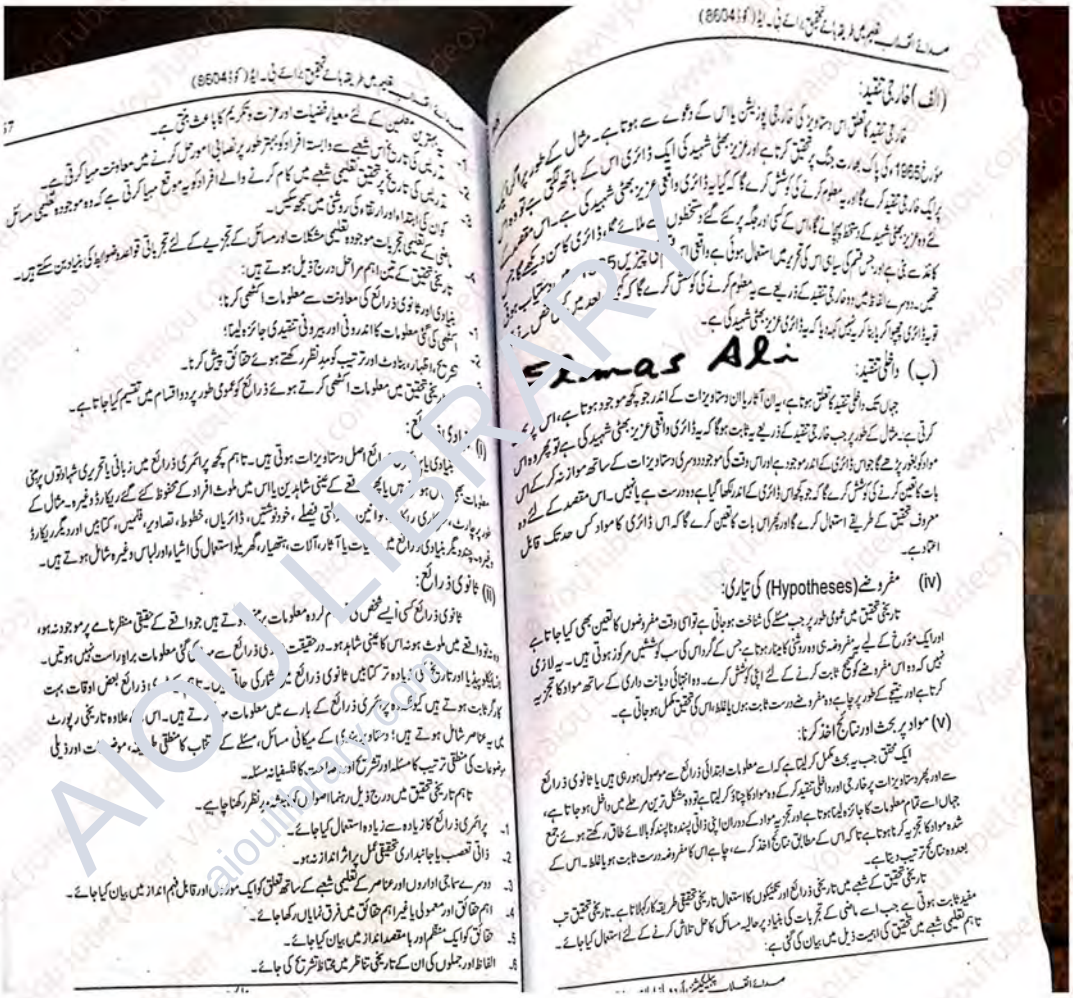

(الف) خارجی تنقید:

خارجی تنقید کا تعلق اس دستاویز کی خارجی پوزیشن یا اس کے وجود سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر

(ب) داخلی تنقید:

جہاں تک داخلی تنقید کا تعلق ہوتا ہے، یہ ان آثار یا ان دستاویزات کے اندر جو کچھ موجود ہوتا ہے، اس پر

(iv) مفروضے (Hypotheses) کی تیاری:

تاریخی تحقیق میں عموماً طور پر جب مسئلے کی شناخت ہو جاتی ہے تو اسی وقت مفروضوں کا تعین بھی کیا جاتا ہے

(v) مواد پر بحث اور نتائج اخذ کرنا:

ایک محقق جب یہ بحث مکمل کر لیتا ہے کہ اسے معلومات ابتدائی ذرائع سے موصول ہو رہی ہیں یا ثانوی ذرائع

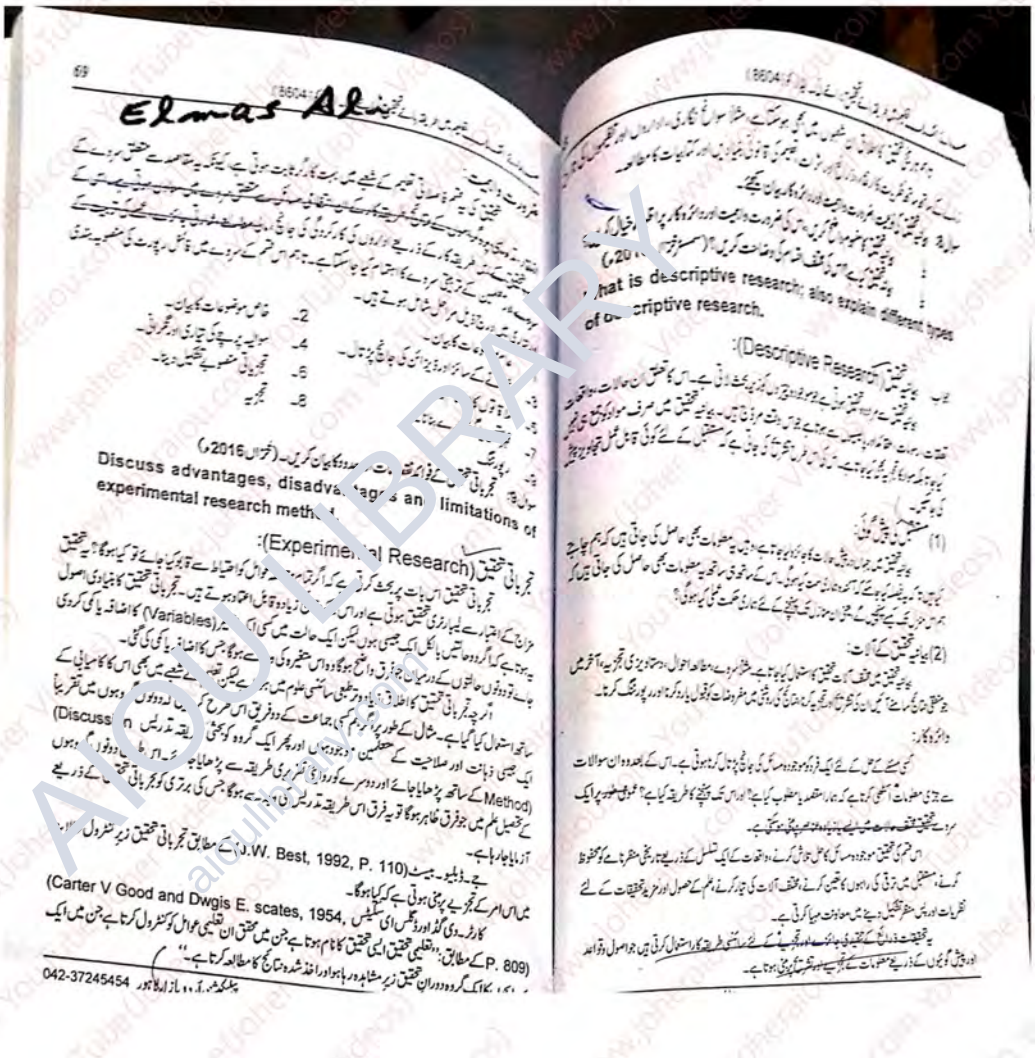

Elmas Ali

Discuss advantages, disadvantages and limitations of experimental research meth

(Experimental Research) تجرباتی تحقیق:

(J.W. Best, 1992, P. 110) ے۔ ڈبلیو۔ بیسٹ

(Carter V Good and Dwgis E. scates, 1954, P. 809) کارٹر۔ وی گڈ اور ڈگس ای سکیٹس

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

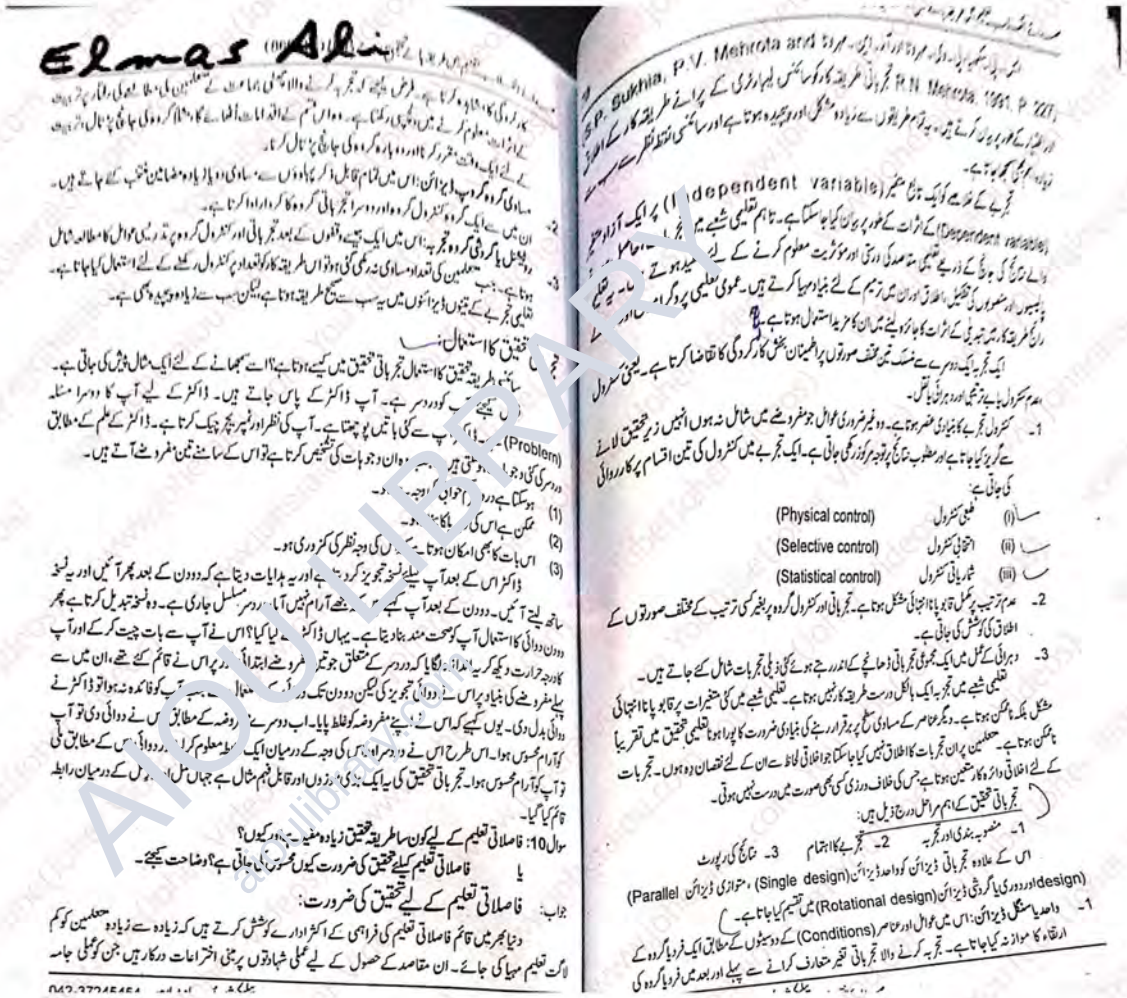

Elmas Ali

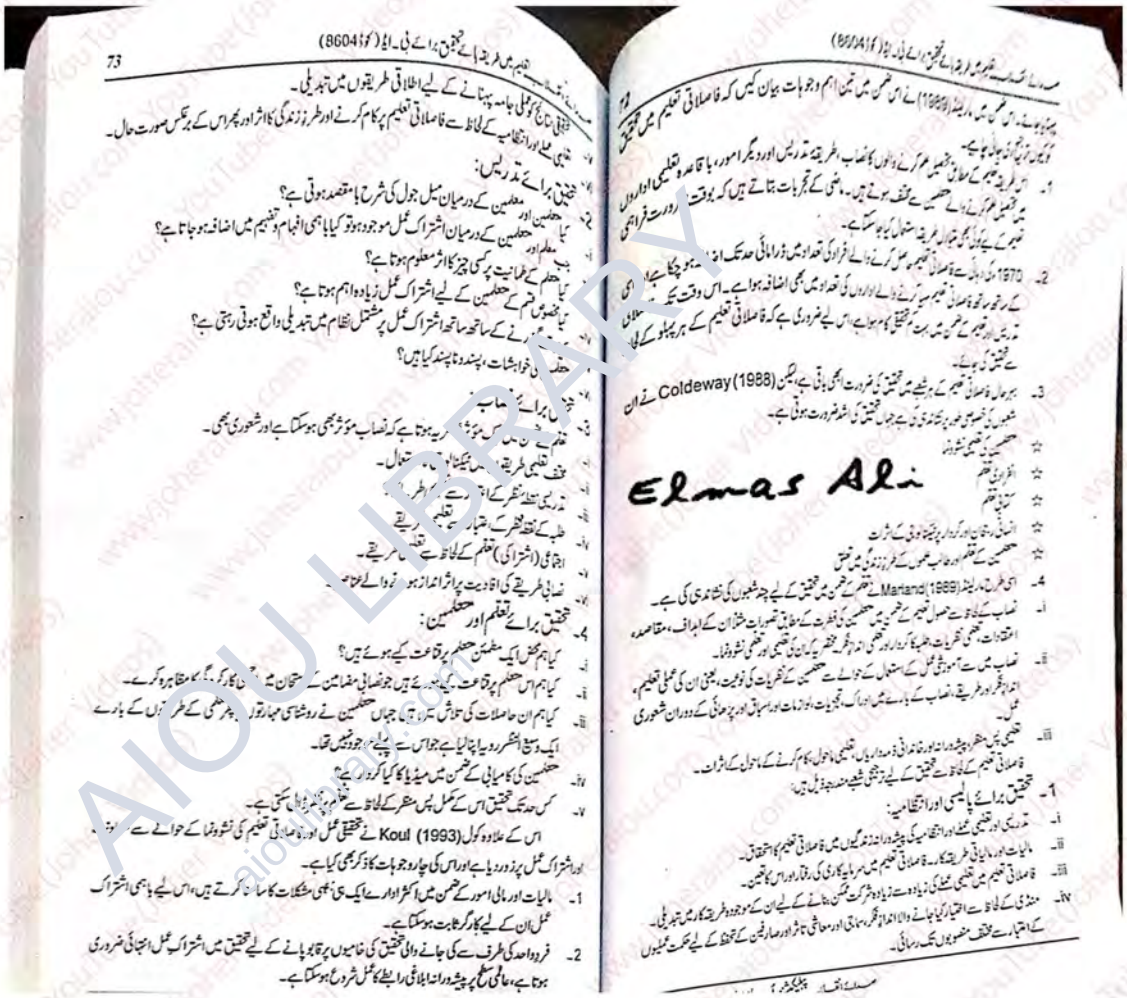

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

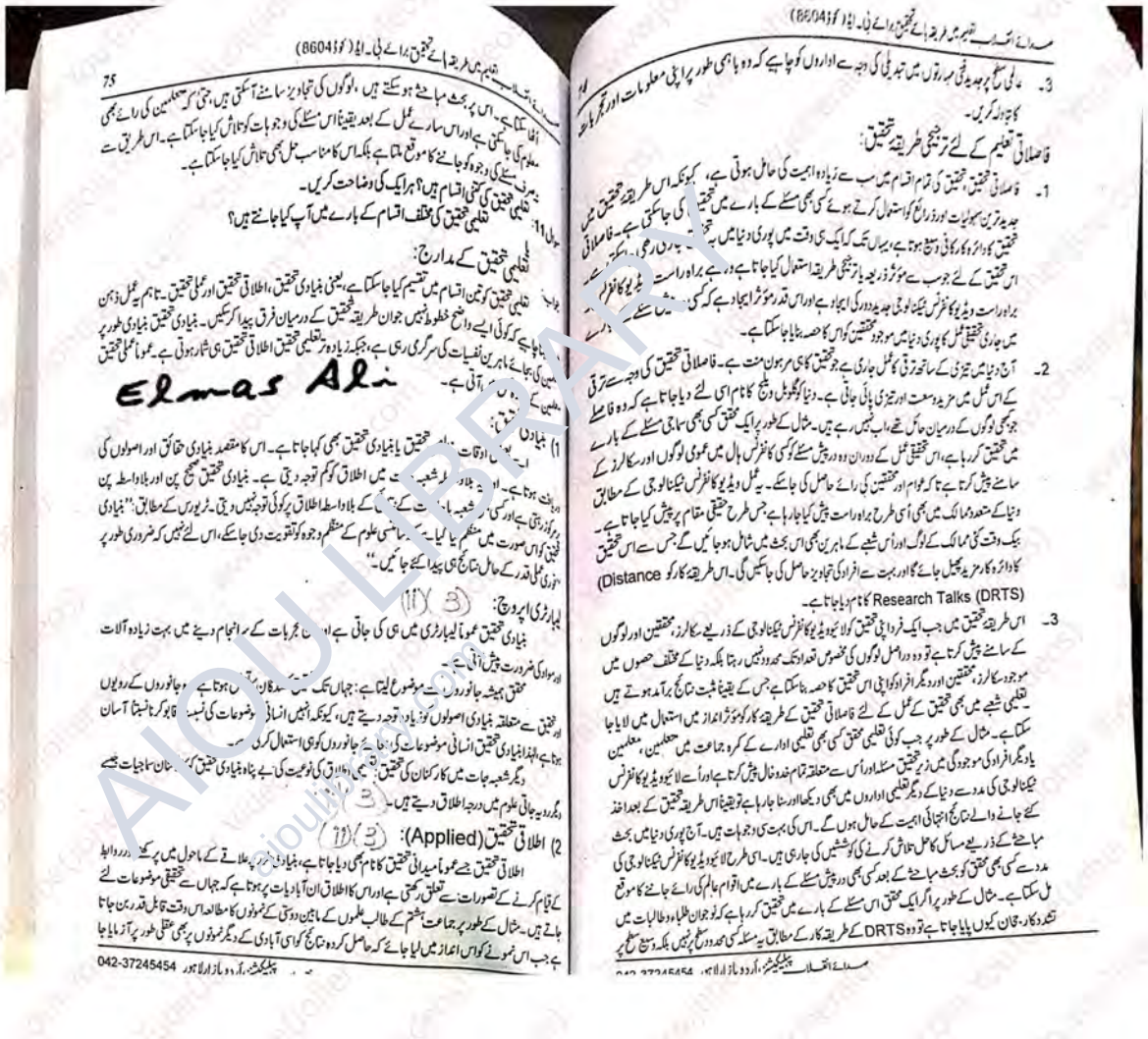

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

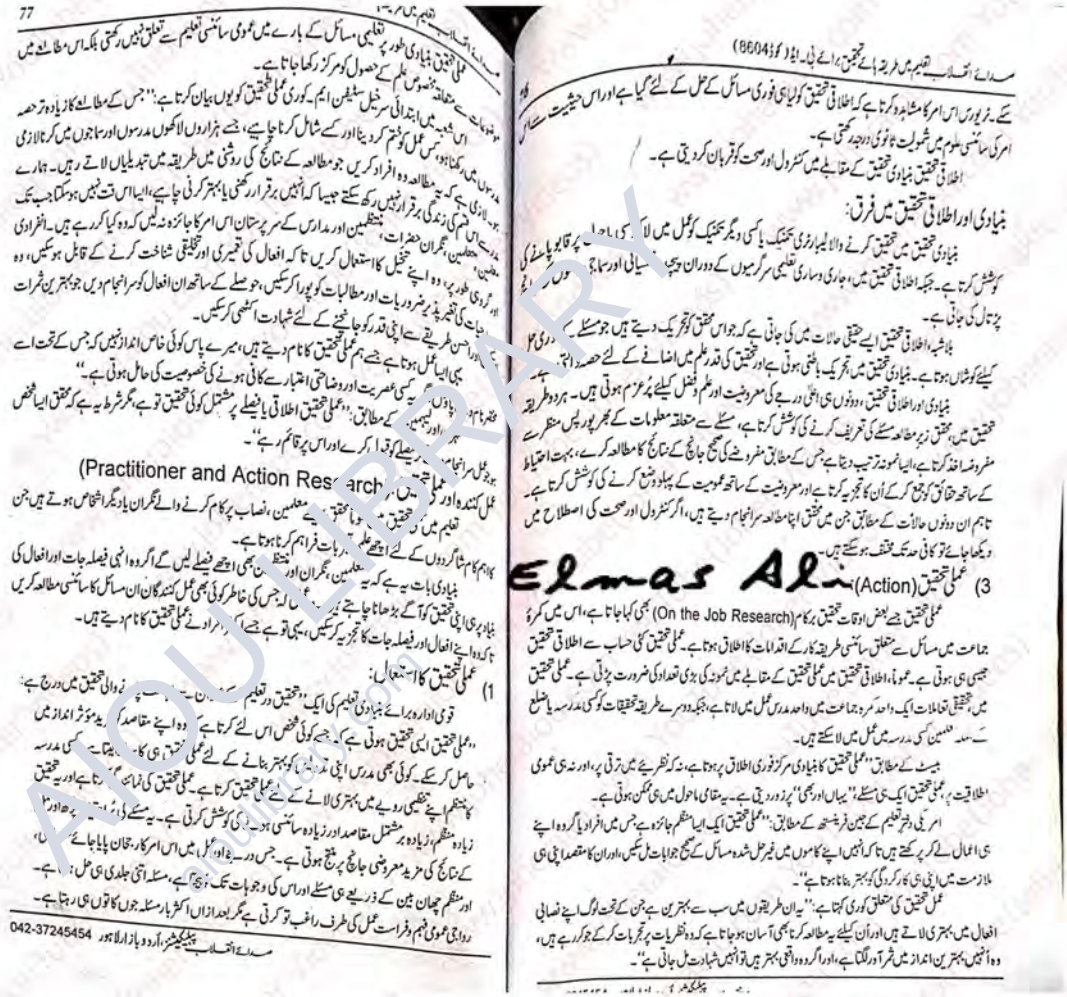

سکے۔ ٹریورس اس امر کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اطلاقی تحقیق کو لیا ہی فوری مسائل کے حل کے لئے گیا ہے اور اس حیثیت سے اس امر کی سائنسی علوم میں شمولیت ثانوی درجہ رکھتی ہے۔

اطلاقی تحقیق بنیادی تحقیق کے مقابلے میں کنٹرول اور صحت کو قربان کر دیتی ہے۔

بنیادی اور اطلاقی تحقیق میں فرق:

بنیادی تحقیق میں تحقیق کرنے والا لیبارٹری تکنیک یا کسی دیگر تکنیک کو عمل میں لا[illegible] پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ جبکہ اطلاقی تحقیق میں، جاری و ساری تعلیمی سرگرمیوں کے دوران پیچ[illegible]سیانی اور سماج[illegible] پڑتال کی جاتی ہے۔

بلاشبہ، اطلاقی تحقیق ایسے حقیقی حالات میں کی جاتی ہے کہ جو اس محقق کو تحریک دیتے ہیں جو مسئلے [illegible] کیلئے کوشاں ہوتا ہے۔ بنیادی تحقیق میں تحریک باطنی ہوتی ہے اور تحقیق کی قدر علم میں اضافے کے لئے حصہ [illegible]

بنیادی اور اطلاقی تحقیق، دونوں ہی اعلیٰ درجے کی معروضیت اور علم و فضل کیلئے پُرعزم ہوتی ہیں۔ ہر دو طریقہ تحقیق میں، محقق زیرِ مطالعہ مسئلے کی تعریف کرنے کی کوشش کرتا ہے، مسئلے سے متعلقہ معلومات کے بھرپور پس منظر سے مفروضہ اخذ کرتا ہے، ایسا نمونہ ترتیب دیتا ہے جس کے مطابق مفروضے کی صحیح جانچ کے نتائج کا مطالعہ کرے، بہت احتیاط کے ساتھ حقائق کو جمع کر کے اُن کا تجزیہ کرتا ہے اور معروضیت کے ساتھ عمومیت کے پہلو وضع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم ان دونوں حالات کے مطابق جن میں محقق اپنا مطالعہ سرانجام دیتے ہیں، اگر کنٹرول اور صحت کی اصطلاح میں دیکھا جائے تو کافی حد تک مختلف ہو سکتے ہیں۔

Elmas Ali

3) عملی تحقیق (Action)

عملی تحقیق جسے بعض اوقات تحقیق برکام (On the Job Research) بھی کہا جاتا ہے، اس میں کمرۂ جماعت میں مسائل سے متعلق سائنسی طریقہ کار کے اقدامات کا اطلاق ہوتا ہے۔ عملی تحقیق کئی حساب سے اطلاقی تحقیق جیسی ہی ہوتی ہے۔ عموماً، اطلاقی تحقیق میں عملی تحقیق کے مقابلے میں نمونہ کی بڑی تعداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ عملی تحقیق میں، تحقیقی تعاملات ایک واحد کمرہ جماعت میں واحد مدرس عمل میں لاتا ہے، جبکہ دوسرے طریقہ تحقیقات کو کسی مدرسہ یا ضلع کے [illegible] کسی مدرسہ میں عمل میں لا سکتے ہیں۔

بیسٹ کے مطابق "عملی تحقیق کا بنیادی مرکز فوری اطلاق پر ہوتا ہے، نہ کہ نظریے میں ترقی پر، اور نہ ہی عمومی اطلاقیت پر، عملی تحقیق ایک ہی مسئلے، "یہاں اور بھی" پر زور دیتی ہے۔ یہ مقامی ماحول میں ہی ممکن ہوتی ہے۔

امریکی دفتر تعلیم کے جین فرینتھ کے مطابق: "عملی تحقیق ایک ایسا منظم جائزہ ہے جس میں افراد یا گروہ اپنے ہی اعمال لے کر پرکھتے ہیں تاکہ انہیں اپنے کاموں میں غیر حل شدہ مسائل کے صحیح جوابات مل سکیں، اور ان کا مقصد اپنی ہی ملازمت میں اپنی ہی کارکردگی کو بہتر بنانا ہوتا ہے"۔

عملی تحقیق کی متعلق کوری کہتا ہے: "یہ ان طریقوں میں سب سے بہترین ہے جن کے تحت لوگ اپنے نصابی افعال میں بہتری لاتے ہیں اور اُن کیلئے یہ مطالعہ کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ وہ نظریات پر تجربات کر کے جو کر رہے ہیں، وہ اُنہیں بہترین انداز میں ثمر آور لگتا ہے، اور اگر وہ واقعی بہتر ہیں تو انہیں شہادت مل جاتی ہے"۔

عملی تحقیق بنیادی طور پر تعلیمی مسائل کے بارے میں عمومی سائنسی تعلیم سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس مطالعے میں موضوعات سے متعلقہ مخصوص علم کے حصول کو مرکز رکھا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں ابتدائی سرخیل سٹیفن ایم۔ کوری عملی تحقیق کو یوں بیان کرتا ہے: "جس کے مطالعے کا زیادہ تر حصہ مدرسوں میں رکھنا ہو، کس عمل کو ختم کر دینا اور کسے شامل کرنا چاہیے، جسے ہزاروں لاکھوں مدرسوں اور سماجوں میں کرنا لازمی ہو۔ لازمی ہے کہ یہ مطالعہ وہ افراد کریں جو مطالعہ کے نتائج کی روشنی میں طریقہ میں تبدیلیاں لاتے رہیں۔ ہمارے مدرسے اس قسم کی زندگی برقرار نہیں رکھ سکتے جیسا کہ انہیں برقرار رکھنی یا بہتر کرنی چاہیے، ایسا اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک معلمین، معلمین، نگران حضرات، منتظمین اور مدارس کے سرپرستان اس امر کا جائزہ نہ لیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ انفرادی اور گروہی طور پر، وہ اپنے تخیل کا استعمال کریں تاکہ افعال کی تعمیری اور تخلیقی شناخت کرنے کے قابل ہو سکیں، وہ [illegible]جات کی تغیر پذیر ضروریات اور مطالبات کو پورا کر سکیں، حوصلے کے ساتھ ان افعال کو سرانجام دیں جو بہترین ثمرات اور احسن طریقے سے اپنی قدر کو جانچنے کے لئے شہادت اکٹھی کر سکیں۔

یہی ایسا عمل ہوتا ہے جسے ہم عملی تحقیق کا نام دیتے ہیں، میرے پاس کوئی خاص انداز نہیں کہ جس کے تحت اسے [illegible] کسی عصریت اور وضاحتی اعتبار سے کافی ہونے کی خصوصیت کی حامل ہوتی ہے۔"

[illegible] کے مطابق: "عملی تحقیق اطلاقی یا فیصلے پر مشتمل کوئی تحقیق تو ہے، مگر شرط یہ ہے کہ محقق ایسا شخص ہو جو عمل سرانجام [illegible] فیصلے کو قبول کرے اور اس پر قائم رہے"۔

(Practitioner and Action Research)

عمل کنندہ اور عملی [illegible] تعلیم میں [illegible] معلمین، نصاب پر کام کرنے والے نگران یا دیگر اشخاص ہوتے ہیں جن کا اہم کام شاگردوں کے لئے اچھے علم [illegible] بات فراہم کرنا ہوتا ہے۔

بنیادی بات یہ ہے کہ یہ معلمین، نگران اور منتظمین بھی اچھے فیصلے لیں گے اگر وہ انہی فیصلہ جات اور افعال کی بنیاد پر ہی اپنی تحقیق کو آگے بڑھانا چاہتے [illegible] کہ جس کی خاطر کوئی بھی عمل کنندگان ان مسائل کا سائنسی مطالعہ کریں تاکہ وہ اپنے افعال اور فیصلہ جات کا تجزیہ کر سکیں، یہی تو ہے جسے [illegible] افراد نے عملی تحقیق کا نام دیتے ہیں۔

1) عملی تحقیق کا استعمال:

قومی ادارہ برائے بنیادی تعلیم کی ایک "تحقیق در تعلیم [illegible] والی تحقیق میں درج ہے: "عملی تحقیق ایسی تحقیق ہوتی ہے کہ جسے کوئی شخص اس لئے کرتا ہے [illegible] وہ اپنے مقاصد کو [illegible] مؤثر انداز میں حاصل کر سکے۔ کوئی بھی مدرس اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے لئے عملی تحقیق ہی کا [illegible] کسی مدرسہ کا منتظم اپنے تنظیمی رویے میں بہتری لانے کے لئے عملی تحقیق کرتا ہے۔ عملی تحقیق کی نمائندگی [illegible] ہے اور یہ تحقیق زیادہ منظم، زیادہ بر مشتمل مقاصد اور زیادہ سائنسی ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ مسئلے [illegible] پر [illegible] اور [illegible] کے نتائج کی مزید معروضی جانچ پر منتج ہوتی ہے۔ جس درجے اور عمل میں اس امر کا رجحان پایا جائے [illegible] اور منظم چھان بین کے ذریعے ہی مسئلے اور اس کی وجوہات تک پہنچتا ہے، مسئلہ اتنی جلدی ہی حل [illegible] ہے۔ رواجی عمومی فہم و فراست عمل کی طرف راغب تو کرتی ہے مگر بعد ازاں اکثر بار مسئلہ جوں کا توں ہی رہتا ہے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

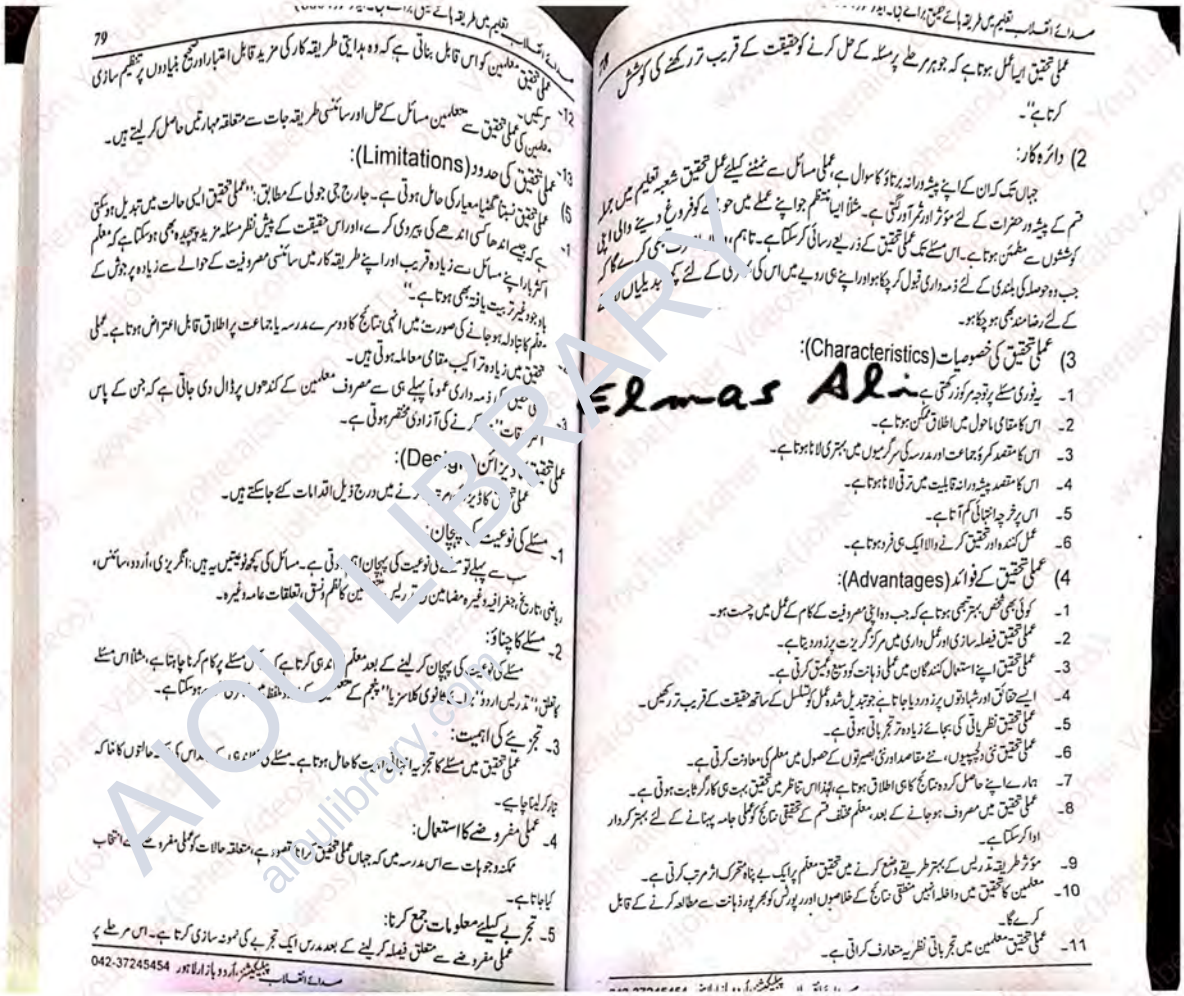

عملی تحقیق ایسا عمل ہوتا ہے کہ جو ہر مرحلے پر مسئلہ کے حل کرنے کو حقیقت کے قریب تر رکھنے کی کوشش کرتا ہے"۔

2) دائرہ کار:

جہاں تک کہ ان کے اپنے پیشہ ورانہ بہتاؤ کا سوال ہے، عملی مسائل سے نمٹنے کیلئے عمل تحقیق شعبہ تعلیم میں ہر قسم کے پیشہ ور حضرات کے لئے مؤثر اور ثمر آور لگتی ہے۔ مثلاً ایسا منتظم جو اپنے عملے میں حو[illegible] کو فروغ دینے والی انتظامی کوششوں سے منسلک ہوتا ہے۔ اس مسئلے تک عملی تحقیق کے ذریعے رسائی کر سکتا ہے۔ تاہم "[illegible]" جب وہ حوصلہ کی بلندی کے لئے ذمہ داری قبول کر چکا ہو اور اپنے ہی رویے میں اس کی [illegible] کے لئے پہ[illegible] بدیلیاں [illegible] کے لئے رضامند بھی ہو چکا ہو۔

3) عملی تحقیق کی خصوصیات (Characteristics):

1۔ یہ فوری مسئلے پر توجہ مرکوز رکھتی ہے
2۔ اس کا مقامی ماحول میں اطلاق ممکن ہوتا ہے۔
3۔ اس کا مقصد مکروہ جماعت اور مدرسہ کی سرگرمیوں میں بہتری لانا ہوتا ہے۔
4۔ اس کا مقصد پیشہ ورانہ قابلیت میں ترقی لانا ہوتا ہے۔
5۔ اس پر خرچہ انتہائی کم آتا ہے۔
6۔ عمل کنندہ اور تحقیق کرنے والا ایک ہی فرد ہوتا ہے۔

4) عملی تحقیق کے فوائد (Advantages):

1۔ کوئی بھی شخص بہتر نتیجہ ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی مصروفیت کے کام کے عمل میں چست ہو۔
2۔ عملی تحقیق فیصلہ سازی اور عمل داری میں مرکز گریزت پر زور دیتا ہے۔
3۔ عملی تحقیق اپنے استعمال کنندگان میں عملی ذہانت کو وسیع و عمیق کرتی ہے۔
4۔ ایسے حقائق اور شہادتوں پر زور دیا جاتا ہے جو تبدیل شدہ عمل کو تسلسل کے ساتھ حقیقت کے قریب تر رکھیں۔
5۔ عملی تحقیق نظریاتی کی بجائے زیادہ تر تجرباتی ہوتی ہے۔
6۔ عملی تحقیق نئی دلچسپیوں، نئے مقاصد اور نئی بصیرتوں کے حصول میں معلم کی معاونت کرتی ہے۔
7۔ ہمارے اپنے حاصل کردہ نتائج کا ہی اطلاق ہوتا ہے، لہٰذا اس تناظر میں تحقیق بہت ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔
8۔ عملی تحقیق میں مصروف ہو جانے کے بعد، معلم مختلف قسم کے تحقیقی نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بہتر کردار ادا کر سکتا ہے۔
9۔ مؤثر طریقہ تدریس کے بہتر طریقے وضع کرنے میں تحقیق معلم پر ایک بے پناہ محرک اثر مرتب کرتی ہے۔
10۔ معلمین کا تحقیق میں داخلہ انہیں منطقی نتائج کے خلاصوں اور پورٹس کو بھرپور ذہانت سے مطالعہ کرنے کے قابل کرے گا۔
11۔ عملی تحقیق معلمین میں تجرباتی نظریہ متعارف کراتی ہے۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

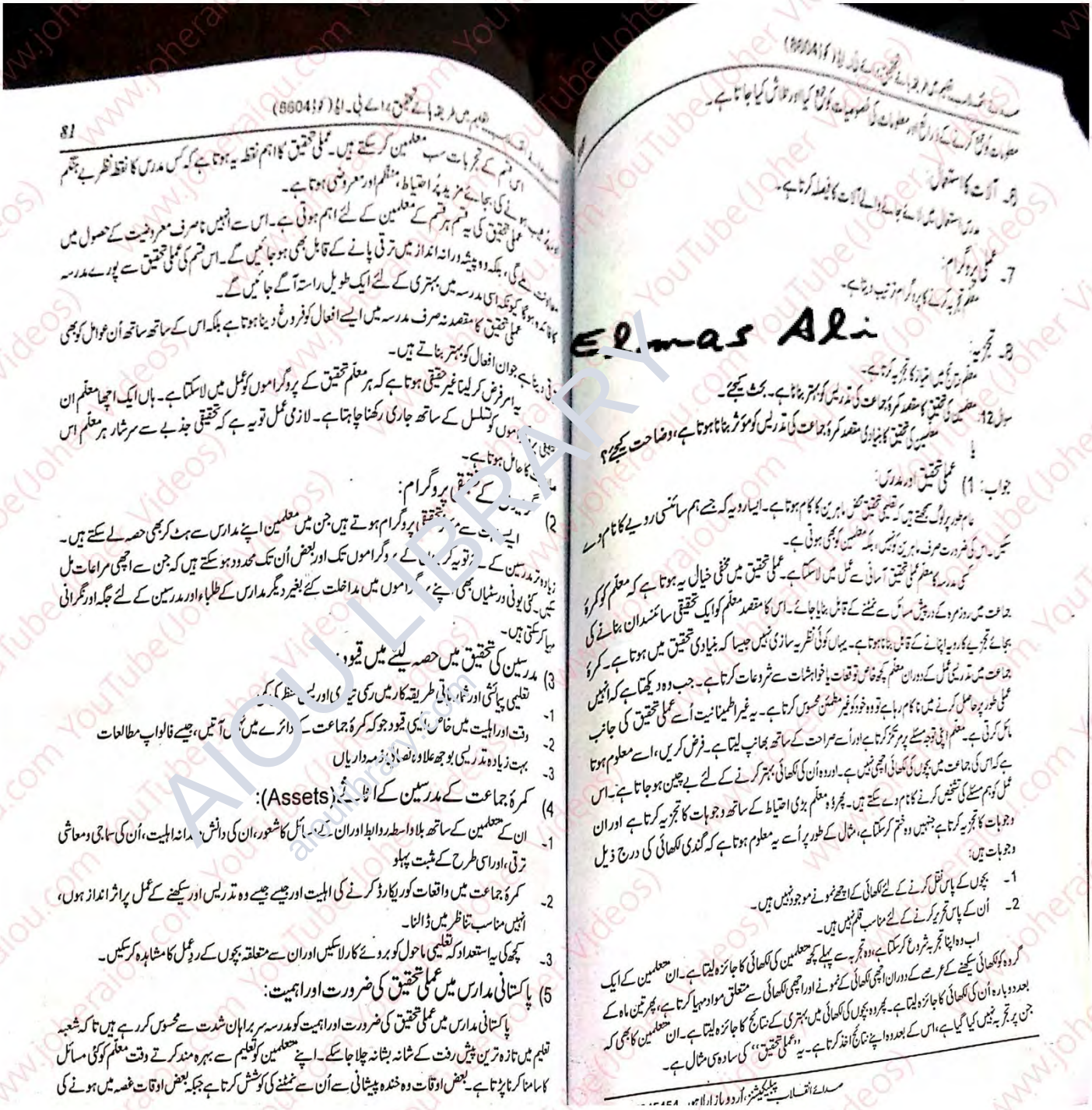

Elmas Ali

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

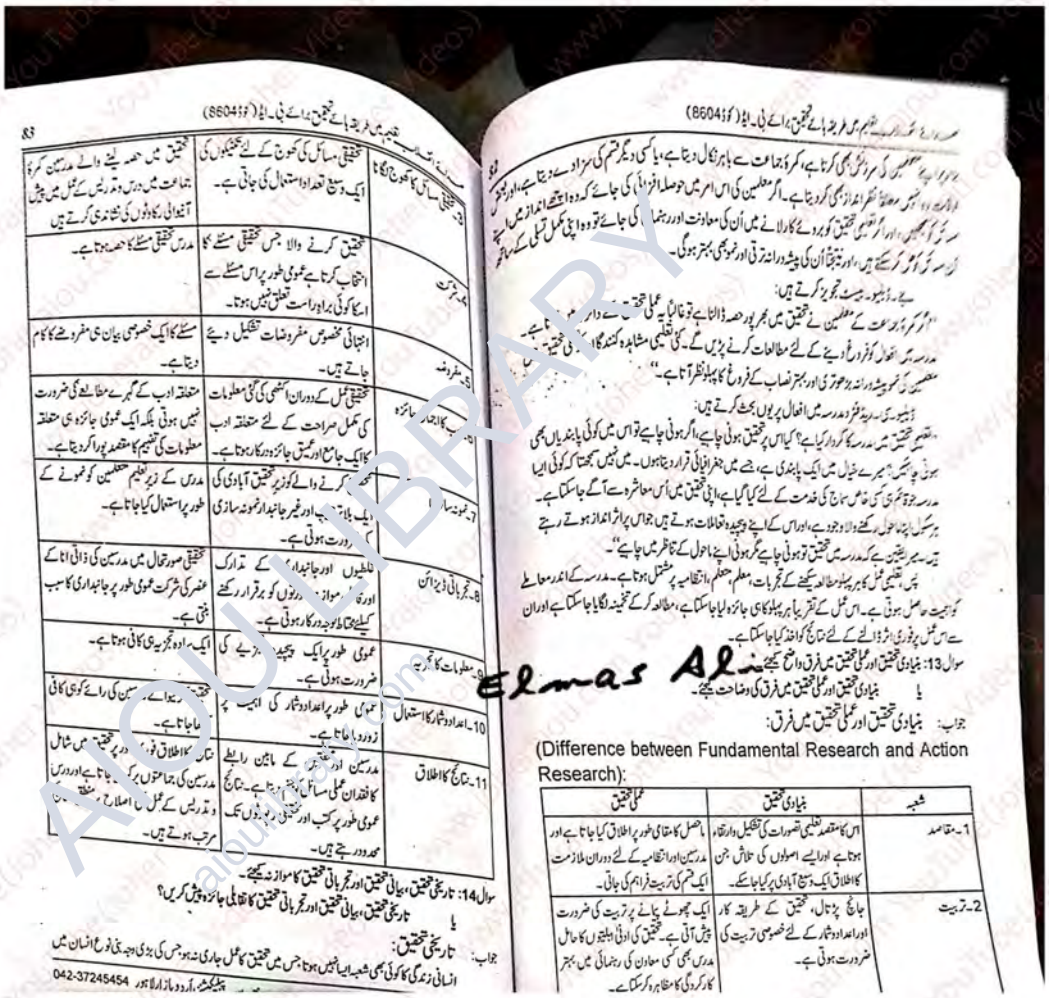

[illegible] کی سرزنش بھی کرتا ہے، کمرۂ جماعت سے باہر نکال دیتا ہے، یا کسی دیگر قسم کی سزا دے دیتا ہے، اور بعض [illegible] نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ اگر معلمین کی اس امر میں حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اچھے انداز میں [illegible] اور اگر تعلیمی تحقیق کو بروئے کار لانے میں اُن کی معاونت اور رہنمائی کی جائے تو وہ اپنی مکمل تسلی کے ساتھ [illegible] کر سکتے ہیں، اور نتیجتاً اُن کی پیشہ ورانہ ترقی اور نمو بھی بہتر ہوگی۔

جے۔ ڈبلیو۔ بیسٹ تجویز کرتے ہیں:

"اگر کمرۂ جماعت کے معلمین نے تحقیق میں بھرپور حصہ ڈالنا ہے تو غالباً یہ عملی تحقیق کے دائرہ [illegible] ہے۔ مدرسہ میں افعال کو فروغ دینے کے لئے مطالعات کرنے پڑیں گے۔ کئی تعلیمی مشاہدہ کنندگان [illegible] تحقیق [illegible] معلمین کی نمو پیشہ ورانہ بڑھوتری اور بہتر نصاب کے فروغ کا پہلو نظر آتا ہے۔"

ڈبلیو۔ سی۔ ریڈ فٹز مدرسہ میں افعال پر یوں بحث کرتے ہیں:

"تعلیمی تحقیق میں مدرسہ کا کردار کیا ہے؟ کیا اس پر تحقیق ہونی چاہیے، اگر ہونی چاہیے تو اس میں کوئی پابندیاں بھی ہونی چاہئیں؟ میرے خیال میں ایک پابندی ہے، جسے میں جغرافیائی قرار دیتا ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا مدرسہ جو قائم ہی کسی خاص سماج کی خدمت کے لئے کیا گیا ہے، اپنی تحقیق میں اُس معاشرہ سے آگے جا سکتا ہے۔ ہر سکول اپنا ماحول رکھنے والا وجود ہے، اور اس کے اپنے پیچیدہ تعاملات ہوتے ہیں جو اس پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ مدرسہ میں تحقیق تو ہونی چاہیے مگر ہونی اپنے ماحول کے تناظر میں چاہیے۔"

پس، تعلیمی عمل کا ہر پہلو مطالعہ کیجئے کے تجربات، معلم، متعلم، انتظامیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ مدرسہ کے اندر معاملے کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اس عمل کے تقریباً ہر پہلو کا ہی جائزہ لیا جا سکتا ہے، مطالعہ کر کے تخمینہ لگایا جا سکتا ہے اور ان سے اس عمل پر فوری اثر ڈالنے کے لئے نتائج کو اخذ کیا جا سکتا ہے۔

سوال 13: بنیادی تحقیق اور عملی تحقیق میں فرق واضح کیجئے

یا بنیادی تحقیق اور عملی تحقیق میں فرق کی وضاحت کیجئے۔

جواب: بنیادی تحقیق اور عملی تحقیق میں فرق:

(Difference between Fundamental Research and Action Research):

شعبہ	بنیادی تحقیق	عملی تحقیق
1۔ مقاصد	اس کا مقصد تعلیمی تصورات کی تشکیل و ارتقاء ہوتا ہے اور ایسے اصولوں کی تلاش جن کا اطلاق ایک وسیع آبادی پر کیا جا سکے۔	ماحصل کا مقامی طور پر اطلاق کیا جاتا ہے اور مدرسین اور انتظامیہ کے لئے دوران ملازمت ایک قسم کی تربیت فراہم کی جاتی۔
2۔ تربیت	جانچ پڑتال، تحقیق کے طریقہ کار اور اعداد و شمار کے لئے خصوصی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔	ایک چھوٹے پیمانے پر تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تحقیق کی ادنیٰ اہلیتوں کا حامل مدرس بھی کسی معاون کی رہنمائی میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔

3۔ تحقیقی مسائل کا کھوج لگانا	تحقیقی مسائل کی کھوج کے لئے تکنیکوں کی ایک وسیع تعداد استعمال کی جاتی ہے۔	تحقیق میں حصہ لینے والے مدرسین کمرۂ جماعت میں درس و تدریس کے عمل میں پیش آنیوالی رکاوٹوں کی نشاندہی کرتے ہیں
4۔ شرکت	تحقیق کرنے والا جس تحقیقی مسئلے کا انتخاب کرتا ہے عمومی طور پر اس مسئلے سے اسکا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔	مدرس تحقیقی مسئلے کا حصہ ہوتا ہے۔
5۔ مفروضہ	انتہائی مخصوص مفروضات تشکیل دیئے جاتے ہیں۔	مسئلے کا ایک خصوصی بیان ہی مفروضے کا کام دیتا ہے۔
6۔ [illegible] کا اجمالی جائزہ	تحقیقی عمل کے دوران اکٹھی کی گئی معلومات کی مکمل صراحت کے لئے متعلقہ ادب کا ایک جامع اور عمیق جائزہ درکار ہوتا ہے۔	متعلقہ ادب کے گہرے مطالعے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ایک عمومی جائزہ ہی متعلقہ معلومات کی تفہیم کا مقصد پورا کر دیتا ہے۔
7۔ نمونہ سازی	[illegible] کرنے والے کو زیر تحقیق آبادی کی ایک بلا [illegible] اور غیر جانبدار نمونہ سازی [illegible] ضرورت ہوتی ہے۔	مدرس کے زیر تعلیم متعلمین کو نمونے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
8۔ تجرباتی ڈیزائن	غلطیوں اور جانبداری کے تدارک اور [illegible] موازنہ [illegible] کو برقرار رکھنے کیلئے محتاط توجہ درکار ہوتی ہے۔	تحقیقی صورتحال میں مدرسین کی ذاتی انا کے عنصر کی شرکت عمومی طور پر جانبداری کا سبب بنتی ہے۔
9۔ معلومات کا تجزیہ	عمومی طور پر ایک پیچیدہ تجزیے کی ضرورت ہوتی ہے۔	ایک سادہ تجزیہ ہی کافی ہوتا ہے۔
10۔ اعداد و شمار کا استعمال	عمومی طور پر اعداد و شمار کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔	تحقیق [illegible] مدرسین کی رائے کو ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔
11۔ نتائج کا اطلاق	مدرسین اور تحقیق کے مابین رابطے کا فقدان عملی مسائل کو جنم دیتا ہے۔ نتائج عمومی طور پر کتب اور تحقیقی رپورٹوں تک محدود رہتے ہیں۔	نتائج کا اطلاق فوری طور پر تحقیق میں شامل مدرسین کی جماعتوں پر کیا جاتا ہے اور درس و تدریس کے عمل میں اصلاح [illegible] مرتب ہوتے ہیں۔

سوال 14: تاریخی تحقیق، بیانی تحقیق اور تجرباتی تحقیق کا موازنہ کیجئے۔

یا تاریخی تحقیق، بیانی تحقیق اور تجرباتی تحقیق کا تقابلی جائزہ پیش کریں؟

جواب: تاریخی تحقیق:

انسانی زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہوتا جس میں تحقیق کا عمل جاری نہ ہو جس کی بڑی وجہ بنی نوع انسان میں [illegible]

پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

پایا جانے والا تجسس اور علم کی پیاس ہوتی ہے۔ جدید دور میں تمام شعبہ جات میں ہونے والی ترقی کی بنیادی وجہ بھی تحقیقی عمل ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح بیانی اور تجرباتی تحقیق بھی تحقیق کی اقسام سمجھی جاتی ہیں۔ تاریخی، بیانی اور تجرباتی تحقیق کا موازنہ کچھ اس انداز سے کیا جاسکتا ہے۔

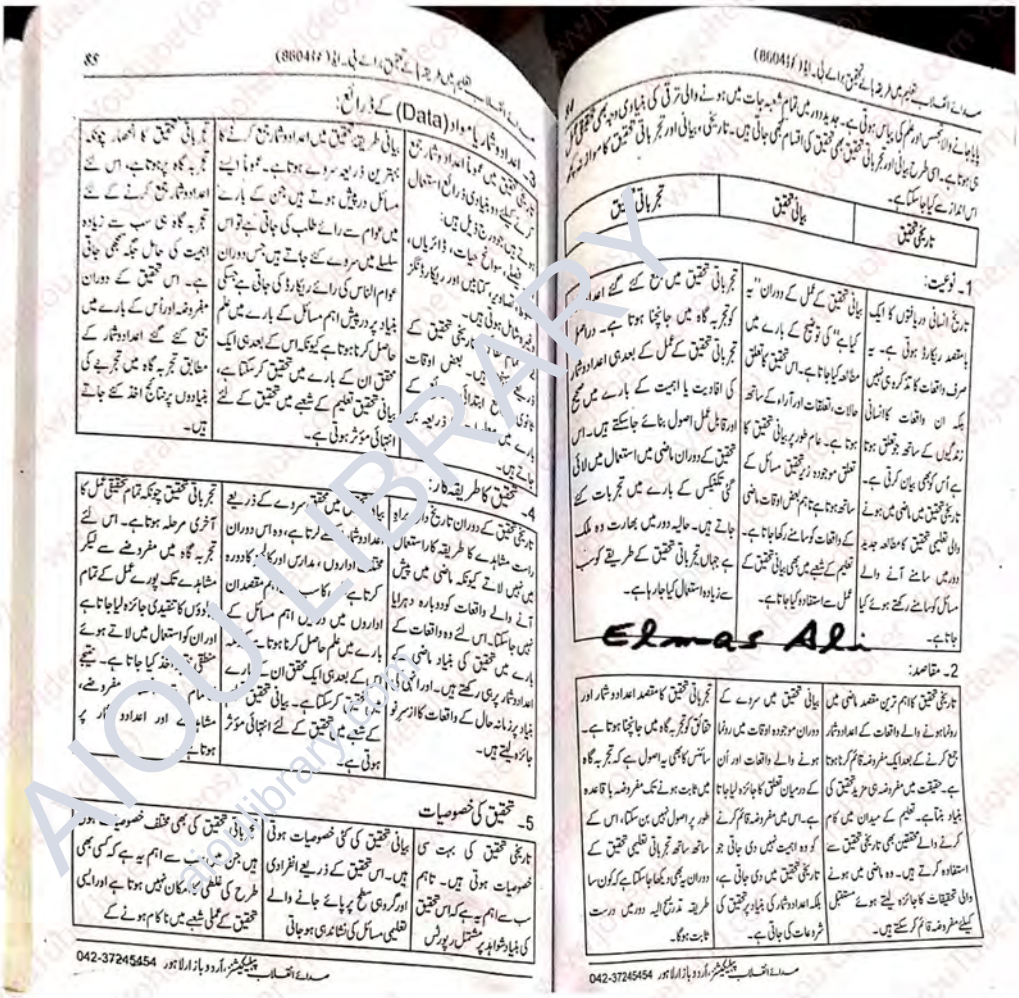

تاریخی تحقیق	بیانی تحقیق	تجرباتی تحقیق
1۔ نوعیت: تاریخ انسانی دریافتوں کا ایک بامقصد ریکارڈ ہوتی ہے۔ یہ صرف واقعات کا تذکرہ ہی نہیں بلکہ ان واقعات کا انسانی زندگیوں کے ساتھ جو تعلق ہوتا ہے اُس کو بھی بیان کرتی ہے۔ تاریخی تحقیق میں ماضی میں ہونے والی تعلیمی تحقیق کا مطالعہ جدید دور میں سامنے آنے والے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔	بیانی تحقیق کے عمل کے دوران "یہ کیا ہے" کی توضیح کے بارے میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کا تعلق حالات، تعلقات اور آراء کے ساتھ ہوتا ہے۔ عام طور پر بیانی تحقیق کا تعلق موجودہ زیر تحقیق مسائل کے ساتھ ہوتا ہے تاہم بعض اوقات ماضی کے واقعات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں بھی بیانی تحقیق کے عمل سے استفادہ کیا جاتا ہے۔	تجرباتی تحقیق میں جمع کئے گئے اعداد کو تجربہ گاہ میں جانچنا ہوتا ہے۔ دراصل تجرباتی تحقیق کے عمل کے بعد ہی اعداد و شمار کی افادیت یا اہمیت کے بارے میں صحیح اور قابل عمل اصول بنائے جاسکتے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران ماضی میں استعمال میں لائی گئی تکنیکس کے بارے میں تجربات کئے جاتے ہیں۔ حالیہ دور میں بھارت وہ ملک ہے جہاں تجرباتی تحقیق کے طریقے کو سب سے زیادہ استعمال کیا جارہا ہے۔
2۔ مقاصد: تاریخی تحقیق کا اہم ترین مقصد ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کے اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد ایک مفروضہ قائم کرنا ہوتا ہے۔ حقیقت میں مفروضہ ہی مزید تحقیق کی بنیاد بنتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں کام کرنے والے محققین بھی تاریخی تحقیق سے استفادہ کرتے ہیں۔ وہ ماضی میں ہونے والی تحقیقات کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل کیلئے مفروضہ قائم کرسکتے ہیں۔	بیانی تحقیق میں سروے کے دوران موجودہ اوقات میں رونما ہونے والے واقعات اور اُن کے درمیان تعلق کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس میں مفروضہ قائم کرنے کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی جو تاریخی تحقیق میں دی جاتی ہے، بلکہ اعداد و شمار کی بنیاد پر تحقیق کی شروعات کی جاتی ہے۔	تجرباتی تحقیق کا مقصد اعداد و شمار اور حقائق کو تجربہ گاہ میں جانچنا ہوتا ہے۔ سائنس کا بھی یہ اصول ہے کہ تجربہ گاہ میں ثابت ہونے تک مفروضہ باقاعدہ طور پر اصول نہیں بن سکتا، اس کے ساتھ ساتھ تجرباتی تعلیمی تحقیق کے دوران یہ بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ کون سا طریقہ تدریج الیہ دور میں درست ثابت ہوگا۔

Elmas Ali

3۔ اعداد و شمار یا مواد (Data) کے ذرائع:

تاریخی تحقیق میں عموماً اعداد و شمار جمع کرنے کیلئے دو بنیادی ذرائع استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں: [illegible] فیصلے، سوانح حیات، ڈائریاں، [illegible] تصاویر، کتابیں اور ریکارڈ ٹکز وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ [illegible] تاریخی تحقیق کے [illegible] ذریعے [illegible] ہیں۔ بعض اوقات [illegible] ابتدائی [illegible] کے بارے میں [illegible] ذریعہ [illegible] جاتے ہیں۔	بیانی طریقہ تحقیق میں اعداد و شمار جمع کرنے کا بہترین ذریعہ سروے ہوتا ہے۔ عموماً ایسے مسائل درپیش ہوتے ہیں جن کے بارے میں عوام سے رائے طلب کی جاتی ہے تو اس سلسلے میں سروے کئے جاتے ہیں جس دوران عوام الناس کی رائے ریکارڈ کی جاتی ہے جسکی بنیاد پر درپیش اہم مسائل کے بارے میں علم حاصل کرنا ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد ہی ایک محقق ان کے بارے میں تحقیق کرسکتا ہے، بیانی تحقیق تعلیم کے شعبے میں تحقیق کے لئے انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔	تجرباتی تحقیق کا انحصار چونکہ تجربہ گاہ پر ہوتا ہے، اس لئے اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے تجربہ گاہ ہی سب سے زیادہ اہمیت کی حامل جگہ سمجھی جاتی ہے۔ اس تحقیق کے دوران مفروضہ اور اُس کے بارے میں جمع کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق تجربہ گاہ میں تجربے کی بنیادوں پر نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔
4۔ تحقیق کا طریقہ کار: تاریخی تحقیق کے دوران تاریخ وار براہ راست مشاہدے کا طریقہ کار استعمال میں نہیں لاتے کیونکہ ماضی میں پیش آنے والے واقعات کو دوبارہ دہرایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے وہ واقعات کے بارے میں تحقیق کی بنیاد ماضی کے اعداد و شمار پر ہی رکھتے ہیں۔ اور انہی کی بنیاد پر زمانہ حال کے واقعات کا از سر نو جائزہ لیتے ہیں۔	بیانی [illegible] میں محقق سروے کے ذریعے اعداد و شمار [illegible] کرتا ہے، وہ اس دوران مختلف اداروں، مدارس اور کالجز کا دورہ کرتا ہے [illegible] کا سب [illegible] اہم مقصد ان اداروں میں درپیش اہم مسائل کے بارے میں علم حاصل کرنا ہوتا ہے [illegible] اس کے بعد ہی ایک محقق ان کے بارے میں تحقیق کرسکتا ہے۔ بیانی تحقیق [illegible] کے شعبے میں تحقیق کے لئے انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔	تجرباتی تحقیق چونکہ تمام تحقیقی عمل کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ اس لئے تجربہ گاہ میں مفروضے سے لیکر مشاہدے تک پورے عمل کے تمام [illegible] کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے اور ان کو استعمال میں لاتے ہوئے منطقی [illegible] اخذ کیا جاتا ہے۔ نتیجے [illegible] مفروضے، مشاہدے اور اعداد و شمار پر ہوتا ہے۔
5۔ تحقیق کی خصوصیات تاریخی تحقیق کی بہت سی خصوصیات ہوتی ہیں۔ تاہم سب سے اہم یہ ہے کہ اس تحقیق کی بنیاد شواہد پر مشتمل رپورٹس	بیانی تحقیق کی کئی خصوصیات ہوتی ہیں۔ اس تحقیق کے ذریعے انفرادی اور گروہی سطح پر پائے جانے والے تعلیمی مسائل کی نشاندہی ہوجاتی	تجرباتی تحقیق کی بھی مختلف خصوصیات ہوتی ہیں جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ کسی بھی طرح کی غلطی کا امکان نہیں ہوتا ہے اور ایسی تحقیق کے عملی شعبے میں ناکام ہونے کے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

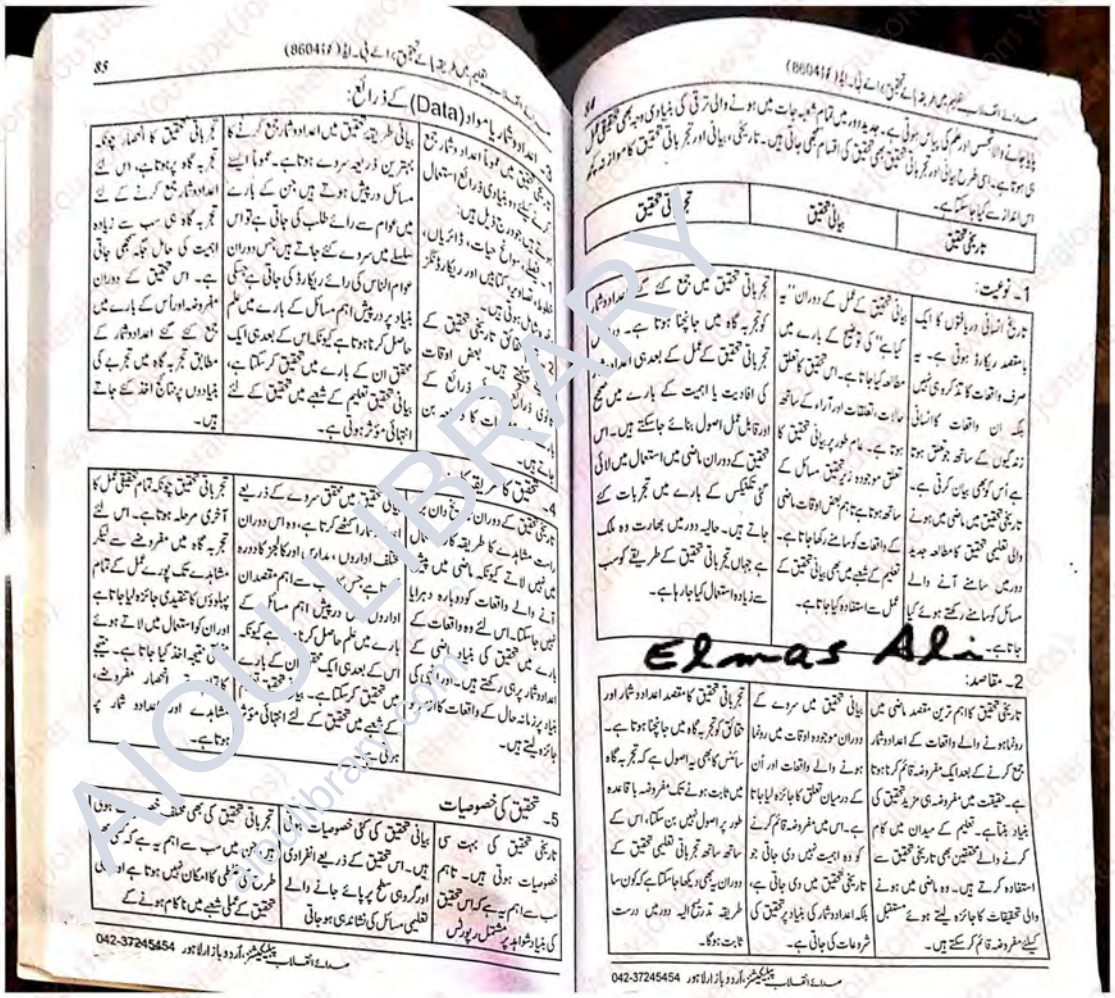

AIOULIBRARY

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تعلیم کے نفاذ کے لئے مشترکہ مالی تعاون پر مشتمل معاہدوں کا اختیار دیتا ہے۔

اس پروگرام کا مقصد شعبہ تعلیم کو درپیش اہم مسائل کے متعلق نئی معلومات کا حصول اور ان مسائل کے حل کے لئے موجود معلومات کے جدید اطلاقات پر نظر ثانی ہوتا ہے۔

اس ضمن میں دفتر تعلیم ضروری مالی معاونت بھی مہیا کرتا ہے۔ تعاون کرنے والی ایجنسی کا ادارہ بھی کسی پراجیکٹ پر اٹھنے والے کل اخراجات میں اپنا حصہ ڈالتا ہے جو عمومی طور پر افرادی قوت، پیشہ ورانہ خدمات اور سہولیات کی فراہمی کی صورت میں ہوتا ہے۔

تعاون پر مشتمل تحقیق کے مسائل:

ذیل میں دیئے گئے چند تحقیقی نمونہ جات کا ایک مختصر بیان معاون تحقیق کی خدمات اور فوائد کو واضح کرتا ہے:

1- یونیورسٹی آف شکاگو اور مینیسوٹا کے معاونین نے اس حقیقت کو عیاں کیا کہ تخلیقی اہلیت اور ذہانت (IQ) کوئی ایک ہی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔

2- اس سلسلے میں بہت سے شواہد سامنے آئے ہیں کہ ذہانت (جو عموماً ایسا ہی رہتی ہے) کے برعکس تخلیقی اہلیت کو بڑھایا اور بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

3- بروکلین کالج کا معاون تحقیق پروگرام یہ معلومات مہیا کرتا ہے کہ طلباء پر معلم کے اثرات کا جائزہ ایک جانب مدرس کے نقطہ نظر اور پیشہ ورانہ شخصیت سے لیا جا سکتا ہے اور دوسری جانب معلمین کے احساسات اور ان کی ذہانت کے معیار سے۔

4- معلمین کے تین قسم کے رویوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ غصیلے رویے، خود پر قابو رکھنے والے رویے اور خوفزدہ رویے والے مدرسین میں سے خود پر قابو رکھنے والے معلمین درس و تدریس کے عمل میں مختلف قابلیتوں اور صلاحیتوں کے حامل طلباء کے ساتھ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

5- یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں ہونے والا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ چھوٹے بچے (ابتدائی درجات میں) اپنی حسابی مہارتوں میں دوگنا اضافہ کر سکتے ہیں، اگر انہیں حساب کتاب الجبرا کے بنیادی ڈھانچے یا طریقوں کے لحاظ سے سکھایا جائے۔

Elmas Ali

ہونی ہیں اور موجود شواہد کی بنیاد پر ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کی تصدیق کی جاتی ہے۔ تعلیم کے میدان میں تحقیق کی جاتی ہے۔

6۔ دستاویزات کی اہمیت:

تاریخی تحقیق میں دستاویزات بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں چونکہ اس تحقیق میں اُن واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو ماضی میں رونما ہو چکے ہوتے ہیں، ان واقعات کے بارے میں زیادہ تر اعداد و شمار دستاویزات کی صورت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن ایک محقق کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس پہلو کو مدنظر رکھے کہ یہ دستاویزات غلط بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کی جانچ پڑتال لازمی کی جاتی ہے۔

دستاویزات اعداد و شمار اکٹھا کرنے کا اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔ تقریباً ہر واقعے کے بارے میں دستاویزات موجود ہوتی ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے محقق تحقیق کا عمل بڑی آسانی کے ساتھ مکمل کر سکتا ہے۔

تجرباتی تحقیق میں دستاویزات کی اہمیت حاصل نہیں ہوتی ہے جو تاریخی اور بیانی تحقیق میں حاصل ہوتی ہے چونکہ اس تحقیق کا انحصار تجربہ گاہ پر ہوتا ہے جو کسی بھی محقق کیلئے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل جگہ ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنے مفروضے اور مشاہدات کو سامنے رکھتے ہوئے تجربہ کر سکتا ہے کہ کیا درست ہے اور کیا غلط۔

سوال 15: کوآپریٹو ریسرچ پروگرام (The Co-operative Research Programme) پر نوٹ لکھیں۔

یا تعاون پر مبنی تحقیقی پروگرام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: تعاون پر مبنی تحقیقی پروگرام:

(The Cooperative Research Programme):

ترقی اور کامیابی کے لئے تعاون از حد ضروری ہوتا ہے۔ یہ کلیہ تعلیمی میدان پر بھی لاگو ہوتا ہے کیونکہ تعلیم ایک صنعت اور کاروبار کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ امریکہ کا کوآپریٹو ریسرچ پروگرام تعلیمی تحقیق کی افادیت کو از سر نو اُجاگر کرتا ہے۔

عوامی قانون 531 اور اس کا مقصد:

شعبہ تعلیم کی تحقیقی ضروریات اور ان تحقیقات میں معاونت کے لئے وفاقی فنڈز کی ضرورت کو تسلیم کر لئے جانے کے بعد 83 کانگریس، سیکنڈ سیکشن کی جانب سے 1954ء میں پبلک لاء 153 کا نفاذ کیا گیا۔ یہ قانون ایجوکیشنل کمیشنر کو یونیورسٹیوں، کالجوں اور ریاستی تعلیمی ایجنسیوں کے ساتھ تحقیقات اور سروے کے انعقاد اور تعلیم کے شعبے میں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

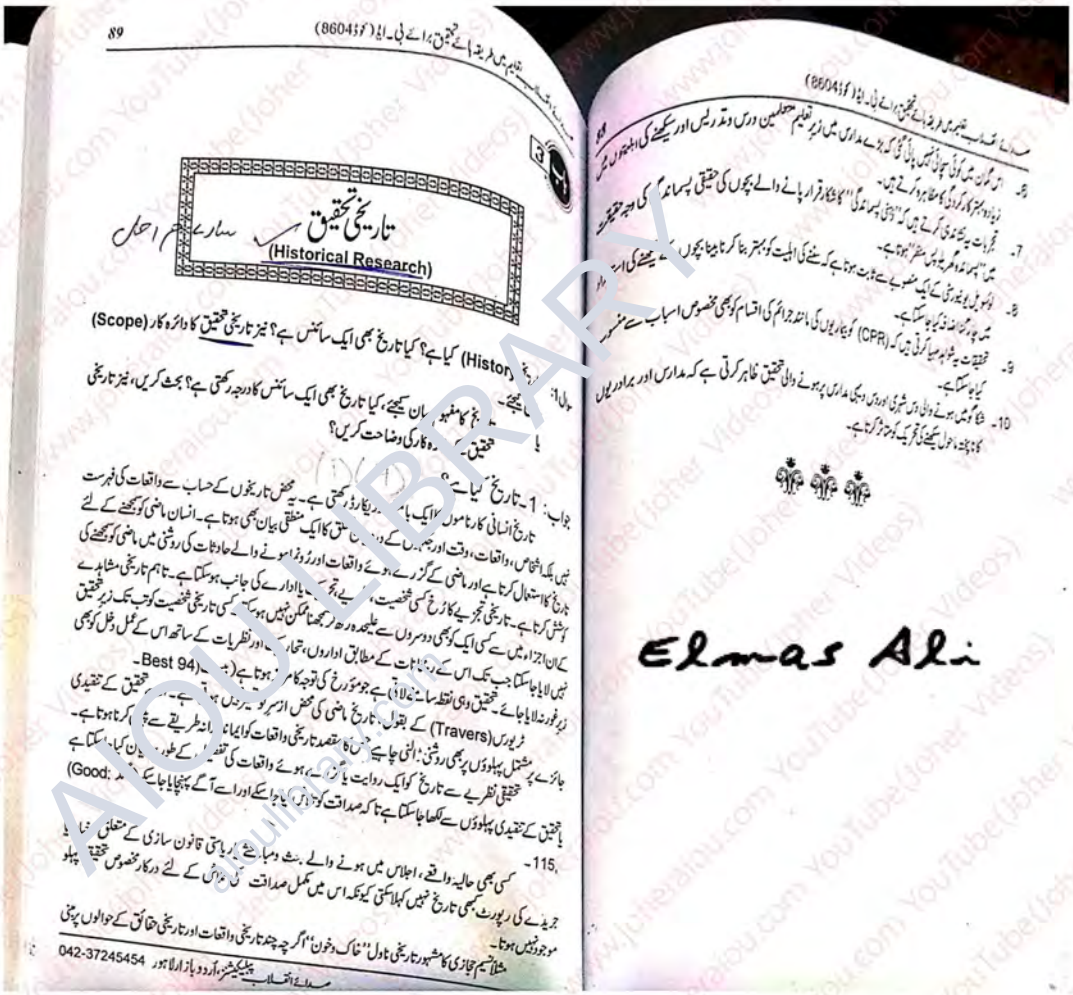

تاریخی تحقیق
(Historical Research)

سوال 1: تاریخ (History) کیا ہے؟ کیا تاریخ بھی ایک سائنس ہے؟ نیز تاریخی تحقیق کا دائرہ کار (Scope) کیجئے۔ تاریخ کا مفہوم بیان کیجئے، کیا تاریخ بھی ایک سائنس کا درجہ رکھتی ہے؟ بحث کریں، نیز تاریخی تحقیق کے دائرہ کار کی وضاحت کریں؟

جواب: 1۔ تاریخ کیا ہے؟

تاریخ انسانی کارناموں کا ایک باقاعدہ ریکارڈ رکھتی ہے۔ یہ محض تاریخوں کے حساب سے واقعات کی فہرست نہیں بلکہ اشخاص، واقعات، وقت اور جگہوں کے درمیان تعلق کا ایک منطقی بیان بھی ہوتا ہے۔ انسان ماضی کو سمجھنے کے لئے تاریخ کا استعمال کرتا ہے اور ماضی کے گزرے ہوئے واقعات اور رونما ہونے والے حادثات کی روشنی میں ماضی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاریخی تجزیے کا رخ کسی شخصیت، تجزیے یا ادارے کی جانب ہو سکتا ہے۔ تاہم تاریخی مشاہدے کے ان اجزاء میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے علیحدہ رکھ کر سمجھنا ممکن نہیں ہو سکتا۔ کسی تاریخی شخصیت کو تب تک زیر تحقیق نہیں لایا جا سکتا جب تک اس کے رجحانات کے مطابق اداروں، تحاریک اور نظریات کے ساتھ اس کے عمل دخل کو بھی زیر غور نہ لایا جائے۔ تحقیق وہی نقطہ سامنے لاتی ہے جو مؤرخ کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے (بیسٹ Best 94)۔

ٹریورس (Travers) کے بقول، تاریخ ماضی کی محض از سر نو تعمیر نہیں ہوتی ہے۔ تحقیق کے تنقیدی جائزے پر مشتمل پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالنی چاہیے جس کا مقصد تاریخی واقعات کو ایماندارانہ طریقے سے پیش کرنا ہوتا ہے۔ تحقیقی نظریے سے تاریخ کو ایک روایت یا گزرے ہوئے واقعات کی تفصیل کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے یا تحقیق کے تنقیدی پہلوؤں سے لکھا جا سکتا ہے تاکہ صداقت کو تلاش کیا جا سکے اور اسے آگے پہنچایا جا سکے (Good: 115)۔

کسی بھی حالیہ واقعے، اجلاس میں ہونے والے بحث و مباحثے یا ریاستی قانون سازی کے متعلق خبر یا جریدے کی رپورٹ کبھی تاریخ نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس میں مکمل صداقت کی تلاش کے لئے درکار مخصوص تحقیقی پہلو موجود نہیں ہوتا۔

مثلاً نسیم حجازی کا مشہور تاریخی ناول "خاک و خون" اگرچہ چند تاریخی واقعات اور تاریخی حقائق کے حوالوں پر مبنی

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com



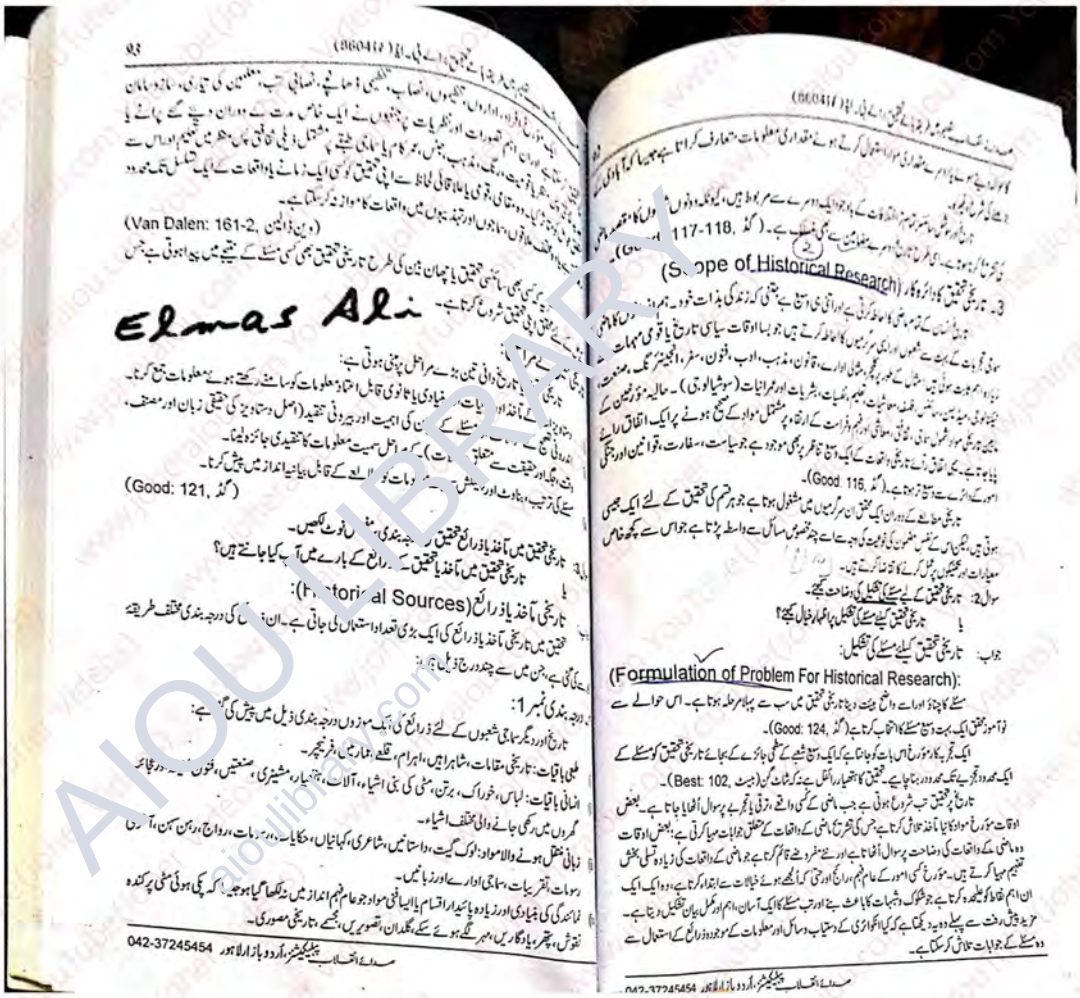

Elmas Ali

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

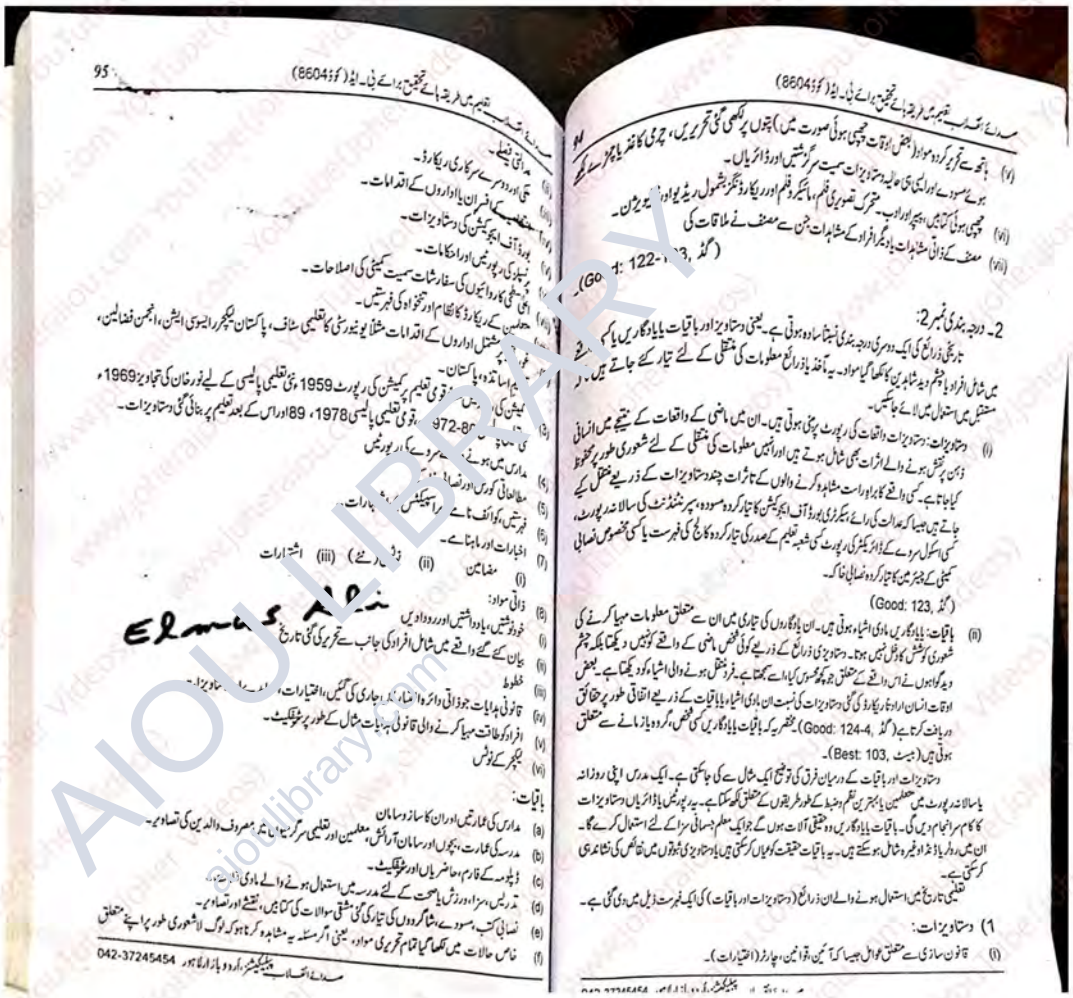

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کیا سوچتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ اپنے آپ کے متعلق شعوری طور پر کیا رائے ظاہر کرتے ہیں۔

تاریخ لکھتے وقت عمومی طور پر مادی یا ٹھوس باقیات سیاسی تاریخ کی بجائے سماجی اور معاشی تاریخ لکھنے میں زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں نیز یہ تاریخ کے توضیحی مراحل کی بجائے تجزیاتی مراحل کے لئے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں۔

کچھ باقیات "یادگاریں" کہلاتی ہیں۔ ان میں باقیات اور دستاویزات دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ صرف نام پہنی قبر کا کتبہ ایک نشانی ہوتی ہے لیکن تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے علاوہ دیگر کی معلومات کے اندراج سے یہ یادگار بن جاتا ہے۔ مدرسہ کی عمارت پر لگا پتھر جو تاریخوں یا تعمیر کی نشاندہی کرتا ہے یا سکول کا رجسٹر باقیات اور دستاویزات دونوں کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔

کسی ایک ہی ماخذ کو مختلف اوقات میں دستاویز یا باقیات کا درجہ دیا جا سکتا ہے جب اسے مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر جب مختلف اشخاص کے لکھے ہوئے خطوط کا مطالعہ ان میں درج پیغام کو سمجھنے کی زبان میں ہونے والی تبدیلیوں کی جانچ پڑتال کے لئے کیا جاتا ہے تو یہ خطوط باقیات کا کام دیتے ہیں لہٰذا انہیں باقیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مؤرخ عوامی تعلیم کے لحاظ سے خط لکھنے والے کے رویے اور خط میں درج پیغام کے حوالے سے اس خط پر تحقیق کرتا ہے تو اس خط کو دستاویز کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ایک پرنٹ کیا ہوا ڈپلومہ، سرٹیفکیٹ یا رپورٹ کارڈ اگر اس پر کسی کا نام وغیرہ درج نہ ہو تو یہ باقیات کہلائے گا لیکن اگر اس پر متعلم کا نام اور اس کی کامیابیاں درج کر دی جائیں تو یہ کسی پیغام کی ترسیل کرے گا اور تب اسے دستاویز کا درجہ دیا جائے گا۔ مدرسہ کی پرانی درسی کتب باقیات کا درجہ رکھتی ہیں کیونکہ ان میں مدرسہ کے طریقہ کار اور تدریسی طریقہ کار سے متعلق ارادتاً یا شعوری طور پر معلومات درج نہیں کی جاتیں، اگرچہ یہ ایک مخصوص وقت تک ان مسائل پر روشنی ڈالتی ہیں۔ کسی متن کے متعلق مصنف کا دیا چہ یا کسی نصاب کے متعلق رائے ایک دستاویزی ذریعہ تصور کی جاتی ہے۔ کسی خاص مدت کے دوران کسی مدرسہ میں استعمال کی جانے والی درسی کتب کے متعلق محقق کی رپورٹ ایک دستاویزی ماخذ ہوگا کیونکہ یہ درسی کتب کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کی ایک شعوری کوشش ہوتی ہے۔

Elmas Ali

درجہ بندی نمبر 3:

تاریخی تحقیق کے نظام میں معلومات جمع کرنے کے تمام ذرائع کو بنیادی اور ثانوی درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بنیادی اور ثانوی ذرائع کی تفصیلات ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

1) **بنیادی ذرائع:** معلومات جمع کرنے کے بنیادی ذرائع اصل دستاویزات یا باقیات ہوتی ہیں۔ واقعے کا پہلا گواہ واقعے اور واقعے کے ماخذ کو استعمال کرنے والے کے درمیان آنے والا چشم دید گواہ (گڈ Good: 126)۔ یہ چشم دید گواہان کے بیانات ہوتے ہیں، یہ واقعات کا حقیقی مشاہدہ کرنے والے یا واقعات میں ملوث افراد کی اطلاعات ہیں۔ (بیسٹ Best: 102)

2) **ثانوی ذرائع:** ثانوی ذرائع کسی واقعے کے متعلق رپورٹر کی مہیا کردہ وہ اطلاعات ہوتی ہیں جن کا اس نے از خود مشاہدہ نہ کیا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ واقعے کے کسی چشم دید گواہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ملا ہو یا اس نے واقعے کے متعلق کسی یعنی شاہد کی لکھی ہوئی تحریر کا مطالعہ کیا ہو۔ لیکن اس کی شہادت واقعے کے چشم دید گواہ یا واقعے میں ملوث فرد کے برابر نہ ہوگی۔ (بیسٹ Best: 82)

ثانوی ذریعے سے لکھنے والا مصنف واقعے کے منظر نامے پر موجود نہیں ہوتا، لیکن وہ رپورٹ مہیا کرتا ہے جو وہاں موجود شخص نے لکھی یا بتائی ہو۔

سوال: بنیادی اور ثانوی ذرائع معلومات میں فرق بیان کریں۔ اپنے جواب کی وضاحت کیلئے مثالیں بھی پیش کریں۔
یا
بنیادی اور ثانوی ذرائع معلومات میں فرق کی وضاحت کیجئے۔ مختلف مثالیں بھی پیش کریں۔

جواب: **بنیادی اور ثانوی ذرائع میں مثالیں:**

(Examples of distinguish/Primary and Secondary Sources):

بنیادی اور ثانوی معلومات:

1) **بنیادی ذرائع:** معلومات جمع کرنے کے بنیادی ذرائع اصل دستاویزات یا باقیات ہوتی ہیں۔ واقعے کا پہلا گواہ، واقعے اور واقعے کے ماخذ کو استعمال کرنے والے کے درمیان آنے والا یعنی شاہد (گڈ Good: 126)۔ یہ یعنی شاہدین کے بیانات ہوتے ہیں، یہ واقعات کا حقیقی مشاہدہ کرنے والے یا واقعات میں ملوث افراد کی اطلاعات ہیں۔ (بیسٹ Best: 102)

2) **ثانوی ذرائع:** ثانوی ذرائع کسی واقعے کے متعلق رپورٹر کی مہیا کردہ اطلاعات ہوتی ہیں جن کا اس نے از خود مشاہدہ نہ کیا ہو سکتا ہے وہ واقعے کے کسی چشم دید گواہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ملا ہو یا اس نے واقعے کے متعلق کسی یعنی شاہد کی لکھی ہوئی تحریر کا مطالعہ کیا ہو۔ لیکن اس کی شہادت واقعے کے چشم دید گواہ یا واقعے میں ملوث فرد کے برابر نہ ہوگی۔ (بیسٹ Best: 82)

ثانوی ذریعے سے لکھنے والا مصنف واقعے کے منظر نامے پر موجود نہیں ہوتا، لیکن وہ رپورٹ مہیا کرتا ہے جو وہاں موجود شخص نے لکھی یا بتائی ہو۔

درج ذیل چند مثالوں میں تحقیق کے لئے معلومات کے ذرائع کے بنیادی اور ثانوی ذرائع میں فرق کی تشریح کی گئی ہے۔

i) سیکرٹری کی میٹنگ کی دستاویزات پرائمری دستاویز ہوتی ہیں، لیکن اس میٹنگ سے متعلق رپورٹر یا ایڈیٹر کی رائے خواہ وہ ملاقات کی تفصیلات پر مبنی ہو، وہ ثانوی ذریعہ ہوگی۔ جان ہاپکنز میڈیکل سکول کے سیکرٹری اور ایڈیٹر دونوں واقعے اور اخبار کا مطالعہ کرنے والے کے درمیان موجود ہوتے ہیں۔ اگر ایڈیٹر ہر براہ راست میں موجود ہو تو اس کی رائے بنیادی ذریعہ ہوگی۔

ii) طلبہ کی عمر، جنس اور جغرافیائی تقسیم کے تجزیے کے لئے مدرسہ کے رجسٹریشن کارڈ ثانوی یا پرائمری حیثیت رکھتے ہیں، جبکہ اسی تجزیے پر مبنی کسی اخبار کی رپورٹ ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔

iii) تدریس کی تاریخ میں لکھی گئی درسی کتب ثانوی ذرائع سمجھے جاتے ہیں، کیونکہ کتابوں کے بہت سے حصے اور ابواب دوسری کتابوں سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ کتابوں میں مہیا کی گئی کسی دوسرے مصنف کی معلومات جو اس کے اپنے مشاہدے پر مشتمل ہوں، بنیادی ذریعے کا کردار ادا کریں گی۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

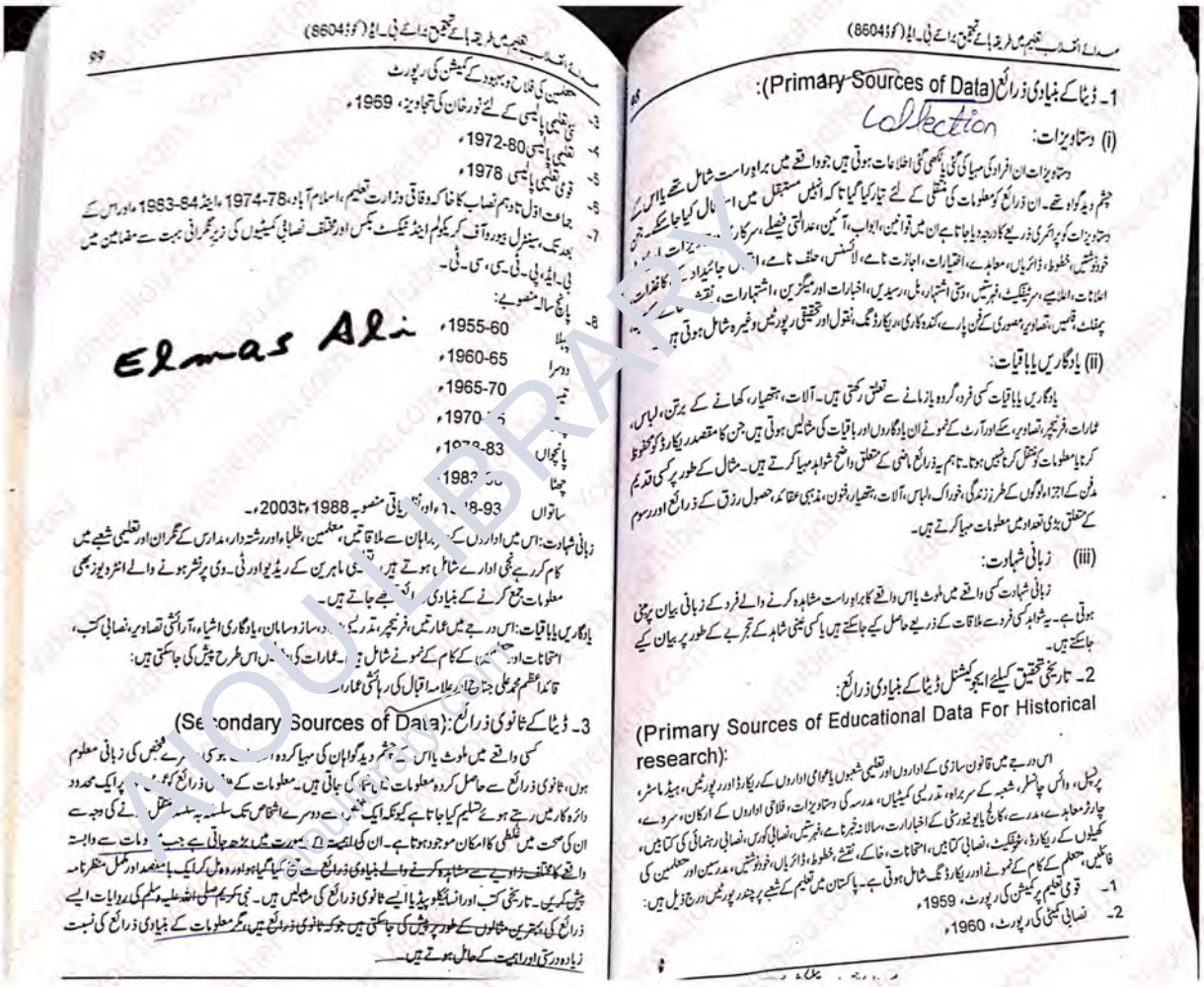

1۔ ڈیٹا کے بنیادی ذرائع (Primary Sources of Data):

Collection

(i) دستاویزات:

دستاویزات ان افراد کی مہیا کی گئی یا لکھی گئی اطلاعات ہوتی ہیں جو واقعے میں براہِ راست شامل تھے یا اس کے چشم دید گواہ تھے۔ ان ذرائع کو معلومات کی منتقلی کے لئے تیار کیا گیا تاکہ انہیں مستقبل میں استعمال کیا جا سکے۔ جن دستاویزات کو پرائمری ذریعے کا درجہ دیا جاتا ہے ان میں قوانین، ابواب، آئین، عدالتی فیصلے، سرکاری [illegible] خودنوشتیں، خطوط، ڈائریاں، معاہدے، اختیارات، اجازت نامے، لائسنس، حلف نامے، [illegible] جائیداد [illegible] کاغذات، اعلانات، اعلامیے، سرٹیفکیٹ، فہرستیں، دستی اشتہار، بل، رسیدیں، اخبارات اور میگزین، اشتہارات، نقشہ [illegible] پمفلٹ، فلمیں، تصاویر، مصوری کے فن پارے، کندہ کاری، ریکارڈنگ، نقول اور تحقیقی رپورٹیں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

(ii) یادگاریں یا باقیات:

یادگاریں یا باقیات کسی فرد، گروہ یا زمانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آلات، ہتھیار، کھانے کے برتن، لباس، عمارات، فرنیچر، تصاویر، سکے اور آرٹ کے نمونے ان یادگاروں اور باقیات کی مثالیں ہوتی ہیں جن کا مقصد ریکارڈ کو محفوظ کرنا یا معلومات کو منتقل کرنا نہیں ہوتا۔ تاہم یہ ذرائع ماضی کے متعلق واضح شواہد مہیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی قدیم مدفن کے اجزاء لوگوں کے طرزِ زندگی، خوراک، لباس، آلات، ہتھیار، فنون، مذہبی عقائد، حصول رزق کے ذرائع اور رسوم کے متعلق بڑی تعداد میں معلومات مہیا کرتے ہیں۔

(iii) زبانی شہادت:

زبانی شہادت کسی واقعے میں ملوث یا اس واقعے کا براہِ راست مشاہدہ کرنے والے فرد کے زبانی بیان پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ شواہد کسی فرد سے ملاقات کے ذریعے حاصل کیے جا سکتے ہیں یا کسی عینی شاہد کے تجربے کے طور پر بیان کیے جا سکتے ہیں۔

2۔ تاریخی تحقیق کیلئے ایجوکیشنل ڈیٹا کے بنیادی ذرائع:

(Primary Sources of Educational Data For Historical research):

اس درجے میں قانون سازی کے اداروں اور تعلیمی شعبوں یا عوامی اداروں کے ریکارڈ اور رپورٹیں، ہیڈ ماسٹر، پرنسپل، وائس چانسلر، شعبہ کے سربراہ، تدریسی کمیٹیاں، مدرسہ کی دستاویزات، فلاحی اداروں کے ارکان، سروے، چارٹر معاہدے، مدرسے، کالج یا یونیورسٹی کے اخبارات، سالانہ خبرنامے، فہرستیں، نصابی کورس، نصابی رہنمائی کی کتابیں، کھیلوں کے ریکارڈ، سرٹیفکیٹ، نصابی کتابیں، امتحانات، خاکے، نقشے، خطوط، ڈائریاں، خودنوشتیں، مدرسین اور متعلمین کی فائلیں، متعلم کے کام کے نمونے اور ریکارڈنگ شامل ہوتی ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے شعبے پر چند رپورٹیں درج ذیل ہیں:

1۔ قومی تعلیم پر کمیشن کی رپورٹ، 1959ء
2۔ نصابی کمیٹی کی رپورٹ، 1960ء

متعلمین کی فلاح و بہبود کے کمیشن کی رپورٹ

3۔ نئی تعلیمی پالیسی کے لئے نور خان کی تجاویز، 1969ء
4۔ تعلیمی پالیسی 1972-80ء
5۔ قومی تعلیمی پالیسی 1978ء
6۔ جماعت اول تا دہم نصاب کا خاکہ وفاقی وزارت تعلیم، اسلام آباد، 1974-78ء اینڈ 1983-84ء اور اس کے
7۔ بعد تک، سینٹرل بیورو آف کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بکس اور مختلف نصابی کمیٹیوں کی زیرِ نگرانی بہت سے مضامین میں بی۔ایڈ، پی۔ٹی۔سی، سی۔ٹی۔
8۔ پانچ سالہ منصوبے:

Elmas Ali

پہلا	1955-60ء
دوسرا	1960-65ء
تیسرا	1965-70ء
چوتھا	1970-[illegible]ء
پانچواں	1978-83ء
چھٹا	1983-[illegible]
ساتواں	1988-93ء اور نظریاتی منصوبہ 1988ء تا 2003ء۔

زبانی شہادت: اس میں اداروں کے سربراہان سے ملاقاتیں، معلمین، طلباء اور رشتہ دار، مدارس کے نگران اور تعلیمی شعبے میں کام کر رہے نجی ادارے شامل ہوتے ہیں۔ تعلیمی ماہرین کے ریڈیو اور ٹی۔وی پر نشر ہونے والے انٹرویوز بھی معلومات جمع کرنے کے بنیادی ذرائع سمجھے جاتے ہیں۔

یادگاریں یا باقیات: اس درجے میں عمارتیں، فرنیچر، تدریسی [illegible]، ساز و سامان، یادگاری اشیاء، آرائشی تصاویر، نصابی کتب، امتحانات اور متعلمین کے کام کے نمونے شامل ہیں۔ عمارات کی [illegible] اس طرح پیش کی جا سکتی ہیں:
قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال کی رہائشی عمارات

3۔ ڈیٹا کے ثانوی ذرائع: (Secondary Sources of Data)

کسی واقعے میں ملوث یا اس کے چشم دید گواہان کی مہیا کردہ [illegible] جو کسی دوسرے شخص کی زبانی معلوم ہوں، ثانوی ذرائع سے حاصل کردہ معلومات میں شمار کی جاتی ہیں۔ معلومات کے ثانوی ذرائع کو عموماً ایک محدود دائرہ کار میں رہتے ہوئے تسلیم کیا جاتا ہے کیونکہ ایک شخص سے دوسرے اشخاص تک سلسلہ بہ سلسلہ منتقل ہونے کی وجہ سے ان کی صحت میں غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ ان کی اہمیت [illegible] صورت میں بڑھ جاتی ہے جب معلومات سے وابستہ واقعے کا مختلف زاویے سے مشاہدہ کرنے والے بنیادی ذرائع سے جمع کیا گیا ہو اور وہ مل کر ایک بامقصد اور مکمل منظر نامہ پیش کریں۔ تاریخی کتب اور انسائیکلوپیڈیا ایسے ثانوی ذرائع کی مثالیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات ایسے ذرائع کی بہترین مثالوں کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں جو کہ ثانوی ذرائع ہیں، مگر معلومات کے بنیادی ذرائع کی نسبت زیادہ درستی اور اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

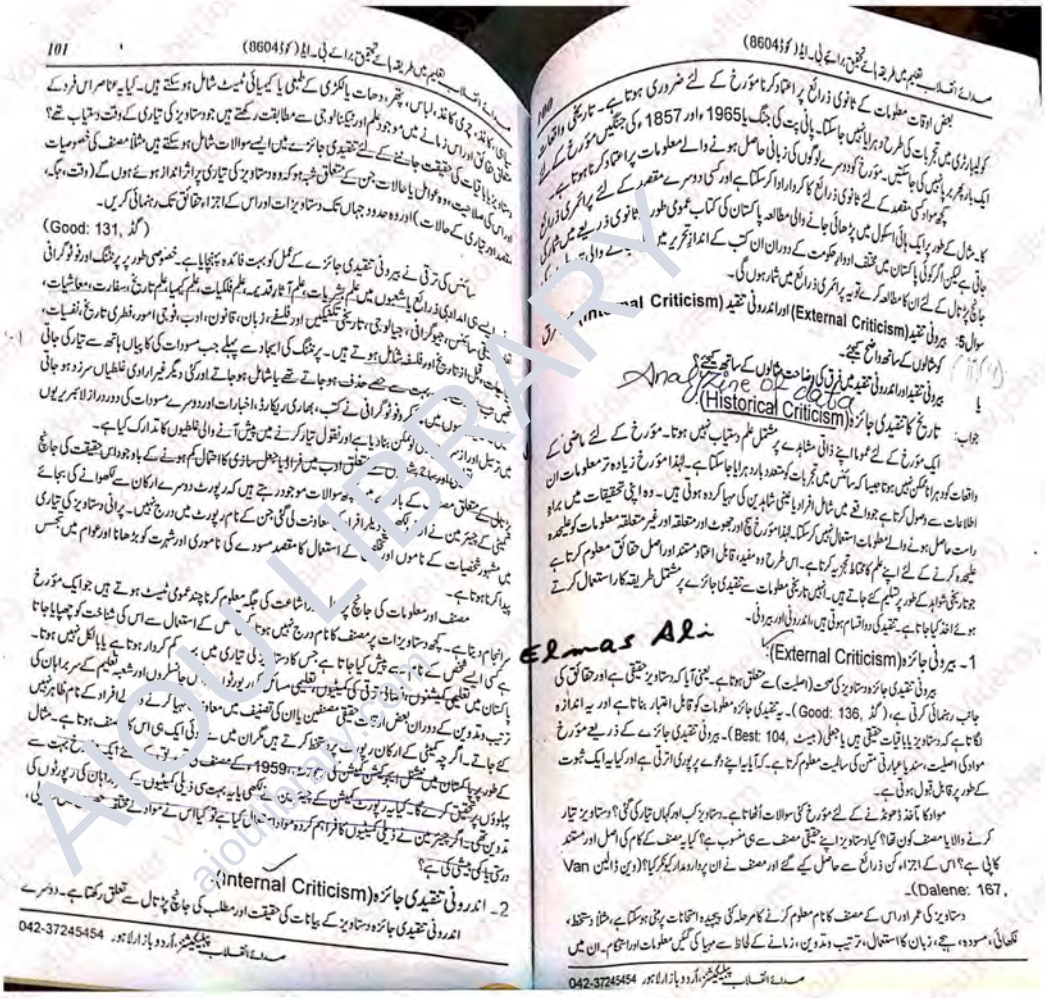

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

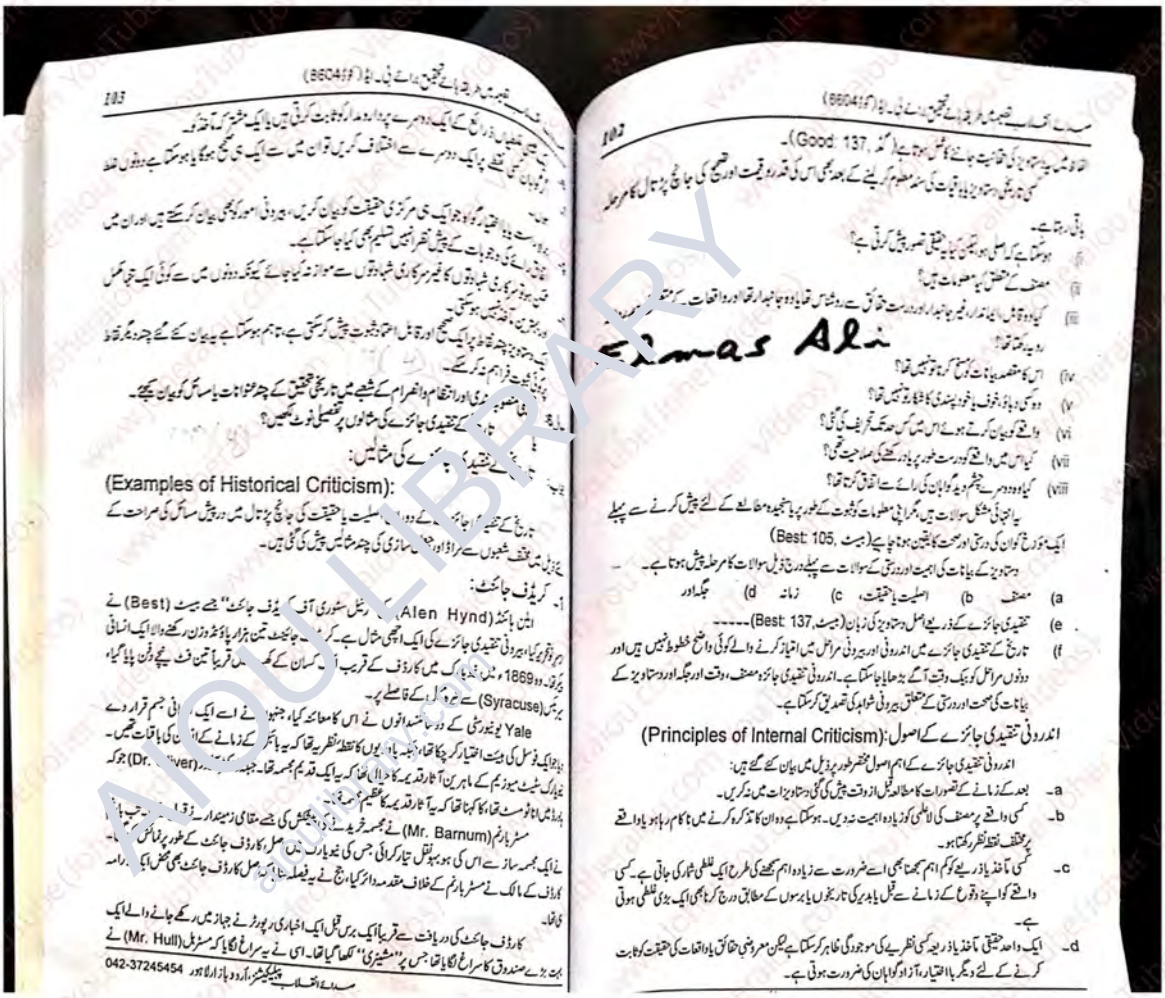

الفاظ میں یہ دستاویز کی حقانیت جاننے کا شامل ہوتا ہے (گڈ, Good: 137)۔

کسی تاریخی دستاویز یا باقیات کی سند معلوم کر لینے کے بعد بھی اس کی قدر و قیمت اور تصحیح کی جانچ پڑتال کا مرحلہ باقی رہتا ہے۔

i) ہو سکتا ہے کہ اصل ہو لیکن کیا یہ حقیقی تصور پیش کرتی ہے؟

ii) مصنف کے متعلق کیا معلومات ہیں؟

iii) کیا وہ قابل ایماندار، غیر جانبدار اور درست حقائق سے روشناس تھا یا وہ جانبدار تھا اور واقعات کے متعلق [illegible] رویہ رکھتا تھا؟

iv) اس کا مقصد بیانات کو مسخ کرنا تو نہیں تھا؟

v) وہ کسی دباؤ، خوف یا خود پسندی کا شکار تو نہیں تھا؟

vi) واقعے کو بیان کرتے ہوئے اس میں کس حد تک تحریف کی گئی؟

vii) کیا اس میں واقعے کو درست طور پر یاد رکھنے کی صلاحیت تھی؟

viii) کیا وہ دوسرے چشم دید گواہان کی رائے سے اتفاق کرتا تھا؟

یہ انتہائی مشکل سوالات ہیں، مگر اپنی معلومات کو ثبوت کے طور پر یا سنجیدہ مطالعے کے لئے پیش کرنے سے پہلے ایک مؤرخ کو ان کی درستی اور صحت کا یقین ہونا چاہیے (بیسٹ, Best: 105)

دستاویز کے بیانات کی اہمیت اور درستی کے سوالات سے پہلے درج ذیل سوالات کا مرحلہ پیش ہوتا ہے۔

a) مصنف b) اصلیت یا حقیقت، c) زمانہ d) جگہ اور

e) تنقیدی جائزے کے ذریعے اصل دستاویز کی زبان (بیسٹ, Best: 137)-----

f) تاریخ کے تنقیدی جائزے میں اندرونی اور بیرونی مراحل میں امتیاز کرنے والے کوئی واضح خطوط نہیں ہیں اور دونوں مراحل کو بیک وقت آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اندرونی تنقیدی جائزہ مصنف، وقت اور جگہ اور دستاویز کے بیانات کی صحت اور درستی کے متعلق بیرونی شواہد کی تصدیق کر سکتا ہے۔

اندرونی تنقیدی جائزے کے اصول: (Principles of Internal Criticism)

اندرونی تنقیدی جائزے کے اہم اصول مختصر طور پر ذیل میں بیان کئے گئے ہیں:

a۔ بعد کے زمانے کے تصورات کا مطالعہ قبل از وقت پیش کی گئی دستاویزات میں نہ کریں۔

b۔ کسی واقعے پر مصنف کی لاعلمی کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔ ہو سکتا ہے وہ ان کا تذکرہ کرنے میں ناکام رہا ہو یا واقعے پر مختلف نقطہ نظر رکھتا ہو۔

c۔ کسی مآخذ یا ذریعے کو کم اہم سمجھنا بھی اسے ضرورت سے زیادہ اہم سمجھنے کی طرح ایک غلطی شمار کی جاتی ہے۔ کسی واقعے کو اپنے وقوع کے زمانے سے قبل یا بدیر کی تاریخوں یا برسوں کے مطابق درج کرنا بھی ایک بڑی غلطی ہوتی ہے۔

d۔ ایک واحد حقیقی مآخذ یا ذریعہ کسی نظریے کی موجودگی ظاہر کر سکتا ہے لیکن معروضی حقائق یا واقعات کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے دیگر با اختیار، آزاد گواہان کی ضرورت ہوتی ہے۔

[illegible] ذرائع کے ایک دوسرے پر دارومدار کو ثابت کرتی ہیں یا ایک مشترکہ مآخذ کو۔

[illegible] کسی نقطے پر ایک دوسرے سے اختلاف کریں تو ان میں سے ایک ہی صحیح ہوگا یا ہو سکتا ہے دونوں غلط [illegible]

[illegible] اختیار گواہ جو ایک ہی مرکزی حقیقت کو بیان کریں، بیرونی امور کو بھی بیان کر سکتے ہیں اور ان میں [illegible] کی وجوہات کے پیش نظر انہیں تسلیم بھی کیا جا سکتا ہے۔

[illegible] سرکاری شہادتوں کا غیر سرکاری شہادتوں سے موازنہ کیا جائے کیونکہ دونوں میں سے کوئی ایک تنہا مکمل [illegible] نہیں ہو سکتی۔

[illegible] چند نقاط پر ایک صحیح اور قابل اعتماد ثبوت پیش کر سکتی ہے، تاہم ہو سکتا ہے یہ بیان کئے گئے چند دیگر نقاط [illegible] ثبوت فراہم نہ کر سکے۔

[illegible] منصوبہ بندی اور انتظام و انصرام کے شعبے میں تاریخی تحقیق کے چند عنوانات یا مسائل کو بیان کیجئے۔

[illegible] کے تنقیدی جائزے کی مثالوں پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

[illegible] کے تنقیدی جائزے کی مثالیں: (Examples of Historical Criticism):

تاریخ کے تنقیدی جائزے کے دوران اصلیت یا حقیقت کی جانچ پڑتال میں درپیش مسائل کی صراحت کے لئے ذیل میں مختلف شعبوں سے مراد اور [illegible] سازی کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

1۔ کریڈف جائنٹ:

ایلن ہائنڈ (Alen Hynd) [illegible] رینل سٹوری آف کریڈف جائنٹ" جسے بیسٹ (Best) نے [illegible] کیا، بیرونی تنقیدی جائزے کی ایک اچھی مثال ہے۔ کریڈف جائنٹ تین ہزار پاؤنڈ وزن رکھنے والا ایک انسانی [illegible] 1869ء میں [illegible] کے قریب [illegible] کسان کے کھیت میں قریباً تین فٹ نیچے دفن پایا گیا، [illegible] (Syracuse) سے [illegible] کے فاصلے پر۔

Yale یونیورسٹی کے دو سائنسدانوں نے اس کا معائنہ کیا، جنہوں نے اسے ایک [illegible] جسم قرار دے [illegible] ایک فوسل کی ہیئت اختیار کر چکا تھا، جبکہ [illegible] کا نقطہ نظر یہ تھا کہ یہ بائبل کے زمانے کے [illegible] کی باقیات تھیں۔ [illegible] میوزیم کے ماہرین آثار قدیمہ کا خیال تھا کہ یہ ایک قدیم مجسمہ تھا۔ جبکہ [illegible] (Dr. [illegible]ver) جو کہ [illegible] میں اناٹومسٹ تھا، کا کہنا تھا کہ یہ آثار قدیمہ کا عظیم مجسمہ [illegible]

مسٹر بارنم (Mr. Barnum) نے مجسمہ خریدنے کی پیشکش کی جسے مقامی زمیندار نے [illegible] نے ایک مجسمہ ساز سے اس کی ہو بہو نقل تیار کرائی جس کی نیویارک میں اصل کارڈف جائنٹ کے طور پر نمائش [illegible] کارڈف کے مالک نے مسٹر بارنم کے خلاف مقدمہ دائر کیا، جج نے یہ فیصلہ سنایا کہ اصل کارڈف جائنٹ بھی محض ایک [illegible] ہی تھا۔

کارڈف جائنٹ کی دریافت سے قریباً ایک برس قبل ایک اخباری رپورٹر نے جہاز میں رکھے جانے والے ایک بہت بڑے صندوق کا سراغ لگایا تھا جس پر "مشینری" لکھا گیا تھا۔ اسی نے یہ سراغ لگایا کہ مسٹر ہل (Mr. Hull) نے

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

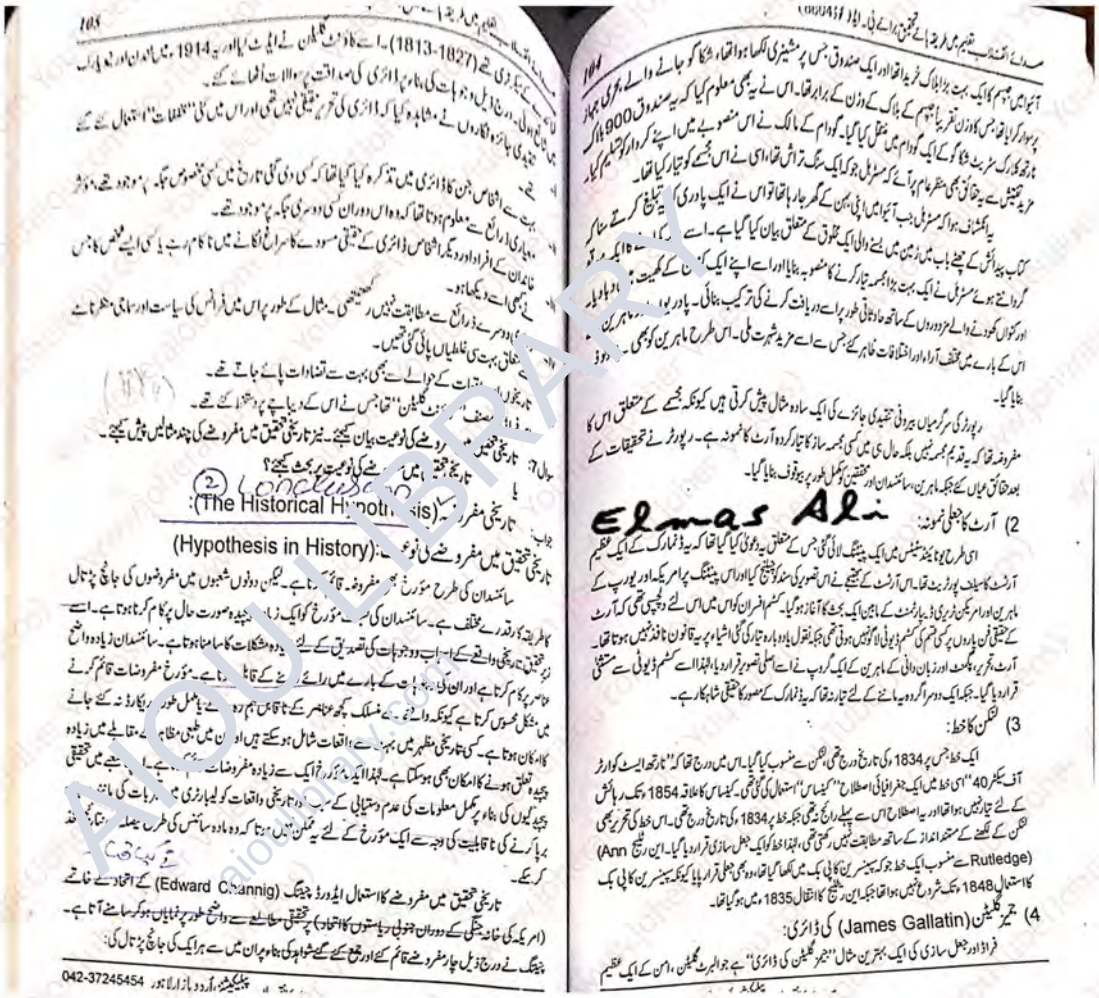

آئیوا میں جپسم کا ایک بہت بڑا بلاک خریدا تھا اور ایک صندوق جس پر مشینری لکھا ہوا تھا، شکاگو جانے والے بحری جہاز پر سوار کرایا تھا جس کا وزن تقریباً جپسم کے بلاک کے وزن کے برابر تھا۔ اس نے یہ بھی معلوم کیا کہ یہ صندوق 900 بلاک نارتھ کلارک سٹریٹ شکاگو کے ایک گودام میں منتقل کیا گیا۔ گودام کے مالک نے اس منصوبے میں اپنے کردار کو تسلیم کیا۔ مزید تفتیش سے یہ حقائق بھی منظر عام پر آئے کہ مسٹر ہل جو کہ ایک سنگ تراش تھا، اسی نے اس مجسمے کو تیار کیا تھا۔

یہ انکشاف ہوا کہ مسٹر ہل جب آئیوا میں اپنی بہن کے گھر جا رہا تھا تو اس نے ایک پادری کو یہ تبلیغ کرتے سنا کہ کتاب پیدائش کے چھٹے باب میں زمین میں بسنے والی ایک مخلوق کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اسے [illegible] گردانتے ہوئے مسٹر ہل نے ایک بہت بڑا مجسمہ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا اور اسے اپنے ایک [illegible] کے کھیت [illegible] اور کنواں کھودنے والے مزدوروں کے ساتھ حادثاتی طور پر اسے دریافت کرنے کی ترکیب بنائی۔ پادریوں [illegible] ماہرین [illegible] اس کے بارے میں مختلف آراء اور اختلافات ظاہر کئے جس سے اسے مزید شہرت ملی۔ اس طرح ماہرین کو بھی [illegible] بنایا گیا۔

رپورٹر کی سرگرمیاں بیرونی تنقیدی جائزے کی ایک سادہ مثال پیش کرتی ہیں کیونکہ مجسمے کے متعلق اس کا مفروضہ تھا کہ یہ قدیم مجسمہ نہیں بلکہ حال ہی میں کسی مجسمہ ساز کا تیار کردہ آرٹ کا نمونہ ہے۔ رپورٹر نے تحقیقات کے بعد حقائق عیاں کئے جبکہ ماہرین، سائنسدان اور محققین کو مکمل طور پر بیوقوف بنایا گیا۔

Elmas Ali

2) آرٹ کا جعلی نمونہ:

اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹس میں ایک پینٹنگ لائی گئی جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ ڈنمارک کے ایک عظیم آرٹسٹ کا سیلف پورٹریٹ تھا۔ اس آرٹسٹ کے بھتیجے نے اس تصویر کی سند کو چیلنج کیا اور اس پینٹنگ پر امریکہ اور یورپ کے ماہرین اور امریکن ٹریری ڈیپارٹمنٹ کے مابین ایک بحث کا آغاز ہو گیا۔ کسٹم افسران کو اس میں اس لئے دلچسپی تھی کہ آرٹ کے حقیقی فن پاروں پر کسی قسم کی کسٹم ڈیوٹی لاگو نہیں ہوتی تھی جبکہ نقول یا دوبارہ تیار کی گئی اشیاء پر یہ قانون نافذ نہیں ہوتا تھا۔ آرٹ، تحریر، پگمنٹ اور زبان دانی کے ماہرین کے ایک گروپ نے اسے اصلی تصویر قرار دیا، لہٰذا اسے کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ جبکہ ایک دوسرا گروہ یہ ماننے کے لئے تیار نہ تھا کہ یہ ڈنمارک کے مصور کا حقیقی شاہکار ہے۔

3) لنکن کا خط:

ایک خط جس پر 1834ء کی تاریخ درج تھی، لنکن سے منسوب کیا گیا۔ اس میں درج تھا کہ "نارتھ ایسٹ کوارٹر آف سیکٹر 40" اسی خط میں ایک جغرافیائی اصطلاح "کینساس" استعمال کی گئی تھی۔ کینساس کا علاقہ 1854ء تک رہائش کے لئے تیار نہیں ہوا تھا اور یہ اصطلاح اس سے پہلے رائج نہ تھی جبکہ خط پر 1834ء کی تاریخ درج تھی۔ اس خط کی تحریر بھی لنکن کے لکھنے کے مستند انداز کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی تھی، لہٰذا خط کو ایک جعل سازی قرار دیا گیا۔ این رٹلیج (Ann Rutledge) سے منسوب ایک خط جو کہ سپینسرین کاپی بک میں لکھا گیا تھا، وہ بھی جعلی قرار پایا کیونکہ سپینسرین کاپی بک کا استعمال 1848ء تک شروع نہیں ہوا تھا جبکہ این رٹلیج کا انتقال 1835ء میں ہو گیا تھا۔

4) جیمز گلیٹن (James Gallatin) کی ڈائری:

فراڈ اور جعل سازی کی ایک بہترین مثال "جیمز گلیٹن کی ڈائری" ہے جو البرٹ گلیٹن، امن کے ایک عظیم

[illegible] (1813-1827)۔ اسے کاؤنٹ گلیٹن نے ایڈٹ کیا اور یہ 1914ء میں لندن اور نیویارک [illegible] درج ذیل وجوہات کی بناء پر ڈائری کی صداقت پر سوالات اٹھائے گئے۔

[illegible] تنقیدی جائزہ نگاروں نے مشاہدہ کیا کہ ڈائری کی تحریر حقیقی نہیں تھی اور اس میں کئی "مخففات" استعمال کئے گئے تھے۔

[illegible] بہت سے اشخاص جن کا ڈائری میں تذکرہ کیا گیا تھا کہ کسی دی گئی تاریخ میں کسی مخصوص جگہ پر موجود تھے، مؤثر معیاری ذرائع سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس دوران کسی دوسری جگہ پر موجود تھے۔

[illegible] خاندان کے افراد اور دیگر اشخاص ڈائری کے حقیقی مسودے کا سراغ لگانے میں ناکام رہے یا کسی ایسے شخص کا جس نے کبھی اسے دیکھا ہو۔

[illegible] دوسرے ذرائع سے مطابقت نہیں رکھتی تھی۔ مثال کے طور پر اس میں فرانس کی سیاست اور سماجی منظر نامے [illegible] متعلق بہت سی غلطیاں پائی گئی تھیں۔

[illegible] تاریخوں [illegible] کے حوالے سے بھی بہت سے تضادات پائے جاتے تھے۔

[illegible] مصنف [illegible] گلیٹن" تھا جس نے اس کے دیباچے پر دستخط کئے تھے۔

سوال 7: تاریخی تحقیق میں مفروضے کی نوعیت بیان کیجئے۔ نیز تاریخی تحقیق میں مفروضے کی چند مثالیں پیش کیجئے۔

یا تاریخی تحقیق میں مفروضے کی نوعیت پر بحث کیجئے؟

جواب: تاریخی مفروضہ (The Historical Hypothesis):

تاریخی تحقیق میں مفروضے کی نوعیت (Hypothesis in History):

سائنسدان کی طرح مؤرخ بھی مفروضہ قائم کرتا ہے۔ لیکن دونوں شعبوں میں مفروضوں کی جانچ پڑتال کا طریقہ کار قدرے مختلف ہے۔ سائنسدان کی طرح مؤرخ کو ایک زیادہ پیچیدہ صورت حال پر کام کرنا ہوتا ہے۔ اسے زیر تحقیق تاریخی واقعے کے اسباب و وجوہات کی تصدیق کے لئے زیادہ مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ سائنسدان زیادہ واضح عناصر پر کام کرتا ہے اور ان کی [illegible] کے بارے میں رائے [illegible] کے قابل [illegible] ہے۔ مؤرخ مفروضات قائم کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے کیونکہ واقعے کے منسلک کچھ عناصر کے ناقابل فہم رہنے یا مکمل طور پر ریکارڈ نہ کئے جانے کا امکان ہوتا ہے۔ کسی تاریخی مظہر میں بہت سے واقعات شامل ہو سکتے ہیں اور ان میں طبعی مظاہر کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ تعلق ہونے کا امکان بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ایک مؤرخ ایک سے زیادہ مفروضات [illegible] ہے۔ [illegible] شعبے میں تحقیقی پیچیدگیوں کی بناء پر مکمل معلومات کی عدم دستیابی کے سبب اور تاریخی واقعات کو لیبارٹری میں تجربات کی مانند برپا کرنے کی ناقابلیت کی وجہ سے ایک مؤرخ کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ مادہ سائنس کی طرح فیصلہ کا [illegible] کر سکے۔

تاریخی تحقیق میں مفروضے کا استعمال ایڈورڈ چیننگ (Edward Channig) کے اتحاد کے خاتمے (امریکہ کی خانہ جنگی کے دوران جنوبی ریاستوں کا اتحاد) پر تحقیقی مطالعے سے واضح طور پر نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ چیننگ نے درج ذیل چار مفروضے قائم کئے اور جمع کئے گئے شواہد کی بناء پر ان میں سے ہر ایک کی جانچ پڑتال کی:

پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

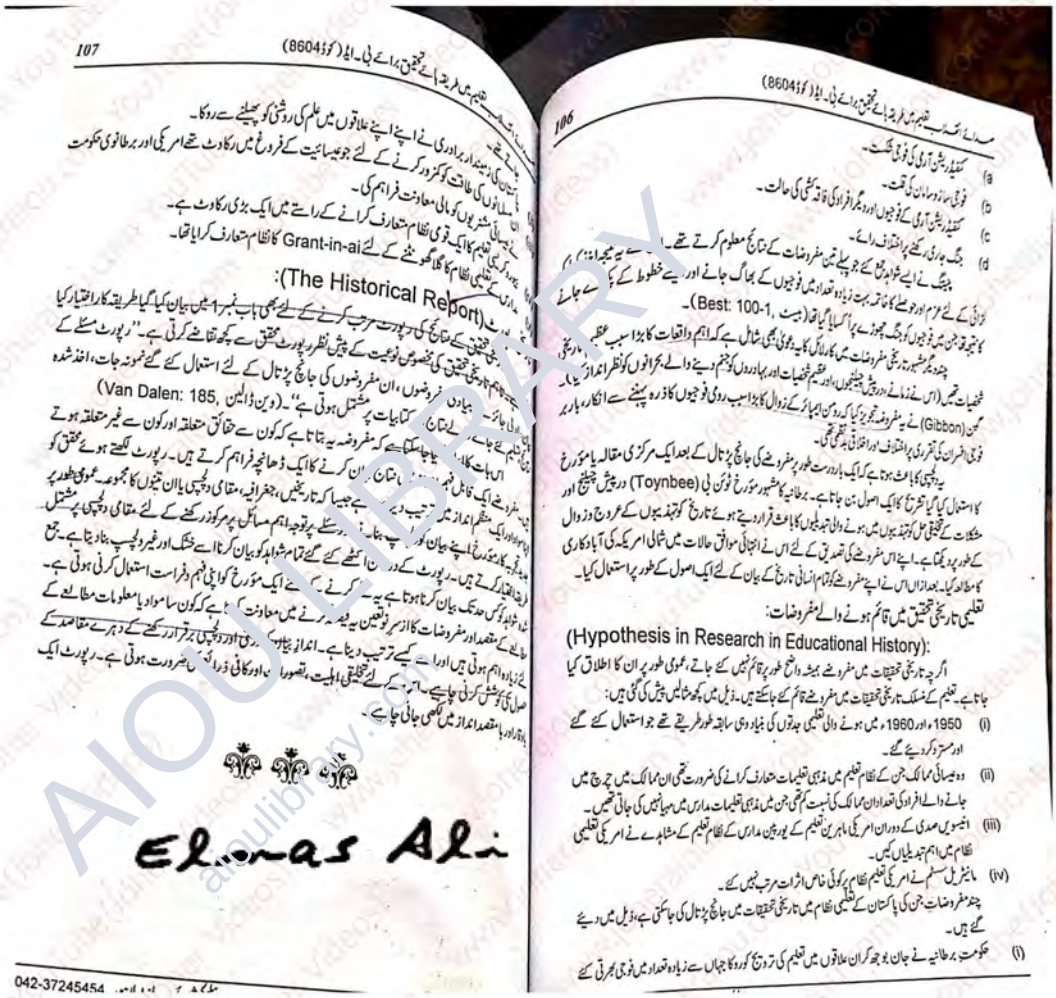

106

تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

a) سٹینڈرڈ سکیل آرمی کی فوجی طاقت۔
b) فوجی ساز و سامان کی قوت۔
c) سٹینڈرڈ سکیل آرمی کے فوجیوں اور ہمراہ افراد کی فاقہ کشی کی حالت۔
d) جنگ جاری رکھنے پر اختلاف رائے۔

پیٹگ نے ایسے شواہد جمع کئے جو پہلے تین مفروضات کے نتائج معلوم کرتے تھے۔ ا[illegible] یہ میجر (ریٹائرڈ) ہ[illegible] سے جائے ٹرائی کے لئے لازم ہو جو حملے کا ماتحت بہت زیادہ تعداد میں فوجیوں کے بھاگ جانے اور بے خطوط کے پکا (Best: 100-1)۔

کا نتیجہ تو جن میں فوجیوں کو جنگ چھوڑنے پر اکسایا گیا تھا (بیت 1-100)۔

چند دیگر مشہور تاریخی مفروضات میں کارلائل کا یہ دعویٰ بھی شامل ہے کہ اہم واقعات کا بڑا سبب عظیم [illegible] شخصیات تھیں (اس نے زمانے اور دیش بیتیوں اور عظیم شخصیات اور بہادروں کو ختم دینے والے، جرأتوں کو نظر انداز کیا۔ گبن (Gibbon) نے یہ مفروضہ تجویز کیا کہ رومن ایمپائر کے زوال کا بڑا سبب رومی فوجیوں کا زرہ پہننے سے انکار و بار بر فوجی افسران کی تقرری پر اختلاف اور اختلاف پیدا کی تھی۔

یہ دلچسپی کا باعث ہوتا ہے کہ ایک بار درست طور پر مفروضے کی جانچ پڑتال کے بعد ایک مرکزی مقالہ یا مؤرخ کا استعمال کیا گیا تشریح کا ایک اصول بن جاتا ہے۔ برطانیہ کا مشہور مؤرخ ٹوئن بی (Toynbee) درپیش چیلنج اور مشکلات کے تحقیقی حل کو تہذیبوں میں ہونے والی تبدیلیوں کا باعث قرار دیتے ہوئے تاریخ کو تہذیبوں کے عروج و زوال کے طور پر دیکھا ہے۔ اپنے اس مفروضے کی تصدیق کے لئے اس نے انتہائی مواقف حالات میں شمالی امریکہ کی آبادکاری کا مطالعہ کیا۔ بعد ازاں اس نے اپنے مفروضے کو تمام انسانی تاریخ کے بیان کے لئے ایک اصول کے طور پر استعمال کیا۔

تعلیمی تاریخی تحقیق میں قائم ہونے والے مفروضات:
(Hypothesis in Research in Educational History):

اگرچہ تاریخی تحقیقات میں مفروضے ہمیشہ واضح طور پر قائم نہیں کئے جاتے، عمومی طور پر ان کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ تعلیم کے مسلک تاریخی تحقیقات میں مفروضے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ مثالیں پیش کی گئی ہیں:

(i) 1950ء اور 1960ء میں ہونے والی تعلیمی جدتوں کی بنیاد وسیع سابقہ طور طریقے تھے جو استعمال کئے گئے اور مسترد کر دیئے گئے۔

(ii) وہ عیسائی ممالک جن کے نظام تعلیم میں مذہبی تعلیمات متعارف کرانے کی ضرورت تھی ان ممالک میں چرچ میں جانے والے افراد کی تعداد ان ممالک کی نسبت کم تھی جن میں مذہبی تعلیمات مدارس میں مہیا نہیں کی جاتی تھیں۔

(iii) انیسویں صدی کے دوران امریکی ماہرین تعلیم کے یورپین مدارس کے نظام تعلیم کے مشاہدے نے امریکی تعلیمی نظام میں اہم تبدیلیاں کیں۔

(iv) مانیٹریل سسٹم نے امریکی تعلیم نظام پر کوئی خاص اثرات مرتب نہیں کئے۔

چند مفروضات جن کی پاکستان کے تعلیمی نظام میں تاریخی تحقیقات میں جانچ پڑتال کی جا سکتی ہے، ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

(i) حکومت برطانیہ نے جان بوجھ کر ان علاقوں میں تعلیم کی ترویج کو روکا جہاں سے زیادہ تعداد میں فوجی بھرتی کئے

107

تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

[illegible] زمینداروں نے اپنے اپنے علاقوں میں علم کی روشنی کو پھیلنے سے روکا۔
[illegible] تعلیم کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے جو سیاسیت کے فروغ میں رکاوٹ تھے امریکی اور برطانوی حکومت [illegible] مسلمانوں کو مالی معاونت فراہم کی۔
[illegible] تعلیمی مشنریوں کو مالی معاونت متعارف کرانے کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔
[illegible] تعلیم کا ایک قومی نظام متعارف کرانے کے لئے Grant-in-ai کا نظام متعارف کرایا تھا۔

(The Historical Report):

[illegible] تحقیق کے نتائج کی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے بھی باب نمبر 1 میں بیان کیا گیا طریقہ کار اختیار کیا [illegible] تحقیق کی خصوصی نوعیت کے پیش نظر رپورٹ محقق سے کچھ تقاضے کرتی ہے۔ "رپورٹ مسئلے کے [illegible] مفروضوں، ان مفروضوں کی جانچ پڑتال کے لئے استعمال کئے گئے نمونہ جات، اخذ شدہ [illegible] بیانات پر مشتمل ہوتی ہے"۔ (وین ڈالین Van Dalen: 185,)

[illegible] اس بات کا [illegible] کہ مفروضہ یہ بتاتا ہے کہ کون سے حقائق متعلقہ اور کون سے غیر متعلقہ ہوتے [illegible] مفروضے ایک فاضل فہم [illegible] ہے جیسا کہ تاریخیں، جغرافیہ، مقامی دلچسپی یا ان تینوں کا مجموعہ۔ عمومی طور پر [illegible] ایک منظم انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ [illegible] پر توجہ اہم مسائل پر مرکوز رکھنے کے لئے مقامی دلچسپی پر مشتمل [illegible] مؤرخ اپنے بیان کو [illegible] کرنے [illegible] ایک مؤرخ کو اپنی فہم و فراست استعمال کرنی ہوتی ہے۔ جمع [illegible] کرنے [illegible] کرتا ہوتا ہے یہ [illegible] کرنے میں معاونت [illegible] ہے کہ کون سا مواد یا معلومات مطالعے کے [illegible] مقصد اور مفروضات کا اثر نتائج پر [illegible] ہے۔ اندازِ بیان [illegible] کیسے ترتیب دینا ہے۔ اندازِ بیان [illegible] اور دلچسپی برقرار رکھنے کے دہرے مقاصد کے [illegible] زیادہ اہم ہوتی ہیں اور اسے [illegible] اور کافی ذرائع [illegible] ضرورت ہوتی ہے۔ رپورٹ ایک [illegible] اصول کی پوشش کرنی چاہیے۔ اس کے لئے تخلیقی اہلیت، تصور [illegible] اور بامقصد انداز میں لکھی جانی چاہیے۔

Elyas Ali

042-37245454

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



باب 4

Elmas Ali

آزمائشی یا تجرباتی تحقیق
(Experimental Research)

سوال 1: تجربہ (Experiment) سے کیا مراد ہے؟ تجربہ کے اہم اجزاء کیا ہیں؟ نیز درج ذیل پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

ا۔ تجربہ کے کہتے ہیں؟ نیز اس کے اہم اجزاء پر مفصل نوٹ قلمبند کیجیے۔

1۔ متغیرات (Variables)

2۔ آزاد متغیرات (Independent Variables)

3۔ تابع متغیرات (Depent Variables)

4۔ مداخلت متغیرات (Intervening Variables)

5۔ بیرونی متغیرات (Extraneous Variables)

ب۔ بیرونی متغیرات کو کنٹرول کرنے کی مختلف تکنیکیں بیان کریں؟ (سمسٹر خزاں 2016ء)

Explain techniques of controlling extraneous variables?

جواب: 1۔ تعارف:

تجرباتی طریقہ کی شروعات سائنسی لیبارٹریوں سے ہوئی جہاں کے حساب یہ مناسب بھی تھا۔ تاہم دورِ حاضر میں اس کا استعمال انسانی تعلیم کے مختلف شعبوں میں بھی کیا جاتا ہے۔ سائنس کا مقصد واقعات اور رویوں کی توضیح، پیشگوئی اور قابو کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی واقعے یا نتیجے کے ماقبل حالات، عامل، علت کے درمیان ایک تعلق قائم کیا جائے۔ ایسا کرنے کے قابل ہونے کے لئے بھی عاملین کی شناخت، جدا گانہ حیثیت اور قابو کرنا اور زیرِ مطالعہ کا متنوع اور مظہر میں تبدیلیوں کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔ کسی مفروضے کی باضابطہ جانچ پرکھ کا نام تجرباتی پن ہے۔

تجرباتی تحقیق مسئلے کی بالکل عین منطقی تجربے و شناخت سے شروع ہوتی ہے۔ یہ معاملہ مفروضہ قائم کرنے اور اس کے منطقی اطلاق سے نتائج اخذ کرنے سے عین توجہ کا محور و مرکز بنایا جاتا ہے۔ تجربہ بذاتِ خود مفروضے کی پرکھ کرنے کے لئے نمونہ کیا جاتا ہے۔

1۔ تجربہ کیا ہے؟ (What is Experiment):

تجربہ کسی سوال کے جواب حاصل کرنے کا سائنسی آلہ ہے۔ اگر ایسا کر دیا جائے مختاط، ضبط شدہ حالات میں، تو کیا ہوگا؟ تجربہ ایسا ماحول ہے کہ جس میں علت اور معلوم کے درمیان تعلق کا تعین کیا جاتا ہے۔ بنیادی منطق تو یہ ہے،

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



Elmas Ali

(Extraneous Variables):

(Techniques of Controlling Extraneous Variables):

(Removing the Variable):

(Randomization):

(Independent Variables):

(Dependent Variables):

(Intervening Variables):

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

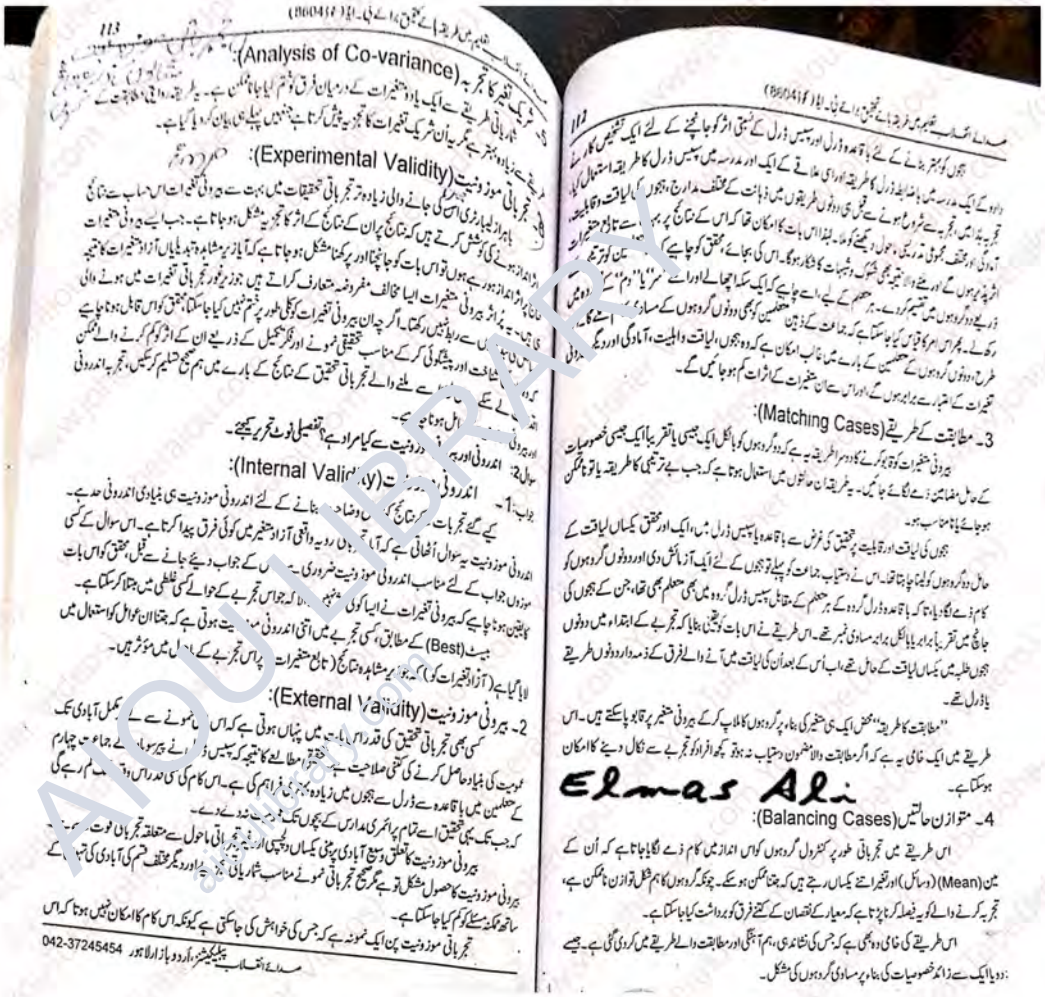

(Analysis of Co-variance):

(Experimental Validity):

(Internal Validity):

(External Validity):

(Matching Cases):

(Balancing Cases):

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

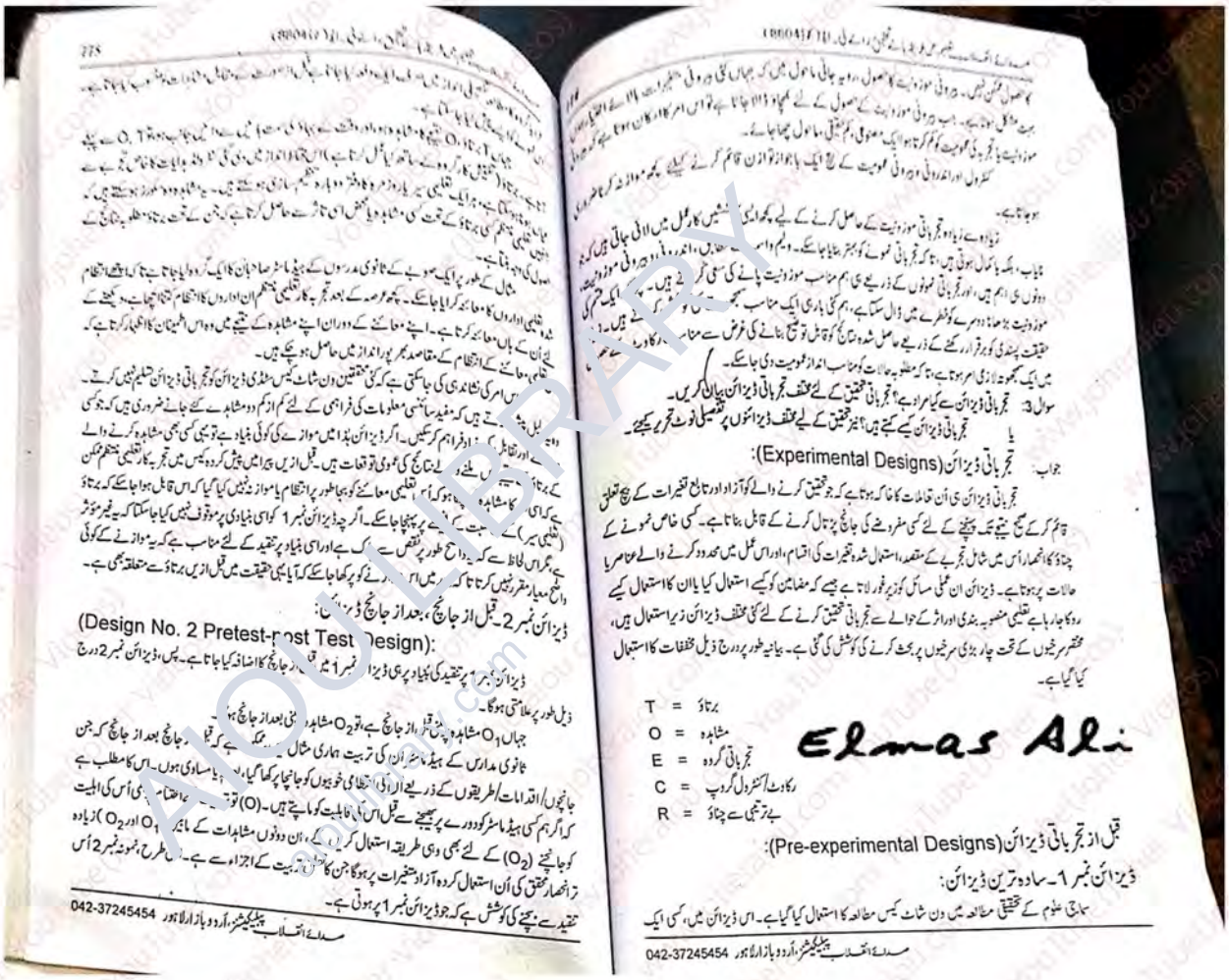

Elmas Ali

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ڈیزائن کے مقابلے میں طبیعات یا کیمیا جیسے خالص سائنسی علوم کے مطالعے کی صورت میں نمونہ نمبر 2 زیادہ مؤثر ہے، کیونکہ یہ بیرونی متغیرات یا تغیرات کے دیگر شعبوں کو پرے رکھنے میں کامیاب رہتا ہے۔ مثلاً طبیعات کے ایک تجربے میں، ایک طالب علم گرم کرنے سے قبل اور بعد میں کسی دھاتی چھڑی کی لمبائی کو آسانی سے پیمائش کر سکتا ہے اور بڑے اعتماد کے ساتھ اس برتاؤ کے تحت اس ہونے والی لمبائی کو درجہ حرارت میں اضافے والے تجربے سے منسوب کر سکتا ہے۔ مگر کسی بھی تجربے میں، جو کہ تعلیمی منصوبہ سازی اور انتظامی طور پر کیا جائے، ہم علت و معلول کے رشتے کے باوجود نتیجہ اخذ کرنے میں اتنے پُراعتماد نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ نمونہ اور جگہ ہذا اور قبل از جانچ اور بعد از جانچ کے برتاؤ کے مابین کی کسی بھی فرق کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دونوں مشاہدات کے بیچ یہی ربط ہی کسی حصول یا فرق کے لئے ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔

لہٰذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل از جانچ اور بعد از جانچ کے بیچ مداخلت مدت کے دوران، برتاؤ سے ہٹ کر دیگر واقعات بھی عمل پذیر ہوں گے اور جو O_1 اور O_2 کی طرف لے جائیں گے۔ خاص طور پر مشاہدہ اول اور دوم کے درمیان فاصلہ لمبا ہے تو ممکن ہے کہ یہ ربط یا تربیت کے بغیر ہی ہیڈ ماسٹر صاحبان کی پختگی اور تجربے کی غماز ہو۔

اس مابین مداخل تجربے یا پختگی کے علاوہ، ربط سے ہٹ کر ایک اور مداخل کارفرما ہو سکتا ہے، وہ خود جانچ کرنے کے انداز کا ہے O_1 سے O_2 کے اس ڈیزائن میں ہم O_2 پر پڑنے والے O_1 کے اثرات جھٹلا نہیں سکتے۔ ذہنی مہارتوں کی جانچ میں، ایسے افراد جو ایک ہی ٹیسٹ کو دوسری دفعہ یا اس کے متوازی کوئی ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ اکثر دفعہ ہی پہلی بار والی کی نسبت بہتر انداز میں کرتے ہیں۔ اگر یہ مشقی اثر موجود ہے تو اسے بھی غلطی سے ربط (T) یا مشقی اثر کے بڑے اثر (T) سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

اس O1 سے O2 والے ڈیزائن میں ایک اور نقص بھی پایا جاتا ہے۔ یہ نقص ایسی ڈیزائن سازی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ جس کے تحت حاصل کردہ نتائج ہی جعلی ہوں۔ فرض کریں کہ ہماری مثال میں شامل ہیڈ ماسٹر صاحبان کا گروہ ایسے افراد پر مشتمل ہے کہ O_1 اور O_2 کے نتائج میں کبھی زیادہ فرق ظاہر نہیں کرتے۔ اس کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحبان کا ایک نیا گروہ لیا جاتا ہے اور ان کا وہی مشاہدہ کیا جاتا ہے (O_1) اور پھر وہی برتاؤ (T) کیا جاتا ہے، اس کے بعد اُن سے پھر وہی مشاہدہ (O_2) کیا جاتا ہے، تو یہ فرق (d) ممکن ہے کہ وہ نہ ہو کہ جو O_1 اور O_2 کے درمیان قبل ازیں تھا۔

ڈیزائن نمبر 3۔ جامد گروہ موازناتی ڈیزائن:

یہ ڈیزائن نمبر 2 پر تنقید کا نتیجہ ہے کہ ہمیں کسی بہتر تجرباتی نمونے کا سراغ لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ درج ذیل دیا گیا ڈیزائن نمبر 3 اس تنقید کا جواب دے سکتا ہے کیونکہ اس سے موازنے کے دو گروہ ملتے ہیں۔ ایک گروہ تجرباتی گروہ (E) ہے جس کے ساتھ ربط قائم کیا جاتا ہے اور بعد ازاں اس کا موازنہ بعد از جانچ دوسرے گروہ سے کیا جاتا ہے اور رکاوٹ/کنٹرول گروہ (C)، جو اس ربط سے عیاں نہیں کیا گیا۔ اس نمونے کو حسب ذیل علامتیں دی جا سکتی ہیں۔

یہ نمونہ بیرونی معیار کا ایسا حوالہ پیش کرتا ہے جس کے تحت تجرباتی ربط O_1 کا اثر ربط (تربیت) کے بعد تجرباتی گروہ کا مشاہدہ پیش کرتا ہے۔ دیگر عوامل مساوی اور یکساں رہتے ہیں تو باحفاظت اس نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحبان کے O_1 اور O_2 کے بیچ کسی بھی قابل مشاہدہ فرق اُس ربط سے جوڑا جا سکتا ہے۔

نمونہ ہذا میں قبل از جانچ کی عدم موجودگی ایک بڑا نقص ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے تجرباتی اور کنٹرول گروہ میں

[illegible] معلومات کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فرض کریں کہ ہماری مثال میں جو ہیڈ ماسٹر صاحبان کی تربیت سے متعلق ہے۔ تجرباتی گروہ کنٹرول گروہ کی نسبت بلند تر نسبتی بعد از جانچ سکور لیتا ہے۔ ملنے والے فرق کو برتاؤ (اس مثال میں تربیت) سے اس امکان سے منسوب کیا جا سکتا ہے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بنیادی طور پر بہتر تھا۔ لہٰذا یہ امر لازمی ہے کہ ایسے اقدامات لئے جائیں جو دونوں گروہوں کے لئے مساوی ہوں۔ بے ترتیبی کی مہارت اس مقصد کے لئے معاون و مددگار ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ امر تجویز کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں تعداد کم ہے تو محض سکہ اُچھالنے یا جوڑنے کی مہارتیں عمل میں لائی جا سکتی ہیں اور ایسی صورت میں کہ جب تعداد بہت زیادہ ہو تو بے ترتیب جدول کا طریقہ اپنایا جا سکتا ہے۔

بالفاظ دیگر ڈیزائن نمبر 3 سے حاصل شدہ ملنے والے فائدے کا دعویٰ یہ ہے کہ ایک گروہ کے لئے ربط کا پایا جانا اور دوسرے میں گریز کرنا اس کام کو ممکن بنا دیتا ہے کہ ان گروہوں کو دیئے گئے برتاؤ کا صحیح تخمینہ بنیادی طور پر [illegible] مذکورہ مثال میں، اگر ہم ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بے ترتیب انداز میں ذمے لگائے گئے کام کے عمل میں، امکان [illegible] گروہ شماریاتی اعتبار سے مساوی ہوں اور غلطی کا امکان روکا جا سکتا ہے۔

درست تجرباتی ڈیزائن (The Experimental Designs):

بحث [illegible] دونوں کو قبل [illegible] تجربہ نمونوں کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے کیونکہ اُن میں یا تو بلا رکاوٹ گروہ ملتے ہیں یا ان گروہوں کو مساوی کرنے کے [illegible] طریقے نہیں ملتے کہ جو اس نتیجے کے حامل ہیں، یہ نمونے کم مؤثر ہیں۔ ڈیزائن نمبر 1 قبل از برتاؤ کوئی مشاہدہ نہیں [illegible] اور نہ ہی موازنے کے مقصد کے لئے کسی واضح معیار کا حوالہ دیتا ہے۔ ڈیزائن نمبر 2 قبل از برتاؤ مشاہدے کا بطور بعد از برتاؤ مشاہدے کا معیار کو پیش کرتا ہے مگر کنٹرول گروہ کو بطور بیرونی معیار برائے موازناتی حوالہ پیش نہیں کر پاتا۔ ڈیزائن نمبر 3 موازنے کے مقصد سے کنٹرول گروہ کو بطور بیرونی معیار برائے حوالہ کو ضرور پیش کرتا ہے مگر دونوں گروہوں کو برائے قبل از ربط مشاہدہ پیش نہیں کرتا۔

علاوہ ازیں یہ حالات ایک ایسے ڈیزائن کے مطابق ہیں کہ جو ایک کنٹرول گروہ کا تو حامل ہو ہی، مگر اس کے ساتھ ساتھ تجرباتی اور کنٹرول گروہ دونوں کے لئے ایک قبل از ربط مشاہدہ پیش کرے تاکہ یہ ڈیزائن حقیقی مثالی بن سکے۔ بیسٹ (Best) کے مطابق، درست تجربہ میں، تجرباتی اور کنٹرول گروہوں کو موضوعات کے حوالے سے بے ترتیب کام ذمے لگائے جاتے ہیں، جو تجرباتی اور کنٹرول گروہ کے عین مساوی ہوں۔ اگرچہ تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظام جیسے رویہ جاتی علوم بھی ایک سچا تجرباتی ڈیزائن ترتیب دینا ایک مشکل کام ہے، پھر بھی یہ ایک مضبوط ترین نمونہ ہے اور جہاں بھی ممکن ہو، عمل میں لایا جانا چاہیے۔ اگرچہ ایسے درست تجرباتی ڈیزائن جیسے دیگر بھی کئی ہیں مگر ذیل میں چند پر ہی بحث کی جاری ہے۔

ڈیزائن نمبر 4۔ (بعد از جانچ صرف، مساوی گروہ پر مبنی ڈیزائن):

اس ڈیزائن کی علامتی پیش کاری حسب ذیل ہے:

جہاں R = بلا ترتیب منتخب کیا گیا

E = تجرباتی گروہ

Elmas Ali

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

C = کنٹرول/رکاوٹ کا گروہ
O = مشاہدہ
T = ٹریٹمنٹ/ربط

Elmas Ali

تجرباتی موزونیت سے متعلق خطرات کے اثرات کو کم ترین کرنے کے حوالے سے یہ ڈیزائن سب سے مؤثر ہے۔ یہ ڈیزائن نمبر 3 سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں تجربہ اور کنٹرول گروہ ایک بے ترتیب حصے کے مساوی ہوتے ہیں۔ تجرباتی مدت میں تجربے کے نسبتی ٹیسٹ سکور اور کنٹرول گروہ کے مابین فرق دوران جانچ [illegible] تجرباتی تنوع [illegible] شماریاتی اہمیت کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ مفروضہ یہ ہے کہ نسبتی لحاظ سے تفویض کردہ ایک [illegible] گروہ سے متعلق تجرباتی اور کنٹرول گروہ صرف اسی حد تک فرق ظاہر کریں گے کہ جتنا کہ آبادی سے اسی آبادی سے بے ترتیب نسبتی [illegible] سازی۔ نتیجے مرتب کرنے میں غلطی سے ہوگا۔ اگر نمونہ سازی سے جوڑ کر دیکھیں تو، اگر فرق نسبتوں کے مابین بہت زیادہ [illegible] فرق برتاؤ کے تغیر پذیر اثر سے بھی متعلقہ ہوگا۔

لہٰذا اب تعلیمی منصوبہ سازی اور انتظام کے حوالے سے، ہیڈ ماسٹر صاحبان کی تربیت کے حوالے سے اسی مثال کو لیں۔ اگر ایسی حالت میں کہ محقق ایک منقسم ترتیب کے 100 ہیڈ ماسٹر صاحبان میں سے 16 کا انتخاب کرتا ہے، اور انہیں بے ترتیبی کے انداز میں تجرباتی اور کنٹرول رویہ جاتی میں ایسے لیا جاتا ہے کہ ان میں سے 8 تجرباتی گروہ اور 8 کنٹرول گروہ ترتیب دیا جاتا ہے۔ تجرباتی گروہ کو ایک عرصے کے لئے انتظامی مہارتوں کی سخت تربیت دی جاتی ہے، جبکہ دوسرے گروہ کو کوئی تربیت نہیں دی جاتی اور انہیں اپنے حقیقی مدارس میں کام کرنے دیا جاتا ہے، اور وہ اسی انداز میں مدارس چلاتے رہتے ہیں کہ جس انتظامی نمونے کے مطابق وہ چلا رہے تھے۔ عرصہ (F) کے ختم ہونے پر تجرباتی اور کنٹرول گروہ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور ان کے بیچ فرق کو شماریاتی اہمیت کے اعتبار سے ماپا جاتا ہے۔ تجرباتی گروہ کے حق میں نکلنے والے اعداد و شمار میں بڑے فرق کی صورت میں ہم اطمینان سے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ فرق ان ہیڈ ماسٹر صاحبان کو دی جانے والی تربیت کے باعث ہے، اسی طرح علت و معلول کے بیچ تعلق کا تعین تربیت (برتاؤ) اور لیاقت (مشاہدہ) سے بنتا ہے۔ ایسی صورت میں کہ نسبتی سکورز کے بیچ فرق تو تجرباتی گروہ کے حق میں نکلتا ہے مگر وہ کوئی اہمیت کا حامل فرق نہیں ہوتا، تو ہم اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ تجرباتی گروہ (E) کی کنٹرول گروہ (C) پر برتری نمونہ سازی میں غلطی سے وقوع پذیر ہو سکتی ہے اور ان ہیڈ ماسٹر صاحبان سے کہ جنہیں تربیت نہیں دی گئی تھی، ان پر تربیت کی برتری کے حق میں کوئی شہادت دستیاب نہ تھی۔

تاہم اس ڈیزائن میں ایک خاص عنصر ہے، وہ اس میں قبل از جانچ سرگرمی کا نہ ہونا ہے۔ اگر دونوں گروہوں میں قبل از جانچ سرگرمی کو ڈالا جائے تو ہم ایک اور ڈیزائن تک پہنچ جاتے ہیں، جسے ہم ڈیزائن نمبر 5 کا نام دے سکتے ہیں۔

ڈیزائن نمبر 5: قبل از جانچ کے مساوی گروہ والا ڈیزائن:

اس ڈیزائن کی علامتی پیش کاری حسب ذیل ہے:

یہ ڈیزائن، ڈیزائن نمبر 4 کی طرح ہی ہے، سوائے اس کام کہ نمبر 4 میں تجرباتی اور کنٹرول گروہوں پر اطلاق سے قبل ان کا قبل از جانچ ٹیسٹ اور اختتام مدت کے بعد، بعد از جانچ ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ تجرباتی گروہ کے حوالے سے قبل از جانچ اور بعد از جانچ میں فرق کو dRE سے ظاہر کیا جاتا ہے اور فارمولہ ہذا سے جمع کیا جاتا ہے، "$dRe = O_2$ -

[illegible] ہیں، اور ان دونوں میں ملنے والے فوائد کا ملنے والے فرق سے موازنہ کیا جا سکتا ہے، اس کے لئے فارمولہ ہذا سے مدد [illegible] جا سکتی ہے، "D=d-dRC" یہ امر درست ہے کہ ان دونوں میں حاصل شدہ فوائد (بڑا) C اور برتاؤ (زیر بحث ہیڈ ماسٹر صاحبان کی تربیت) کے فرق کو پرکھا جائے، کہ ایک گروہ نے تربیت حاصل کی تھی، جبکہ دوسرے نے نہیں۔ ان فوائد کا موازنہ اور ان دونوں کے بیچ نسبتی فرق کی اہمیت کو جانچ کر موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ قبل از جانچ سکور کو بھی مطالعے کی ابتدا پر گروہوں میں ملنے والے شماریاتی ہم تغیر پن سے موازنہ کر کے تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

اب ہم اُن ہیڈ ماسٹر صاحبان کی تربیت کی مثال لیتے ہیں کہ جس پر نمونہ نمبر 4 میں بحث کی گئی ہے، جس میں تجرباتی اور کنٹرول 8,8 ہیڈ ماسٹر صاحبان تھے۔ ڈیزائن نمبر 5 کے تحت، تجربہ سے قبل ہر گروہ کا قبل از جانچ (ایک جیسا یا متوازی) ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ پھر تجرباتی مواد اور تجرباتی گروہ کو پیش کر دیا جاتا ہے اور کنٹرول گروہ کو یہ برتاؤ (تربیت) [illegible] دیا جاتا۔ تجربہ کے مکمل ہونے کے بعد، اُن دونوں گروہوں کے لئے متوازی یا ایک جیسے ٹیسٹ (بعد از جانچ ٹیسٹ) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

[illegible] حاصل شدہ فائدہ ($O - O_2$) جیسے اس تجربے میں dRE کا نام دیا گیا ہے، کے مقابل اب dRC (جو $O - O_3$ کے مساوی ہے) موجود ہے جو کنٹرول گروہ کا حاصل شدہ فائدہ ہے، اس کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ اُن کے بیچ فرق (D) ہے جو (O_4 [illegible]) - (O_4 [illegible]) یا dRE=dRC ہے۔ ان حاصل شدہ فوائد کے بیچ فرق کو تجرباتی گروہ اور کنٹرول گروہ کو ملنے والے برتاؤ [illegible] منسوب کرنا درست رہے گا۔

یہ ڈیزائن وضاحت کے [illegible] ڈیزائن نمبر 4 کی عمدہ شکل ہے، کہ جس میں کوئی قبل از جانچ ٹیسٹ شامل نہیں تھا اور دونوں گروہوں کو شماریاتی لحاظ سے متناسب کر دیا گیا تھا۔ یہ ڈیزائن، ڈیزائن نمبر 2 کی عمدہ شکل ہے کہ جس میں یہ امر یقینی نہیں تھا کہ برتاؤ ہی مشاہدہ شدہ فائدہ کے لئے ذمہ دار تھا۔ ڈیزائن نمبر 5 میں کنٹرول گروہ کی موجودگی پختگی اور مشقی اثرات کو قابو کرنے کو ممکن بناتی ہے۔ مختصر ڈیزائن [illegible] سابقہ نمونوں پر برتری کا اس لحاظ سے حامل ہے کہ قبل از جانچ سے ایسی گروہ کی مساوی بنیاد کو جانچنے کا موقع ملتا ہے۔ پس، یہ ایک [illegible] ہوط اور درست تجرباتی ڈیزائن تو ہے، مگر تجرباتی تغیر و تبدل میں جانچ کاری اور مداخلت کے اثرات کا امکان رہ سکتا ہے۔

نیم تجرباتی ڈیزائن (Quasi-Experimental Designs):

یہ جب بھی اور جسے بھی ماپنے کا اطلاق کیا جائے، یہ تجرباتی نمونے کنٹرول فراہم کرتے ہیں۔ بہت سے نیم تجرباتی ڈیزائن میں سے صرف چند پر یہاں اختصار سے بحث کی جا رہی ہے۔

ڈیزائن نمبر 7۔ قبل از جانچ۔ بعد از جانچ غیر مساوی گروہوں پر مبنی ڈیزائن:

علامات:

جہاں O_1 اور O_2 قبل از جانچ سے متعلق مشاہدات ہیں، اور O_3 اور O_4 بعد از جانچ کے ہیں۔

تجرباتی کنٹرول گروہوں کے لئے بے ترتیب سے مساوی گروہوں کا حصول بعض اوقات دقیق ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں جماعت کے حصے بخرے کرنا، جماعت کے شیڈول کو بگاڑنا یا ایک ہی جگہ پر منتشر مضامین کو اکٹھا کرنا آ سکتا ہے پس، ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا نمونہ ترتیب دیا جائے جو کنٹرول اور گروہی مقاصد کے لئے قبل از جمع شدہ رعیت کو لے سکے۔ O_1 اور O_2 کے سکور کی نسبت میں فرق، اور O_3 اور O_4 کے سکور میں نسبتی فرق کی شماریاتی اہمیت کے

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

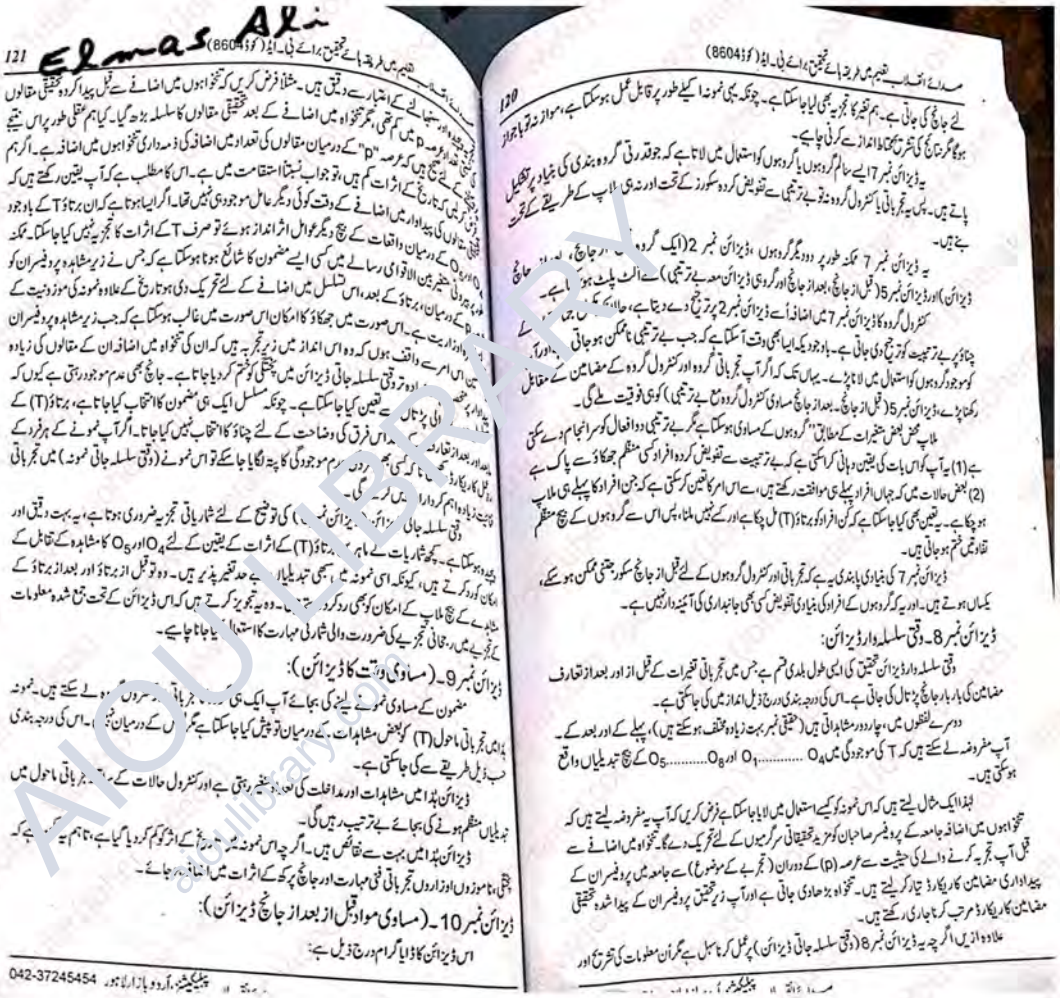

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

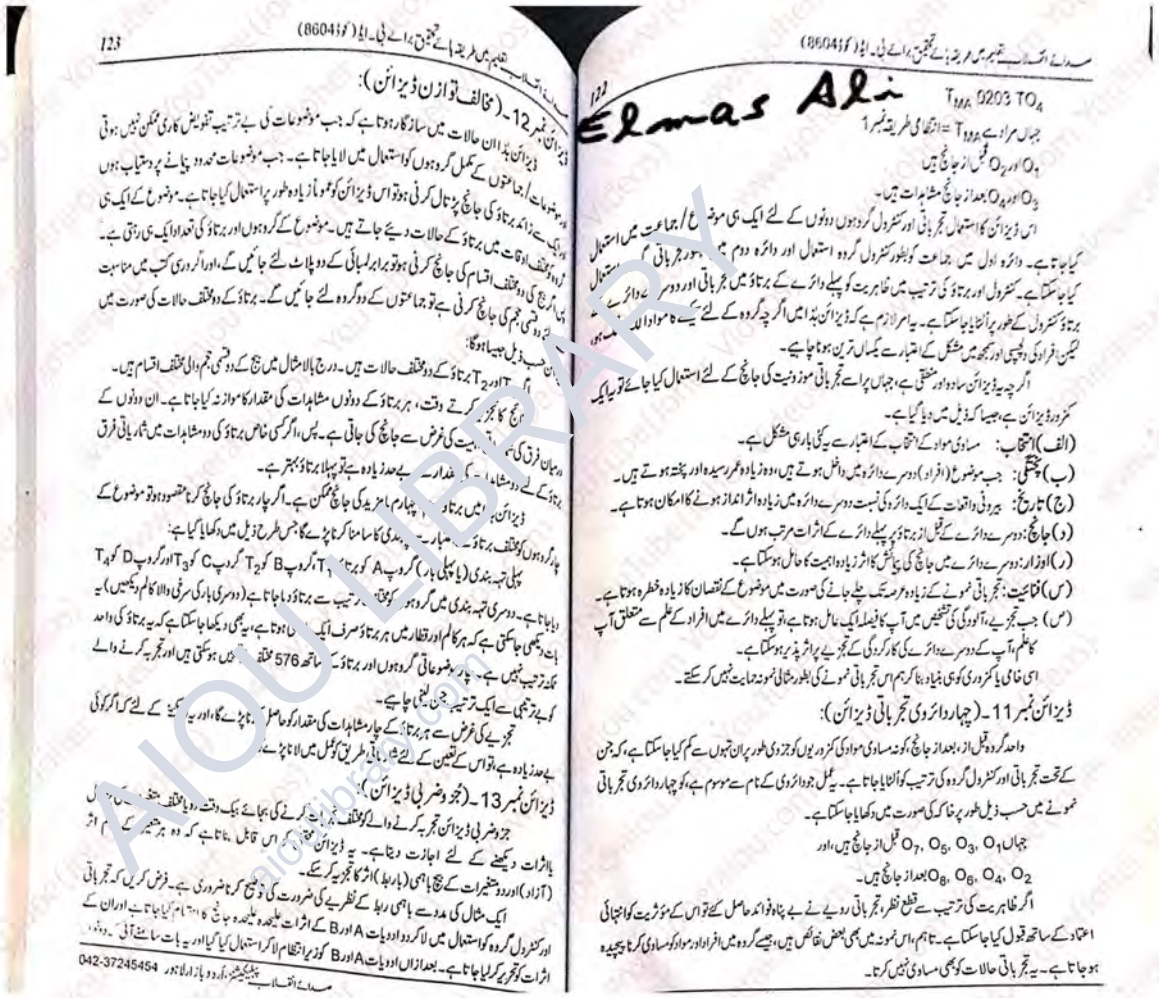

Elmas Ali

T_{MA} 0203 TO_4

جہاں مراد ہے T_{MA} = انتظامی طریقہ نمبر 1

O_1 اور O_2 قبل از جانچ ہیں

O_3 اور O_4 بعد از جانچ مشاہدات ہیں۔

اس ڈیزائن کا استعمال تجرباتی اور کنٹرول گروہوں دونوں کے لئے ایک ہی موضوع / جماعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دائرہ اول میں جماعت کو بطور کنٹرول گروہ استعمال اور دائرہ دوم میں بطور تجرباتی گروہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کنٹرول اور برتاؤ کی ترتیب میں ظاہریت کو پہلے دائرے کے برتاؤ میں تجرباتی اور دوسرے دائرے کے برتاؤ کنٹرول کے طور پر اُلٹایا جا سکتا ہے۔ یہ امر لازم ہے کہ ڈیزائن ہٰذا میں اگرچہ گروہ کے لئے یکسے کا مواد الگ ہو لیکن افراد کی دلچسپی اور سمجھ میں مشکل کے اعتبار سے یکساں ترین ہونا چاہیے۔

اگرچہ یہ ڈیزائن سادہ اور منطقی ہے، جہاں پر اسے تجرباتی موزونیت کی جانچ کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ ایک کمزور ڈیزائن ہے، جیسا کہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

(الف) انتخاب: مساوی مواد کے انتخاب کے اعتبار سے یہ کئی بار ہی مشکل ہے۔

(ب) پختگی: جب موضوع (افراد) دوسرے دائرہ میں داخل ہوتے ہیں، وہ زیادہ عمر رسیدہ اور پختہ ہوتے ہیں۔

(ج) تاریخ: بیرونی واقعات کے ایک دائرہ کی نسبت دوسرے دائرہ میں زیادہ اثر انداز ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

(د) جانچ: دوسرے دائرے کے قبل از برتاؤ پر پہلے دائرے کے اثرات مرتب ہوں گے۔

(ر) اوزار: دوسرے دائرے میں جانچ کی پیمائش کا اثر زیادہ اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔

(س) فنائیت: تجرباتی نمونے کے زیادہ عرصہ تک چلے جانے کی صورت میں موضوع کے نقصان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

(ص) جب تجزیے، آلودگی کی تشخیص میں آپ کا فیصلہ ایک عامل ہوتا ہے، تو پہلے دائرے میں افراد کے علم سے متعلق آپ کا علم، آپ کے دوسرے دائرے کی کارکردگی کے تجزیے پر اثر پذیر ہو سکتا ہے۔

اسی خامی یا کمزوری کو ہی بنیاد بنا کر ہم اس تجرباتی نمونے کی بطور مثالی نمونہ حمایت نہیں کر سکتے۔

ڈیزائن نمبر 11۔ (چہار دائروی تجرباتی ڈیزائن):

واحد گروہ قبل از، بعد از جانچ، کو نہ مساوی مواد کی کمزوریوں کو جزوی طور پر ان تہوں سے کم کیا جا سکتا ہے، کہ جن کے تحت تجرباتی اور کنٹرول گروہ کی ترتیب کو اُلٹایا جاتا ہے۔ یہ عمل جو دائروی کے نام سے موسوم ہے، کو چہار دائروی تجرباتی نمونے میں حسب ذیل طور پر خاکہ کی صورت میں دکھایا جا سکتا ہے۔

جہاں O_1، O_3، O_5، O_7 قبل از جانچ ہیں، اور

O_2، O_4، O_6، O_8 بعد از جانچ ہیں۔

اگر ظاہریت کی ترتیب سے قطع نظر، تجرباتی رویے نے بے پناہ فوائد حاصل کئے تو اس کے مؤثریت کو انتہائی اعتماد کے ساتھ قبول کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس نمونہ میں بھی بعض نقائص ہیں، جیسے گروہ میں افراد اور مواد کو مساوی کرنا پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ یہ تجرباتی حالات کو بھی مساوی نہیں کرتا۔

ڈیزائن نمبر 12۔ (مخالف توازن ڈیزائن):

ڈیزائن ہٰذا ان حالات میں سازگار ہوتا ہے کہ جب موضوعات کی بے ترتیب تفویض کاری ممکن نہیں ہوتی اور موضوعات / جماعتوں کے مکمل گروہوں کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ جب موضوعات محدود پیمانے پر دستیاب ہوں اور ایک سے زائد برتاؤ کی جانچ پڑتال کرنی ہو تو اس ڈیزائن کو عموماً زیادہ طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ موضوع کے ایک ہی گروہ کو مختلف اوقات میں برتاؤ کے حالات دیئے جاتے ہیں۔ موضوع کے گروہوں اور برتاؤ کی تعداد ایک ہی رہتی ہے۔ پس اگر بیج کی دو مختلف اقسام کی جانچ کرنی ہو تو برابر لمبائی کے دو پلاٹ لئے جائیں گے، اور اگر درسی کتب میں مناسبت کے لئے دو قسمی حجم کی جانچ کرنی ہے تو جماعتوں کے دو گروہ لئے جائیں گے۔ برتاؤ کے دو مختلف حالات کی صورت میں ڈیزائن حسب ذیل جیسا ہوگا:

اگر T_1 اور T_2 برتاؤ کے دو مختلف حالات ہیں۔ درج بالا مثال میں بیج کے دو قسمی حجم والی مختلف اقسام ہیں۔ نتائج کا تجزیہ کرتے وقت، ہر برتاؤ کے دونوں مشاہدات کی مقدار کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان فرق کی [illegible] اہمیت کی غرض سے جانچ کی جاتی ہے۔ پس، اگر کسی خاص برتاؤ کی دو مشاہدات میں شماریاتی فرق برتاؤ کے لئے دو مشاہدات کی مقدار سے بے حد زیادہ ہے تو پہلا برتاؤ بہتر ہے۔

ڈیزائن ہٰذا میں برتاؤ کے چہارم یا مزید کی جانچ ممکن ہے۔ اگر چار برتاؤ کی جانچ کرنا مقصود ہو تو موضوع کے چار گروہوں کو مختلف برتاؤ کے اعتبار سے تہہ بندی کا سامنا کرنا پڑے گا جس طرح ذیل میں دکھایا گیا ہے:

پہلی تہہ بندی (یا پہلی بار) گروپ A کو برتاؤ T_1، گروپ B کو T_2 گروپ C کو T_3 اور گروپ D کو T_4 دیا جاتا ہے۔ دوسری تہہ بندی میں گروہوں کو مختلف ترتیب سے برتاؤ دیا جاتا ہے (دوسری بار کی سرخی والا کالم دیکھیں) یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ ہر کالم اور قطار میں ہر برتاؤ صرف ایک [illegible] ہوتا ہے، یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ برتاؤ کی واحد ممکنہ ترتیب نہیں ہے۔ چار موضوعاتی گروہوں اور برتاؤ کے ساتھ 576 مختلف [illegible] ہو سکتی ہیں اور تجربہ کرنے والے کو بے ترتیبی سے ایک ترتیب چن لینی چاہیے۔

تجزیے کی غرض سے ہر برتاؤ کے چار مشاہدات کی مقدار کو حاصل کرنا پڑے گا، اور یہ دیکھنے کے لئے کہ اگر کوئی بے حد زیادہ ہے، تو اس کے تعین کے لئے شماریاتی طریق کو عمل میں لانا پڑے گا۔

ڈیزائن نمبر 13۔ (جزو ضربی ڈیزائن):

جزو ضربی ڈیزائن تجربہ کرنے والے کو مختلف تجربات کرنے کی بجائے بیک وقت دو یا مختلف متغیرات کی [illegible] یا اثرات دیکھنے کے لئے اجازت دیتا ہے۔ یہ ڈیزائن محقق کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ہر متغیر کے [illegible] اثر (آزاد) اور دو متغیرات کے بیچ باہمی (باربط) اثر کا تجزیہ کر سکے۔

ایک مثال کی مدد سے باہمی ربط کے نظریے کی ضرورت کی توضیح کرنا ضروری ہے۔ فرض کریں کہ تجرباتی اور کنٹرول گروہ کو استعمال میں لا کر دو ادویات A اور B کے اثرات علیحدہ علیحدہ جانچ کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ان کے اثرات کو تحریر کر لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں ادویات A اور B کو زیر انتظام لا کر استعمال کیا گیا اور یہ بات سامنے آئی کہ دونوں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

Elmas Ali

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کا ڈیزائن یا نمونہ
(Descriptive Research Design)

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کیا ہے؟ بیانیہ تحقیق کے مراحل اور اقسام بیان کریں۔
تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کے کتنے مراحل ہیں؟ نیز اس کی اقسام پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

بیانیہ تحقیق

جواب: تفصیلی یا بیانیہ تحقیق سے مراد وہ تحقیق ہے جو موجودہ چیزوں کو زیر بحث لاتی ہے۔ اس کا تعلق ان حالات، واقعات، تعلقات، رسومات، عقائد اور رجحانات سے ہوتا ہے جو رائج الوقت ہیں۔ بیانیہ تحقیق میں صرف مواد کو اکٹھا ہی نہیں کیا جاتا بلکہ مواد کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔ اس کی اس طرح وضاحت کی جاتی ہے کہ مستقبل کے لئے کوئی قابل عمل تجاویز پیش کی جا سکیں۔

آئندہ کی پیش بینی: تفصیلی یا بیانیہ تحقیق میں جہاں موجودہ حالات کا [illegible] وہیں یہ معلومات بھی حاصل کی جاتی ہیں کہ ہم چاہتے کیا ہیں؟ تا کہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ آئندہ ہمارا کیا رخ ہو گا؟ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ معلومات بھی حاصل کی جاتی ہیں کہ ہم اس منزل مقصود تک کیسے پہنچیں گے، یعنی ان منازل تک پہنچنے کے لئے ہمارا لائحہ عمل کیا ہو گی؟

بیانیہ تحقیق کے آلات تحقیق:
تفصیلی یا بیانیہ تحقیق میں مختلف آلات تحقیق کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً سروے، مطالعہ احوال، دستاویزی تجزیہ، آخر میں جو نتائج سامنے آئیں ان کی توضیح اور تجزیہ کرنا، نتائج کی روشنی میں مفروضات کو قبول یا رد کرنا اور رپورٹنگ کرنا۔

بیسٹ (Best) کے مطابق، ''بیانیہ تحقیق کیا ہے'' کی توضیح کرتی ہے۔ اس کا تعلق موجودہ تعلقات و روابط، جاری اعمال، عقائد، نظریات یا موجود رویوں سے یا عوامل سے جو جاری ہیں، یا اُن اثرات سے ہوتا ہے جو محسوس کئے جا رہے ہوتے ہیں، یا ایسے رجحانات سے جو ترقی پذیر ہیں۔

بعض اوقات بیانیہ طریقہ تحقیق اس بابت بھی سراغ لگاتا ہے کہ ایک مظہر کا اُس سے پہلے کے واقعات سے کیا تعلق ہے یا یہ کہ پہلے کے واقعات کا موجودہ حالات پر کیا اثر ہے؟ حقائق کو جمع کر کے جدول میں ڈالنا، تجزیہ اور تشریح کا عنصر، پیمائش اور درجہ بندی کے ساتھ ساتھ تغیرات کا موازنہ یا فرق بھی اس عمل میں آتے ہیں۔ مثلاً معاشرتی

ادویات کو علیحدہ علیحدہ استعمال کرانے کی نسبت اس کی شفایابی کے اثرات بہت زیادہ پڑے۔ یہ اضافی شفایابی کا اثر باہمی تعامل کے طور پر نمایاں کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور مثال لیں تو، فرض کریں کہ نتیجے نے یہ ظاہر کر دیا کہ تقریری طریقہ تدریس کی نسبت بحثی طریقہ معلمین میں زیادہ بہتر نتائج لایا۔ اب فرض کریں کہ اعلیٰ، درمیانی اور کم تر ذہنیت متعلمین کے ساتھ تقریری طریقہ کی نسبت بحثی طریقہ تدریس میں زیادہ بہتر نتائج لانے کی بات نتائج میں ہم دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر ہم جزوضربی طریقہ استعمال کریں تو ہم ایک تجربہ کی مدد سے اس سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ڈیزائن دونوں طریقہ ہائے تدریس سے مطالعے کے ذہانت کے ساتھ طریقہ کے باہمی تعامل کے اثر کو سمجھنے کے قابل بھی بناتا ہے۔

لاطینی مربع یا جوابی متوازن ڈیزائن کے برعکس، ہمیں ذہانت کی سطح اور دونوں طریقوں کے متغیر [illegible] کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سادہ ترین جزوضربی نمونہ 2x2 ہے، مثلاً دونوں طریقوں کا طلبہ اور طالبات [illegible] طریقہ کا استعمال دو سے زائد آزاد متغیرات کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر 2x3x3 کا جزوضربیہ طریقہ کو جماعت میں مختلف ذہانت کے درجے کے حامل متعلمین پر معلمین دونوں طریقہ ہائے تدریس کے اثرات کے مطالعہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس جزوضربی نمونہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ تجربہ کرنے والے کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ کئی مفروضوں کو ایک ہی وقت میں اور ایک ہی تجربے میں پرکھ سکے۔ ہمیں واحد متغیر کے قانون کے تحت واحد متغیر تجربے کے سلسلے کو نہیں چلانا ہوگا۔

توضیح کے لئے، فرض کرتے ہیں کہ ہم متعلمین کی کامیابی کی جانچ کی غرض سے دونوں طریقہ ہائے تدریس کو متعلمین کی جنس پر استعمال کر کے دیکھتے ہیں۔ سادہ سے 2x2 کے کامیابی کی جانچ نمونے میں موضوعات کو چار چار کے گروہ میں بے ترتیبی سے تفویض کیا گیا ہے، جیسا کہ درج ذیل خاکہ سے ظاہر ہے:

ربط کے اطلاق کے بعد، تدریس کے تحت پڑھائے گئے متعلمین کے حصول کے سکور کی نسبت کو خانہ 1 میں ڈالا جائے گا، بحثی طریقہ تدریس کے تحت پڑھائے گئے طلبہ کے حصول کے سکور کی نسبت کو خانہ دو میں ڈالا جائے گا، وغیرہ۔ بعدازاں تمام طلباء کے دونوں سکورز کی اوسط کو مناسب نسبتی صف میں اور لڑکیوں کو الگ قطار میں ڈالا جائے گا۔ اسی طرح، (لڑکوں لڑکیوں) تقریری طریقہ کے تحت پڑھائے گئے تمام متعلمین کے حاصل کردہ سکورز کی اوسط کو پہلے کالم کی نسبت میں درج کیا جائے گا۔ یہ تجربہ کرنے والے کو شماریاتی طریقہ کو استعمال میں لانے کے قابل کرے گا تا کہ وہ تعین کرے:

(i) تعلیمی ترقی میں طریقہ تدریس کا اثر کیا ہے؟
(ii) تعلیمی ترقی پر جنس کا اثر کیا ہے؟ اور
(iii) تعلیمی ترقی پر جنس اور طریقہ ہائے تدریس کے باہمی تعامل کا اثر کیا ہے؟

اس شماریاتی طریق کار کو متغیرات کے تجزیے کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

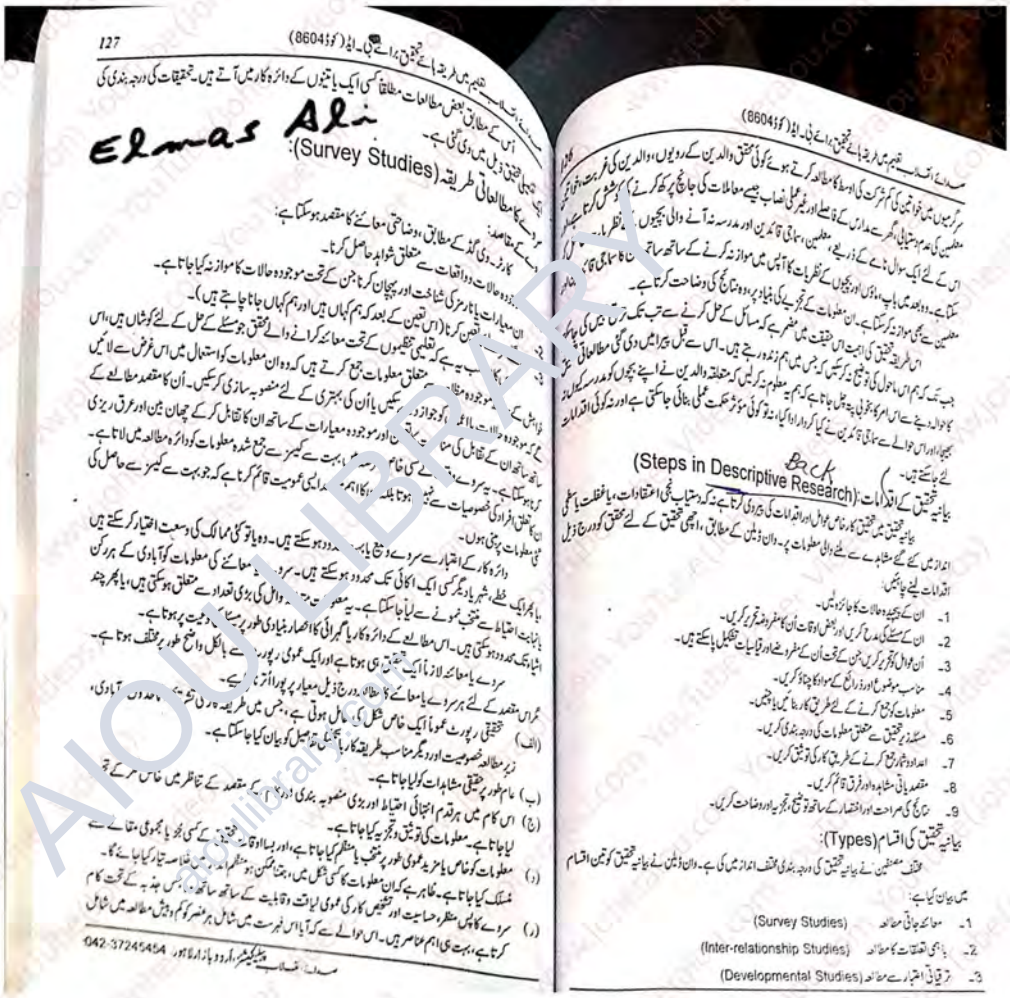

سرگرمیوں میں خواتین کی کم شرکت کی اوسط کا مطالعہ کرتے ہوئے کوئی محقق والدین کے رویوں، والدین کی غربت، خواتین معلمین کی عدم دستیابی، گھر سے مدارس کے فاصلے اور غیر عملی نصاب جیسے معاملات کی جانچ پرکھ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے لئے ایک سوال نامے کے ذریعے، معلمین، سماجی قائدین اور مدرسہ نہ آنے والی بچیوں کے نظریات کا آپس میں موازنہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا سماجی قائدین کا نظریہ بھی ... سکتا ہے۔ وہ بعد میں باپ، ماؤں اور بچیوں کے نظریات کا آپس میں موازنہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا سماجی قائدین کا نظریہ بھی ... معلمین سے بھی موازنہ کر سکتا ہے۔ ان معلومات کے تجزیے کی بنیاد پر، وہ نتائج کی وضاحت کرتا ہے۔

اس طریقہ تحقیق کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ مسائل کے حل کرنے سے تب تک ترقی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ ہم اس ماحول کی توضیح نہ کر سکیں کہ جس میں ہم زندہ رہتے ہیں۔ اس سے قبل پیرا میں دی گئی مطالعاتی تحقیق کا حوالہ دینے سے اس امر کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے کہ ہم یہ معلوم نہ کر لیں کہ متعلقہ والدین نے اپنے بچوں کو مدرسہ کیوں نہ بھیجا اور اس حوالے سے سماجی قائدین نے کیا کردار ادا کیا، نہ تو کوئی مؤثر حکمت عملی بنائی جا سکتی ہے اور نہ کوئی اقدامات لئے جا سکتے ہیں۔

بیانیہ تحقیق کے اقدامات: (Steps in Descriptive Research)

بیانیہ تحقیق میں تحقیق کار خاص عوامل اور اقدامات کی پیروی کرتا ہے نہ کہ دستیاب نجی اعتقادات، یا غفلت یا سطحی انداز میں کئے گئے مشاہدے سے ملنے والی معلومات پر۔ وان ڈیلن کے مطابق، اچھی تحقیق کے لئے محقق کو درج ذیل اقدامات لینے چاہئیں:

1. ان کے پیچیدہ حالات کا جائزہ لیں۔
2. ان کے مسئلے کی مدح کریں اور بعض اوقات اُن کا مفروضہ تحریر کریں۔
3. اُن عوامل کو تحریر کریں جن کے تحت اُن کے مفروضے اور قیاسیات تشکیل پا سکتے ہیں۔
4. مناسب موضوع اور ذرائع کے مواد کا چناؤ کریں۔
5. معلومات کو جمع کرنے کے لئے طریق کار بنائیں یا چنیں۔
6. مسئلہ زیر تحقیق سے متعلق معلومات کی درجہ بندی کریں۔
7. اعداد و شمار جمع کرنے کے طریق کار کی توثیق کریں۔
8. مقصدیاتی مشاہدہ اور فرق قائم کریں۔
9. نتائج کی صراحت اور اختصار کے ساتھ توضیح، تجزیہ اور وضاحت کریں۔

بیانیہ تحقیق کی اقسام (Types):

مختلف مصنفین نے بیانیہ تحقیق کی درجہ بندی مختلف انداز میں کی ہے۔ وان ڈیلن نے بیانیہ تحقیق کو تین اقسام میں بیان کیا ہے:

1. معائنہ جاتی مطالعہ (Survey Studies)
2. باہمی تعلقات کا مطالعہ (Inter-relationship Studies)
3. ترقیاتی اعتبار سے مطالعہ (Developmental Studies)

اس کے مطابق بعض مطالعات مطلقاً کسی ایک یا تینوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ تحقیقات کی درجہ بندی کی تفصیلی تحقیق ذیل میں دی گئی ہے۔

Elmas Ali

معائنہ جاتی مطالعہ کا طریقہ (Survey Studies):

معائنے کے مقاصد:

کارٹر۔ وی گڈ کے مطابق، وضاحتی معائنے کا مقصد ہو سکتا ہے:

1. موجودہ حالات و واقعات سے متعلق شواہد حاصل کرنا۔
2. ان معیارات یا نارمز کی شناخت اور پہچان کرنا جن کے تحت موجودہ حالات کا موازنہ کیا جاتا ہے۔
3. ... تعین کرنا (اس تعین کے بعد کہ ہم کہاں ہیں اور ہم کہاں جانا چاہتے ہیں)۔
4. ... یہ ہے کہ تعلیمی تنظیموں کے تحت معائنہ کرانے والے محقق جو مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہیں، اس ... متعلق معلومات جمع کرتے ہیں کہ وہ ان معلومات کو استعمال میں اس غرض سے لائیں ... موجودہ مطالعہ ... سکیں یا اُن کی بہتری کے لئے منصوبہ سازی کر سکیں۔ اُن کا مقصد مطالعے کے ... موجودہ حالات ... کو جواز ... اور موجودہ معیارات کے ساتھ ان کا تقابل کر کے چھان بین اور عرق ریزی ... ساتھ ان کے تقابل کی ... کسی خاص ... بہت سے کیسز سے جمع شدہ معلومات کو دائرہ مطالعہ میں لاتا ہے۔ ... کرنا ہو سکتا ہے۔ یہ سروے ... ہوتا بلکہ ... ایسی عمومیت قائم کرنا ہے کہ جو بہت سے کیسز سے حاصل کی ... ان کا تعلق افراد کی خصوصیات سے نہیں ... معلومات پر مبنی ہوں۔

دائرہ کار کے اعتبار سے سروے وسیع یا ... محدود ہو سکتے ہیں۔ وہ یا تو کئی ممالک کی وسعت اختیار کر سکتے ہیں یا پھر ایک خطے، شہر یا دیگر کسی ایک اکائی تک محدود ہو سکتے ہیں۔ سروے یا معائنے کی معلومات کو آبادی کے ہر رکن یا نہایت احتیاط سے منتخب نمونے سے لیا جا سکتا ہے۔ یہ معلومات ... عوامل کی بڑی تعداد سے متعلق ہو سکتی ہیں، یا پھر چند اشیاء تک محدود ہو سکتی ہیں۔ اس مطالعے کے دائرہ کار یا گہرائی کا انحصار بنیادی طور پر مسئلے کی وضعیت پر ہوتا ہے۔

سروے یا معائنہ لازماً ایک تحقیق ہی ہوتا ہے اور ایک عمومی رپورٹ سے بالکل واضح طور پر مختلف ہوتا ہے۔ مگر اس مقصد کے لئے ہر سروے یا معائنے کا مطالعہ درج ذیل معیار پر پورا اترنا چاہیے۔

(الف) تحقیقی رپورٹ عموماً ایک خاص شکل کی حامل ہوتی ہے، جس میں طریقہ کار کی تشریح، ماخذوں، آبادی، زیر مطالعہ خصوصیت اور دیگر مناسب طریقہ کار یا تکنیکی تفاصیل کو بیان کیا جا سکتا ہے۔

(ب) عام طور پر حقیقی مشاہدات کو لیا جاتا ہے۔

(ج) اس کام میں ہر قدم انتہائی احتیاط اور بڑی منصوبہ بندی اور کام کے مقصد کے تناظر میں خاص طور کے تحت لیا جاتا ہے۔ معلومات کی توثیق و تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(د) معلومات کو خاص یا مزید عمومی طور پر منتخب یا منظم کیا جاتا ہے، اور بسا اوقات تحقیق کے کسی جز یا مجموعی مقالے سے منسلک کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان معلومات کا کسی شکل میں، جتنا ممکن ہو منظم انداز میں خلاصہ تیار کیا جائے گا۔

(ر) سروے کا پس منظر، حساسیت اور تشخیص کار کی عمومی لیاقت و قابلیت کے ساتھ ساتھ، جس جذبہ کے تحت کام کرتا ہے، بہت ہی اہم عناصر ہیں۔ اس حوالے سے کہ آیا اس فہرست میں شامل ہر عنصر کو کم و بیش مطالعہ میں شامل

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

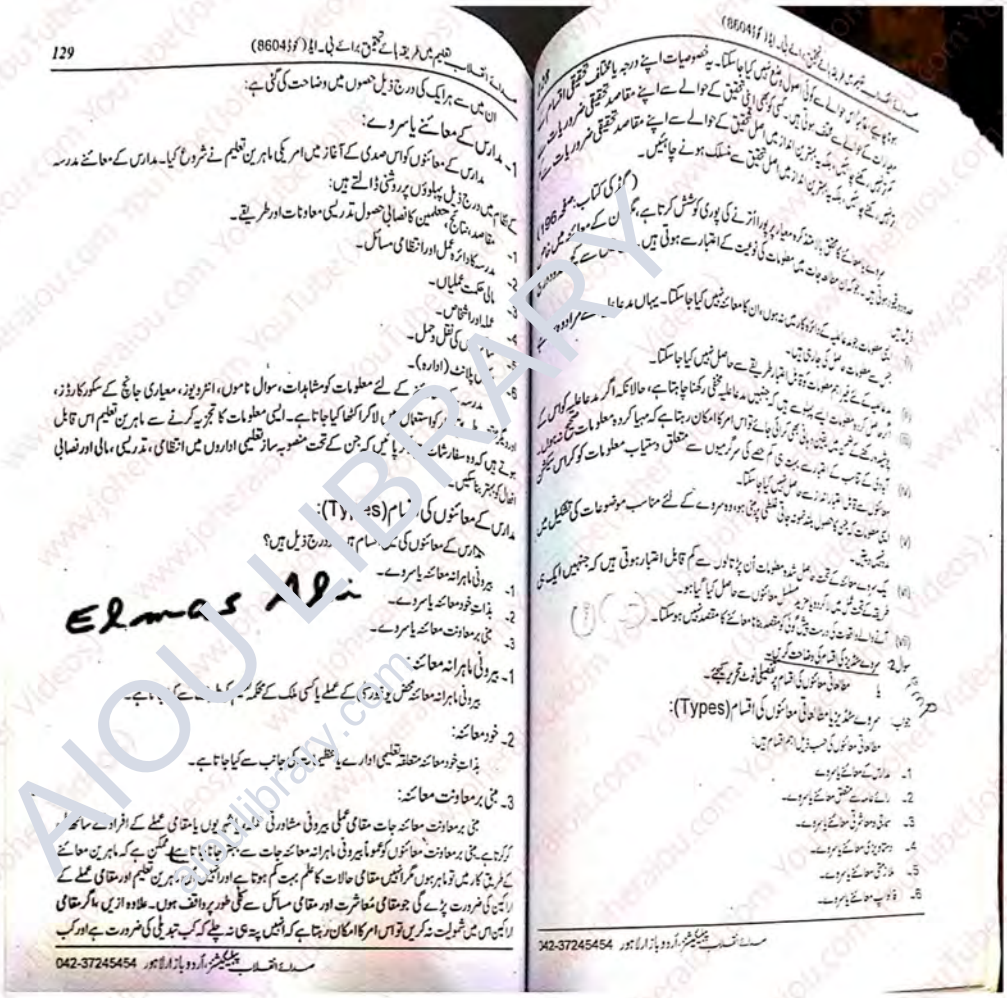

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

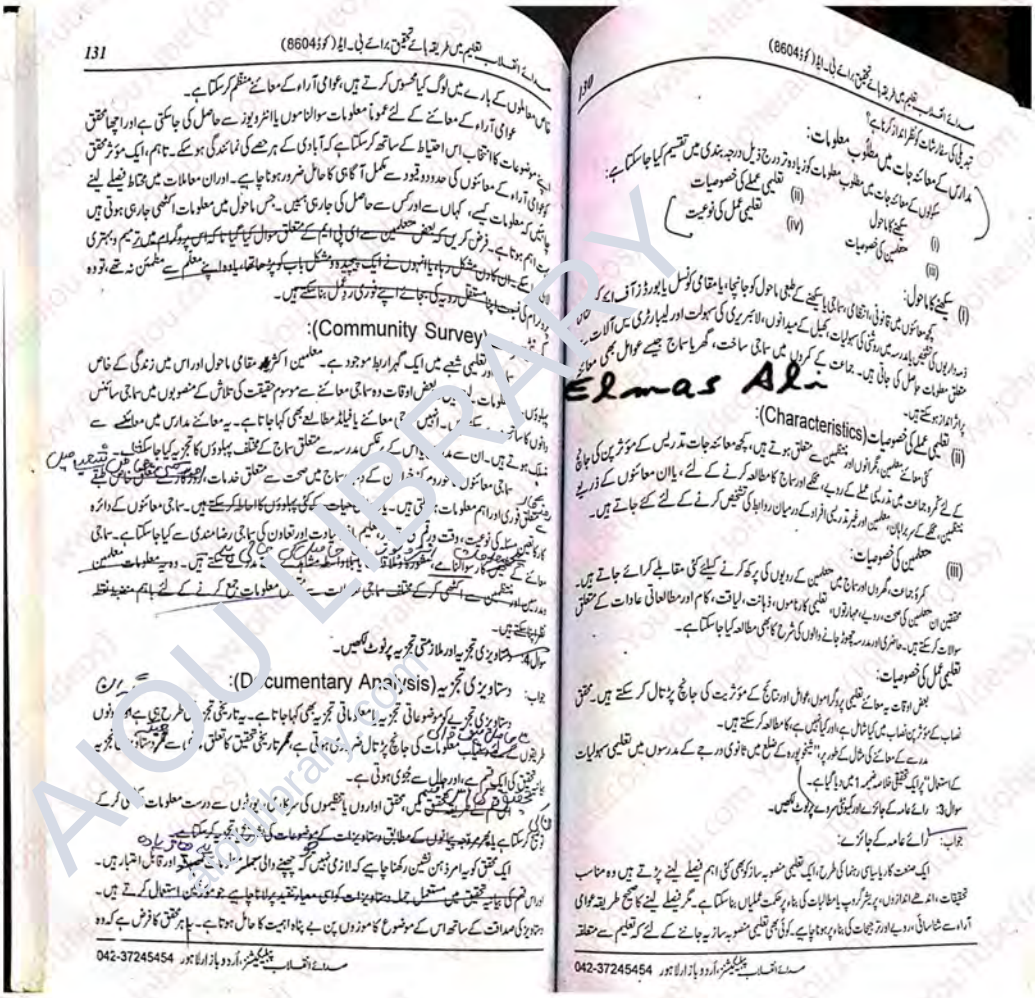

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

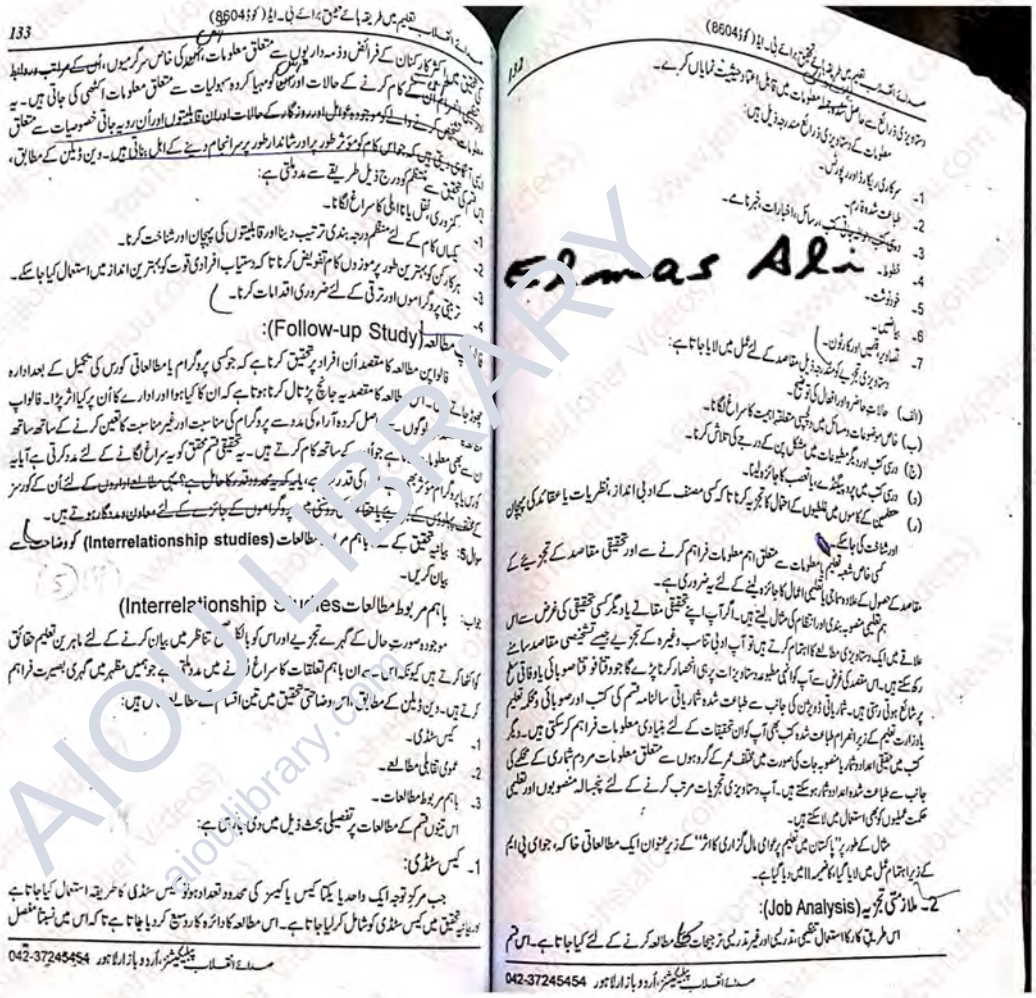

133 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ۱ے ای۔ایڈ (کوڈ 8604)

مصنفہ: اقبال بھٹی — پبلشر: پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ۱ے ای۔ایڈ (کوڈ 8604)

دستاویزی ذرائع سے حاصل شدہ معلومات کے ممکنہ ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

1- سرکاری ریکارڈ اور پوسٹس۔
2- طباعت شدہ فارم۔
3- دوسری کتب، پمفلٹس، رسائل، اخبارات، خبرنامے۔
4- خطوط۔
5- خودنوشت۔
6- یادداشتیں۔
7- تصاویر، فلمیں اور کارٹون۔

دستاویزی تجزیے کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے:

(الف) حالات حاضرہ اور افعال کی توضیح۔
(ب) خاص موضوعات و مسائل میں دلچسپی متعلقہ اہمیت کا سراغ لگانا۔
(ج) دوسری کتب اور مگر مطبوعات میں مشکل پن کے درجے کی تلاش کرنا۔
(د) دوسری کتب میں پوشیدہ مفروضے یا تعصب کا جائزہ لینا۔
(ر) حلقین کے کاموں میں غلطیوں کے احتمال کا تجزیہ کرنا تاکہ کسی مصنف کے ادبی انداز، نظریات یا عقائد کی پہچان اور شناخت کی جا سکے۔

کسی خاص شعبہ تعلیم کی معلومات سے متعلق اہم معلومات فراہم کرنے سے اور تحقیقی مقاصد کے تجزیے کے مقاصد کے حصول کے علاوہ دستاویزی تعلیمی اعمال کا جائزہ لینے کے لئے یہ ضروری ہے۔

ہم تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظام کی مثال لیتے ہیں۔ اگر آپ اپنے تحقیقی مقالے یا دیگر کسی تحقیقی کی غرض سے اس علاقے میں ایک دستاویزی مطالعے کا اہتمام کرتے ہیں تو آپ ادبی مناسب وغیرہ کے تجزیے جیسے تشخیصی مقاصد سامنے رکھ سکتے ہیں۔ اس ضمن کی غرض سے آپ کو انجمن مطبوعہ دستاویزات پر مبنی انحصار کرنا پڑے گا جو وقتاً فوقتاً صوبائی یا وفاقی سطح پر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ شماریاتی ڈویژن کی جانب سے طباعت شدہ شماریاتی سالنامہ قسم کی کتب اور صوبائی محکمہ تعلیم یا ذیلی تعلیم کے زیر اہتمام طباعت شدہ کتب بھی آپ کو ان تحقیقات کے لئے بنیادی معلومات فراہم کر سکتی ہیں۔ دیگر کتب میں تحقیقی اعداد و شمار یا منصوبہ جات کی صورت میں مختلف عمر کے گروہوں سے متعلق معلومات مردم شماری کے محکمے کی جانب سے طباعت شدہ اعداد و شمار ہو سکتے ہیں۔ آپ دستاویزی تجزیات مرتب کرنے کے لئے پنجسالہ منصوبوں اور تعلیمی حکمت عملیوں کو بھی استعمال میں لا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر "پاکستان میں تعلیم پر جوابی مالی گزاری کا اثر" کے زیر عنوان ایک مطالعاتی خاکہ جو ای پی ایم کے زیر اہتمام عمل میں لایا گیا، کا ضمیمہ الف میں دیا گیا ہے۔

2۔ ملازمتی تجزیہ (Job Analysis):

اس طریق کار کا استعمال تنظیمی، تدریسی اور غیر تدریسی ترجیحات کے مطالعہ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس قسم

(Follow-up Study) مطالعہ

فالواپ مطالعہ کا مقصد اُن افراد پر تحقیق کرنا ہے کہ جو کسی پروگرام یا مطالعاتی کورس کی تکمیل کے بعد ادارہ چھوڑ جاتے ہیں۔ اس مطالعہ کا مقصد یہ جانچ پڑتال کرنا ہوتا ہے کہ ان کا کیا ہوا اور ادارے کا اُن پر کیا اثر پڑا۔ فالواپ لوگوں سے حاصل کردہ آراء کی مدد سے پروگرام کی مناسبت اور غیر مناسبت کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے بھی معلومات حاصل کرتے ہیں جو کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ یہ تحقیقی قسم تحقیق کو یہ سراغ لگانے کے لئے مدد کرتی ہے آیا یہ کورس یا پروگرام موثر ہے یا کی قدر ہے، یا یہ کہ یہ ضرورتہ کا حامل ہے؟ ایسے مطالعے اداروں کے لئے اُن کے کورسز کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں ضروری ہیں۔ پروگراموں کے جائزے کے لئے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔

سوال 5: پائے تحقیق کے باہم مربوط مطالعات (Interrelationship studies) کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: باہم مربوط مطالعات (Interrelationship studies)

موجودہ صورت حال کے گہرے تجزیے اور اس کو بالکل تناظر میں بیان کرنے کے لئے ماہرین تعلیم حقائق کو اکٹھا کرتے ہیں کیونکہ اس سے ان باہم تعلقات کا سراغ لگنے میں مدد ملتی ہے جو ہمیں مظہم میں گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ وین ڈیلن کے مطابق واضح تحقیق میں تین اقسام کے مطالعات شامل ہیں:

1- کیس سٹڈی۔
2- عمومی تقابلی مطالعے۔
3- باہم مربوط مطالعات۔

اس تینوں قسم کے مطالعات پر تفصیلی بحث ذیل میں دی جا رہی ہے:

1- کیس سٹڈی:

جب مرکز توجہ ایک واحد یا یکتا کیس یا کیسز کی محدود تعداد ہو تو کیس سٹڈی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اور بنیادی تحقیق میں کیس سٹڈی کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس مطالعہ کا دائرہ کار وسیع کر دیا جاتا ہے تاکہ اس میں نسبتاً مفصل

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

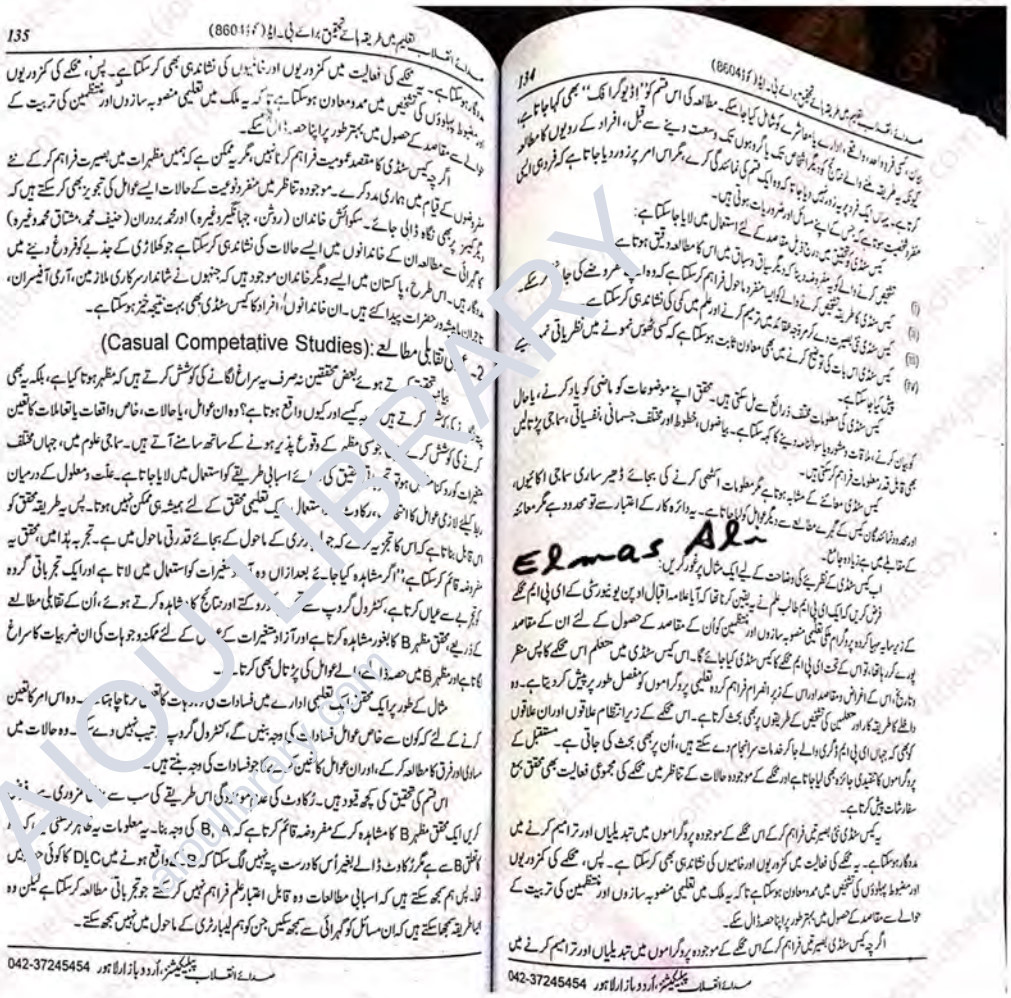

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



3۔ باہم مربوط مطالعات (Correlated Studies):

بسا اوقات متغیرات کی تعمیلات کو باہم مربوط مطالعات سے حاصل کیا جا سکتا ہے جن سے اُن حدود کی پہچان ہو جن میں مدد ملتی ہے کہ جن سے دو متغیرات ماحول میں واقع ہوتے آزاد اور تابع دونوں متغیرات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ کو استعمال میں نہیں لاتا بلکہ دو اس قدرتی ماحول میں واقع ہوتے آزاد اور تابع دونوں متغیرات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، متھیاں ذہانت اور کارناموں کے درمیان تعلق کا مطالعہ کرنے والا محقق پہلے ترتیبی سے کچھ گروہوں کو منتخب کرتا ہے اور پھر جانچ پڑتال کر کے کارناموں اور مہارتوں کی پیمائش کرتا ہے۔ اس قسم کی تحقیق میں دونوں متغیرات آپس میں گہرے اور دیرپا، باہم مربوط پایا بالکل غیر مربوط ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر باہمی [illegible] کا اتحاد [illegible] سے ملتے ہیں۔ منسلک ہوتا ہے کہ ایک متغیر میں کمی بیشی کا انحصار کسی حد تک دوسرے متغیر میں کمی بیشی پر ہے، [illegible] یہ تبدیلیاں [illegible] سے ست میں ہیں یا مخالف ست میں۔ مثال کے طور پر، اگر ایک ہی سیٹ میں بلند مثبت درجہ ملتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دوسرے سیٹ میں بھی بلند مثبت درجہ ملتا ہے (بلند متھیاں ذہانت بمطابق تعلیمی حاصلات کا سکور) اور اگر [illegible] درجے میں [illegible] اور دوسرے میں بھی کم ہے تو یہی ہوگا۔ اگر ایک سیٹ میں حاصلات کے اعتبار سے بہت اعلیٰ سکورز جبکہ دوسرے سیٹ [illegible] کم سکوران کے درمیان بہت منفی یا باہمی ربط پایا جاتا ہے (یہ بلند متھیاس ذہانت اور کم معیار ترقی کا سکور ہے)۔ اگر ایک سیٹ میں بہترین سکور اسی سیٹ میں کم سے سیل کھاتا ہے جبکہ دوسرے سیٹ میں بلند سکور ہوں تو ان کے درمیان بالکل نہیں یا بہت ہی کم ارتباط ہے۔ لہٰذا ارتباطی پیمانے پر واقع ہوتے ہیں جو مکمل منفی ارتباط سے لے کر مکمل مثبت ارتباط تک پھیلے ہوتے ہیں۔

باہم ارتباطی طریق کار ایک قابل قدر آلہ تو ہے مگر باہمی ربط کی باہمی لیاقت اُس حد تک قابل قدر ہے جہاں تک دو متغیرات منسلک ہیں اور اس کا مطلب نہیں کہ ملٹ دھلول کے درمیان تعلق لازماً موجود ہے۔ تعلق کے معنی کی تشریح شماریاتی تکنیکی بجائے منطقی تجربے سے کی جاتی ہے۔

کچھ نئے پن کے ساتھی، انتظامیہ اور منصوبہ بندی کے شعبوں میں مسائل کے مطالعہ کے لئے بھی باہم ارتباطی کا طریقہ استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، معلم کے عزم اور بچوں کے مدرسہ چھوڑ جانے کا تناسب، گھر سے مدرسہ کا فاصلہ اور خواتین کا مدرسہ میں تناسب اس طریقہ کی مدد سے ان کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

4۔ ترقیاتی مطالعہ (Development Studies):

ترقی کا نظریہ خالصتاً حیاتیاتی ہے اور عموماً زندگی کے عوامل اور حیاتیاتی تعاملات سے منسلک ہے۔ تاہم، یہی نظریہ اب فزیکل نظام اور سماجی اداروں اور نظریات کی ثقافتی نظاموں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ترقیاتی مطالعات کا مقصد ترقی پر اثر انداز وجوہات اور پیچیدگیوں کے بین حالیہ نظریات کے تحت ترقی کی ابتدائی سمیت، رجحان، نمونہ، تناسب اور نمونہ بذعوزی کا کھوج لگانا ہے۔ (گڈ 159:267:8)

نیل جیسی طول بلدی کراس سیکشن طریق کار کا اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ طول بلدی مطالعات میں ایک سال یا ایک ماہ کے دوران ایک خاص گروہ کی بڑھوتری کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور زیر غور مطالعہ گروہ کے کم از کم ایک فرد کی پیمائش حاصل کر لی جاتی ہے۔

تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظامیہ کے شعبوں میں ترقیاتی مطالعے کی دو اقسام نمو مطالعہ اور رُجحانی خاکہ کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ حسب ذیل ہے:

Elmas Ali

(Growth Studies) نمو کا مطالعہ:

کسی محقق کو کامیاب اور حقیقی منصوبہ بندی کے لئے اس کے شعبے پر اثر انداز تبدیلیوں کا مکمل علم ہونا چاہیے۔ اس امر سے آگاہی ہونی چاہیے کہ کون سے عوامل مختلف معاشی اندراج میں تعلیمی نمو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور نمو کے مختلف پہلوؤں کا پہلے تو مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعد ازاں یہ نمو کو آخری حد تک لے جاتے ہیں۔

ترقی کا مطالعہ طول بلدی کراس سیکشن کا طریقہ استعمال میں لا کر کیا جا سکتا ہے۔ طول بلدی طریقہ کا استعمال ترقی دقت ایک خاص عرصہ میں ایک شخص یا ایک گروہ کا مشاہدہ کیا جاتا ہے جبکہ کراس سیکشن طریقے میں اُن کی نمو کے مختلف مدارج میں مختلف افراد یا گروہوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ کراس سیکشن طریقے کو طول بلدی طریقے پر فوقیت حاصل ہے۔ اول الذکر بہت کم خرچ ہے اور فوری طور پر معلومات اکٹھی کرنے میں کارآمد ہے۔ ایک منصوبہ ساز بھلے انداز تعلیمی تبدیلیوں کا مطالعہ بھی کرنا چاہے گا جو مختلف طبقات کی معاشی نمو کے لئے استعمال ہوتی ہیں، یا پھر سماجی و معاشی نمو کے نتائج میں کسی ملک میں تعلیمی نمو کے لئے خاص حکمت عملیوں کے اثر کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

(Trend-projection Studies) [illegible] پروجیکٹ کے مطالعات:

رجحان [illegible] کا مطالعہ جسے امکانی مطالعات بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی بیانیہ طریقے کا دلچسپ اطلاق ہے۔ اس [illegible] تحقیق [illegible] ریکارڈ [illegible] طول بلدی فکر پر مبنی ہے جو اس کام کا پتہ دیتا ہے کہ ماضی میں کیا ہوتا رہا ہے، موجود حالات کیا ہیں اور ابھی معلومات [illegible] پر مستقبل میں کیا ہونے والا ہے؟

اس قسم [illegible] سے منصوبہ بندی کے پروگراموں کے لئے بیش قیمت معلومات ملتی ہیں۔ تاہم یہ پیش گوئیاں محض اندازوں پر مبنی نتائج [illegible] نیلنے لگاتی [illegible] سے بے شمار غیر متوقع عوامل ہوتے ہیں جو نمو اور ترقی کے عمل کو تیزی دے سکتے یا روک سکتے ہیں۔

مستقبل سے متعلق جملہ منصوبہ [illegible] مستقبل کے بارے میں تقریباً درست تخمینوں کی بنیاد پر تیار کئے جا سکتے ہیں۔ یہ صرف تبھی ممکن ہوتا ہے کہ جب ہماری پاس [illegible] یا تنقیدی جائزہ اور حالیہ شماریات موجود ہوں۔ اس رجحان کو باضابطہ طور پر جمع کیا جا سکتا ہے اور رُجحانی خاکے یا ہی کے رجحانات کو [illegible] دونی میں تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ان اقسام کے مطالعات کو رجحانی خاکوں سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

منصوبے پر مبنی مطالعہ کی ایک اور قسم تخمینہ پر مبنی ہدف [illegible] کے منصوبہ [illegible] اہداف کو پہلے وضع کر لیا جاتا ہے اور پھر دستیاب معلومات کی بنا پر ہدف سے متعلق منصوبہ تیار کر لیا [illegible] جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم یہ ہدف مقرر کرتے ہیں کہ پاکستان میں عالم گیر پرائمری تعلیم کو 1992ء تک حاصل [illegible] جائے گا تو [illegible] علوم [illegible] کہ حالیہ رجحان میں 5-9 سال کے بچوں میں سے 56 فیصد بچے پہلے [illegible] پرائمری مدارس میں زیر تعلیم ہیں، یہ منصوبہ 1988ء میں [illegible] حاصل شدہ حالیہ 54 فیصد بچوں کو ذہن میں لا کر تیار کیا گیا ہے [illegible] 93ء تک صد فی صد کا ہدف حاصل کرا [illegible] ہے۔

ایسی صورت میں کہ جب منصوبے رجحانی نوعیت کے ہوں [illegible] پاکستان میں حالات کے پیش نظر منصوبہ [illegible] رہا ہو سکتا ہے اور ایسی حالت میں کہ جب ہم مبنی بر ہدف منصوبے تیار کریں [illegible] لاگت بے حد زیادہ آ سکتی ہے۔ لہٰذا منصوبوں کی ایک تیسری قسم زیادہ حقیقت پسندانہ ہے اور یہ منصوبے ذرائع کے مطالعہ پر مبنی ہیں۔ ان اقسام کے منصوبوں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

میں ہم ان ذیلی حلقوں کو کہ جن کے لئے یہ منصوبے تیار کر رہے ہیں، مالیاتی استقراء کو بطور منصوبہ ساز ذہن میں رکھتے ہیں۔ امکان غالب یہ ہے کہ شاید رجحانی منصوبوں اور برمبنی ہدف منصوبوں کا درمیانی راستہ یہی ہے، لہٰذا مالیاتی اہداف پر مبنی یہ منصوبے حکومت منصوبہ بندی کے عرصے کو خاطر میں لا کر مالیتی استقراء کے تناظر میں مرتب کرتی ہے۔ ڈاکٹر مقصود عالم بخاری نے تعلیمی رجحان کا مطالعہ ترتیب دیا تا کہ سال 1981-82ء تا 1990-91ء کے عرصہ میں پرائمری مدارس میں درکار خواتین معلمین کا منصوبہ تیار کیا جا سکے۔ اس مطالعے کا خاکہ ضمیمہ IV میں دیا گیا ہے۔

سوال 6: بیانیہ تحقیق کی مختلف اقسام کو بیان کریں جو پلاننگ چکر میں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

یا تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظام و انصرام میں بیانیہ تحقیق کی کسی اقسام کا استعمال ہو سکتا ہے:

جواب: منصوبہ بندی کا دَور (سائیکل/گردش) اور بیانیہ تحقیق:

(Planning Cycle and Descriptive Research):

منصوبہ بندی کے دائرے یا پلاننگ (سائیکل/گردش) کے مطالعہ کے بعد اُن اقسام تحقیق کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے جنہیں منصوبہ بندی کے دَور کے مختلف مدارج میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

1- منصوبہ بندی کا پہلا دَور یا (سائیکل/گردش) تعلیمی ترقی کی موجودہ حالت کی تشخیص یا تخمینہ ہے تا کہ اصلاحی اقدامات کو ذہن میں رکھ کر موجودہ حالات کے ذمہ دار عوامل کی پہچان اور شناخت کر سکیں۔ ہر اس مقصد کے لئے درجاتی مطالعہ ترتیب دے سکتے ہیں اور سرسری تقابلی مطالعات کو بھی عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ کسی جاری منصوبہ میں اقدامات کے اثرات کے تجزیے کے لئے کیس سٹڈی کرانا اور ناکامی کی وجوہات یا کوتاہیوں کی تشخیص بھی سود مند رہے گا۔

2- منصوبہ سازی کی تشکیل کے مرحلے میں ہم سابقہ حکمت عملیوں، منصوبہ جات اور دیگر متعلقہ دستاویزات کی چھان بین برائے تجزیہ کر سکتے ہیں۔ ہم تقابلی سماجی و معاشی درجے پر اُن دیگر ترقی پذیر ممالک کے منصوبہ جات اور حکمت عملیوں کا دستاویزی تجربہ بھی عمل میں لا سکتے ہیں، جنہوں نے سابقہ عشروں میں سُرعت سے پیش رفت کی، یا ایسے ہی دیگر کام کرنا بھی بے حد سُود مند رہے گا۔

3- مستقبل میں ضروریات، ضروریات پر اخراجات اور ہدف ماحول کی تشخیص کے مرحلے پر ہم رجحانی حاکہ جات یا برمبنی ہدف خاکوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

4- معائنہ جاتی مطالعات کے ذریعے قابلِ عمل ہونے کی جانچ پڑتال بھی کی جا سکتی ہے۔ ایسے مطالعات کے ذریعے جدید نظریات سے متعلق آبادی کی تیاری، اہدافی تجربات میں ان کی رضامندانہ شرکت اور موجود وسائل کی دستیابی کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

5- منصوبہ کی تشخیص کو فنڈز کے مختص کرنے اور استعمال میں لانے اور عملی اہداف کے حصول تک محدود کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لوگوں کی زندگیوں پر منصوبے کے اثرات پر زور دیا جانا چاہیے۔ متعلقہ لوگوں، والدین، معلمین، منتظمین، مقامی سماجی قائدین کے ساتھ ساتھ تعلیمی و انتظامی ماہرین کے لئے سوالناموں، مشاہدات اور ملاقاتوں کے ذریعے مطالعات کئے جا سکتے ہیں تا کہ ان کے نظریات میں کمیوں، کوتاہیوں، ترقی اور مسائل کی چھان بین کی جا سکے۔ نئی حکمت عملی ترتیب دینے کی غرض سے ایسے مطالعات انتہائی نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں۔

Elmas Ali

سوال 7: کیس سٹڈی (Case Study) اور سکول سروے (School Survey) میں فرق بیان کریں۔

جواب: 1- کیس سٹڈی:

جب مرکزِ توجہ ایک واحد کیس یا کیسز کی محدود تعداد ہو تو کیس سٹڈی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اور بیانیہ تحقیق میں کیس سٹڈی کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس مطالعہ کا دائرہ کار بڑھا دیا جاتا ہے تا کہ اس میں نسبتاً مفصل بیان، کسی فردِ واحد، واقعے، ادارے یا معاشرے کو شامل کیا جا سکے۔ مطالعہ کی اس قسم کو "اِڈیوگرافک" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ طریقہ ملنے والے نتائج کو دیگر افراد تک یا گروہوں تک وسعت دینے سے قبل، افراد کے رویوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہاں ایک فرد پر یہ زور نہیں دیا جاتا کہ وہ ایک قسم کی نمائندگی کرے، مگر اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ فرد ہی ایسی منفرد شخصیت ہوتا ہے کہ جس کے اپنے مسائل اور ضروریات ہوتی ہیں۔

کیس سٹڈی کو تحقیق میں درج ذیل مقاصد کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے:

(i) تشخیص کرنے والے کو یہ مفروضہ دینا کہ دیگر سیاق و سباق میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے۔

(ii) کیس سٹڈی کا طریقہ تشخیص کرنے والے کو ایسا منفرد ماحول فراہم کر سکتا ہے کہ وہ اپنے مفروضے کی جانچ کر سکے۔

(iii) کیس سٹڈی نئی بصیرت دے کر رائج الوقت عقائد میں ترمیم کرنے اور علم میں کمی کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

(iv) کیس سٹڈی [illegible] وضاحت کرنے میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے کہ کسی ٹھوس نمونے میں نظریاتی نمونہ کیسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

کیس سٹڈی کی معلومات مختلف ذرائع سے مل سکتی ہیں۔ محقق اپنے موضوعات کو ماضی کو یاد کرنے، یا حال کو بیان کرنے، ملاقات و مشورہ سوالنامہ دینے کا کہہ سکتا ہے۔ بیاضوں، خطوط اور مختلف جسمانی، نفسیاتی، سماجی پڑتالیں بھی قابلِ قدر معلومات فراہم کر سکتی ہیں۔

کیس سٹڈی معائنے کے مشابہ ہوتا ہے مگر معلومات اکٹھی کرنے کی بجائے بہت ساری سماجی اکائیوں، اور محدود نمائندگان کیس کے گہرے مطالعے سے دیگر عوامل کو لیا جاتا ہے۔ یہ دائرہ کار کے اعتبار سے تو مختصر اور محدود ہے مگر معائنہ کے مقابلے میں ہے زیادہ جامع۔

اب کیس سٹڈی کے نظریئے کی وضاحت کے لئے ایک مثال پر غور کریں:

فرض کریں کہ ایک ای پی ایم طالب علم نے یہ یقین کرنا تھا کہ ایک علامہ اقبال [illegible] یونیورسٹی کے ای پی ایم محکمے کے زیرِ سایہ مہیا کردہ پروگرام ملکی تعلیمی منصوبہ سازوں اور منتظمین کو اُن کے مقاصد کے حصول کے لئے ان کے مقاصد پورے کر رہا تھا، تو اس کے تحت ای پی ایم محکمے کا کیس سٹڈی لیا جائے گا۔ اس کیس سٹڈی میں علم اس محکمے کا پس منظر و تاریخ، اس کے اغراض و مقاصد اور اس کے زیرِ انصرام فراہم کردہ تعلیمی پروگراموں کو تفصیلی طور پر پیش کر دیتا ہے۔ وہ داخلے کا طریقہ کار اور متعلمین کی تشخیص کے طریقوں پر بھی بحث کرتا ہے۔ اس محکمے کے زیرِ انتظام علاقوں اور ان علاقوں کو بھی کہ جہاں ای پی ایم گریجویٹ جا کر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں، اُن پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ مستقبل کے پروگراموں کا تنقیدی جائزہ بھی لیا جاتا ہے اور محکمے کے موجودہ حالات کے تناظر میں محکمے کی مجموعی فعالیت بھی محقق بمعہ سفارشات پیش کرتا ہے۔

یہ کیس سٹڈی نئی بصیرتیں فراہم کر کے اس محکمے کے موجودہ پروگراموں میں تبدیلیاں اور ترامیم کرنے میں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

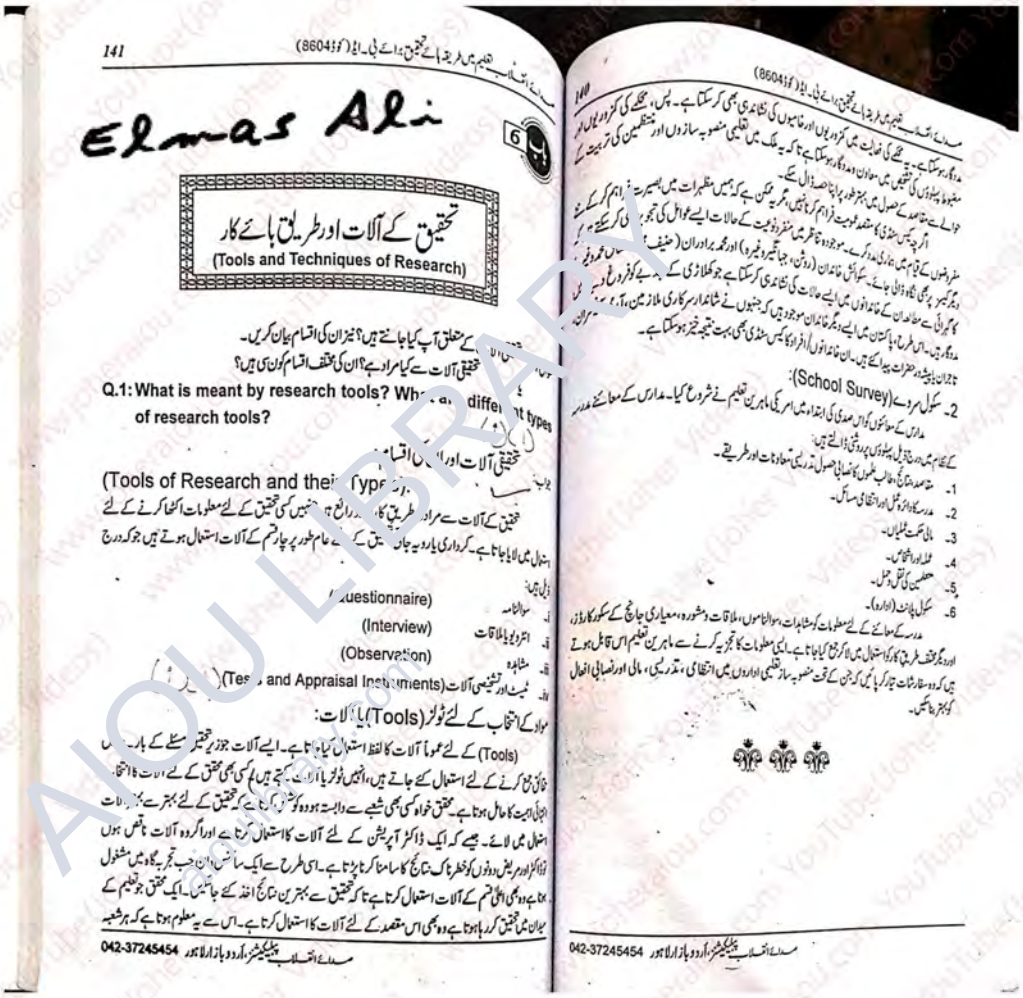

141 سدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق ۔ ۔ ۔

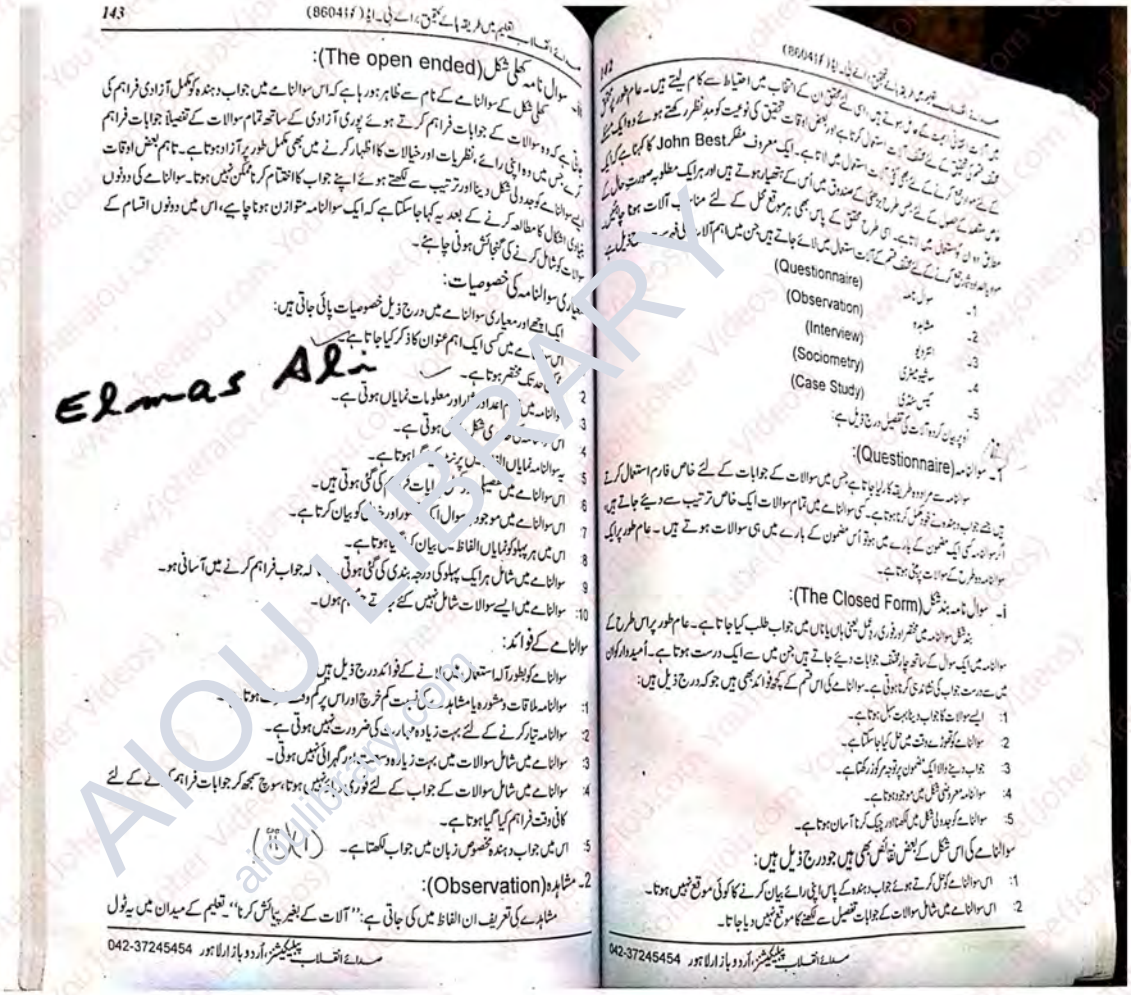

143 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ بی۔ ایڈ (8604)

مصنف: نصاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ بی۔ ایڈ (8604) 142

(The open ended) کھلی شکل:

سوال نامہ کھلی شکل کے نام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اس سوالنامے میں جواب دہندہ کو مکمل آزادی فراہم کی جاتی ہے کہ وہ سوالات کے جوابات فراہم کرتے ہوئے پوری آزادی کے ساتھ تمام سوالات کے تفصیلاً جوابات فراہم کرے۔ جس میں وہ اپنی رائے، نظریات اور خیالات کا اظہار کرنے میں بھی مکمل طور پر آزاد ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ایسے سوالنامے کو جدولی شکل دینا اور ترتیب سے لکھتے ہوئے اپنے جواب کا اختتام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ سوالنامے کی دونوں اشکال کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک سوالنامہ متوازن ہونا چاہیے، اس میں دونوں اقسام کے سوالات کو شامل کرنے کی گنجائش ہونی چاہیے۔

معیاری سوالنامہ کی خصوصیات:

معیاری اچھے اور معیاری سوالنامے میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

1 ایک اچھے سوالنامے میں کسی ایک اہم عنوان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

2 سوالنامہ بہت مختصر ہوتا ہے۔

3 سوالنامہ میں [illegible] اور معلومات نمایاں ہوتی ہے۔

4 سوالنامہ میں [illegible] شکل ہوتی ہے۔

5 یہ سوالنامہ نمایاں [illegible] پر مبنی ہوتا ہے۔

6 اس سوالنامے میں [illegible] کی گئی ہوتی ہیں۔

7 اس سوالنامے میں موجود سوال [illegible] اور واضح بیان کرتا ہے۔

8 اس میں ہر پہلو کو نمایاں الفاظ میں بیان کیا ہوتا ہے۔

9 سوالنامے میں شامل ہر ایک پہلو کی درجہ بندی کی گئی ہوتی [illegible] جواب فراہم کرنے میں آسانی ہو۔

10 سوالنامے میں ایسے سوالات شامل نہیں کیے جاتے [illegible] ہوں۔

سوالنامے کے فوائد:

سوالنامے کو بطور آلہ استعمال کرنے کے فوائد درج ذیل ہیں:

1 سوالنامہ ملاقات و مشورہ یا مشاہدہ کی نسبت کم خرچ اور اس پر کم وقت صرف ہوتا ہے۔

2 سوالنامہ تیار کرنے کے لئے بہت زیادہ مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

3 سوالنامے میں شامل سوالات میں بہت زیادہ وسعت اور گہرائی نہیں ہوتی۔

4 سوالنامے میں شامل سوالات کے جواب کے لئے فوری رائے نہیں ہوتا، سوچ سمجھ کر جوابات فراہم کرنے کے لئے کافی وقت فراہم کیا گیا ہوتا ہے۔

5 اس میں جواب دہندہ مخصوص زبان میں جواب لکھتا ہے۔ (VI)

2- مشاہدہ (Observation):

مشاہدے کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے: "آلات کے بغیر پیمائش کرنا"۔ تعلیم کے میدان میں یہ ٹول

042-37245454 صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

میدان میں تحقیق کے لئے مختلف آلات استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات تحقیق کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دو یا ایک سے زائد آلات کو بھی استعمال کرتا ہے۔ ایک معروف مفکر John Best کا کہنا ہے کہ ایک محقق کو تحقیق کے لئے مختلف آلات استعمال کرنے کے لئے کئی آلات استعمال کرنے کے لئے مختلف طریقوں کے صندوق میں اس کے ہتھیار ہوتے ہیں اور ہر ایک مطلوبہ صورت حال کے لئے مناسب آلات ہونا چاہئے۔ ہر مفکر کے حصول کے لئے مختلف طریقوں کے پاس بھی ہر موقع محل کے لئے مناسب آلات ہونا چاہئے۔ ہر مفکر کے حصول کے لئے مختلف طریقوں کے پاس بھی ہر موقع محل کے لئے مناسب آلات ہونا چاہئے۔ اس طرح محقق کے پاس جن میں اہم آلات درج ذیل ہیں:

(Questionnaire)	1- سوال نامہ
(Observation)	2- مشاہدہ
(Interview)	3- انٹرویو
(Sociometry)	4- سوشیو میٹری
(Case Study)	5- کیس سٹڈی

ان آلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- سوال نامہ (Questionnaire):

سوالنامہ سے مراد وہ طریقہ کار لیا جاتا ہے جس میں سوالات کے جوابات کے لئے خاص فارم استعمال کرتے ہیں جسے جواب دہندہ سے پُر کروایا جاتا ہے۔ کسی سوالنامے میں تمام سوالات ایک خاص ترتیب سے دیئے جاتے ہیں اور سوالنامہ کسی ایک مضمون کے بارے میں ہوتا ہے اس مضمون کے بارے میں ہی سوالات ہوتے ہیں۔ عام طور پر ایک سوالنامہ دو طرح کے سوالات پر مبنی ہوتا ہے:

i- سوال نامہ بند شکل (The Closed Form):

بند شکل سوالنامہ میں مختصر اور فوری ردعمل یعنی ہاں یا ناں میں جواب طلب کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس طرح کے سوالنامہ میں ایک سوال کے ساتھ چار مختلف جوابات دیئے جاتے ہیں جن میں سے ایک درست ہوتا ہے۔ اُمیدوار کو ان میں سے درست جواب کی نشاندہی کرنا ہوتی ہے۔ سوالنامے کی اس قسم کے کچھ فوائد بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1: ایسے سوالات کا جواب دینا بہت سہل ہوتا ہے۔

2: سوالنامے کو تھوڑے وقت میں حل کیا جا سکتا ہے۔

3: جواب دینے والا ایک مضمون پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔

4: سوالنامہ معروضی شکل میں موجود ہوتا ہے۔

5: سوالنامے کو جدولی شکل میں لکھنا اور چیک کرنا آسان ہوتا ہے۔

سوالنامے کی اس شکل کے کچھ نقائص بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

1: اس سوالنامے کو حل کرتے ہوئے جواب دہندہ کے پاس اپنی رائے بیان کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔

2: اس سوالنامے میں شامل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔

042-37245454 صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



یا آلہ سب سے زیادہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ماضی اور اب حال میں مشاہدے کے بعد ہی طلبا و طالبات کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ فلاں ذہین ہے، فلاں سست ہے اور فلاں کا رویہ اچھا نہیں ہوگا۔ اس سے تعلیم کے میدان میں اس آلہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مشاہدے کا یہ بھی مطلب ہوتا ہے کہ ایک خاص صورتِ حال میں ایک فرد یا افراد کے رویے کا جائزہ لینا۔ John W. Best اور دیگر کئی مفکرین مشاہدے کو انسانی رویوں کو جا[illegible] کے لئے ایک ابتدائی ٹول قرار دیتے ہیں۔ مشاہدے کے ذریعے انسان کی ذہانت کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ ایک تا[illegible] طریقہ [illegible] بھی اختیار کیا جاتا ہے۔ علمی دنیا میں اس آلے کو بہت زیادہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ایک [illegible] نفسیات ا[illegible] حرکات و سکنات اور باتوں کا بغور مشاہدہ کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی اصل بیماری تک پہنچ سکے۔ آج بھی کسان [illegible] آسمان کو دیکھتے ہوئے، سورج کو دیکھتے ہوئے یا چاند کو دیکھتے ہوئے یہ بتا سکتے ہیں کہ موسم کیسا ہوگا۔ کیا کاشتکاری [illegible] موزوں ہوگا یا نہیں۔ رویہ شخصیت کی عکاسی کرتا ہے، اس لئے اس کا بغور مشاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ دوسرے [illegible] بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔

Elmas Ali

مشاہدہ کے فوائد:

مشاہدے کے فوائد اور استعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1: مشاہدے کے ذریعے جمع شدہ اعداد و شمار سب سے زیادہ قابل بھروسہ اور بامقصد ہوتے ہیں۔
2: اس میں فرد واحد کے رویے کا ایک مخصوص صورتِ حال کے تحت مطالعہ کیا جاتا ہے۔
3: یہ طریقہ تمام عمر کے بچوں کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔
4: یہ طریقہ کار تقریباً تمام معلمین استعمال میں لا سکتے ہیں، اس کے لئے تھوڑی سی تربیت یا تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔
5: یہ آلہ ہر صورتِ حال میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
6: یہ فرد واحد اور گروہ دونوں کے مطالعہ کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

مشاہدہ کے اصول:

مشاہدہ کرتے ہوئے درج ذیل اصولوں کو بھی مدِنظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے:

1: مشاہدہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام صورتِ حال کا مطالعہ کرے۔
2: ایک وقت میں ایک متعلم کا انتخاب کریں۔
3: متعلمین کے بارے میں اُس وقت مشاہدہ کرنا چاہیے جب وہ معمول کی سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہوں جیسے کہ کمرۂ جماعت میں، کھیل کے میدان میں یا پھر ایک جماعت سے دوسری جماعت میں جاتے ہوئے۔
4: مشاہدے کا عمل کئی روز پر مشتمل ہونا چاہیے۔

مشاہدہ مواد یا اعداد و شمار جمع کرنے کا ایک ایسا آلہ ہے جس میں محقق کی اپنی مہارت انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ اُس نے کیا طریقہ استعمال میں لانا ہے، اس کا انحصار بھی اُسی پر ہی ہوتا ہے۔

3۔ انٹرویو یا ملاقات (Interview):

مواد یا اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے انٹرویو کو بھی بطور ایک ٹول یا آلہ کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ انٹرویو دو یا دو سے زائد افراد کی آمنے سامنے بیٹھ کر ملاقات کا نام ہے اور اس کے دوران وہ آپس میں ابلاغ کا کوئی بھی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں۔ انٹرویو کرنے والا اس کے مقاصد کو سامنے رکھتا ہے وہ جو سوالنامہ تیار کرتا ہے وہ بھی ضرورت یا مقصد کے مطابق ہوتا ہے۔ انٹرویو یا ملاقات کے دوران مشاہدے کا عمل بھی جاری رہتا ہے اور بعض انٹرویو کرنے والے ایک فہرست تیار کرتے ہیں تاکہ اُس کی مدد سے انٹرویو دینے کے بارے میں توضیح کے ساتھ نتیجہ اخذ کیا جا سکے۔

انٹرویو یا ملاقات کا طریق کار بطور آلہ انتہائی مفید ہے اور اس کے درج ذیل فوائد ہیں:

1: تاریخی، تجرباتی اور کلینکل کیسز میں ملاقات کا طریقِ کار عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
2: ایک معلم کو انٹرویو اُس کے کمرہ جماعت میں آنے والے مسائل حل میں مدد دیتا ہے۔
3: ایک [illegible] کو انٹرویو اس قابل بناتا ہے کہ وہ سوالات کا مقصد اور طلب کو نمایاں کر سکے۔
4: [illegible] ردِعمل نوٹ کرنے کا ایک اہم طریقہ ہے کیونکہ لوگ بولتے وقت تمام لوازمات کو سامنے رکھتے ہیں۔
5: ملاقات و [illegible] اس [illegible] زیادہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے جب بچوں، ناخواندہ افراد یا وہ لوگ جو کسی قسم کی معذوری [illegible] کے بارے [illegible] مطالعہ کیا جاتا ہے۔
6: اس طریقہ کار میں [illegible] کسی بھی طریقِ کار سے زیادہ ہوتی ہے۔
7: ملاقات کے دوران [illegible] پیدا [illegible] سکتا ہے۔
8: ملاقات و مشورہ کے دوران تصورا[illegible] اور خیالا[illegible] کے تبادلے کا موقع ملتا ہے۔
9: ملاقات و مشورہ کے دوران [illegible] یا اعداد و شمار زیادہ قابل یقین ہوتے ہیں۔

اس بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انٹرویو یا ملاقات کا [illegible] آلہ استعمال بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے فوری ردِعمل کا مشاہدہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے [illegible] دور میں ہر ادارہ اس طریقِ کار کو استعمال میں لا رہا ہے۔

4۔ سوشیومیٹری (Sociometry):

اس ٹول یا آلہ کے ذریعے کسی بھی فرد کا معاشرے میں رہتے ہوئے دوسرے افراد کے ساتھ رویے کو جانچنے کیلئے مواد یا اعداد و شمار اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اس ٹول یا آلہ کو استعمال میں لاتے ہوئے مواد جمع کرنے کا مقصد یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ایک شخص کیا پسند کرتا ہے اور کیا ناپسند کرتا ہے، کس چیز کو وہ قبول کرتا اور کس قسم کی اشیاء کو [illegible] نہیں کرتا ہے اور [illegible] اس کی وجوہ کیا ہیں؟ اس طریقِ کار کے ذریعے کئی افراد پر مشتمل ایک گروہ کے بارے میں اعداد و شمار بھی [illegible] جاتے ہیں۔

سوشیومیٹری یا معاشرتی آلہ کے استعمال کا طریقہ کار:

سوشیومیٹری ایک انتہائی سادہ طریقِ کار ہے، کیونکہ اس دوران ایک فرد واحد کے بارے میں مواد جمع کیا جاتا ہے۔ اس طریقے میں بعض اوقات سوالات بھی کئے جاتے ہیں جیسے کہ وہ کیا پسند کرتا ہے؟ کیا وہ کام کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا نہیں؟ اس ضمن میں یہ مثال بھی دی جا سکتی ہے کہ ایک کمرہ جماعت میں معلم اپنے متعلمین سے یہ جاننے کی کوشش کرے کہ وہ کس متعلم ساتھی کے ساتھ بیٹھنا پسند کرے گا اور کون کس کے ساتھ مدرسہ کا کام کرنا پسند کرتا ہے، اسی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

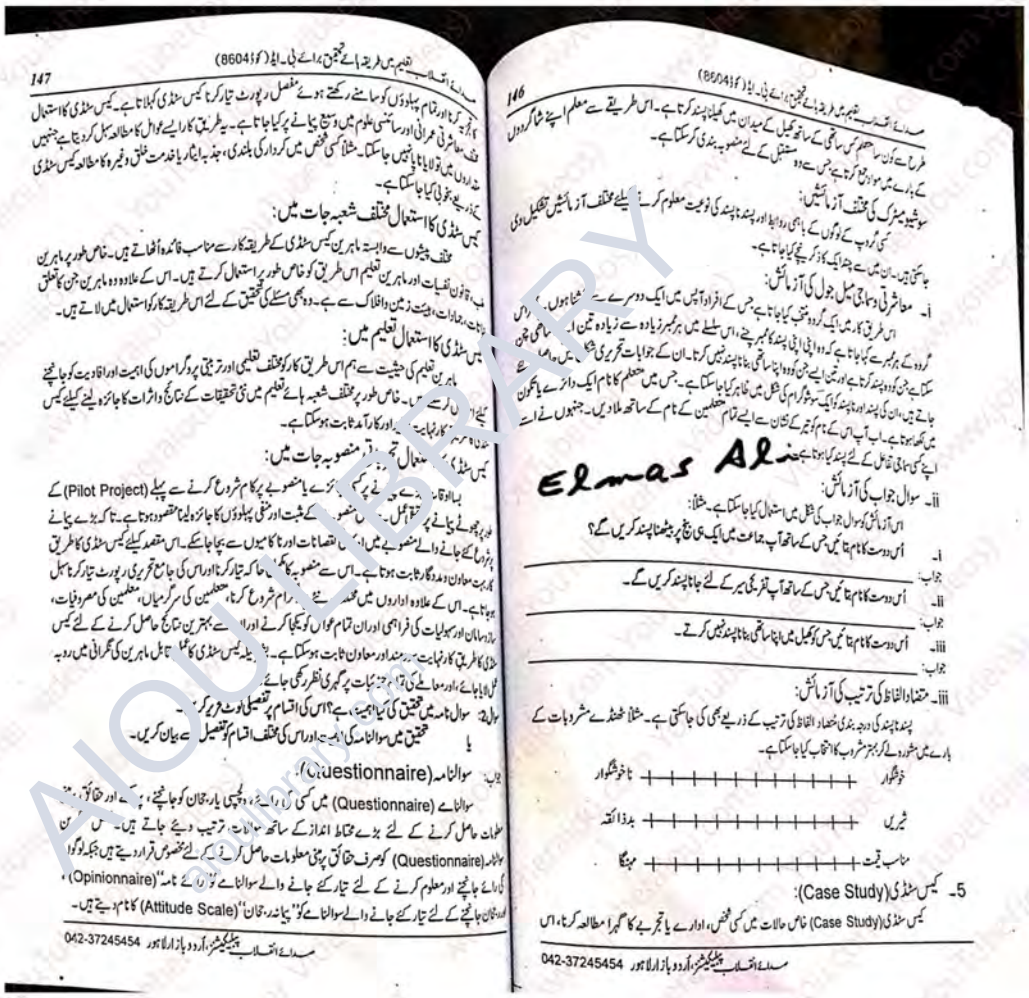

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

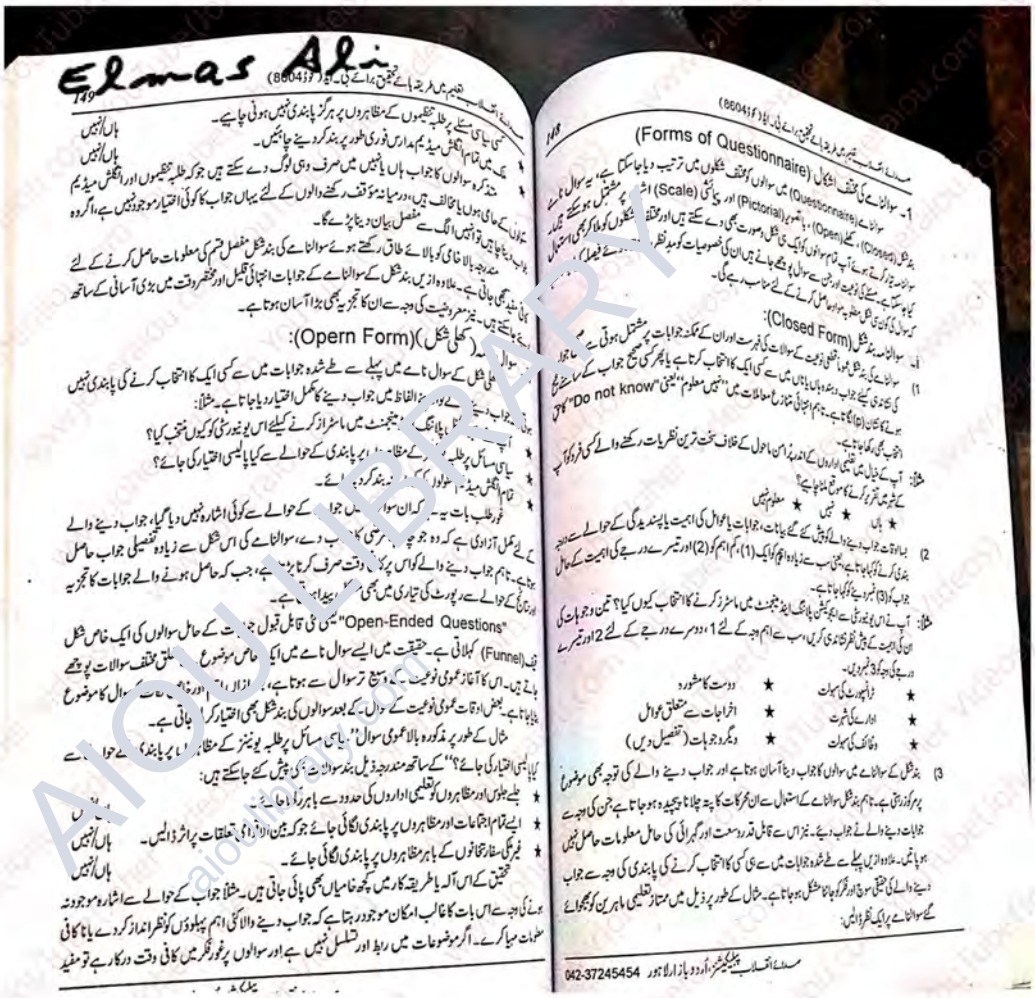

Elmas Ali

(Forms of Questionnaire) سوالنامے کی مختلف اشکال

1۔ سوالنامے کی مختلف اشکال (Questionnaire) میں سوالوں کو مختلف شکلوں میں ترتیب دیا جا سکتا ہے، یہ سوال نامے بند شکل (Closed)، کھلے (Open)، باتصویر (Pictorial) اور پیمائشی (Scale) اشکال پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔ سوالنامہ تیار کرتے ہوئے آپ تمام سوالوں کو ایک ہی شکل و صورت بھی دے سکتے ہیں اور مختلف شکلوں کو ملا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مسئلے کی نوعیت اور جن سے سوال پوچھے جانے ہیں ان کی خصوصیات کو مدنظر [illegible] فیصلہ [illegible] کہ سوال کی کون سی شکل مطلوبہ مواد حاصل کرنے کے لئے مناسب رہے گی۔

i۔ سوالنامہ بند شکل (Closed Form):

1) سوالنامے کی بند شکل عموماً قطعی نوعیت کے سوالات کی فہرست اور ان کے ممکنہ جوابات پر مشتمل ہوتی ہے [illegible] جواب کی نشاندہی کیلئے جواب دہندہ ہاں یا ناں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرتا ہے یا پھر کسی صحیح جواب کے سامنے [illegible] ہونے کا نشان (ن) لگاتا ہے۔ تاہم انتہائی متنازع معاملات میں "نہیں معلوم" یعنی "Do not know" کا حق انتخاب بھی رکھا جاتا ہے۔

مثلاً: آپ کے خیال میں تعلیمی اداروں کے اندر پُرامن ماحول کے خلاف سخت ترین نظریات رکھنے والے کسی فرد کو آپ کے شہر میں تقریر کرنے کا موقع ملنا چاہیے؟

★ ہاں ★ نہیں ★ معلوم نہیں

2) بسا اوقات جواب دینے والے کو پیش کئے گئے بیانات، جوابات یا عوامل کی اہمیت یا پسندیدگی کے حوالے سے درجہ بندی کرنے کو کہا جاتا ہے، یعنی سب سے زیادہ اہم کو ایک (1)، کم اہم کو (2) اور تیسرے درجے کی اہمیت کے حامل جواب کو (3) نمبر دینے کو کہا جاتا ہے۔

مثلاً: آپ نے اس یونیورسٹی سے ایجوکیشن پلاننگ اینڈ مینجمنٹ میں ماسٹرز کرنے کا انتخاب کیوں کیا؟ تین وجوہات کی ان کی اہمیت کے پیش نظر نشاندہی کریں، سب سے اہم وجہ کے لئے 1، دوسرے درجے کے لئے 2 اور تیسرے درجے کی وجہ کو 3 نمبر دیں۔

★ ٹرانسپورٹ کی سہولت ★ دوست کا مشورہ
★ ادارے کی شہرت ★ اخراجات سے متعلق عوامل
★ وظائف کی سہولت ★ دیگر وجوہات (تفصیل دیں)

3) بند شکل کے سوالنامے میں سوالوں کا جواب دینا آسان ہوتا ہے اور جواب دینے والے کی توجہ بھی موضوع پر مرکوز رہتی ہے۔ تاہم بند شکل سوالنامے کے استعمال سے ان محرکات کا پتہ چلانا پیچیدہ ہو جاتا ہے جن کی وجہ سے جوابات دینے والے نے جواب دیئے۔ نیز اس سے قابل قدر وسعت اور گہرائی کی حامل معلومات حاصل نہیں ہو پاتیں۔ علاوہ ازیں پہلے سے طے شدہ جوابات میں سے ہی کسی کا انتخاب کرنے کی پابندی کی وجہ سے جواب دینے والے کی حقیقی سوچ اور فکر کو جاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ذیل میں ممتاز تعلیمی ماہرین کو بھجوائے گئے سوالنامے پر ایک نظر ڈالیں:

کسی سیاسی مسئلے پر طلبہ تنظیموں کے مظاہروں پر ہرگز پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں/نہیں

★ ملک میں تمام انگلش میڈیم مدارس فوری طور پر بند کر دینے چاہئیں۔ ہاں/نہیں

★ متذکرہ سوالوں کا جواب ہاں یا نہیں میں صرف وہی لوگ دے سکتے ہیں جو کہ طلبہ تنظیموں اور انگلش میڈیم سکولوں کے حامی ہوں یا مخالف ہیں، درمیانہ مؤقف رکھنے والوں کے لئے یہاں جواب کا کوئی اختیار موجود نہیں ہے، اگر وہ جواب دینا چاہیں تو انہیں الگ سے مفصل بیان دینا پڑے گا۔

مندرجہ بالا خامی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سوالنامے کی بند شکل مفصل قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے کافی مفید سمجھی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بند شکل کے سوالنامے کے جوابات انتہائی قلیل اور مختصر وقت میں بڑی آسانی کے ساتھ دیئے جا سکتے ہیں۔ نیز معروضیت کی وجہ سے ان کا تجزیہ بھی بڑا آسان ہوتا ہے۔

ii۔ سوالنامہ (کھلی شکل) (Opern Form):

کھلی شکل کے سوال نامے میں پہلے سے طے شدہ جوابات میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کی پابندی نہیں ہوتی۔ جواب دینے والے کو اپنے الفاظ میں جواب دینے کا مکمل اختیار دیا جاتا ہے۔ مثلاً:

★ آپ [illegible] پلاننگ اینڈ مینجمنٹ میں ماسٹرز کرنے کیلئے اس یونیورسٹی کو کیوں منتخب کیا؟
★ سیاسی مسائل پر طلبہ [illegible] کے مظاہروں پر پابندی کے حوالے سے کیا پالیسی اختیار کی جائے؟
★ تمام انگلش میڈیم سکولوں [illegible] بند کر دیئے جائیں۔

غور طلب بات یہ ہے کہ ان سوالوں میں جواب کے حوالے سے کوئی اشارہ نہیں دیا گیا، جواب دینے والے کے لئے مکمل آزادی ہے کہ وہ جو چاہے [illegible] کا جواب دے، سوالنامے کی اس شکل سے زیادہ تفصیلی جواب حاصل ہوتا ہے۔ تاہم جواب دینے والے کو اس پر کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے، جب کہ حاصل ہونے والے جوابات کا تجزیہ اور نتائج کے حوالے سے رپورٹ کی تیاری میں بھی [illegible] پیدا ہوتی ہے۔

"Open-Ended Questions" یعنی کئی قابل قبول جوابات کے حامل سوالوں کی ایک خاص شکل قیف (Funnel) کہلاتی ہے۔ حقیقت میں ایسے سوال نامے میں ایک خاص موضوع [illegible] متعلق مختلف سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اس کا آغاز عمومی نوعیت کے وسیع تر سوال سے ہوتا ہے، [illegible] سوال کا موضوع بنایا جاتا ہے۔ بعض اوقات عمومی نوعیت کے سوال کے بعد سوالوں کی بند شکل بھی اختیار کر لی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر مذکورہ بالا عمومی سوال "سیاسی مسائل پر طلبہ یونینز کے مظاہروں پر پابندی کے حوالے سے کیا پالیسی اختیار کی جائے؟" کے ساتھ مندرجہ ذیل بند سوالات بھی پیش کئے جا سکتے ہیں:

★ جلسے جلوس اور مظاہروں کو تعلیمی اداروں کی حدود سے باہر رکھا جائے۔ ہاں/نہیں
★ ایسے تمام اجتماعات اور مظاہروں پر پابندی لگائی جائے جو کہ بین الاقوامی تعلقات پر اثر ڈالیں۔ ہاں/نہیں
★ غیر ملکی سفارتخانوں کے باہر مظاہروں پر پابندی لگائی جائے۔ ہاں/نہیں

تحقیق کے اس آلہ یا طریقہ کار میں کچھ خامیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جواب کے حوالے سے اشارہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس بات کا غالب امکان موجود رہتا ہے کہ جواب دینے والا کئی اہم پہلوؤں کو نظر انداز کر دے یا ناکافی معلومات مہیا کرے۔ اگر موضوعات میں ربط اور تسلسل نہیں ہے اور سوالوں پر غور و فکر میں کافی وقت درکار ہے تو مفید

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

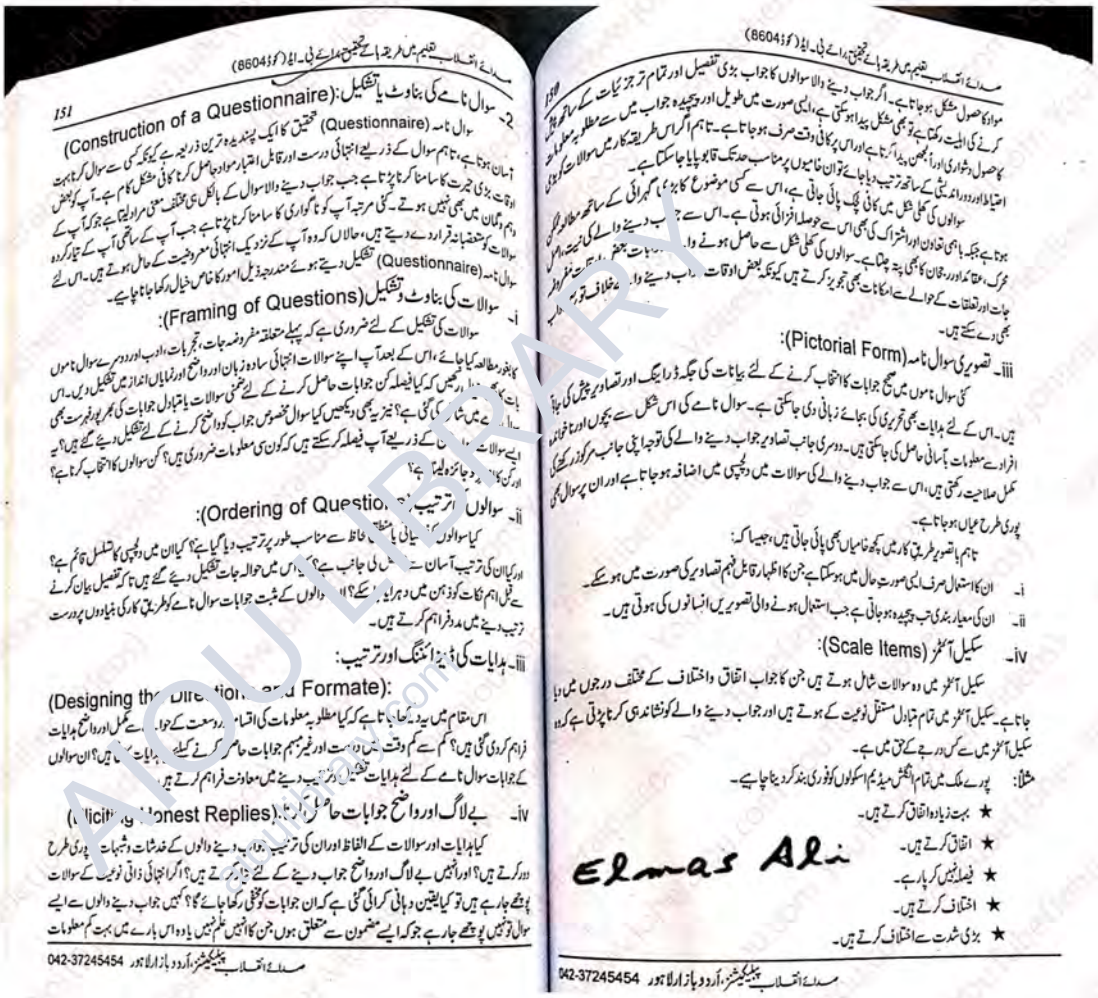

مواد کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر جواب دینے والا سوالوں کا جواب بڑی تفصیل اور تمام تر جزئیات کے ساتھ پیش کرنے کی اہلیت رکھتا ہے تو بھی مشکل پیدا ہو سکتی ہے، ایسی صورت میں طویل اور پیچیدہ جواب میں سے مطلوبہ معلومات کا حصول دشواری اور الجھن پیدا کرتا ہے اور اس پر کافی وقت صرف ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر اس طریقہ کار میں سوالات کو بڑی احتیاط اور دور اندیشی کے ساتھ ترتیب دیا جائے تو ان خامیوں پر مناسب حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوالوں کی کھلی شکل میں کافی لچک پائی جاتی ہے، اس سے کسی موضوع کا بڑی گہرائی کے ساتھ مطالعہ ممکن ہوتا ہے جبکہ باہمی تعاون اور اشتراک کی بھی اس سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس سے جواب دینے والے کی نیت، اصل محرک، عقائد اور رجحان کا بھی پتہ چلتا ہے۔ سوالوں کی کھلی شکل سے حاصل ہونے والے [illegible] بعض [illegible] مفروضہ جات اور تعلقات کے حوالے سے امکانات بھی تجویز کرتے ہیں کیونکہ بعض اوقات جواب دینے والے خلاف توقع جواب بھی دے سکتے ہیں۔

iii۔ تصویری سوال نامہ (Pictorial Form):

کئی سوال ناموں میں صحیح جوابات کا انتخاب کرنے کے لئے بیانات کی جگہ ڈرائنگ اور تصاویر پیش کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ہدایات بھی تحریری کی بجائے زبانی دی جا سکتی ہے۔ سوال نامے کی اس شکل سے بچوں اور ناخواندہ افراد سے معلومات بآسانی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دوسری جانب تصاویر جواب دینے والے کی توجہ اپنی جانب مرکوز رکھنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہیں، اس سے جواب دینے والے کی سوالات میں دلچسپی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان پر سوال بھی پوری طرح عیاں ہو جاتا ہے۔

تاہم باتصویر طریق کار میں کچھ خامیاں بھی پائی جاتی ہیں، جیسا کہ:

i۔ ان کا استعمال صرف ایسی صورت حال میں ہو سکتا ہے جن کا اظہار قابل فہم تصاویر کی صورت میں ہو سکے۔

ii۔ ان کی معیار بندی تب پیچیدہ ہو جاتی ہے جب استعمال ہونے والی تصویریں انسانوں کی ہوتی ہیں۔

iv۔ سکیل آئٹمز (Scale Items):

سکیل آئٹمز میں وہ سوالات شامل ہوتے ہیں جن کا جواب اتفاق و اختلاف کے مختلف درجوں میں دیا جاتا ہے۔ سکیل آئٹمز میں تمام متبادل مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں اور جواب دینے والے کو نشاندہی کرنا پڑتی ہے کہ وہ سکیل آئٹمز میں سے کس درجے کے حق میں ہے۔

مثلاً: پورے ملک میں تمام انگلش میڈیم اسکولوں کو فوری بند کر دینا چاہیے۔

★ بہت زیادہ اتفاق کرتے ہیں۔
★ اتفاق کرتے ہیں۔
★ فیصلہ نہیں کر پا رہے۔
★ اختلاف کرتے ہیں۔
★ بڑی شدت سے اختلاف کرتے ہیں۔

Elmas Ali

2۔ سوال نامے کی بناوٹ یا تشکیل: (Construction of a Questionnaire)

سوال نامہ (Questionnaire) تحقیق کا ایک پسندیدہ ترین ذریعہ ہے کیونکہ کسی سے سوال کرنا بہت آسان ہوتا ہے، تاہم سوال کے ذریعے انتہائی درست اور قابل اعتبار مواد حاصل کرنا کافی مشکل کام ہے۔ آپ کو بعض اوقات بڑی حیرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب جواب دینے والا سوال کے بالکل ہی مختلف معنی مراد لیتا ہے جو کہ آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ کئی مرتبہ آپ کو ناگواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب آپ کے ساتھی آپ کے تیار کردہ سوالات کو متعصبانہ قرار دے دیتے ہیں، حالاں کہ وہ آپ کے نزدیک انتہائی معروضیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے سوال نامہ (Questionnaire) تشکیل دیتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے۔

i۔ سوالات کی بناوٹ و تشکیل (Framing of Questions):

سوالات کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ پہلے متعلقہ مفروضہ جات، تجربات، ادب اور دوسرے سوال ناموں کا بغور مطالعہ کیا جائے، اس کے بعد آپ اپنے سوالات انتہائی سادہ زبان اور واضح اور نمایاں انداز میں تشکیل دیں۔ اس بات کا [illegible] رکھیں کہ کیا فیصلہ کن جوابات حاصل کرنے کے لئے ضمنی سوالات یا متبادل جوابات کی بھرپور فہرست بھی سوال نامے میں شامل کی گئی ہے؟ نیز یہ بھی دیکھیں کیا سوال مخصوص جواب کو واضح کرنے کے لئے تشکیل دیئے گئے ہیں؟ یہ ایسے سوالات [illegible] کے ذریعے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کون سی معلومات ضروری ہیں؟ کن سوالوں کا انتخاب کرنا ہے؟ اور کن کا [illegible] جائزہ لینا ہے؟

ii۔ سوالوں کی ترتیب (Ordering of Questions):

کیا سوالوں کو [illegible] یا منطقی لحاظ سے مناسب طور پر ترتیب دیا گیا ہے؟ کیا ان میں دلچسپی کا تسلسل قائم ہے؟ اور کیا ان کی ترتیب آسان سے [illegible] کی جانب ہے؟ کیا اس میں حوالہ جات تشکیل دیئے گئے ہیں تاکہ تفصیل بیان کرنے سے قبل اہم نکات کو ذہن میں دہرایا جا سکے؟ [illegible] والوں کے مثبت جوابات سوال نامے کو طریق کار کی بنیادوں پر درست ترتیب دینے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

iii۔ ہدایات کی ڈیزائننگ اور ترتیب:

(Designing the Directions and Formate):

اس مقام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کیا مطلوبہ معلومات کی اقسام اور وسعت کے حوالے سے مکمل اور واضح ہدایات فراہم کر دی گئی ہیں؟ کم سے کم وقت میں درست اور غیر مبہم جوابات حاصل کرنے کیلئے ہدایات [illegible] ہیں؟ ان سوالوں کے جوابات سوال نامے کے لئے ہدایات تشکیل و ترتیب دینے میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

iv۔ بے لاگ اور واضح جوابات حاصل کرنا (Eliciting Honest Replies):

کیا ہدایات اور سوالات کے الفاظ اور ان کی ترتیب جواب دینے والوں کے خدشات و شبہات پوری طرح دور کرتے ہیں؟ اور انہیں بے لاگ اور واضح جواب دینے کے لئے تیار کرتے ہیں؟ اگر انتہائی ذاتی نوعیت کے سوالات پوچھے جا رہے ہیں تو کیا یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ ان جوابات کو مخفی رکھا جائے گا؟ کہیں جواب دینے والوں سے ایسے سوال تو نہیں پوچھے جا رہے جو کہ ایسے مضمون سے متعلق ہوں جن کا انہیں علم نہیں یا وہ اس بارے میں بہت کم معلومات

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

Elmas Ali

(Is the question suggestive?) آیا کہ سوال خیال آفرین ہے؟

iv- خیال آفرین (Suggestive) سوالات جواب کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ایسے سوالات سے سوال ... کی درستگی اور جوازیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔مثلاً اگر آپ پوچھتے ہیں "کیا آپ نے مقامی مدرسے کی صورت ... کا مطالعہ کر رکھا ہے؟" تو اس کا جواب بڑے پیمانے پر "ہاں" کی صورت میں ملنے کا امکان ہوتا ہے۔

(Does the question demand knowledge and information that the respondent does not have?): آیا سوال میں ایسی معلومات پوچھی گئی ہیں جن کا جواب دینے والے کو علم نہیں؟

لاعلمی کی وجہ سے جواب کی عدم درستگی کے تدارک کے لئے ضروری ہے کہ معلومات کو چھاننے والے سوالات ... (Information Filter Questions) کہتے ہیں۔مثلاً یہ جاننے کے لئے ... کے بارے میں کوئی شخص کیا سوچتا ہے؟ ضروری ہے کہ پہلے دیکھا جائے کہ کیا وہ ... (UNESCO) سے آشنا بھی ہے یا نہیں؟ کیا اسے اس کے مفہوم کا علم ہے؟ اس سلسلے میں آپ ... (UNESCO) کے بارے میں مختصراً تشریح بھی کر سکتے ہیں، اس کے بعد پوچھا جائے کہ وہ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟

(Does the question demand personal or delicate material that the respondent may not like to divulge?) آیا سوال میں انتہائی ذاتی اور حساس نوعیت کی معلومات پوچھی گئی ہیں جنہیں جواب دینے والا فاش نہیں کرنا چاہتا؟

کسی فرد سے حساس اور متنازع نوعیت کی معلومات ... کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خصوصی طریق کار استعمال کیا جائے۔اس سب سے اہم طریقہ جامع تعلق قائم کرنا ہے۔ ... طور پر پسندیدہ سوال پوچھتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ اس بارے میں بعض کی رائے ایسی اور بعض کی ... ویسی۔جبکہ سخت جملوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(Is the question loaded with social desirability?): کیا سوال سماجی پسندیدگی کا حامل ہے؟

عموماً لوگ ایسے جوابات دینا چاہتے ہیں جنہیں سماجی اور معاشرتی طور پر پسند کیا جاتا ہو، آپ کسی شخص سے بچوں کے بارے میں اس کے خیالات اور احساسات پوچھ سکتے ہیں، قریباً ہر کوئی بتائے گا کہ وہ بچوں سے محبت کرتا ہے۔ جب تک آپ احتیاط کے ساتھ سوال تشکیل نہیں دیں گے تب تک آپ کو بچوں سے محبت کا روایتی جواب ہی ملے گا، یہی صورت حال اقلیتوں سے متعلق سوال سے متعلق بھی ہوگی، اکثر تعلیم یافتہ افراد چاہے وہ خود تعصب کا شکار ہوں لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ تعصب کو سماجی اور معاشرتی طور پر قبول نہیں کیا جاتا۔اس لئے اچھا سوال وہ ہوتا ہے جس میں جواب دینے والا صرف سماجی طور پر پسندیدگی کے محرک کی وجہ جواب نہ دے بلکہ خود سے سوچے سمجھے انداز میں جواب دے۔

رکھتے ہیں؟ کیا عمومی سوال کے جواب کی جانچ کے لئے کیا سوال نامے میں متوازی سوالات پوچھے گئے ہیں؟ جوابات کے حوالے سے استقلال کو یقینی بنانے اور تضادات کو دور کرنے کے لئے ان سوالات کے تسلی بخش جواب حاصل کرنا ضروری ہے۔

(Criteria of Question Writing): سوال لکھنے کا پیمانہ

3۔ سوال لکھنے کے معیار یا اصول تجربے اور تحقیق سے قائم ہوتے ہیں۔ان میں اہم ترین معیارات کو سوالوں کی شکل میں ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے، ان کے ساتھ مختصر تبصرہ بھی شامل کیا گیا۔

i- آیا کہ سوال تحقیقی مسئلے اور تحقیقی مقاصد سے متعلقہ ہے؟

(Is the question related to the research problem and ... research objectives?):

ماسوائے حقیقی و سماجی معلومات، تمام سوالات کو کسی تحقیقی مسئلے سے متعلق ہونا چاہیے، یعنی سوال نامے میں شامل ہر سوال سے حاصل ہونے والی معلومات کی تحقیق کے لئے قائم مفروضے کی جانچ پرکھ کے لئے ہونی چاہیے۔

ii- آیا کہ سوال درست اور موزوں ہے؟

(Is the question right and approprite):

کئی معلومات کھلی شکل کے سوالات سے زیادہ بہتر انداز میں حاصل کی جا سکتی ہیں جیسا کہ کرداری یا رویہ جاتی وجوہات، ارادے اور رجحانات وغیرہ، جبکہ بعض قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے سوادوں کی بند شکل زیادہ موزوں رہتی ہے۔اس لئے سوال نامے کے لئے سوالوں کی صحیح اور موزوں ترین شکل کا انتخاب نہایت ضروری ہے۔

iii- آیا کہ سوال واضح اور غیر مبہم ہے؟

(Is the question clear and unambiguous?):

کسی بھی سوال میں ابہام کو دور کرنے کے لئے چند اصولوں پر عمل درآمد ضروری ہے۔مثلاً ایسے سوالوں سے اجتناب کیا جائے جن میں جواب دینے والے کے لئے ایک سے زائد تصورات اور خیالات موجود ہوں۔یہ پوچھنا کہ "کیا آپ کے خیال میں جدید ہائی اسکول کے انتظامی مقاصد اور انہیں حاصل کرنے کے تدریسی طریقے کیا تعلیمی نقطہ نظر سے درست ہیں؟" ایک مبہم سوال ہے کیونکہ اس میں بیک وقت انتظامی مقاصد اور تدریسی طریقے دونوں کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔مزید برآں سوالوں میں پیچیدہ الفاظ اور جملوں سے بھی اجتناب کیا جانا چاہیے۔یعنی ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں جن کے ایک سے زیادہ مفاہیم نکلتے ہوں۔جبکہ طویل سوالات بھی ابہام پیدا کرتے ہیں، سوال کی عبارت اگر بہت طویل ہو تو قاری اسے پڑھتے پڑھتے بنیادی نکتے سے ہٹ جائے گا اور ممکنہ طور پر کسی ایسے نکتے کا جواب دے دے گا جس کی اہمیت بالکل ثانوی اور سطحی نوعیت کی ہوگی۔البتہ مکمل سوال تھوڑا طویل ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں حوالہ جاتی معلومات بھی شامل ہو سکتی ہیں، تاہم سوال کا وہ بنیادی حصہ جس میں اصل سوال موجود ہو، انتہائی مختصر اور واضح اور نمایاں ہونا چاہیے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

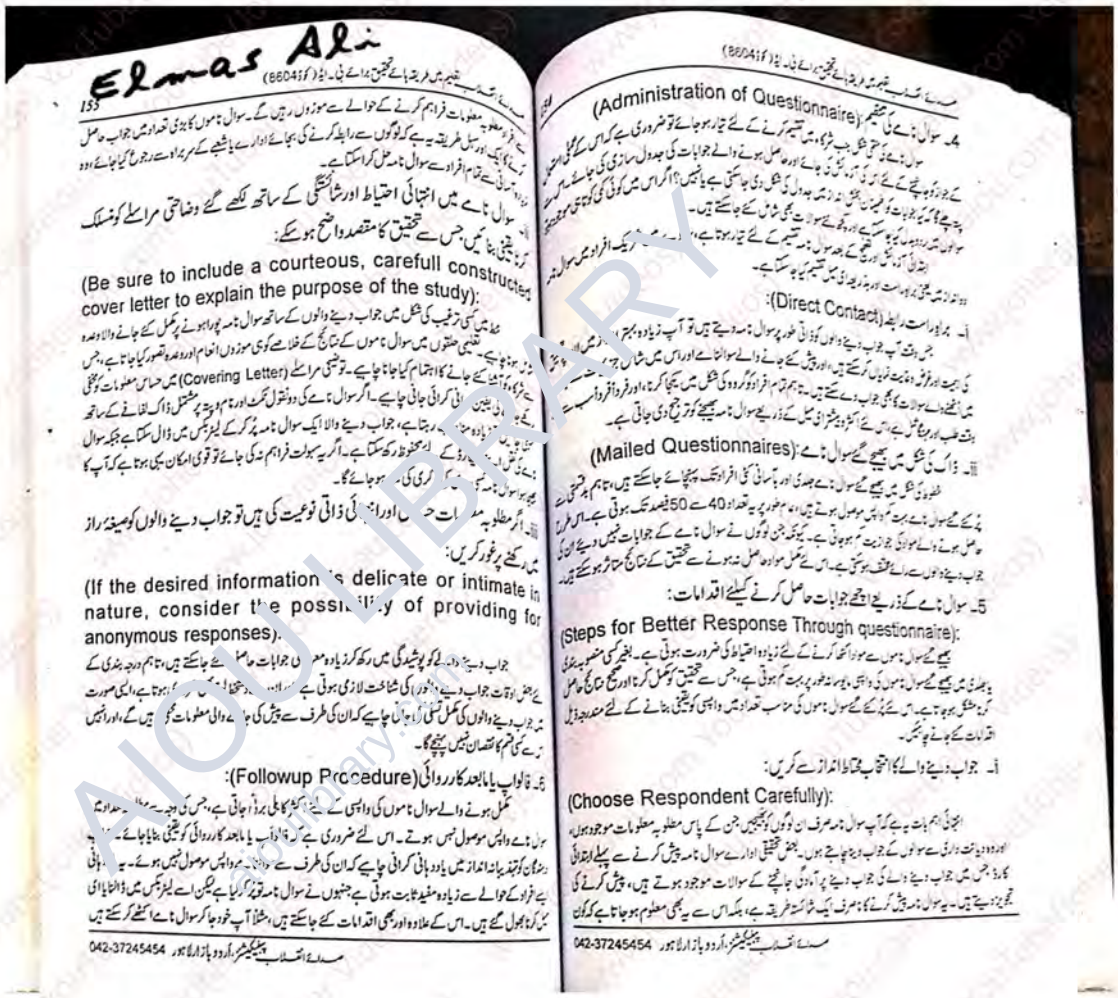

Elmas Ali

133

(8604 کوڈ) صداقت پبلشرز، اردو بازار، لاہور 042-37245454

(Administration of Questionnaire):

4۔ سوال نامے کی تنظیم: سوال نامے کی حتمی شکل جب تیار ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے کچھ نمونے جانچنے کے لئے کسی چھوٹے گروپ پر آزمائشی طور پر استعمال کئے جائیں۔ اس سے سوال نامے کی خامیوں کا پتہ چلے گا کہ یہ کہاں کہاں سے کمزور ہے اور کون سے سوالات کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد سوال نامہ حتمی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اسے بڑے پیمانے پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

سوال نامہ تقسیم کرنے کے مختلف طریقے ہیں جن میں سے ہر ایک کے اپنے فوائد اور نقصانات ہیں۔ ان میں سے چند اہم طریقے درج ذیل ہیں:

(Direct Contact):

i۔ براہ راست رابطہ: براہ راست رابطے کا مطلب ہے کہ آپ زیادہ تر ایسے افراد سے ملیں جن سے سوال نامہ پُر کروانا ہے۔ اس طریقے کی بہت سی خوبیاں ہیں۔ مثلاً آپ جواب دینے والوں کو ذاتی طور پر سوال نامہ دیتے ہیں تو آپ زیادہ بہتر طریقے سے سوالنامے اور اس میں شامل ہر سوال کی وضاحت کر سکتے ہیں اور پیش آنے والے کسی بھی مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔ اس طریقے میں جواب دینے والوں کو ذاتی طور پر گروہ کی شکل میں یکجا کرنا، اور فرداً فرداً سے ملنے والے سوالات کا بھی جواب دے سکتے ہیں۔ یہ ہم تم افراد کو

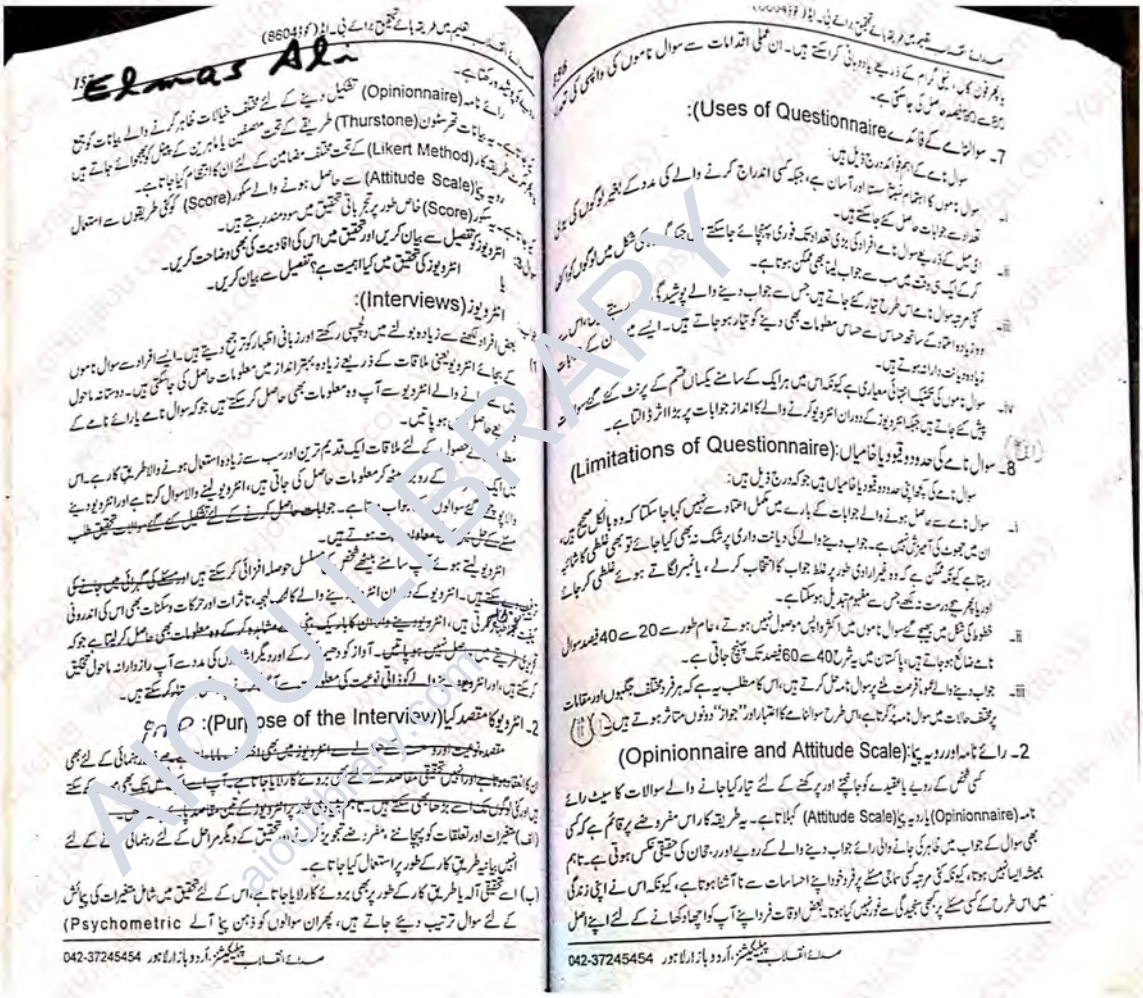

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

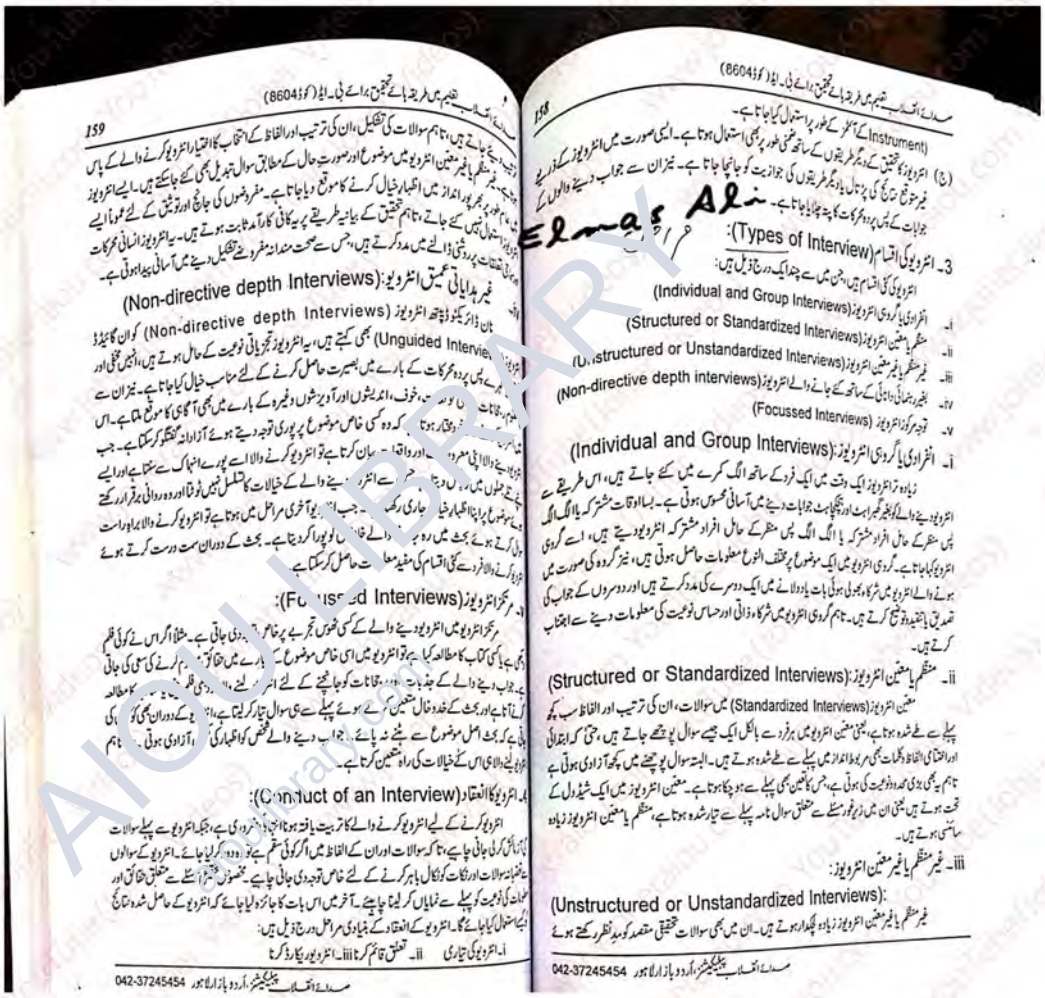

(Instrument) کے آئٹمز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) انٹرویوز کا تحقیق کے دیگر طریقوں کے ساتھ ضمنی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں انٹرویوز کے ذریعے غیر متوقع نتائج کی پڑتال یا دیگر طریقوں کی جوازیت کو جانچا جاتا ہے۔ نیز ان سے جواب دینے والوں کے جوابات کے پس پردہ محرکات کا پتہ چلایا جاتا ہے۔

Elmas Ali

3۔ انٹرویو کی اقسام (Types of Interview):

انٹرویو کی کئی اقسام ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

i۔ انفرادی یا گروہی انٹرویوز (Individual and Group Interviews)
ii۔ منظم یا معین انٹرویوز (Structured or Standardized Interviews)
iii۔ غیر منظم یا غیر معین انٹرویوز (Unstructured or Unstandardized Interviews)
iv۔ بغیر رہنمائی دانائی کے ساتھ کئے جانے والے انٹرویوز (Non-directive depth interviews)
v۔ توجہ مرکوز انٹرویوز (Focussed Interviews)

i۔ انفرادی یا گروہی انٹرویوز: (Individual and Group Interviews)

زیادہ تر انٹرویوز ایک وقت میں ایک فرد کے ساتھ الگ کمرے میں کئے جاتے ہیں، اس طریقے سے انٹرویو دینے والے کو بغیر گھبراہٹ اور ہچکچاہٹ جوابات دینے میں آسانی محسوس ہوتی ہے۔ بسا اوقات مشترکہ یا الگ الگ پس منظر کے حامل افراد مشترکہ یا الگ الگ پس منظر کے حامل افراد مشترکہ انٹرویو دیتے ہیں، اسے گروہی انٹرویو کہا جاتا ہے۔ گروہی انٹرویو میں ایک موضوع پر مختلف النوع معلومات حاصل ہوتی ہیں، نیز گروہ کی صورت میں ہونے والے انٹرویو میں شرکاء بھولی ہوئی بات یاد دلانے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور دوسروں کے جواب کی تصدیق یا تنقید و توضیح کرتے ہیں۔ تاہم گروہی انٹرویو میں شرکاء ذاتی اور حساس نوعیت کی معلومات دینے سے اجتناب کرتے ہیں۔

ii۔ منظم یا معین انٹرویوز: (Structured or Standardized Interviews)

معین انٹرویوز (Standardized Interviews) میں سوالات، ان کی ترتیب اور الفاظ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے، یعنی معین انٹرویو میں ہر فرد سے بالکل ایک جیسے سوال پوچھے جاتے ہیں، حتیٰ کہ ابتدائی اور اختتامی الفاظ و کلمات بھی مربوط انداز میں پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں۔ البتہ سوال پوچھنے میں کچھ آزادی ہوتی ہے تاہم یہ بھی بڑی محدود نوعیت کی ہوتی ہے، جس کا تعین بھی پہلے سے ہو چکا ہوتا ہے۔ معین انٹرویوز میں ایک شیڈول کے تحت ہوتے ہیں یعنی ان میں زیر غور مسئلے سے متعلق سوال نامہ پہلے سے تیار شدہ ہوتا ہے، منظم یا معین انٹرویوز زیادہ سائنسی ہوتے ہیں۔

iii۔ غیر منظم یا غیر معین انٹرویوز: (Unstructured or Unstandardized Interviews):

غیر منظم یا غیر معین انٹرویوز زیادہ لچکدار ہوتے ہیں۔ ان میں بھی سوالات تحقیقی مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے

ترتیب دیئے جاتے ہیں، تاہم سوالات کی تشکیل، ان کی ترتیب اور الفاظ کے انتخاب کا اختیار انٹرویو کرنے والے کے پاس ہوتا ہے۔ غیر منظم یا غیر معین انٹرویو میں موضوع اور صورتِ حال کے مطابق سوال تبدیل بھی کئے جا سکتے ہیں۔ ایسے انٹرویوز میں عام طور پر بھرپور انداز میں اظہار خیال کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ مفروضوں کی جانچ اور توثیق کے لئے عموماً ایسے انٹرویوز استعمال نہیں کئے جاتے، تاہم تحقیق کے بیانیہ طریقے پر یہ کافی کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ یہ انٹرویوز انسانی محرکات اور سماجی تعلقات پر روشنی ڈالنے میں مدد کرتے ہیں، جس سے صحت مندانہ مفروضے تشکیل دینے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

iv۔ غیر ہدایاتی عمیق انٹرویو: (Non-directive depth Interviews)

نان ڈائریکٹو ڈیپتھ انٹرویوز (Non-directive depth Interviews) کو ان گائیڈڈ انٹرویوز (Unguided Interviews) بھی کہتے ہیں، یہ انٹرویوز تجزیاتی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں، انہیں مخفی اور [illegible] پس پردہ محرکات کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے کے لئے مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ نیز ان سے [illegible] خوف، اندیشوں اور آویزشوں وغیرہ کے بارے میں بھی آگاہی کا موقع ملتا ہے۔ اس [illegible] مختار ہوتا [illegible] کہ وہ کسی خاص موضوع پر پوری توجہ دیتے ہوئے آزادانہ گفتگو کر سکتا ہے۔ جب انٹرویو دینے والا اپنی معروضات اور واقعات بیان کرتا ہے تو انٹرویو کرنے والا اسے پورے انہماک سے سنتا ہے اور ایسے [illegible] جملوں میں [illegible] سے انٹرویو دینے والے کے خیالات کا تسلسل نہیں ٹوٹتا اور وہ روانی برقرار رکھتے ہوئے موضوع پر اپنا اظہار خیال جاری رکھتا ہے۔ جب انٹرویو آخری مراحل میں ہوتا ہے تو انٹرویو کرنے والا براہِ راست سوال کرتے ہوئے بحث میں رہ [illegible] والے خلاف کو پورا کر دیتا ہے۔ بحث کے دوران سمت درست کرتے ہوئے انٹرویو کرنے والا فرد سے کئی اقسام کی مفید معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

v۔ مرتکز انٹرویوز (Focussed Interviews):

مرتکز انٹرویو میں انٹرویو دینے والے کے کسی ٹھوس تجربے پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ مثلاً اگر اس نے کوئی فلم دیکھی ہے یا کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہے تو انٹرویو میں اسی خاص موضوع کے بارے میں حقائق [illegible] کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ جواب دینے والے کے جذبات [illegible] رجحانات کو جانچنے کے لئے انٹرویو لینے والا [illegible] فلم [illegible] کا مطالعہ کرنے آتا ہے اور بحث کے خدوخال متعین کرتے ہوئے پہلے سے ہی سوال تیار کر لیتا ہے، انٹرویو کے دوران بھی کوشش کی جاتی ہے کہ بحث اصل موضوع سے ہٹنے نہ پائے۔ جواب دینے والے شخص کو اظہار کی [illegible] آزادی ہوتی [illegible] تاہم انٹرویو لینے والا ہی اس کے خیالات کی راہ متعین کرتا ہے۔

4۔ انٹرویو کا انعقاد (Conduct of an Interview):

انٹرویو کرنے کے لیے انٹرویو کرنے والے کا تربیت یافتہ ہونا انتہائی ضروری ہے، جبکہ انٹرویو سے پہلے سوالات کی آزمائش کر لی جانی چاہیے، تاکہ سوالات اور ان کے الفاظ میں اگر کوئی سقم ہے تو وہ دور کر لیا جائے۔ انٹرویو کے سوالوں سے غضبانہ سوالات اور نکات کو نکال باہر کرنے کے لئے خاص توجہ دی جانی چاہیے۔ مخصوص مختصر مسئلے سے متعلق حقائق اور معلومات کی نوعیت کو پہلے سے نمایاں کر لینا چاہیے۔ آخر میں اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ انٹرویو کے حاصل شدہ نتائج کو کیسے استعمال کیا جائے گا۔ انٹرویو کے انعقاد کے بنیادی مراحل درج ذیل ہیں:

i۔ انٹرویو کی تیاری ii۔ تعلق قائم کرنا iii۔ انٹرویو ریکارڈ کرنا

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

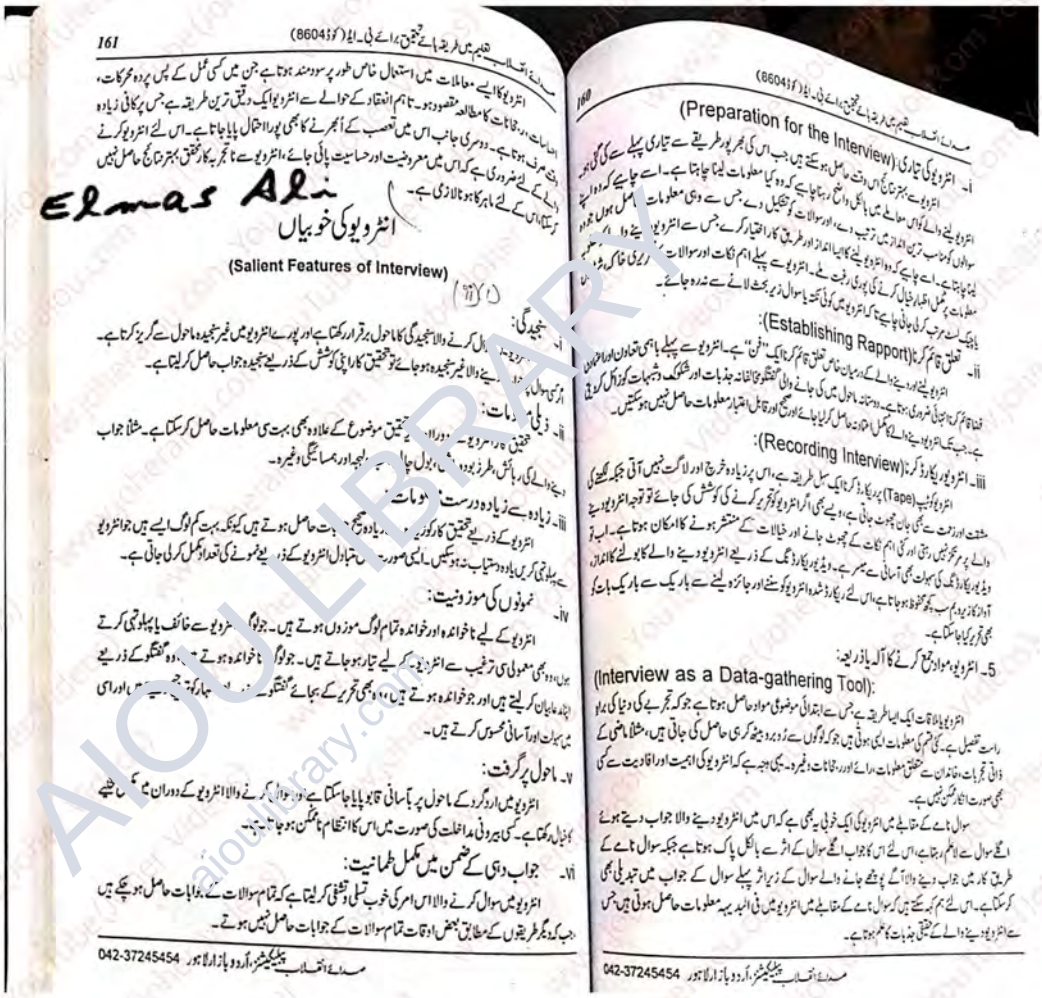

(Preparation for the Interview) انٹرویو کی تیاری

i۔ انٹرویو سے بہتر نتائج اس وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب اس کی بھرپور طریقے سے تیاری پہلے سے کی گئی ہو۔ انٹرویو لینے والے کو اس معاملے میں بالکل واضح رہنا چاہیے کہ وہ کیا معلومات لینا چاہتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنے سوالوں کو مناسب ترین انداز میں ترتیب دے، اور سوالات کو تشکیل دے جس سے وہی معلومات حاصل ہوں جو وہ لینا چاہتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ انٹرویو لینے کا ایسا انداز اور طریق کار اختیار کرے جس سے انٹرویو دینے والے [illegible] معلومات پر مکمل اظہار خیال کرنے کی پوری رغبت ملے۔ انٹرویو سے پہلے اہم نکات اور سوالات [illegible] ریری خاکہ [illegible] یا چیک لسٹ مرتب کر لی جانی چاہیے تاکہ انٹرویو میں کوئی نکتہ یا سوال زیر بحث لانے سے نہ رہ جائے۔

(Establishing Rapport) تعلق قائم کرنا:

ii۔ انٹرویو سے پہلے باہمی تعاون اور اعتماد فضا قائم کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ دوستانہ ماحول میں کی جانے والی گفتگو مخالفانہ جذبات اور شکوک و شبہات کو زائل کر دیتی ہے۔ جب تک انٹرویو دینے والے کا مکمل اعتماد نہ حاصل کر لیا جائے اور صحیح اور قابل اعتبار معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

(Recording Interview) انٹرویو ریکارڈ کرنا:

iii۔ انٹرویو کو ٹیپ (Tape) پر ریکارڈ کرنا ایک سہل طریقہ ہے، اس پر زیادہ خرچ اور لاگت نہیں آتی جبکہ لکھنے کی مشقت اور زحمت سے بھی جان چھوٹ جاتی ہے، ویسے بھی اگر انٹرویو کو تحریر کرنے کی کوشش کی جائے تو توجہ انٹرویو دینے والے پر مرتکز نہیں رہتی اور کئی اہم نکات کے چھوٹ جانے اور خیالات کے منتشر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اب تو ویڈیو ریکارڈنگ کی سہولت بھی آسانی سے میسر ہے۔ ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے انٹرویو دینے والے کا بولنے کا انداز، آواز کا زیر و بم سب کچھ محفوظ ہو جاتا ہے، اس لئے ریکارڈ شدہ انٹرویو کو سننے اور جائزہ لینے سے باریک سے باریک بات کو بھی تحریر کیا جا سکتا ہے۔

5۔ انٹرویو، مواد جمع کرنے کا آلہ یا ذریعہ:

(Interview as a Data-gathering Tool):

انٹرویو یا ملاقات ایک ایسا طریقہ ہے جس سے ابتدائی موضوعی مواد حاصل ہوتا ہے جو کہ تجربے کی دنیا کی براہ راست تفصیل ہے۔ کئی قسم کی معلومات ایسی ہوتی ہیں جو کہ لوگوں سے رُوبرو بیٹھ کر ہی حاصل کی جاتی ہیں، مثلاً ماضی کے ذاتی تجربات، خاندان سے متعلق معلومات، رائے اور رجحانات وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ انٹرویو کی اہمیت اور افادیت سے کسی بھی صورت انکار ممکن نہیں ہے۔

سوال نامے کے مقابلے میں انٹرویو کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں انٹرویو دینے والا جواب دیتے ہوئے اگلے سوال سے لاعلم رہتا ہے، اس لئے اس کا جواب اگلے سوال کے اثر سے بالکل پاک ہوتا ہے جبکہ سوال نامے کے طریق کار میں جواب دینے والا آگے پوچھے جانے والے سوال کے زیر اثر پہلے سوال کے جواب میں تبدیلی بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ سوال نامے کے مقابلے میں انٹرویو میں فی البدیہہ معلومات حاصل ہوتی ہیں جس سے انٹرویو دینے والے کے حقیقی جذبات کا علم ہوتا ہے۔

انٹرویو کا ایسے معاملات میں استعمال خاص طور پر سودمند ہوتا ہے جن میں کسی عمل کے پس پردہ محرکات، احساسات، رجحانات کا مطالعہ مقصود ہو۔ تاہم انعقاد کے حوالے سے انٹرویو ایک دقیق ترین طریقہ ہے جس پر کافی زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ دوسری جانب اس میں تعصب کے اُبھرنے کا بھی پورا احتمال پایا جاتا ہے۔ اس لئے انٹرویو کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں معروضیت اور حساسیت پائی جائے، انٹرویو سے ناتجربہ کار محقق بہتر نتائج حاصل نہیں کر سکتا، اس کے لئے ماہر کا ہونا لازمی ہے۔

Elmas Ali

انٹرویو کی خوبیاں

(Salient Features of Interview)

(ii)(i)

i۔ سنجیدگی:

[illegible] سوال کرنے والا سنجیدگی کا ماحول برقرار رکھتا ہے اور پورے انٹرویو میں غیر سنجیدہ ماحول سے گریز کرتا ہے۔ اگر کسی سوال [illegible] دینے والا غیر سنجیدہ ہو جائے تو تحقیق کار اپنی کوشش کے ذریعے سنجیدہ جواب حاصل کر لیتا ہے۔

ii۔ ذیلی معلومات:

تحقیق کار انٹرویو [illegible] دوران [illegible] تحقیق موضوع کے علاوہ بھی بہت سی معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ مثلاً جواب دینے والے کی رہائش، طرز بود و باش، بول چال [illegible] لہجہ اور ہمسائیگی وغیرہ۔

iii۔ زیادہ سے زیادہ درست معلومات:

انٹرویو کے ذریعے تحقیق کار کو زیادہ [illegible] زیادہ صحیح [illegible] حاصل ہوتے ہیں کیونکہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو انٹرویو سے پہلو تہی کریں یا وہ دستیاب نہ ہو سکیں۔ ایسی صورت [illegible] متبادل انٹرویو کے ذریعے نمونے کی تعداد مکمل کر لی جاتی ہے۔

iv۔ نمونوں کی موزونیت:

انٹرویو کے لیے ناخواندہ اور خواندہ تمام لوگ موزوں ہوتے ہیں۔ جو لوگ انٹرویو سے خائف یا پہلو تہی کرتے ہوں، وہ بھی معمولی سی ترغیب سے انٹرویو کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ ناخواندہ ہوتے [illegible] وہ گفتگو کے ذریعے اپنا مدعا بیان کر لیتے ہیں اور جو خواندہ ہوتے ہیں، وہ بھی تحریر کے بجائے گفتگو [illegible] اور اسی میں سہولت اور آسانی محسوس کرتے ہیں۔

v۔ ماحول پر گرفت:

انٹرویو میں اردگرد کے ماحول پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے اور سوال کرنے والا انٹرویو کے دوران میں [illegible] کا خیال رکھتا ہے۔ کسی بیرونی مداخلت کی صورت میں اس کا انتظام ناممکن ہو جاتا ہے۔

vi۔ جواب دہی کے ضمن میں مکمل طمانیت:

انٹرویو میں سوال کرنے والا اس امر کی خوب تسلی و تشفی کر لیتا ہے کہ تمام سوالات کے جوابات حاصل ہو چکے ہیں جب کہ دیگر طریقوں کے مطابق بعض اوقات تمام سوالات کے جوابات حاصل نہیں ہوتے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

انٹرویو کی خامیاں

(Limitations of Interview)

Elmas Ali

i۔ زیادہ لاگت:

انٹرویو پر لاگت زیادہ آتی ہے کیونکہ انٹرویو کرنے کے لیے سوال کرنے والا یا سوال کرنے والوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جن کی تنخواہ یا معاوضہ کے علاوہ سفر خرچ کی ادائیگی بھی کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں اس مقصد کے لیے جو عملہ بھرتی کیا جاتا ہے، اسے مخصوص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح انٹرویو کے اہتمام کے لیے کافی زیادہ لاگت اُٹھتی ہے۔

ii۔ زیادہ محنت و مشقت:

انٹرویو کے اہتمام کے لیے زیادہ لاگت کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت کی بھی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے کیونکہ انٹرویو کے اہتمام کے لیے کئی چیزوں کا انتظام و انصرام کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

iii۔ وقت کا ضیاع:

چونکہ انٹرویو کے لیے کافی زیادہ محنت و مشقت کا اہتمام کرنا پڑتا ہے، اس لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انٹرویو ایک ہی نشست میں پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا اور مزید دو یا تین نشستیں درکار ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں وقت کافی زیادہ صرف ہو جاتا ہے۔

vi۔ تحقیق کار کا متعصب رویہ:

انٹرویو کے دوران یہ امکان بھی ہو سکتا ہے کہ تحقیق کار اپنے ذاتی اور متعصبانہ رویے کا اظہار کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سوالات کی تشریح کرتے وقت اپنی مرضی کے جوابات اُگلوانے اور کریدنے کی کوشش کرے۔ اس صورتِ حال میں انٹرویو کا معیار متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

سوال 4: مشاہدے کی بطور تحقیقی تکنیک کی اہمیت کا تنقیدی جائزہ لیں۔ مشاہدے کی حدود کار کیا ہیں؟ اور مشاہدے کی منصوبہ بندی آپ کیسے کریں گے؟

یا مشاہدے کی حدود و قیود کیا ہیں؟ مشاہدے کی اہمیت اور افادیت بیان کریں۔ نیز مشاہدے کی منصوبہ بندی پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

یا "مشاہدہ بطور تحقیق آلہ" ایک تنقیدی جائزہ پیش کریں۔ نیز مشاہدے کے حدود کار بھی تحریر کریں۔ (خزاں 2016ء)

Critically examine the value of observation as a research tool also writes limitations of observations.

جواب: مشاہدہ (Observation):

مواد حاصل کرنے کے ذریعے کے طور پر "مشاہدہ" بیانیہ تحقیق (Descriptive Research) میں اہم

ترین کردار ادا کرتا ہے۔ کئی معلومات ایسی ہیں جنہیں آپ براہِ راست مشاہدے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مدرسہ کی عمارت اور اس کی تعمیراتی خصوصیات، مختلف مقاصد کے لئے کمروں کی تعداد اور ان کا سائز، مختلف سہولیات کی فراہمی یا عدم دستیابی اور اس طرح کے دیگر پہلوؤں کے حوالے سے مشاہدہ ہی کافی موزوں اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ اس کے بعد طے شدہ معیار کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے حاصل ہونے والی معلومات اور حقائق کی اہمیت اور قدر جانچی جا سکتی ہے۔ تاہم جب انسان کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو مشاہدے کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کا عمل کافی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کو پوری طرح آگاہ ہونا چاہیے کہ آپ کس عمل کو کس تناظر میں دیکھ رہے ہیں؟ اور اس عمل کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں؟ درست معلومات حاصل کرنے اور درست نتیجہ اخذ کرنے کے لئے آپ کو حالات و واقعات اور متغیرات کے فرق کو بھی مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے مشاہدے سے پہلے ایسی صورتِ حال کا انتخاب ضروری ہوتا ہے جس میں مشاہدے کا طریقِ کار مؤثر اور فائدہ مند ثابت ہو سکے۔

مشاہدے (Observation) کا تعلق زندگی کے عام حالات میں افراد کے ظاہری رویوں سے ہے۔ انسانی رویوں سے متعلق کئی پہلو ایسے ہیں جن کا لیبارٹری کے مصنوعی حالات میں مشاہدہ سُودمند نہیں ہوتا۔ بیانیہ تحقیق (Descriptive Research) کے طریقے میں کوشش کی جاتی ہے کہ رویوں کا فطری حالات میں جائزہ لیا جائے۔ تحقیق طریق کار کے طور پر مشاہدہ ایک خاص مقصد کے تحت باضابطہ انداز میں اور احتیاط کے ساتھ کیا جاتا ہے، نیز اس دوران تمام جزئیات اور اہم نکات ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ اس میں درستگی، جوازیت اور اعتباریت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ مبصر (Observer) کے لئے ضروری ہے کہ اسے علم ہو کہ کس کا مشاہدہ کرنا ہے اور اس میں کیا ڈھونڈنا ہے۔ ایک ہی مبصر کی جانب سے خاص وقفوں کے ساتھ مسلسل مشاہدے سے اعتباریت اور جوازیت میں بہتری آتی ہے۔ مشاہدات بالواسطہ یا بلاواسطہ، معین یا غیر معین اور معلوم یا نامعلوم انداز میں ہو سکتے ہیں۔

2۔ مشاہدے کے فوائد اور استعمال:

رویہ اور میلان، شخصیت کا عکس ہوتے ہیں۔ ان کے مشاہدے کے لیے احتیاط، ذہانت اور منضبط طریقے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کیونکہ مشاہدے کو اولین آلہ تحقیق تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کے فائدے اور استعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ قابلِ اعتماد اور بامقصد:

شخص یا اشخاص کے عملی رویے کے ریکارڈ کی حیثیت سے مشاہداتی عمل زیادہ سے زیادہ قابلِ اعتماد اور بامقصد ہو جاتا ہے۔

2۔ فطری صورتِ حال کا جائزہ:

مشاہداتی عمل ایک ایسا جائزہ ہے جو کسی بھی واقعہ، سرگرمی یا صورتِ حال کا فطری انداز میں لیا جاتا ہے، اس لیے یہ آزمائشی صورتِ حال میں محدود جائزے سے کہیں زیادہ سُودمند ہے۔

3۔ بچوں کے رویوں کی جانچ پڑتال:

یہ طریقہ ہر عمر کے بچوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ بچہ جس قدر زیادہ چھوٹا ہوگا، اس کا مشاہدہ کرنا بھی اسی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

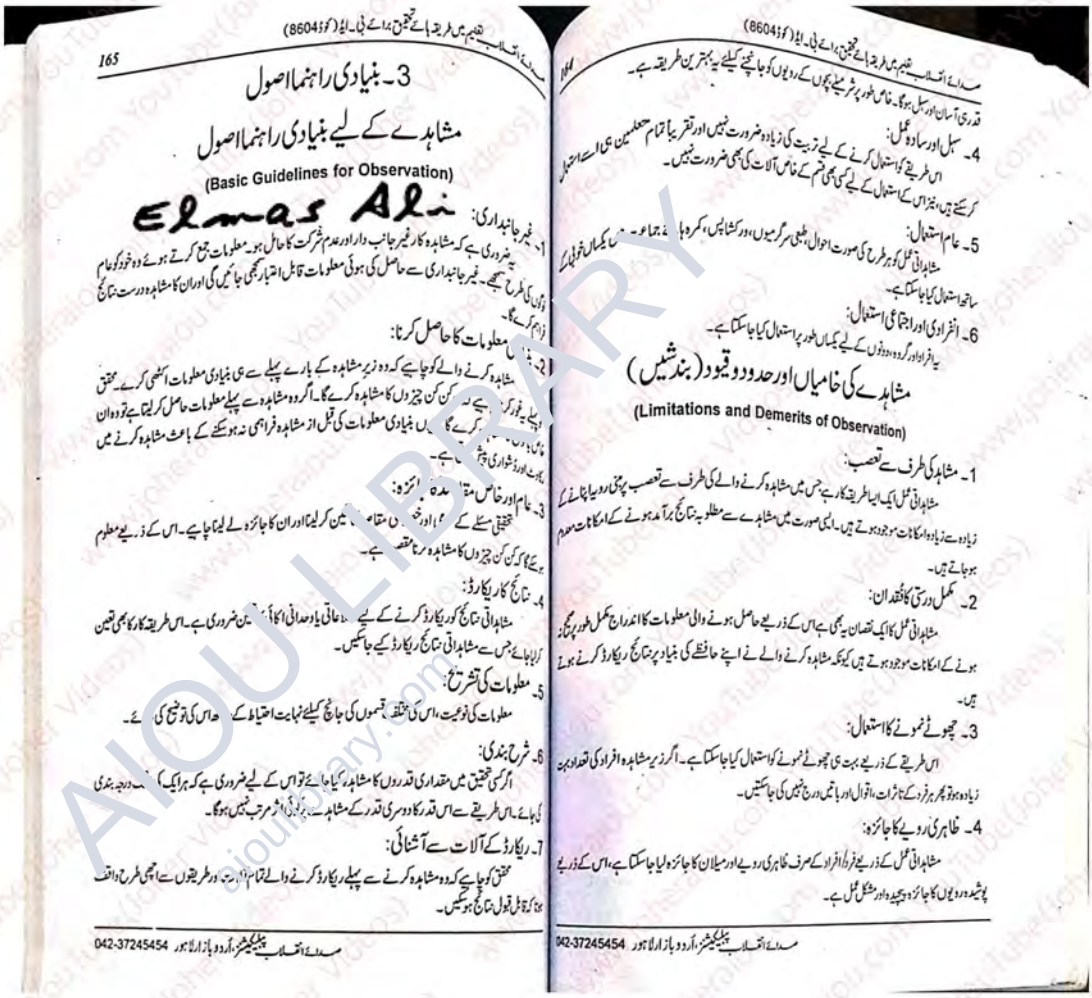

قدری آسان اور سہل ہوگا۔ خاص طور پر شرمیلے بچوں کے رویوں کو جانچنے کیلئے یہ بہترین طریقہ ہے۔

4۔ سہل اور سادہ عمل:
اس طریقے کو استعمال کرنے کے لیے تربیت کی زیادہ ضرورت نہیں اور تقریباً تمام متعلمین ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں، نیز اس کے استعمال کے لیے کسی بھی قسم کے خاص آلات کی بھی ضرورت نہیں۔

5۔ عام استعمال:
مشاہداتی عمل کو ہر طرح کی صورت احوال، طبعی سرگرمیوں، ورکشاپس، کمرہ ہائے جماعت میں یکساں خوبی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

6۔ انفرادی اور اجتماعی استعمال:
یہ افراد اور گروہ، دونوں کے لیے یکساں طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مشاہدے کی خامیاں اور حدود و قیود (بندشیں)

(Limitations and Demerits of Observation)

1۔ مشاہد کی طرف سے تعصب:
مشاہداتی عمل ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں مشاہدہ کرنے والے کی طرف سے تعصب پر مبنی رویہ اپنانے کے زیادہ سے زیادہ امکانات موجود ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں مشاہدے سے مطلوبہ نتائج برآمد ہونے کے امکانات معدوم ہوجاتے ہیں۔

2۔ مکمل درستی کا فقدان:
مشاہداتی عمل کا ایک نقصان یہ بھی ہے اس کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات کا اندراج مکمل طور پر صحیح نہ ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں کیونکہ مشاہدہ کرنے والے نے اپنے حافظے کی بنیاد پر نتائج ریکارڈ کرنے ہوتے ہیں۔

3۔ چھوٹے نمونے کا استعمال:
اس طریقے کے ذریعے بہت ہی چھوٹے نمونے کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر زیر مشاہدہ افراد کی تعداد بہت زیادہ ہو تو پھر ہر فرد کے تاثرات، اقوال اور باتیں درج نہیں کی جاسکتیں۔

4۔ ظاہری رویے کا جائزہ:
مشاہداتی عمل کے ذریعے فرد/افراد کے صرف ظاہری رویے اور میلان کا جائزہ لیا جاسکتا ہے، اس کے ذریعے پوشیدہ رویوں کا جائزہ پیچیدہ اور مشکل عمل ہے۔

3۔ بنیادی راہنما اصول

مشاہدے کے لیے بنیادی راہنما اصول

(Basic Guidelines for Observation)

Elmas Ali

1۔ غیر جانبداری:
یہ ضروری ہے کہ مشاہدہ کار غیر جانب دار اور عدم شرکت کا حامل ہو۔ معلومات جمع کرتے ہوئے وہ خود کو عام لوگوں کی طرح سمجھے۔ غیر جانبداری سے حاصل کی ہوئی معلومات قابل اعتبار سمجھی جائیں گی اور ان کا مشاہدہ درست نتائج فراہم کرے گا۔

2۔ بنیادی معلومات کا حاصل کرنا:
مشاہدہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ زیر مشاہدہ کے بارے پہلے سے ہی بنیادی معلومات اکٹھی کرے۔ محقق کو پہلے یہ غور کرنا چاہیے کہ کن کن چیزوں کا مشاہدہ کرے گا۔ اگر وہ مشاہدہ سے پہلے معلومات حاصل کر لیتا ہے تو وہ ان [illegible] کرے گا [illegible] بنیادی معلومات کی قبل از مشاہدہ فراہمی نہ ہوسکنے کے باعث مشاہدہ کرنے میں رکاوٹ اور دشواری پیش [illegible] ہے۔

3۔ عام اور خاص مقاصد کا جائزہ:
تحقیقی مسئلے کے [illegible] اور خاص [illegible] مقاصد [illegible] کر لینا اور ان کا جائزہ لے لینا چاہیے۔ اس کے ذریعے معلوم ہوسکے گا کہ کن کن چیزوں کا مشاہدہ کرنا مقصود ہے۔

4۔ نتائج کا ریکارڈ:
مشاہداتی نتائج کو ریکارڈ کرنے کے لیے [illegible] اطلاعاتی یا وحدانی اکائی [illegible] ضروری ہے۔ اس طریقہ کار کا بھی تعین کر لیا جائے جس سے مشاہداتی نتائج ریکارڈ کیے جاسکیں۔

5۔ معلومات کی تشریح:
معلومات کی نوعیت، اس کی مختلف قسموں کی جانچ کیلئے نہایت احتیاط کے [illegible] اس کی توضیح کی [illegible]۔

6۔ شرح بندی:
اگر کسی تحقیق میں مقداری قدروں کا مشاہدہ کیا جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک [illegible] درجہ بندی کی جائے۔ اس طریقے سے اس قدر کا دوسری قدر کے مشاہدے [illegible] اثر مرتب نہیں ہوگا۔

7۔ ریکارڈ کے آلات سے آشنائی:
محقق کو چاہیے کہ وہ مشاہدہ کرنے سے پہلے ریکارڈ کرنے والے تمام [illegible] اور طریقوں سے اچھی طرح واقف ہو تاکہ قابل قبول نتائج ہوسکیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

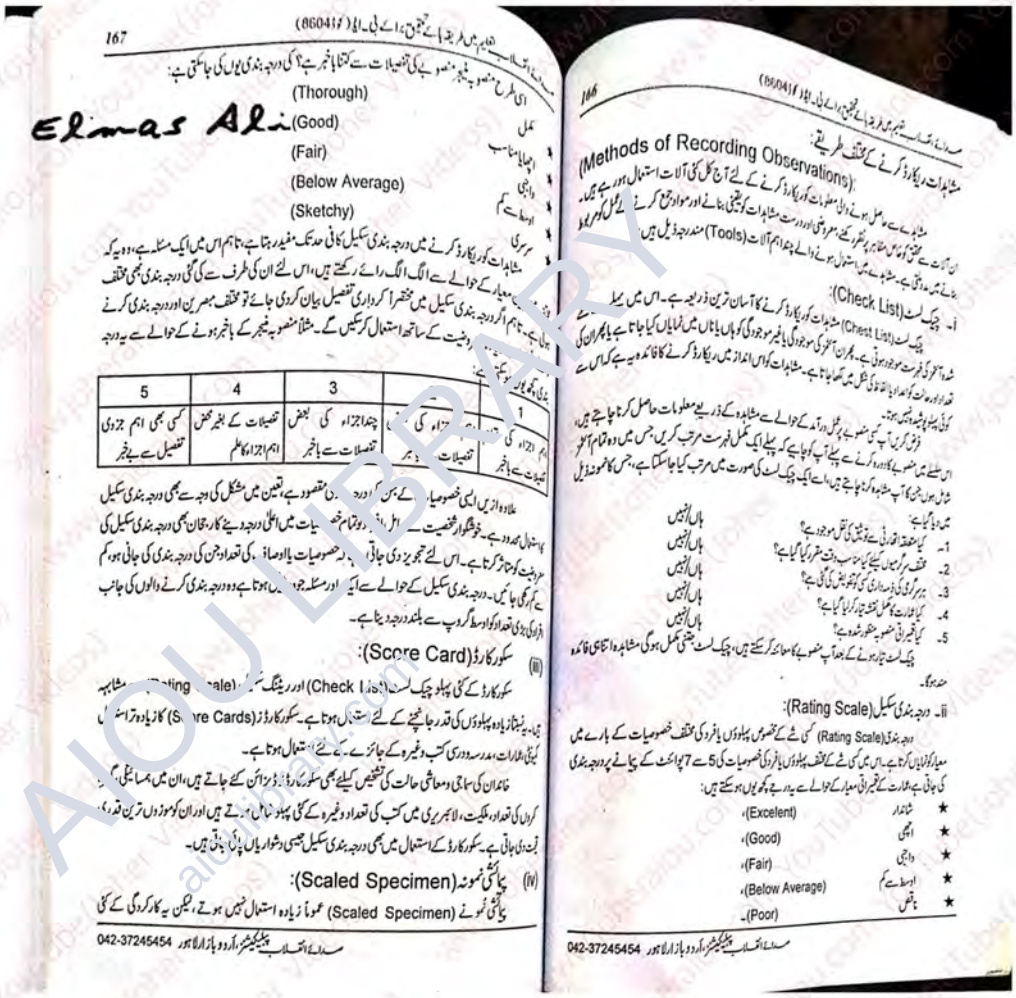

مشاہدات ریکارڈ کرنے کے مختلف طریقے:

(Methods of Recording Observations):

مشاہدے سے حاصل ہونے والی معلومات کو ریکارڈ کرنے کے لئے آج کل کئی آلات استعمال ہو رہے ہیں۔ ان ضرورت سے متعلق کوئی حتمی معیار ہر مقصد کے لئے، ہر موقعی اور درست مشاہدات کو یقینی بنانے اور مواد جمع کرنے کے عمل کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔ مشاہدے میں استعمال ہونے والے پندرہ اہم آلات (Tools) مندرجہ ذیل ہیں

i۔ چیک لسٹ (Check List):

چیک لسٹ (Chest List) مشاہدات کو ریکارڈ کرنے کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ اس میں سے ہوگی یا غیر موجودگی کو ہاں یا ناں میں نمایاں کیا جاتا ہے یا پھر ان کی شدت کی فہرست موجود ہوتی ہے۔ مگر ان آلات کی موجودگی یا غیر موجودگی کو ہاں یا ناں میں نمایاں کیا جاتا ہے یا پھر ان کی قدر اور اہمیت کو اعداد یا الفاظ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ مشاہدات کو اس انداز میں ریکارڈ کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔

فرض کریں آپ کسی منصوبے پر عمل درآمد کے حوالے سے مشاہدہ کے ذریعے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، اس سلسلے میں منصوبے کا دورہ کرنے سے پہلے آپ کو چاہیے کہ پہلے ایک مکمل فہرست مرتب کریں، جس میں وہ تمام امور شامل ہوں جن کا آپ مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس ایک چیک لسٹ کی صورت میں مرتب کیا جا سکتا ہے، جس کا نمونہ ذیل میں دیا گیا ہے:

1.	کیا متعلقہ افسران سے رابطہ کی تفصیل موجود ہے؟	ہاں/نہیں
2.	کیا عملہ کی تعداد کے بارے میں کیے گئے مناسب وقت مقرر کیا گیا ہے؟	ہاں/نہیں
3.	مختلف مراکز میں کیے گئے کام کی نوعیت کے مطابق ہے؟	ہاں/نہیں
4.	ہر مرکز کی ذمہ داری کی نشاندہی کی گئی ہے؟	ہاں/نہیں
5.	کیا کارکردگی کا مکمل نقشہ تیار کر لیا گیا ہے؟	ہاں/نہیں
	کیا تعمیراتی منصوبہ مکمل شدہ ہے؟	ہاں/نہیں

چیک لسٹ تیار ہونے کے بعد آپ منصوبے کا معائنہ کر سکتے ہیں، چیک لسٹ جتنی مکمل ہوگی مشاہدہ اتنا ہی فائدہ مند ہوگا۔

ii۔ درجہ بندی سکیل (Rating Scale):

درجہ بندی (Rating Scale) کسی شے کے مخصوص پہلوؤں یا فرد کی مختلف خصوصیات کے بارے میں معیار کو نمایاں کرتا ہے۔ اس میں کسی شے کے مختلف پہلوؤں یا فرد کی خصوصیات کی 5 سے 7 پوائنٹ کے پیمانے پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ عبارت کے تحریری معیار کے حوالے سے یہ درجے کچھ یوں ہو سکتے ہیں:

- ★ شاندار (Excelent)،
- ★ اچھی (Good)،
- ★ درمیانی (Fair)،
- ★ اوسط سے کم (Below Average)،
- ★ ناقص (Poor)۔

اسی طرح منصوبہ یا منصوبے کی تفصیلات سے کتنا باخبر ہے؟ کی درجہ بندی یوں کی جا سکتی ہے:

(Thorough) ★ مکمل

(Good) ★ اچھا/مناسب

(Fair) ★ درمیانی

(Below Average) ★ اوسط سے کم

(Sketchy) ★ سرسری

مشاہدات کو ریکارڈ کرنے میں درجہ بندی سکیل کافی حد تک مفید رہتا ہے، تاہم اس میں ایک مسئلہ ہے، وہ یہ کہ مشاہدات کو معیار کے حوالے سے الگ الگ رائے رکھتے ہیں، اس لئے ان کی طرف سے کی گئی درجہ بندی بھی مختلف ہو سکتی ہے۔ اگر درجہ بندی سکیل میں مختصراً کردار کی تفصیل بیان کر دی جائے تو مختلف مبصرین اور درجہ بندی کرنے والے بھی ہیں، تاہم

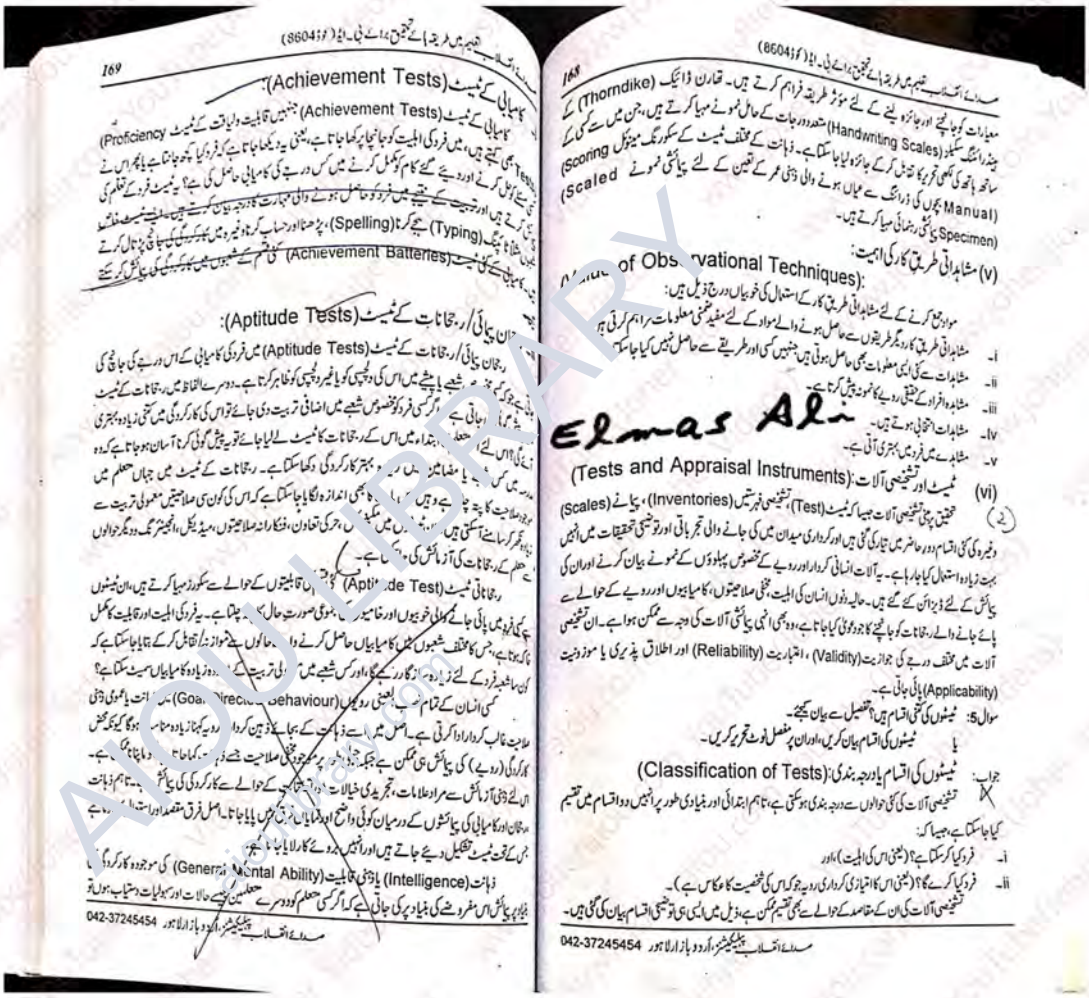

168

معیارات کو جانچنے اور جائزہ لینے کے لئے موثر طریقہ فراہم کرتے ہیں۔ تھارن ڈائیک (Thorndike) کے چند رائٹنگ سکیلز (Handwriting Scales) متعدد درجات کے حامل نمونے مہیا کرتے ہیں، جن میں سے کسی کے ساتھ ہاتھ کی لکھی تحریر کا تقابل کر کے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ذہانت کے مختلف ٹیسٹ کے سکورنگ مینوئل (Scoring Manual) بچوں کی ذہانت سے عیاں ہونے والی ذہنی عمر کے تعین کے لئے پیمائشی نمونے (Scaled Specimen) پیش کرنے کی رہنمائی مہیا کرتے ہیں۔

(v) مشاہداتی طریق کار کی اہمیت:

(Importance of Observational Techniques):

مواد جمع کرنے کے لئے مشاہداتی طریق کار کے استعمال کی خوبیاں درج ذیل ہیں:

i- مشاہداتی طریق کار دیگر طریقوں سے حاصل ہونے والے مواد کے لئے مفید ضمنی معلومات سراہم کرتی ہے
ii- مشاہدات سے کئی ایسی معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں جنہیں کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا
iii- مشاہدہ افراد کے حقیقی رویے کا نمونہ پیش کرتا ہے۔
iv- مشاہدات انتخابی ہوتے ہیں۔
v- مشاہدے میں فرد میں بہتری آتی ہے۔

Elmas Ali

(vi) ٹیسٹ اور تشخیصی آلات:

(Tests and Appraisal Instruments):

تحقیق پہنچی تشخیصی آلات جیسا کہ ٹیسٹ (Test)، تشخیصی فہرستیں (Inventories)، پیمانے (Scales) وغیرہ کی کئی اقسام دور حاضر میں تیار کی گئی ہیں اور کردار کی سیدان میں کی جانے والی تجرباتی اور توضیحی تحقیقات میں انہیں بہت زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ آلات انسانی کردار اور رویے کے مخصوص پہلوؤں کے نمونے بیان کرنے اور ان کی پیمائش کے لئے ڈیزائن کئے گئے ہیں۔ حالیہ دنوں انسان کی اہلیت، فنی صلاحیتوں، کامیابیوں اور رویے کے حوالے سے پائے جانے والے رجحانات کو جانچنے کا جو بھی نیا پیمائشی آلات کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ ان تشخیصی آلات میں مختلف درجے کی جوازیت (Validity)، اعتباریت (Reliability) اور اطلاق پذیری یا موزونیت (Applicability) پائی جاتی ہے۔

سوال 5: ٹیسٹوں کی کتنی اقسام ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجئے۔

یا

ٹیسٹوں کی اقسام بیان کریں، اور ان پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

ٹیسٹوں کی اقسام یا درجہ بندی: (Classification of Tests)

تشخیصی آلات کی کئی خواہوں سے درجہ بندی ہو سکتی ہے، تاہم ابتدائی اور بنیادی طور پر انہیں دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ:

i- فرد کیا کر سکتا ہے؟ (یعنی اس کی اہلیت) اور
ii- فرد کیا کرے گا؟ (یعنی اس کا امتیازی کرداری رویہ جو کہ اس کی شخصیت کا عکاس ہے)۔

تشخیصی آلات کی ان کے تقاضد کے حوالے سے بھی تقسیم ممکن ہے، ذیل میں ایسی ہی توضیحی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

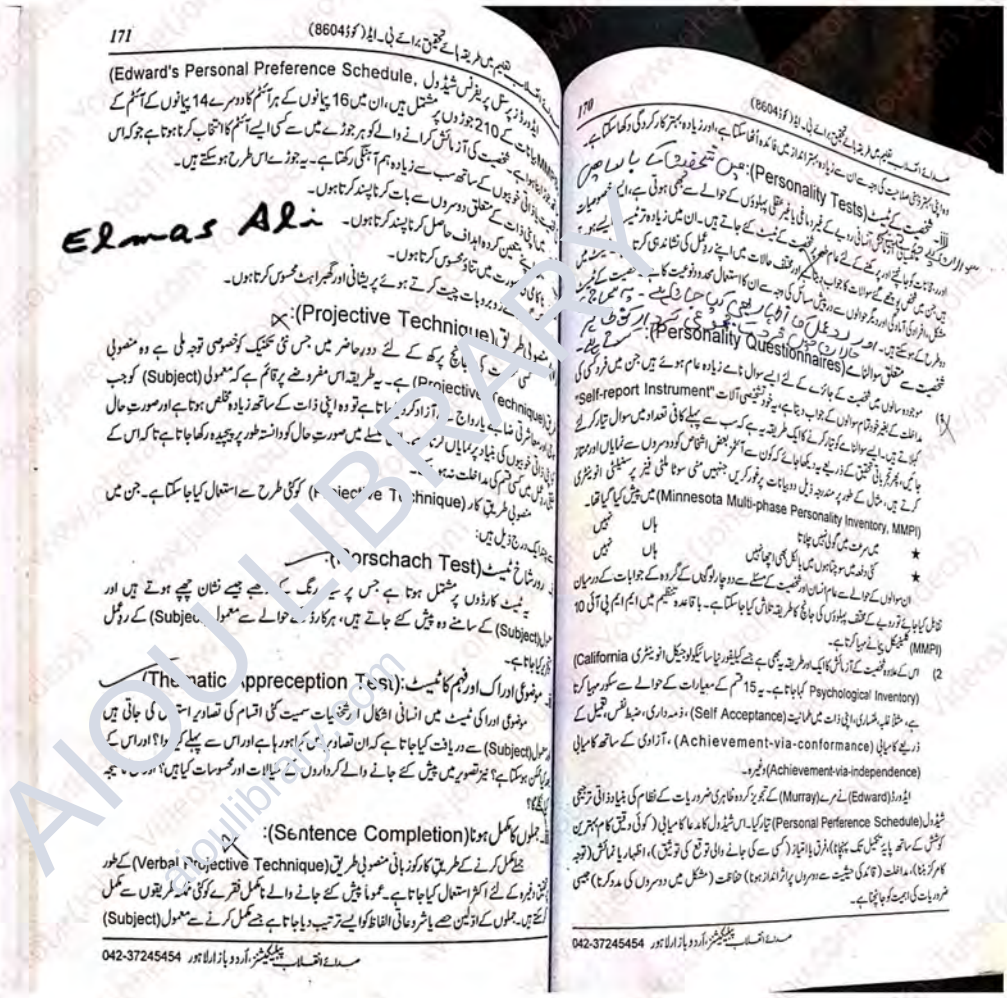

170

(8604) ایم ایڈ۔ ایجوکیشن۔ تعلیم میں تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ

...زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔

(Personality Tests): شخصیت کے ٹیسٹ

...شخصیت کے ٹیسٹ کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون سے افراد کس شعبے کے لیے موزوں ہیں۔ ان میں زیادہ تر ٹیسٹ ایسے ہوتے ہیں جن میں فرد کو ہوا سے سوالات کا جواب دینا ہوتا ہے اور وہ جواب کی بنیاد پر ماہرین کے ذریعے شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ ان ٹیسٹوں کے ذریعے ماہرین فرد کی ذہانت، قائدانہ صلاحیت اور دیگر خصوصیات کا پتا لگاتے ہیں۔

(Personality Questionnaires): شخصیت سے متعلق سوالنامے

شخصیت سے متعلق سوالنامے زیادہ عام ہوتے ہیں جن میں فرد کی کئی موجود سوالوں میں شخصیت کے جائزے کے لئے ایسے سوال نامے زیادہ عام ہوتے ہیں جن میں فرد کی کئی موجود سوالوں میں شخصیت کے جواب دیتا ہے۔ یہ خود تشخیصی آلات "Self-report Instrument" مطالعہ کے بغیر خود تمام سوالوں کو جانچ کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کافی تعداد میں سوال تیار کر لیے جائیں، پھر تجرباتی تحقیق کے ذریعے یہ دیکھا جائے کہ کون سے آئٹم بعض اشخاص کو دوسروں سے نمایاں اور ممتاز کرتے ہیں۔ ایسے سوالنامے کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کافی تعداد میں سوال تیار کر لیے جائیں، پھر تجرباتی تحقیق کے ذریعے یہ دیکھا جائے کہ کون سے آئٹم بعض اشخاص کو دوسروں سے نمایاں اور ممتاز کرتے ہیں، مثال کے طور پر مندرجہ ذیل دو بیانات پر غور کریں جنہیں منی سوٹا ملٹی فیز پر سنیلٹی انونٹری (Minnesota Multi-phase Personality Inventory, MMPI) میں پیش کیا گیا تھا۔

★	میں سرف میں گونجیں سنتا ہوں	ہاں نہیں
★	کئی دفعہ میں موت کے بارے میں بالکل بھی اچھا نہیں	ہاں نہیں

ان سوالوں کے حوالے سے عام انسان اور شخصیت کے مسئلے سے دوچار لوگوں کے گروہ کے جوابات کے درمیان نمایاں فرق کیا جائے تو دیے کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کا طریقہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔ باقاعدہ تنظیم میں ایم ایم پی آئی 10 (MMPI) تخلیق بنانے میا کرتا ہے۔

2) اس کے علاوہ شخصیت کے آزمائش کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے جسے کیلیفورنیا سائیکولوجیکل انونٹری (California Psychological Inventory) کہا جاتا ہے۔ یہ 15 قسم کے معیارات کے حوالے سے سکور مہیا کرتا ہے، مثلاً غلبہ، شماری، اپنی ذات میں طمانیت (Self Acceptance)، ذمہ داری، ضبط نفس، قبیل کے ذریعے کامیابی (Achievement-via-conformance)، آزادی کے ساتھ کامیابی (Achievement-via-independence) وغیرہ۔

ایڈورڈ (Edward) نے مرے (Murray) کے تجویز کردہ ظاہری ضروریات کے نظام کی بنیاد ذاتی ترجیحی شیڈول (Personal Perference Schedule) تیار کیا۔ اس شیڈول کا مقصد عالمگیر کامیابی (کوئی دقیق کام بہترین کوشش کے ساتھ بایہ تکمیل تک پہنچانا)، فرق یا امتیاز (کسی سے کی جانے والی توقع کی توثیق)، اظہار یا تماشی (توجہ کا مرکز بننا)، مداخلت (قائم کی حیثیت سے دوسروں پر اثر انداز ہونا) حفاظت (مشکل میں دوسروں کی مدد کرنا) جیسی ضروریات کی اہمیت کو جانچتا ہے۔

171

(8604) ایم ایڈ۔ ایجوکیشن۔ تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ

(Edward's Personal Preference Schedule, EPPS) ایڈورڈز پرسنل پریفرنس شیڈول پر مشتمل ہیں، ان میں 16 بیانوں کے ہر آئٹم کا دوسرے 14 بیانوں کے آئٹم کے ساتھ 210 جوڑوں پر مشتمل ہے جس میں سے کسی ایسے آئٹم کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جو کہ اس ...شخصیت کی آزمائش کرانے والے کو ہر جوڑے میں سے کسی ایسے آئٹم کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جو کہ اس ...ہے۔ یہ جوڑے اس طرح ہو سکتے ہیں۔

Elmas Ali

...اپنی ذات کے متعلق دوسروں سے بات کرنا پسند کرتا ہوں۔

...میں اپنے متعین کردہ اہداف حاصل کر کے پسند کرتا ہوں۔

...صورت میں تناؤ محسوس کرتا ہوں۔

...ہوئی صورت میں پریشانی اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں۔

(Projective Techniques): ...منفی طریقے

...منفی ...کی جانچ پرکھ کے لئے دور حاضر میں جس نئی تکنیک کو خصوصی توجہ ملی ہے وہ منفی (Projective Techniques) ہے۔ یہ طریقہ اس مفروضے پر قائم ہے کہ معمولی (Subject) کو جب ...ہے تو وہ اپنی ذات کے ساتھ زیادہ مخلص ہوتا ہے اور صورت حال ...آزاد کر دیتا ہے تو وہ اپنی ذات کے ساتھ زیادہ مخلص ہوتا ہے اور صورت حال ...ہے یا روا...

...منفی طریقہ کار (Projective Technique) کو کئی طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن میں سے ایک درج ذیل ہیں:

(Rorschach Test): ...ٹیسٹ

...ٹیسٹ کارڈوں پر مشتمل ہوتا ہے جس پر سیاہ رنگ کے دھبے جیسے نشان چھپے ہوتے ہیں اور ...معمول (Subject) کے سامنے وہ پیش کئے جاتے ہیں، ہر کارڈ کے حوالے سے معمول (Subject) کے ردعمل کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

(Thematic Apperception Test): ...موضوعی ادراک اور فہم کا ٹیسٹ

...موضوعی ادراکی ٹیسٹ میں انسانی اشکال کی تخیلاتی سمیت کئی اقسام کی تصاویر استعمال کی جاتی ہیں ...معمول (Subject) سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ان تصاویر میں کیا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے کیا ہوا تھا؟ اور اس کے ...کیا ہو سکتا ہے؟ نیز تصویر میں پیش کئے جانے والے کرداروں کے خیالات اور محسوسات کیا ہیں؟ اور ...نتیجہ ...پہنچے گا؟

(Sentence Completion): ...جملوں کا مکمل ہونا

...جملے مکمل کرنے کے طریقہ کار کو زبانی منفی طریق (Verbal Projective Technique) کے طور ...انجن وغیرہ کے لئے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً پیش کئے جانے والے نامکمل فقرے کوئی نمونہ طریقوں سے مکمل ...کئے جاتے ہیں۔ جملوں کے اولین حصے یا شروعاتی الفاظ کو ایسے ترتیب دیا جاتا ہے جسے مکمل کرنے سے معمول (Subject)

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

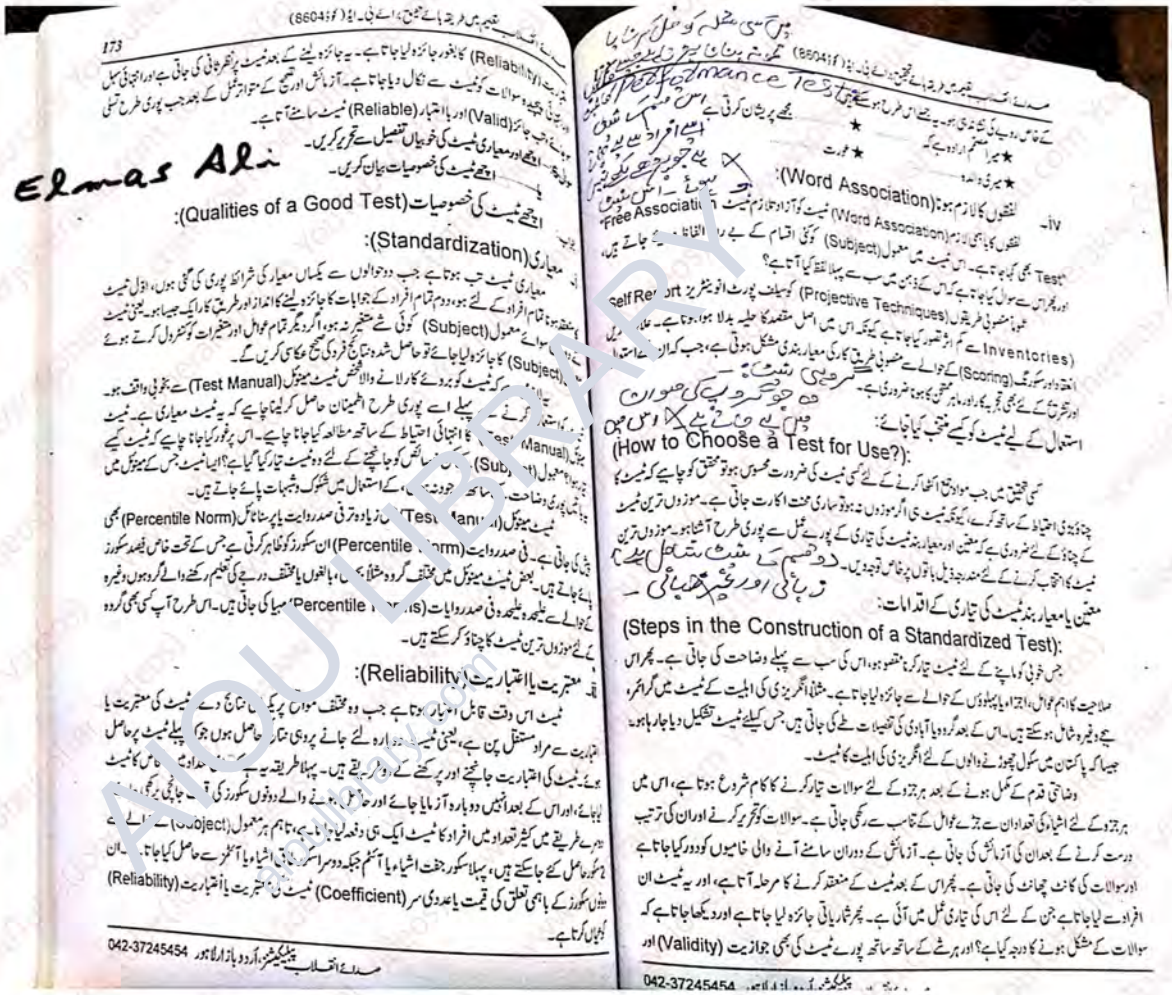

کے خاص رویے کی نشاندہی ہو۔ یہ جملے اس طرح ہو سکتے ہیں:

★ میرا مصمم ارادہ ہے کہ ★ مجھے پریشان کرتی ہے

★ میری والدہ ★ عورت

iv۔ لفظوں کا لازم ہونا (Word Association):

لفظوں کا باہمی لازم (Word Association) ٹیسٹ کو آزاد تلازم ٹیسٹ "Free Association Test" بھی کہا جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں معمول (Subject) کو کئی اقسام کے بے ربط الفاظ دیئے جاتے ہیں، اور پھر اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ اس کے ذہن میں سب سے پہلا لفظ کیا آتا ہے؟

عموماً منصوبی طریقوں (Projective Techniques) کو سیلف پورٹ انوینٹریز (Self Report Inventories) سے کم اثر تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں اصل مقصد کا حلیہ بدلا ہوا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انعقاد اور سکورنگ (Scoring) کے حوالے سے منصوبی طریق کار کی معیار بندی مشکل ہوتی ہے، جب کہ ان کے استعمال اور تشریح کے لئے بھی تجربہ کار اور ماہر ممتحن کا ہونا ضروری ہے۔

استعمال کے لیے ٹیسٹ کو کیسے منتخب کیا جائے:

(How to Choose a Test for Use?):

کسی تحقیق میں جب مواد جمع اکٹھا کرنے کے لئے کسی ٹیسٹ کی ضرورت محسوس ہو تو محقق کو چاہیے کہ ٹیسٹ کا چناؤ بڑی احتیاط کے ساتھ کرے، کیونکہ ٹیسٹ ہی اگر موزوں نہ ہو تو ساری محنت اکارت جاتی ہے۔ موزوں ترین ٹیسٹ کے چناؤ کے لئے ضروری ہے کہ معین اور معیار بند ٹیسٹ کی تیاری کے پورے عمل سے پوری طرح آشنا ہو۔ موزوں ترین ٹیسٹ کا انتخاب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں پر خاص توجہ دیں۔

معین یا معیار بند ٹیسٹ کی تیاری کے اقدامات:

(Steps in the Construction of a Standardized Test):

جس خوبی کو ماپنے کے لئے ٹیسٹ تیار کرنا مقصود ہو، اس کی سب سے پہلے وضاحت کی جاتی ہے۔ پھر اس صلاحیت کا اہم عوامل، اجزاء یا پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ مثلاً انگریزی کی اہلیت کے ٹیسٹ میں گرائمر، ہجے وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد گروہ یا آبادی کی تفصیلات طے کی جاتی ہیں جس کیلئے ٹیسٹ تشکیل دیا جا رہا ہو۔ جیسا کہ پاکستان میں سکول چھوڑنے والوں کے لئے انگریزی کی اہلیت کا ٹیسٹ۔

وضاحتی قدم کے مکمل ہونے کے بعد ہر جزو کے لئے سوالات تیار کرنے کا کام شروع ہوتا ہے، اس میں ہر جزو کے لئے اشیاء کی تعداد ان سے جڑے عوامل کے تناسب سے رکھی جاتی ہے۔ سوالات کو تحریر کرنے اور ان کی ترتیب درست کرنے کے بعد ان کی آزمائش کی جاتی ہے۔ آزمائش کے دوران سامنے آنے والی خامیوں کو دور کیا جاتا ہے اور سوالات کی کانٹ چھانٹ کی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد ٹیسٹ کے منعقد کرنے کا مرحلہ آتا ہے، اور یہ ٹیسٹ ان افراد سے لیا جاتا ہے جن کے لئے اس کی تیاری عمل میں آئی ہے۔ پھر شماریاتی جائزہ لیا جاتا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ سوالات کے مشکل ہونے کا درجہ کیا ہے؟ اور ہر شے کے ساتھ ساتھ پورے ٹیسٹ کی بھی جوازیت (Validity) اور

(Reliability) کا بغور جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ جائزہ لینے کے بعد ٹیسٹ پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور انتہائی سہل اور انتہائی پیچیدہ سوالات کو ٹیسٹ سے نکال دیا جاتا ہے۔ آزمائش اور تصحیح کے متواتر عمل کے بعد جب پوری طرح تسلی ہو جائے تب جائز (Valid) اور با اعتبار (Reliable) ٹیسٹ سامنے آتا ہے۔

اچھے اور معیاری ٹیسٹ کی خوبیاں تفصیل سے تحریر کریں۔

یا اچھے ٹیسٹ کی خصوصیات بیان کریں۔

Elmas Ali

اچھے ٹیسٹ کی خصوصیات (Qualities of a Good Test):

معیاری (Standardization):

معیاری ٹیسٹ تب ہوتا ہے جب دو حوالوں سے یکساں معیار کی شرائط پوری کی گئی ہوں، اول ٹیسٹ کا منعقد ہونا تمام افراد کے لئے ہو، دوم تمام افراد کے جوابات کا جائزہ لینے کا انداز اور طریق کار ایک جیسا ہو۔ یعنی ٹیسٹ کے دوران سوائے معمول (Subject) کوئی شے متغیر نہ ہو، اگر دیگر تمام عوامل اور متغیرات کو کنٹرول کرتے ہوئے معمول (Subject) کا جائزہ لیا جائے تو حاصل شدہ نتائج فرد کی صحیح عکاسی کریں گے۔

یہ لازم ہے کہ ٹیسٹ کو بروئے کار لانے والا شخص ٹیسٹ مینوئل (Test Manual) سے بخوبی واقف ہو۔ ٹیسٹ کو استعمال کرنے سے پہلے اسے پوری طرح اطمینان حاصل کر لینا چاہیے کہ یہ ٹیسٹ معیاری ہے۔ ٹیسٹ مینوئل (Test Manual) کا انتہائی احتیاط کے ساتھ مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ اس پر غور کیا جانا چاہیے کہ ٹیسٹ کیسے تیار ہوا؟ معمول (Subject) کے کن خصائص کو جانچنے کے لئے وہ ٹیسٹ تیار کیا گیا ہے؟ ایسا ٹیسٹ جس کے مینوئل میں یہ باتیں پوری وضاحت کے ساتھ موجود نہ ہوں، کے استعمال میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔

ٹیسٹ مینوئل (Test Manual) میں زیادہ تر فی صد روایت یا پرسنٹائل (Percentile Norm) بھی پیش کی جاتی ہے۔ فی صد روایت (Percentile Norm) ان سکورز کو ظاہر کرتی ہے جس کے تحت خاص فیصد سکورز پائے جاتے ہیں۔ بعض ٹیسٹ مینوئل میں مختلف گروہ مثلاً بچوں، بالغوں یا مختلف درجے کی تعلیم رکھنے والے گروہوں وغیرہ کے حوالے سے علیحدہ علیحدہ فی صد روایات (Percentile Norms) مہیا کی جاتی ہیں۔ اس طرح آپ کسی بھی گروہ کے لئے موزوں ترین ٹیسٹ کا چناؤ کر سکتے ہیں۔

معتبریت یا اعتباریت (Reliability):

ٹیسٹ اس وقت قابل اعتبار ہوتا ہے جب وہ مختلف مواقع پر یکساں نتائج دے۔ ٹیسٹ کی معتبریت یا اعتباریت سے مراد مستقل پن ہے، یعنی ٹیسٹ دوبارہ لئے جانے پر وہی نتائج حاصل ہوں جو کہ پہلے ٹیسٹ پر حاصل ہوئے۔ ٹیسٹ کی اعتباریت جانچنے اور پرکھنے کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ تعداد میں خاص کا ٹیسٹ لیا جائے، اور اس کے بعد انہیں دوبارہ آزمایا جائے اور حاصل ہونے والے دونوں سکورز کی قیمت جانچی پرکھی جائے۔ دوسرے طریقے میں کثیر تعداد میں افراد کا ٹیسٹ ایک ہی دفعہ لیا جاتا ہے، تاہم ہر معمول (Subject) کے حوالے سے دو سکور حاصل کئے جا سکتے ہیں، پہلا سکور جفت اشیاء یا آئٹم جبکہ دوسرا سکور طاق اشیاء یا آئٹمز سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ان دونوں سکورز کے باہمی تعلق کی قیمت یا عددی سر (Coefficient) ٹیسٹ کی معتبریت یا اعتباریت (Reliability) کو عیاں کرتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

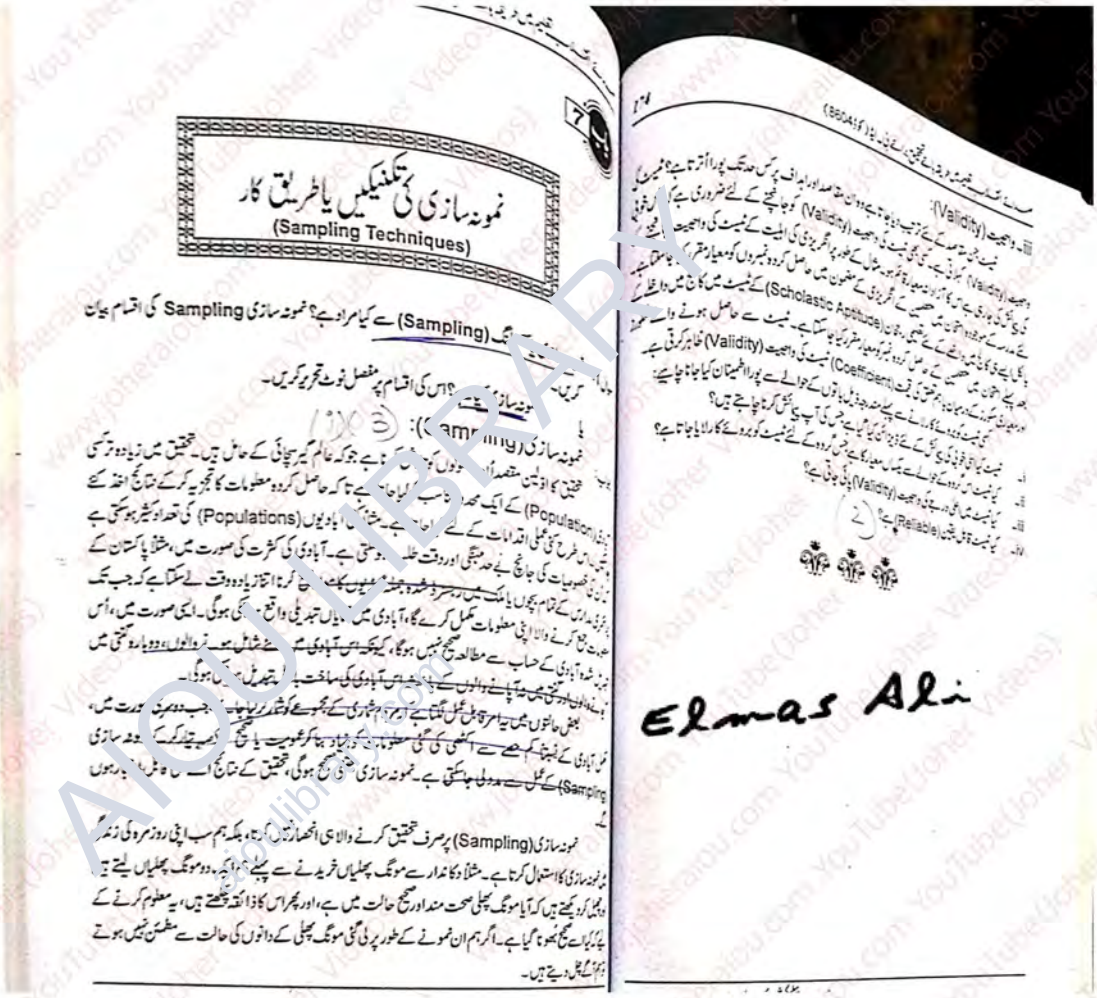

نمونہ سازی کی تکنیکیں یا طریق کار
(Sampling Techniques)

(Sampling) سے کیا مراد ہے؟ نمونہ سازی Sampling کی اقسام بیان کریں۔

نمونہ سازی کیا ہے؟ اس کی اقسام پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

نمونہ سازی (Sampling):

تحقیق کا اولین مقصد ان [illegible] ہے جو کہ عالم گیر سچائی کے حامل ہیں۔ تحقیق میں زیادہ تر کسی آبادی (Population) کے ایک محدود [illegible] ہے تاکہ حاصل کردہ معلومات کا تجزیہ کر کے نتائج اخذ کئے جا سکیں۔ اس طرح کئی عملی اقدامات کے لئے [illegible] ہے۔ مثلاً [illegible] آبادیوں (Populations) کی تعداد کثیر ہو سکتی ہے [illegible] خصوصیات کی جانچ بے حد مہنگی اور وقت طلب ہو سکتی ہے۔ آبادی کی کثرت کی صورت میں، مثلاً پاکستان کے [illegible] کے تمام بچوں یا ملک میں رجسٹرڈ شدہ جملہ [illegible] کرنا اتنا زیادہ وقت لے سکتا ہے کہ جب تک [illegible] جمع کرنے والا اپنی معلومات مکمل کرے گا، آبادی میں [illegible] تبدیلی واقع ہو چکی ہوگی۔ ایسی صورت میں، اس [illegible] آبادی کے حساب سے مطالعہ صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ اس آبادی میں [illegible] شامل ہو۔ نر والوں، دوبارہ گنتی میں [illegible] والوں اور گنتی میں نہ آپانے والوں کے [illegible] اس آبادی کی ساخت [illegible] تبدیل ہو چکی ہوگی۔

بعض حالتوں میں یہ امر قابل عمل لگتا ہے [illegible] شماری کے مجموعے کو شمار کر لیا جائے۔ جب دوسری صورت میں، [illegible] آبادی کے نسبتاً کم حصے سے اکٹھی کی گئی معلومات کو بنیاد بنا کر عمومیت یا صحیح [illegible] تیار کر کے نمونہ سازی (Sampling) کے عمل سے مدد لی جا سکتی ہے۔ نمونہ سازی [illegible] صحیح ہوگی، تحقیق کے نتائج [illegible] ہوں گے۔

نمونہ سازی (Sampling) پر صرف تحقیق کرنے والا ہی انحصار نہیں کرتا، بلکہ ہم سب اپنی روزمرہ کی زندگی میں نمونہ سازی کا استعمال کرتا ہے۔ مثلاً دکاندار سے مونگ پھلیاں خریدنے سے پہلے ہم ایک دو مونگ پھلیاں لیتے ہیں اور چھیل کر دیکھتے ہیں کہ آیا مونگ پھلی صحت مند اور صحیح حالت میں ہے، اور پھر اس کا ذائقہ چکھتے ہیں، یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا اسے صحیح بھونا گیا ہے۔ اگر ہم ان نمونے کے طور پر لی گئی مونگ پھلی کے دانوں کی حالت سے مطمئن نہیں ہوتے تو ہم آگے چل دیتے ہیں۔

Elmas Ali

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

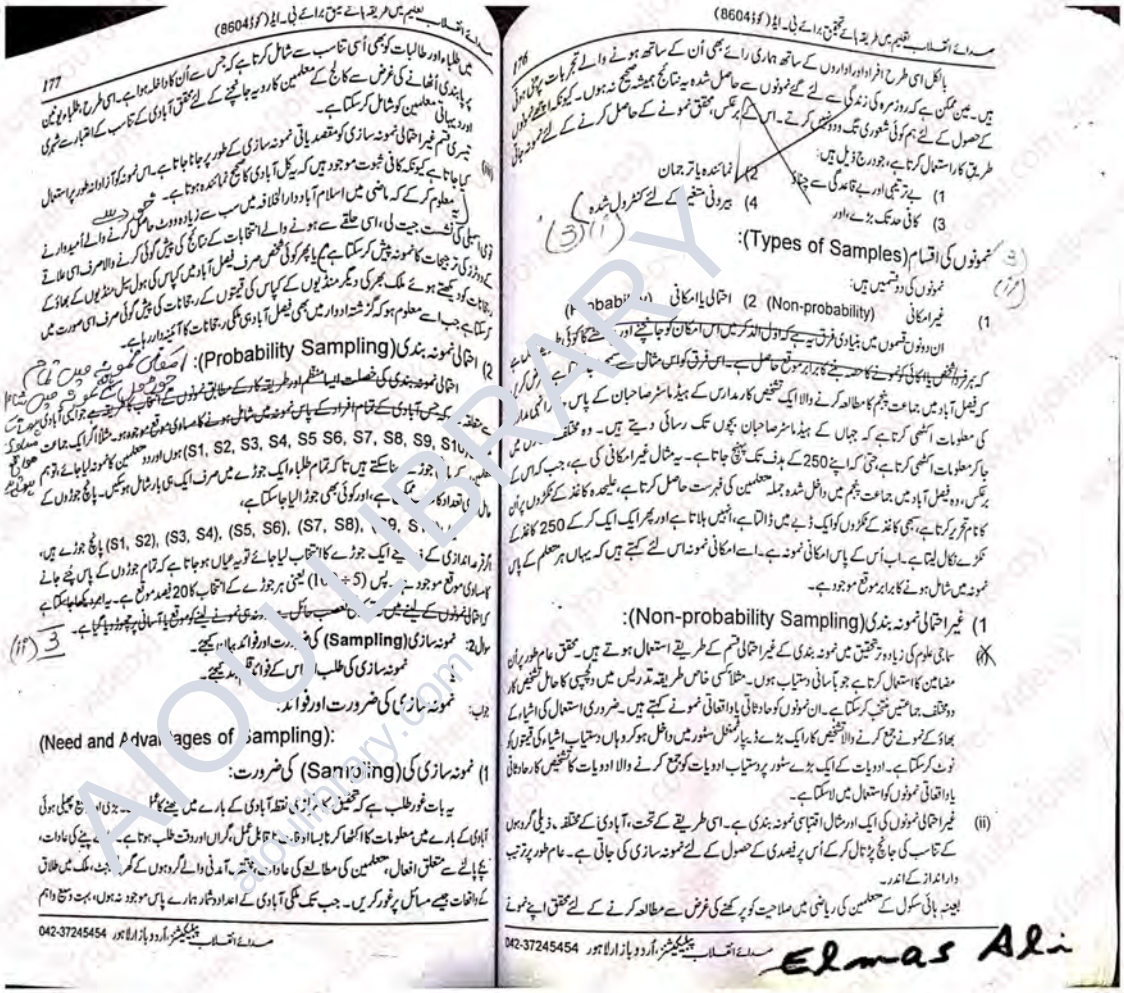

بالکل اسی طرح افراد اور اداروں کے ساتھ ہماری رائے بھی اُن کے ساتھ ہونے والے تجربات پر مبنی ہوتی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ روزمرہ کی زندگی سے لئے گئے نمونوں سے حاصل شدہ یہ نتائج ہمیشہ صحیح نہ ہوں۔ کیونکہ اچھے نمونوں کے حصول کے لئے ہم کوئی شعوری تگ و دو نہیں کرتے۔ اس کے برعکس، محقق نمونے کے حاصل کرنے کے لئے نمونہ جاتی طریق کار استعمال کرتا ہے، جو درج ذیل ہیں:

1) بے ترتیبی اور بے قاعدگی سے چناؤ
2) نمائندہ یا ترجمان
3) کافی حد تک بڑے، اور
4) بیرونی متغیر کے لئے کنٹرول شدہ

نمونوں کی اقسام (Types of Samples):

نمونوں کی دو قسمیں ہیں:

1) غیر امکانی (Non-probability) 2) احتمالی یا امکانی (Probability)

ان دونوں قسموں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں اس امکان کو جانچنے اور [illegible] کا کوئی [illegible] کہ ہر فرد/شخص یا اکائی کو نمونے کا حصہ بننے کا برابر موقع حاصل ہے۔ اس فرق کو اس مثال سے [illegible] کہ فیصل آباد میں جماعت پنجم کا مطالعہ کرنے والا ایک تشخیص کار مدارس کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے پاس [illegible] کی معلومات اکٹھی کرتا ہے کہ جہاں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان بچوں تک رسائی دیتے ہیں۔ وہ مختلف [illegible] جا کر معلومات اکٹھی کرتا ہے، حتیٰ کہ اپنے 250 کے ہدف تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ مثال غیر امکانی کی ہے، جب کہ اس کے برعکس، وہ فیصل آباد میں جماعت پنجم میں داخل شدہ جملہ متعلمین کی فہرست حاصل کرتا ہے، علیحدہ کاغذ کے ٹکڑوں پر اُن کا نام تحریر کرتا ہے، سبھی کاغذ کے ٹکڑوں کو ایک ڈبے میں ڈالتا ہے، انہیں ہلاتا ہے اور پھر ایک ایک کر کے 250 کاغذ کے ٹکڑے نکال لیتا ہے۔ اب اُس کے پاس امکانی نمونہ ہے۔ اسے امکانی نمونہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہاں ہر متعلم کے پاس نمونہ میں شامل ہونے کا برابر موقع موجود ہے۔

1) غیر احتمالی نمونہ بندی (Non-probability Sampling):

(i) سماجی علوم کی زیادہ تر تحقیق میں نمونہ بندی کے غیر احتمالی قسم کے طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ محقق عام طور پر اُن مضامین کا استعمال کرتا ہے جو بآسانی دستیاب ہوں۔ مثلاً کسی خاص طریقہ تدریس میں دلچسپی کا حامل تشخیص کار دو مختلف جماعتیں منتخب کر سکتا ہے۔ ان نمونوں کو حادثاتی یا واقعاتی نمونے کہتے ہیں۔ ضروری استعمال کی اشیاء کے بھاؤ کے نمونے جمع کرنے والا تشخیص کار ایک بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹور میں داخل ہو کر وہاں دستیاب اشیاء کی قیمتوں کو نوٹ کر سکتا ہے۔ ادویات کے ایک بڑے سٹور پر دستیاب ادویات کو جمع کرنے والا ادویات کا تشخیص کار حادثاتی یا واقعاتی نمونوں کو استعمال میں لا سکتا ہے۔

(ii) غیر احتمالی نمونوں کی ایک اور مثال اقتباسی نمونہ بندی ہے۔ اسی طریقے کے تحت، آبادی کے مختلف ذیلی گروہوں کے تناسب کی جانچ پڑتال کر کے اُس پر فیصدی کے حصول کے لئے نمونہ سازی کی جاتی ہے۔ عام طور پر ترتیب وار انداز کے اندر۔

بعینہ ہائی سکول کے متعلمین کی ریاضی میں صلاحیت کو پرکھنے کی غرض سے مطالعہ کرنے کے لئے محقق اپنے نمونے

Elmas Ali

میں طلباء اور طالبات کو بھی اُسی تناسب سے شامل کرتا ہے کہ جس سے اُن کا داخلہ ہوا ہے۔ اسی طرح طلباء یونین پر پابندی اُٹھانے کی غرض سے کالج کے متعلمین کا رویہ جانچنے کے لئے محقق آبادی کے تناسب کے اعتبار سے شہری اور دیہاتی معلمین کو شامل کر سکتا ہے۔

(iii) تیسری قسم غیر احتمالی نمونہ سازی کو مقصدیاتی نمونہ سازی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس نمونہ کو آزادانہ طور پر استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ کافی ثبوت موجود ہیں کہ یہ کل آبادی کا صحیح نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ ماضی میں اسلام آباد دارالخلافہ میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے اُمیدوار نے قومی اسمبلی کی نشست جیت لی، اسی حلقے سے ہونے والے انتخابات کے نتائج کی پیش گوئی کرنے والا صرف اسی علاقے کے ووٹرز کی ترجیحات کا نمونہ پیش کر سکتا ہے۔ یا پھر کوئی شخص صرف فیصل آباد میں کپاس کی ہول سیل منڈیوں کے بھاؤ کے رجحانات کو دیکھتے ہوئے ملک بھر کی دیگر منڈیوں کے کپاس کی قیمتوں کے رجحانات کی پیش گوئی صرف اسی صورت میں کر سکتا ہے جب اسے معلوم ہو کہ گزشتہ ادوار میں بھی فیصل آباد ہی ملکی رجحانات کا آئینہ دار رہا ہے۔

2) احتمالی نمونہ بندی (Probability Sampling):

احتمالی نمونہ بندی کی خصلت ایسا منظم اور طریقہ کار کے مطابق نمونوں کے انتخاب کا طریقہ ہے جو ایسی آبادی سے متعلقہ [illegible] کہ جس آبادی کے تمام افراد کے پاس نمونہ میں شامل ہونے کا مساوی موقع موجود ہو۔ مثلاً اگر ایک جماعت [illegible] (S1, S2, S3, S4, S5 S6, S7, S8, S9, S10) ہوں اور دو متعلمین کا نمونہ لیا جائے، تو ہم [illegible] جوڑے بنا سکتے ہیں تاکہ تمام طلباء ایک جوڑے میں صرف ایک ہی بار شامل ہو سکیں۔ پانچ جوڑوں کے [illegible] تعداد کا [illegible] ہے، اور کوئی بھی جوڑا لیا جا سکتا ہے،

[illegible] (S1, S2), (S3, S4), (S5, S6), (S7, S8), [illegible] پانچ جوڑے ہیں، اگر قرعہ اندازی کے [illegible] ایک جوڑے کا انتخاب لیا جائے تو یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ تمام جوڑوں کے پاس چنے جانے کا مساوی موقع موجود [illegible] پس (5 ÷ 10) یعنی ہر جوڑے کے انتخاب کا 20 فیصد موقع ہے۔ یہ امر دیکھا جا سکتا ہے کہ احتمالی نمونوں کے لینے میں [illegible] نہ ہی نمونے لینے کو موقع یا آسانی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

سوال 2: نمونہ سازی (Sampling) کی ضرورت اور فوائد بیان کیجئے۔

[illegible] نمونہ سازی کی طلب [illegible] اس کے فوائد [illegible] کیجئے۔

جواب: نمونہ سازی کی ضرورت اور فوائد۔

(Need and Advantages of Sampling):

1) نمونہ سازی کی (Sampling) کی ضرورت:

یہ بات غور طلب ہے کہ تحقیق کا مرکزی نقطہ آبادی کے بارے میں [illegible] بڑی [illegible] پھیلی ہوئی آبادی کے بارے میں معلومات کا اکٹھا کرنا بسا اوقات [illegible] قابل عمل، گراں اور وقت طلب ہوتا ہے۔ [illegible] پینے کی عادات، بچے پالنے سے متعلق افعال، متعلمین کی مطالعے کی عادات، [illegible] آمدنی والے گروہوں کے گھر [illegible] بجٹ، ملک میں طلاق کے واقعات جیسے مسائل پر غور کریں۔ جب تک ملکی آبادی کے اعداد و شمار ہمارے پاس موجود نہ ہوں، بہت وسیع و اہم

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

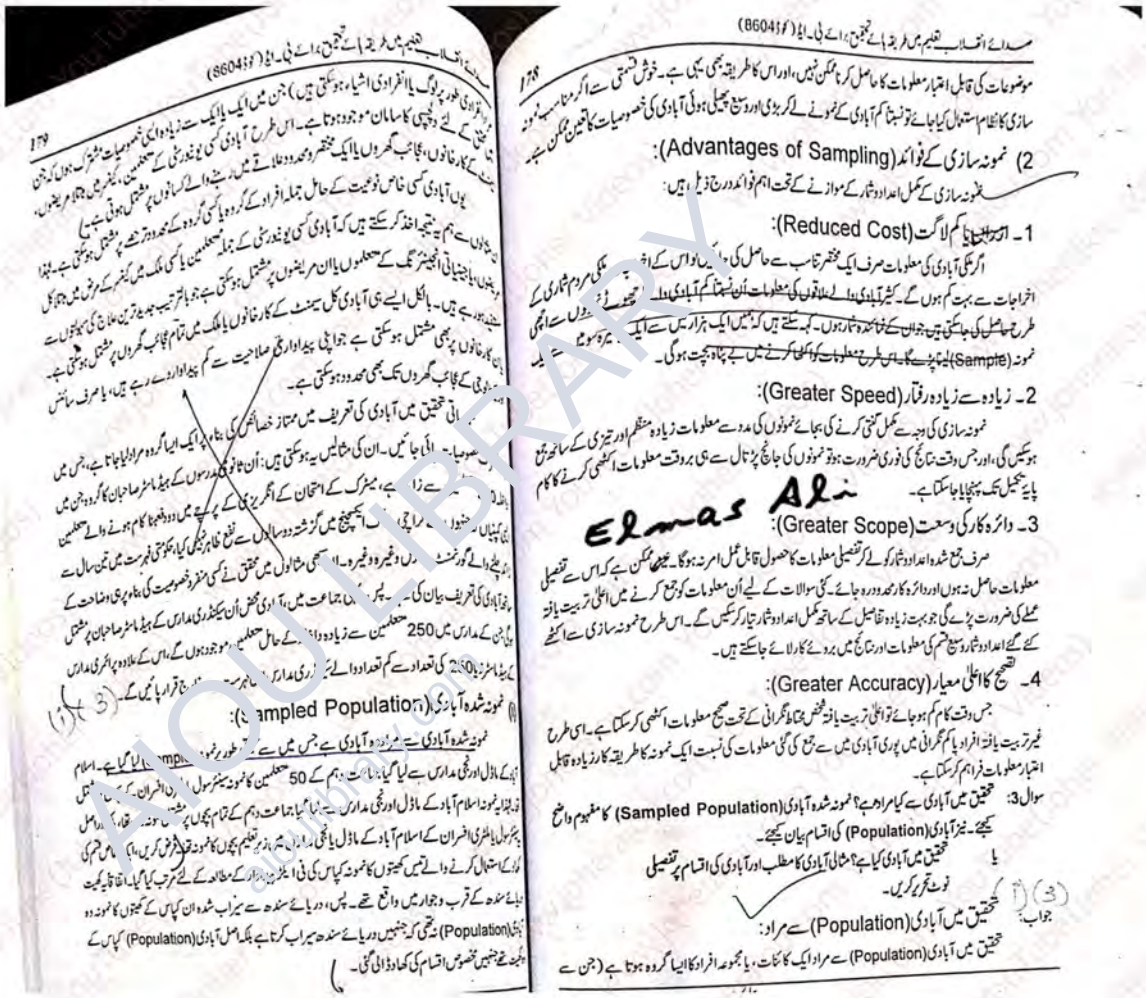

مسائل اکتسابِ تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ بی۔ ایڈ (8604)

موضوعات کی قابلِ اعتبار معلومات کا حاصل کرنا ممکن نہیں، اور اس کا طریقہ بھی یہی ہے۔ خوش قسمتی سے اگر مناسب منصوبہ سازی کا نظام استعمال کیا جائے تو نسبتاً کم آبادی کے نمونے لے کر بڑی اور وسیع پھیلی ہوئی آبادی کی خصوصیات کا تعین ممکن ہے۔

2) نمونہ سازی کے فوائد (Advantages of Sampling):

نمونہ سازی کے مکمل اعداد و شمار کے مواز نے کے تحت اہم فوائد درج ذیل ہیں:

1۔ اخراجات یا کم لاگت (Reduced Cost):

اگر کسی آبادی کی معلومات صرف ایک مختصر تناسب سے حاصل کی جائیں تو اس کے اخراجات سے بہت کم ہوں گے۔ کثیر آبادی والے علاقوں کی معلومات اُن نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ مثلاً کم آبادی والے علاقوں سے اچھی طرح حاصل کی جاسکتی ہیں، جہاں کے نمائندہ شمار ہوں۔ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں ایک ہزار میں سے ایک نمونہ (Sample) لینا پڑے گا۔ اس طرح معلومات کو اکٹھا کرنے میں بے پناہ بچت ہوگی۔

2۔ زیادہ سے زیادہ رفتار (Greater Speed):

نمونہ سازی کی وجہ سے مکمل گنتی کرنے کی بجائے نمونوں کی مدد سے معلومات زیادہ منظم اور تیزی کے ساتھ جمع ہو سکیں گی، اور جس وقت نتائج کی فوری ضرورت ہو تو نمونوں کی جانچ پڑتال سے ہی بروقت معلومات اکٹھی کرنے کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

Elmas Ali

3۔ دائرہ کار کی وسعت (Greater Scope):

صرف جمع شدہ اعداد و شمار کو لے کر تفصیلی معلومات کا حصول قابلِ عمل امر نہ ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل نہ ہوں اور دائرہ کار محدود رہ جائے۔ کئی سوالات کے لیے اُن معلومات کو جمع کرنے میں اعلیٰ تربیت یافتہ عملے کی ضرورت پڑے گی جو بہت زیادہ تفاصیل کے ساتھ مکمل اعداد و شمار تیار کر سکیں گے۔ اس طرح نمونہ سازی سے اکٹھے کیے گئے اعداد و شمار وسیع قسم کی معلومات اور نتائج میں بروئے کار لائے جا سکتے ہیں۔

4۔ تصحیح کا اعلیٰ معیار (Greater Accuracy):

جس وقت کام کم ہو جائے تو اعلیٰ تربیت یافتہ شخص مناسب نگرانی کے تحت صحیح معلومات اکٹھی کر سکتا ہے۔ اسی طرح غیر تربیت یافتہ افراد یا کم نگرانی میں پوری آبادی میں سے جمع کی گئی معلومات کی نسبت ایک نمونہ کا طریقہ کار زیادہ قابلِ اعتبار معلومات فراہم کر سکتا ہے۔

سوال 3: تحقیق میں آبادی سے کیا مراد ہے؟ نمونہ شدہ آبادی (Sampled Population) کا مفہوم واضح کیجیے۔ نیز آبادی (Population) کی اقسام بیان کیجیے۔

یا

تحقیق میں آبادی کیا ہے؟ مثالی آبادی کا مطلب اور آبادی کی اقسام پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

(3) (1)

جواب:

تحقیق میں آبادی (Population) سے مراد:

تحقیق میں آبادی (Population) سے مراد ایک کائنات، یا مجموعہ افراد کا ایسا گروہ ہوتا ہے (جن سے

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

(ii) ہدف آبادی (Population Target):

ہدف یا Target آبادی سے مراد ایسی آبادی ہے جس کے خصائص میں ایک محقق حقیقی طور پر دلچسپی رکھتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں ہدف آبادی سے مراد وہ جملہ متعلمین تھے جو فیصل آباد کے ماڈل اور نجی مدارس میں زیر تعلیم ہیں، اور اسی طرح وہ تمام کھیت بھی نمونہ شدہ آبادی میں شامل کئے جائیں گے جن کو خاص قسم کی کھاد دی گئی۔ بسا اوقات، ہدف آبادی سے نمونہ شدہ آبادی نسبتاً محدود تر ہوتی ہے کیونکہ ایسے نمونے لینا نسبتاً سہل ہوتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ نمونے سے اخذ کردہ نتائج کا اطلاق نمونہ شدہ آبادی تک ہی محدود ہوتا ہے۔ یہ نتائج کس حد تک ہدف آبادی پر اثر انداز ہوں گے، اس کا انحصار معلومات کے دوسرے ذرائع پر ہوگا۔

آبادی کی اقسام (Types of Population):

Elmas Ali

آبادی دو قسم کی ہو سکتی ہے:

1) یکساں (خصوصیات پر مشتمل) آبادی
2) مختلف (خصوصیات پر مشتمل) آبادی

1) یکسانیت پر مبنی آبادی (Homogeneous Population):

یکساں آبادی سے مراد اشیاء یا اکائیوں کے ایسے سیٹ ہیں کہ جن میں خصوصیات کے لحاظ سے اراکین ایک دوسرے جیسی مشترکہ یا یکساں خصوصیت رکھتے ہوں۔ مثلاً ایک مقامی ہائی سکول میں اردگرد سے آنے والے متعلمین میں مشترک ثقافتی، سماجی و اقتصادی یا نسلی پس منظر ہونے کا امکان موجود ہوتا ہے۔

2) تفاوت پر مبنی آبادی (Heterrogeneous Population):

آبادی مبنی بر تفاوت سے مراد اشیاء یا اکائیوں کے ایسے سیٹ ہیں کہ جن میں خصوصیات کے لحاظ سے اراکین میں کئی لحاظ سے نمایاں فرق پایا جاتا ہو۔ مثلاً ایک ایسا جامع ہائی سکول جو مختلف قسم کے ثقافتی، سماجی و اقتصادی اور نسلی طور پر مختلف قسم کے متعلمین پر مشتمل ہے۔ ایسی آبادی کو مبنی بر تفاوت یا (Heterogeneous Population) کہا جائے گا۔

اگر یکسانیت کے درجات پر نظر رکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مکمل یکسانیت اور مکمل تفاوت ایک ہی تسلسل کا حصہ ہیں۔ ایک ہی آبادی ایک خصوصیت کے لحاظ سے یکساں اور دیگر کسی خصوصیات کی وجہ سے تفاوت کی حامل ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی یونیورسٹی میں ماسٹر ڈگری کے فائنل ایئر کے متعلمین، ایم اے فائنل ایئر کلاس کی آبادی میں تو یکساں گروہ تشکیل دیتے ہیں، لیکن یہی متعلمین اپنے مضامین، سماجی و معاشی حیثیت اور وسائل کے اعتبار سے مختلف یا متفاوت ہو سکتے ہیں۔

سوال 4: سیمپل (Sample) یا نمونہ سے کیا مراد ہے؟ نمونہ کی اقسام بیان کریں۔

یا نمونہ یا (Sample) کسے کہتے ہیں؟ نمونہ کی اقسام پر سیر حاصل بحث کیجئے۔

Random sampling technique imp

جواب: نمونہ (Sample):

(Sample) یا نمونہ مشاہدے اور مطالعے کی غرض سے آبادی کے مکمل سیٹ سے لی گئی اشیاء یا اکائیوں کا ذیلی سیٹ ہوتا ہے۔ مثلاً لاہور کے کل ہائی مدارس میں سے بے ترتیبی سے منتخب کیے گئے کچھ ہائی مدارس کے جماعت دہم کے متعلمین ان سکولوں میں جماعت دہم کے متعلمین کا نمونہ (Sample) ہیں۔ اسی اعتبار سے عمر، ذہانت، کارناموں اور اسی طرح کے دیگر امور کو ذہن میں رکھ کر مطالعہ کی غرض سے چنا گیا متعلمین کا ایک گروہ متعلمین کی آبادی سے ایک نمونہ ہے۔

اس قسم کی آبادی کہ جس میں کسی محقق کی دلچسپی ہوتی ہے تو اس میں (Sample) یا نمونہ سے مراد ایسے افراد، خاندان، مدرسے، گھر، شہر یا کتابیں ہو سکتی ہیں کہ جن کا محقق سروے کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً نجی مدارس کے متعلمین کے سماجی و معاشی اور [illegible] میں دلچسپی کا حامل محقق جملہ نجی مدارس کے متعلمین کی آبادی سے ایک نمونہ لے سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح دیہاتوں میں رہائش پذیر خاندانوں کے پیشہ ورانہ نمونوں کے مطالعے کے لئے ہمیں کل دیہاتوں سے کسی ایک گاؤں کو بطور نمونہ لینا پڑے گا۔

(i) نمونہ بغیر تبدیلی: (Sample Without Replacement) / اجمالی یا امکانی

نمونہ بغیر تبدیلی لیتے [illegible] جب [illegible] آبادی کے ایک رکن کو ایک مرتبہ شامل کر لیا جائے تو اُسے مستقبل کے مطالعے سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ کسی آبادی کا [illegible] واحد خاص بے ترتیب نمونے میں صرف ایک دفعہ ہی شامل کیا جا سکتا ہے۔ فرض کریں کہ 25 متعلمین میں سے 10 متعلمین کا نمونہ لیا جانا مقصود ہے، تو ان 25 متعلمین کے نام یا رول نمبر ایک ایک پرچی پر تحریر کر کے ایک ڈبے میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ڈبے کو اچھی طرح ہلانے کے بعد ایک پرچی نکالی جائے گا۔ اس طرح پہلی قرعہ اندازی میں 25 میں سے ہر [illegible] کے پاس نمونے میں شمولیت کے مساوی مواقع ہیں۔ جو پرچی نکال لی گئی، اسے باقی ماندہ 24 پرچیوں میں اگلی دفعہ شامل نہیں کیا جائے گا۔ دوسری پرچی نکالتے وقت باقی 24 متعلمین میں سب کے پاس نمونے میں شامل ہونے کا برابر امکان ہوگا۔ [illegible] رکن [illegible] 23 میں سے نکالا جائے گا، چوتھے کو 22 میں سے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ قرعہ اندازی کے وقت اس آبادی کے غیر شامل شدہ اراکین کے پاس شمولیت کے یکساں امکانات موجود ہوں گے۔

(ii) نمونہ جمع تبدیلی (Sample With Replacement) غیر امکانی

اس طریقے میں (Sample) یا نمونہ لیتے ہوئے ڈبے میں سے ہر قرعہ اندازی میں نکالی گئی پرچی کو اس پوری آبادی میں سے ہر رکن کے پاس منتخب ہونے کا یکساں موقعہ موجود ہو۔ اس طرح کے چناؤ کے زیادہ پیچیدہ اور مبہم طریقوں میں شماریاتی وجوہات کی بناء پر Random یا بے قاعدگی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com



AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

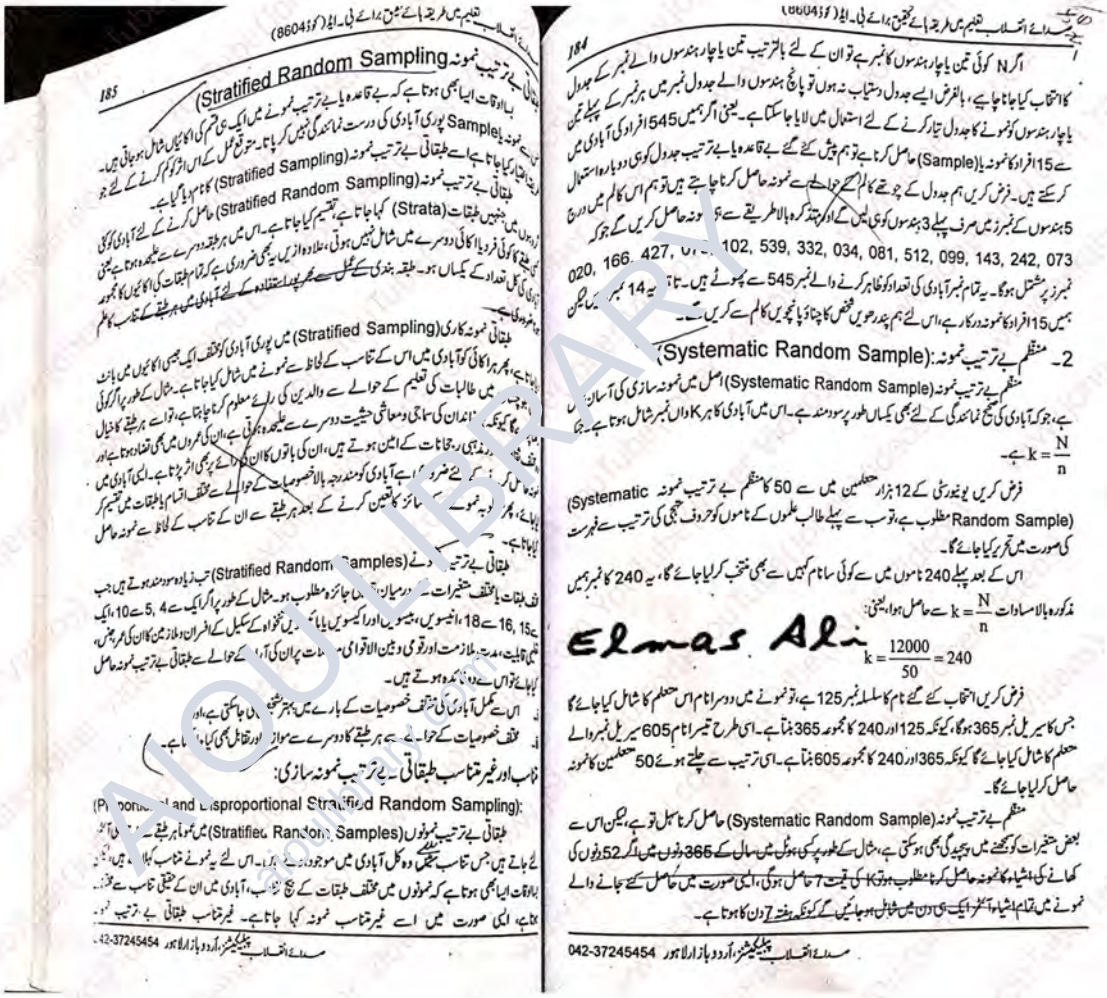

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بے قاعدہ یا بے ترتیب نمونے میں ایک ہی قسم کی اکائیاں شامل ہو جاتی ہیں۔ نمونہ یا Sample پوری آبادی کی درست نمائندگی نہیں کر پاتا۔ متوقع عمل کے اس اثر کو کم کرنے کے لئے جو نمونہ اختیار کیا جاتا ہے اسے طبقاتی بے ترتیب نمونہ (Stratified Sampling) یا طبقاتی بے ترتیب نمونہ (Stratified Random Sampling) کا نام دیا گیا ہے۔

طبقاتی بے ترتیب نمونہ (Stratified Random Sampling) حاصل کرنے کے لئے آبادی کو کئی زمروں میں جنہیں طبقات (Strata) کہا جاتا ہے، تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں ہر طبقہ دوسرے سے علیحدہ ہوتا ہے یعنی کسی طبقے کا کوئی فرد یا اکائی دوسرے میں شامل نہیں ہوتی، علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ تمام طبقات کی اکائیوں کا مجموعہ آبادی کی کل تعداد کے یکساں ہو۔ طبقہ بندی کے عمل سے گزر چکنے کے بعد ہر طبقے سے مطلوبہ استفادہ کے لئے آبادی میں ہر طبقے کے تناسب کا علم ضروری ہے۔

طبقاتی نمونہ کاری (Stratified Sampling) میں پوری آبادی کو مختلف ایک جیسی اکائیوں میں بانٹ دیا جاتا ہے، پھر ہر اکائی کو آبادی میں اس کے تناسب کے لحاظ سے نمونے میں شامل کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی محقق ہائی سکول میں طالبات کی تعلیم کے حوالے سے والدین کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہے، تو اسے ہر طبقے کا خیال رکھنا ہو گا کیونکہ خاندان کی سماجی و معاشی حیثیت دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہے، ان کی عمروں میں بھی تضاد ہوتا ہے اور مذہبی رجحانات کے امین ہوتے ہیں، ان کی باتوں کا ان کے رویے پر بھی اثر پڑتا ہے۔ ایسی آبادی میں نمونہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے آبادی کو مندرجہ بالا خصوصیات کے حوالے سے مختلف اقسام یا طبقات میں تقسیم کر لیا جائے، پھر نمونے کے سائز کا تعین کرنے کے بعد ہر طبقے سے ان کے تناسب کے لحاظ سے نمونہ حاصل کیا جاتا ہے۔

طبقاتی بے ترتیب نمونے (Stratified Random Samples) تب زیادہ سود مند ہوتے ہیں جب مختلف طبقات یا مختلف متغیرات کے درمیان تقابل جائزہ مطلوب ہو۔ مثال کے طور پر اگر ایک سے 4, 5 سے 10، ایک سے 16, 15 سے 18، انیسویں، بیسویں اور اکیسویں یا ائیر ز نچلے درجے کے سکیل کے افسران و ملازمین کا ان کی عمر، جنس، تعلیم، اہلیت، مدت ملازمت اور قومی و بین الاقوامی مسائل پر ان کی آراء کے حوالے سے طبقاتی بے ترتیب نمونہ حاصل کیا جائے تو اس سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۔ اس سے مکمل آبادی کی مختلف خصوصیات کے بارے میں بہتر نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے، اور
۔ مختلف خصوصیات کے حوالے سے ہر طبقے کا دوسرے سے موازنہ اور تقابل بھی کیا جا سکتا ہے۔

مناسب اور غیر مناسب طبقاتی بے ترتیب نمونہ سازی:

(Proportional and Disproportional Stratified Random Sampling):

طبقاتی بے ترتیب نمونوں (Stratified Random Samples) میں عموماً ہر طبقے سے [illegible] لئے جاتے ہیں جس تناسب سے وہ کل آبادی میں موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ نمونے مناسب کہلاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ نمونوں میں مختلف طبقات کے تناسب، آبادی میں ان کے حقیقی تناسب سے مختلف ہوتا ہے، ایسی صورت میں اسے غیر مناسب نمونہ کہا جاتا ہے۔ غیر مناسب طبقاتی بے ترتیب نمونہ

اگر N کوئی تین یا چار ہندسوں کا نمبر ہے تو ان کے لئے بالترتیب تین یا چار ہندسوں والے نمبر کے جدول کا انتخاب کیا جانا چاہیے، بالفرض ایسے جدول دستیاب نہ ہوں تو پانچ ہندسوں والے جدول نمبر میں ہر نمبر کے پہلے تین یا چار ہندسوں کو نمونے کا جدول تیار کرنے کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر ہمیں 545 افراد کی آبادی میں سے 15 افراد کا نمونہ یا (Sample) حاصل کرنا ہے تو ہم پیش کئے گئے بے قاعدہ یا بے ترتیب جدول کو ہی دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں۔ فرض کریں ہم جدول کے چوتھے کالم کے حوالے سے نمونہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کالم میں درج 5 ہندسوں کے نمبرز میں صرف پہلے 3 ہندسوں کو ہی لیں گے اور مندرجہ بالا طریقے سے نمونہ حاصل کریں گے جو کہ 102, 539, 332, 034, 081, 512, 099, 143, 242, 073 020, 166, 427, 07[illegible] نمبرز پر مشتمل ہو گا۔ یہ تمام نمبر آبادی کی تعداد کو ظاہر کرنے والے نمبر 545 سے پھوٹے ہیں۔ تاہم یہ 14 نمبر [illegible] لیکن ہمیں 15 افراد کا نمونہ درکار ہے، اس لئے ہم پندرھویں شخص کا چناؤ پانچویں کالم سے کریں گے۔

2۔ منظم بے ترتیب نمونہ: (Systematic Random Sample)

منظم بے ترتیب نمونہ (Systematic Random Sample) اصل میں نمونہ سازی کی آسان [illegible] ہے، جو کہ آبادی کی صحیح نمائندگی کے لئے بھی یکساں طور پر سود مند ہے۔ اس میں آبادی کا ہر K واں نمبر شامل ہوتا ہے۔ جہاں $k = \frac{N}{n}$ ہے۔

فرض کریں یونیورسٹی کے 12 ہزار متعلمین میں سے 50 کا منظم بے ترتیب نمونہ (Systematic Random Sample) مطلوب ہے، تو سب سے پہلے طالب علموں کے ناموں کو حروف تہجی کی ترتیب سے فہرست کی صورت میں تحریر کیا جائے گا۔

اس کے بعد پہلے 240 ناموں میں سے کوئی سا نام کہیں سے بھی منتخب کر لیا جائے گا، یہ 240 کا نمبر ہمیں مذکورہ بالا مساوات $k = \frac{N}{n}$ سے حاصل ہوا، یعنی:

Elmas Ali

$$k = \frac{12000}{50} = 240$$

فرض کریں انتخاب کئے گئے نام کا سلسلہ نمبر 125 ہے، تو نمونے میں دوسرا نام اس متعلم کا شامل کیا جائے گا جس کا سیریل نمبر 365 ہو گا، کیونکہ 125 اور 240 کا مجموعہ 365 بنتا ہے۔ اسی طرح تیسرا نام 605 سیریل نمبر والے متعلم کا شامل کیا جائے گا کیونکہ 365 اور 240 کا مجموعہ 605 بنتا ہے۔ اسی ترتیب سے چلتے ہوئے 50 متعلمین کا نمونہ حاصل کر لیا جائے گا۔

منظم بے ترتیب نمونہ (Systematic Random Sample) حاصل کرنا سہل تو ہے، لیکن اس سے بعض متغیرات کو سمجھنے میں پیچیدگی بھی ہو سکتی ہے، مثال کے طور پر کسی ہوٹل میں سال کے 365 دنوں میں لگ بھگ 52 دنوں کی کھانے کی اشیاء کا نمونہ حاصل کرنا مطلوب ہو تو اس کی قیمت 7 حاصل ہو گی، ایسی صورت میں حاصل کئے جانے والے نمونے میں تمام اشیاء آخر ایک ہی دن میں شامل ہو جائیں گے کیونکہ 7 دن کا ہفتہ ہوتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



(Disproportional Stratified Random Sample) تب سود مند رہتا ہے جب مختلف متغیرات کے حوالے سے ایسے طبقات کا جن میں بعض کا سائز نہایت کم ہو، موازنہ کیا جانا مقصود ہو۔ مثال کے طور پر اگر پاکستان میں گریجویٹ یا ماسٹرز خواتین کے حوالے سے طبقاتی بے ترتیب نمونہ حاصل کرنا مقصود ہو تو متناسب نمونہ حاصل کرتے ہوئے بلوچستان اور فاٹا سے حاصل ہونے والے نمونوں کی تعداد انتہائی کم ہوگی، ایسے میں غیر متناسب طبقاتی بے ترتیب نمونہ کاری زیادہ سود مند ثابت ہوتی ہے۔

طبقاتی بے ترتیب نمونہ کاری عام طور پر مندرجہ ذیل حالات میں زیادہ فائدہ مند رہتی ہے:

i۔ اگر کسی طبقے کی آبادی کے بارے میں ٹھیک طریقے سے معلوم مواد درکار ہو تو [illegible] چاہیے کہ [illegible] آبادی کے طور پر لیں، اور ہر طبقے سے بے ترتیب چناؤ کا نمونہ حاصل کریں۔

ii۔ نمونہ کاری کے مسائل مختلف طبقات کے حوالے سے مختلف ہو سکتے ہیں، بعض اوقات ان میں کا[illegible] زیادہ تقا[illegible] پایا جاتا ہے۔ ایسے میں طبقاتی بے ترتیب نمونہ کاری ہی صحیح رہتی ہے۔

iii۔ طبقاتی بے ترتیب نمونہ کاری میں مختلف طبقات کی خصوصیات کا زیادہ باریک بینی کے ساتھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ طبقاتی نمونہ کاری کو کوٹا (Quota) یا کنٹرولڈ (Controlled) نمونہ کاری بھی کہتے ہیں۔ اس سے نمونہ کاری میں تعصبات اور جانبداری کے عوامل کو ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

Elmas Ali

3) دہری نمونہ سازی (Double Sampling):

نمونہ سازی کے کئی طریقہ ہائے کار کا انحصار آبادی کے بارے میں بعض متغیرات کے حوالے سے پیشگی معلومات پر ہوتا ہے۔ جب ایسی معلومات دستیاب نہ ہوں تو زیادہ سہل اور ارزاں طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑا ابتدائی نمونہ لیتے ہوئے معلومات حاصل کر لی جائیں۔ اس نمونے کا ایک مقصد تو کل آبادی میں مخصوص خصوصیت کی اوسط قیمت کا اندازہ لگانا ہوتا ہے جب کہ دوسری جانب اس ابتدائی نمونے سے آبادی میں اس خصوصیت کی تقسیم کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

اس ابتدائی نمونہ سازی کے بعد تحقیق کار دوسرے نمونے کی جانب بڑھتا ہے جو کہ اس کا اصل مقصد ہوتا ہے اور جس کے تحت اس نے مختلف متغیرات کا مطالعہ کرنا ہے۔ نمونہ سازی کے اس طریقہ کو دہری نمونہ سازی (Double Sampling) یا دو مرحلوں پر مشتمل نمونہ سازی (Two-phases Sampling) کہتے ہیں۔

فرض کریں تحقیق کار ہر کیڈر میں ریٹائرمنٹ کی مختلف عمر کی تجویز پر وفاقی حکومت کے ملازمین کی رائے جاننا چاہتا ہے اور اس کے پاس وفاقی ملازمین کی آبادی کی ترکیب کے حوالے سے معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ اس کے پاس اگر کوئی دستاویز موجود ہے تو وہ حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کی گئی ملازمین کو ادائیگیوں کی فہرست ہے۔ ایسے میں آبادی کی خصوصیات اور ترکیب کے تعین کے لئے وہ پوری فہرست کا جدول تیار کرنے کی بجائے وہ اس فہرست سے ایک بڑا اور سادہ بے ترتیب نمونہ تیار کر سکتا ہے۔ اگر تحقیق کار کو اس سلسلے میں نمائندہ نمونہ تیار کرنے کیلئے معلومات کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ اسے حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک دوسرے نمونے کے لئے نمونہ سازی کا کوئی طریق کار اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ صرف دوسرے نمونے میں شامل ملازمین کا انٹرویو یا ملاقات کر کے تمام ملازمین کی عام آراء جان سکتا ہے۔)

دہری نمونہ سازی (Double Sampling) کو بعض اوقات متواتر نمونہ کاری (Sequential

Sampling بھی کہتے ہیں۔ اسے مختلف قسم کی صورت حال میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔ بسا اوقات تحقیق کار بہت بڑی [illegible] خصوصیات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے لیکن بڑے نمائندہ نمونے سے اس آبادی کی تمام خصوصیات کے بارے میں [illegible] حاصل کرنا ایک دقیق کام ہے جس پر زیادہ لاگت آتی ہے اور زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بڑے نمائندہ [illegible] سے پہلے عمومی نوعیت کا مواد حاصل کرتا ہے اور بعد میں تفصیلی تحقیقات کے لئے پہلے نمونے سے ایک نیا نمونہ [illegible]

اسی طرح اگر 5 ہزار (پروجیکٹ) منصوبہ جات منیجرز کو دی گئی تربیت کے اثرات کا جائزہ لینا مقصود ہو تو ابتدائی [illegible] 125 (پروجیکٹ) منصوبہ جات منیجرز کا نمونہ تیار کیا جا سکتا ہے جس سے دوسرا نمونہ 25 (پروجیکٹ) منصوبہ [illegible] منیجر کا انتخاب کر کے ان کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

بھرمٹ نما یا گروہی نمونہ سازی (Cluster Sampling)

بعض سروے ایسے ہوتے ہیں جن میں نمونے کی اکائی گروپ یا چھوٹی اکائیوں کے مجموعے پر مشتمل ہوتی [illegible] نمونے کی تشکیل دینے کی دو بنیادی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات آبادی کے عناصر کے [illegible] فہرست موجود نہیں ہوتی یا پھر فہرست بنانے کے لئے بہت زیادہ خرچ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ [illegible] سے پورے [illegible] خطے کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جس کے بعد سروے کے لئے ٹکڑوں [illegible] بے ترتیب نمونہ (Ra[illegible] Sam[illegible]e) حاصل کر لیا جاتا ہے۔ ایسے نمونوں میں ٹکڑوں کے تمام اجزاء مثلاً افراد، [illegible] فیکٹریاں، مدارس، ہسپتال [illegible] شامل [illegible] ہوتے ہیں۔

اگر تمام اجزاء کی مکمل فہرست دستیاب ہو تو عام [illegible] پر بڑے اخراجات سے بچنے کے لئے بھی کلسٹر یا گروہی نمونہ سازی (Cluster Sampling) [illegible] کر لیا جاتا ہے۔ کسی بھی [illegible] نمونے میں عام طور پر چھوٹی اکائی بڑی اکائی کے مقابلے میں زیادہ صحیح نتائج مہیا کرتی ہے۔ کیونکہ چھوٹی اکائی تک [illegible] آسان ہوتی [illegible]

نمونے کا سائز جانچنا (Estimating Sample Size)

تحقیقی مطالعے کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے جب نمونے کے سائز کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ فیصلہ انتہائی اہم ہے کیونکہ بہت بڑے سائز کے نمونوں پر وقت ضائع ہوتا ہے جبکہ انتہائی [illegible] نتائج کی افادیت کو ختم کر دیتے ہیں۔ کئی مرتبہ ہمیں [illegible] معلومات دستیاب نہیں ہوتیں جن سے معلوم ہو سکے کہ ہم نے نمونے کے لئے جو سائز متعین کیا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ تاہم نظریہ نمونہ سازی (Sapl[illegible] Theory) [illegible] بڑا اور سادہ ضرور مہیا کرتا ہے جس کی بنیاد پر اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے۔

نمونے کے سائز کا تعین کرنے سے پہلے محقق کو دو اہم فیصلے کرنے پڑتے ہیں، سب سے پہلے اسے یہ سوچنا چاہیے کہ وہ تحقیق کے لئے کس درجے کی درستگی چاہتا ہے۔ ہر تحقیق کے حوالے سے مختلف درجے کی درستگی درکار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر متعلمین کے ساتھ معلمین کے بُرے سلوک پر تحقیق ہو رہی ہو تو اس کے لئے اعلیٰ درجے کی درستگی درکار ہوتی ہے تاہم اگر متعلمین کے دیر سے مدرسہ پہنچنے کا جائزہ مقصود ہو تو اس کے لئے درستگی کا کم درجہ کوئی بڑی مشکل پیدا نہیں کرتا۔ یعنی یہ فیصلہ کرنا نہایت ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ کتنی غلطیاں قابل قبول ہوں گی یعنی آیا اسے 0.05

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

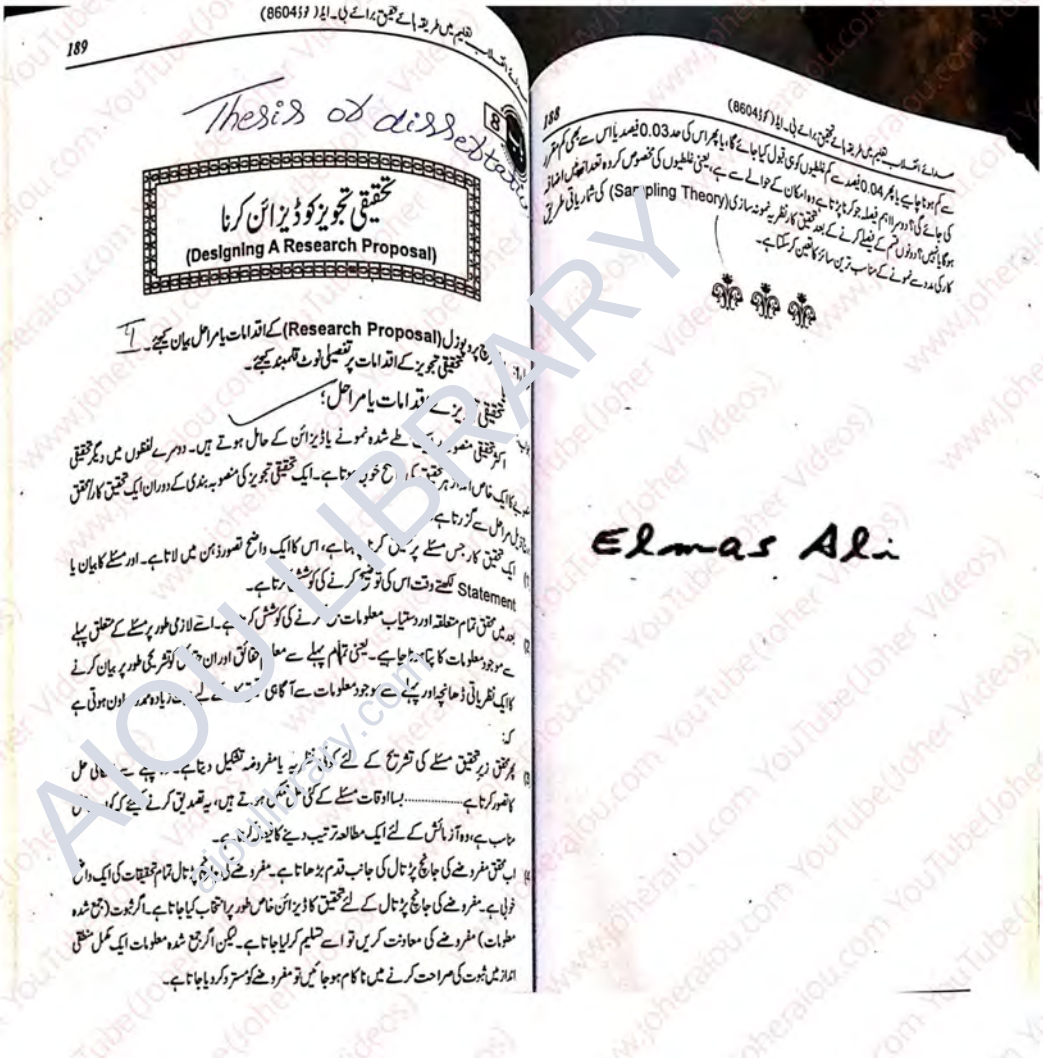

Thesis or dissertation

تحقیقی تجویز کو ڈیزائن کرنا
(Designing A Research Proposal)

... پروپوزل (Research Proposal) کے اقدامات یا مراحل بیان کیجئے۔ I
... تحقیقی تجویز کے اقدامات پر تفصیلی نوٹ قلمبند کیجئے۔

تحقیقی تجویز کے اقدامات یا مراحل:

اکثر تحقیقی منصوبے ... طے شدہ نمونے یا ڈیزائن کے حامل ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں دیگر تحقیقی منصوبے کا ایک خاص انداز ہر تحقیق کی ... خوبی ہوتا ہے۔ ایک تحقیقی تجویز کی منصوبہ بندی کے دوران ایک تحقیق کار/محقق ... مراحل سے گزرتا ہے۔

(1) ایک تحقیق کار جس مسئلے پر ... کرتا ہے، اس کا ایک واضح تصور ذہن میں لاتا ہے۔ اور مسئلے کا بیان یا Statement لکھتے وقت اس کی توضیح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(2) بعد میں محقق تمام متعلقہ اور دستیاب معلومات ... کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے لازمی طور پر مسئلے کے متعلق پہلے سے موجود معلومات کا پتا ہونا چاہیے۔ یعنی تمام پہلے سے معلوم حقائق اور ان ... کو تشریحی طور پر بیان کرنے کا ایک نظریاتی ڈھانچہ اور پہلے سے موجود معلومات سے آگاہی ... زیادہ ممد و معاون ہوتی ہے کہ:

(3) پھر محقق زیرِ تحقیق مسئلے کی تشریح کے لئے کوئی نظریہ یا مفروضہ تشکیل دیتا ہے۔ ... حل کا تصور کرتا ہے ..... بسا اوقات مسئلے کے کئی حل ممکن ہوتے ہیں، یہ تصدیق کرنے کیلئے کہ ... مناسب ہے، وہ آزمائش کے لئے ایک مطالعہ ترتیب دینے کا فیصلہ کرتا ہے۔

(4) اب محقق مفروضے کی جانچ پڑتال کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔ مفروضے کی جانچ پڑتال تمام تحقیقات کی ایک واضح خوبی ہے۔ مفروضے کی جانچ پڑتال کے لئے تحقیق کا ڈیزائن خاص طور پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ اگر ثبوت (جمع شدہ معلومات) مفروضے کی معاونت کریں تو اسے تسلیم کرلیا جاتا ہے۔ لیکن اگر جمع شدہ معلومات ایک مکمل منطقی انداز میں ثبوت کی صراحت کرنے میں ناکام ہوجائیں تو مفروضے کو مسترد کردیا جاتا ہے۔

... سے کم ہونا چاہیے یا پھر 0.04 فیصد سے کم غلطیوں کو ہی قبول کیا جائے گا، یا پھر اس کی حد 0.03 فیصد یا اس سے بھی کم مقرر کی جائے گی؟ دوسرا اہم فیصلہ جو کرنا پڑتا ہے وہ امکان کے حوالے سے ہے، یعنی غلطیوں کی مخصوص کردہ تعداد میں اضافہ ہوگا یا نہیں؟ دونوں قسم کے فیصلے کرنے کے بعد تحقیق کار نظریہ نمونہ سازی (Sampling Theory) کی شماریاتی طریق کار کی مدد سے نمونے کے مناسب ترین سائز کا تعین کرسکتا ہے۔

Elmas Ali

AIOU LIBRARY

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

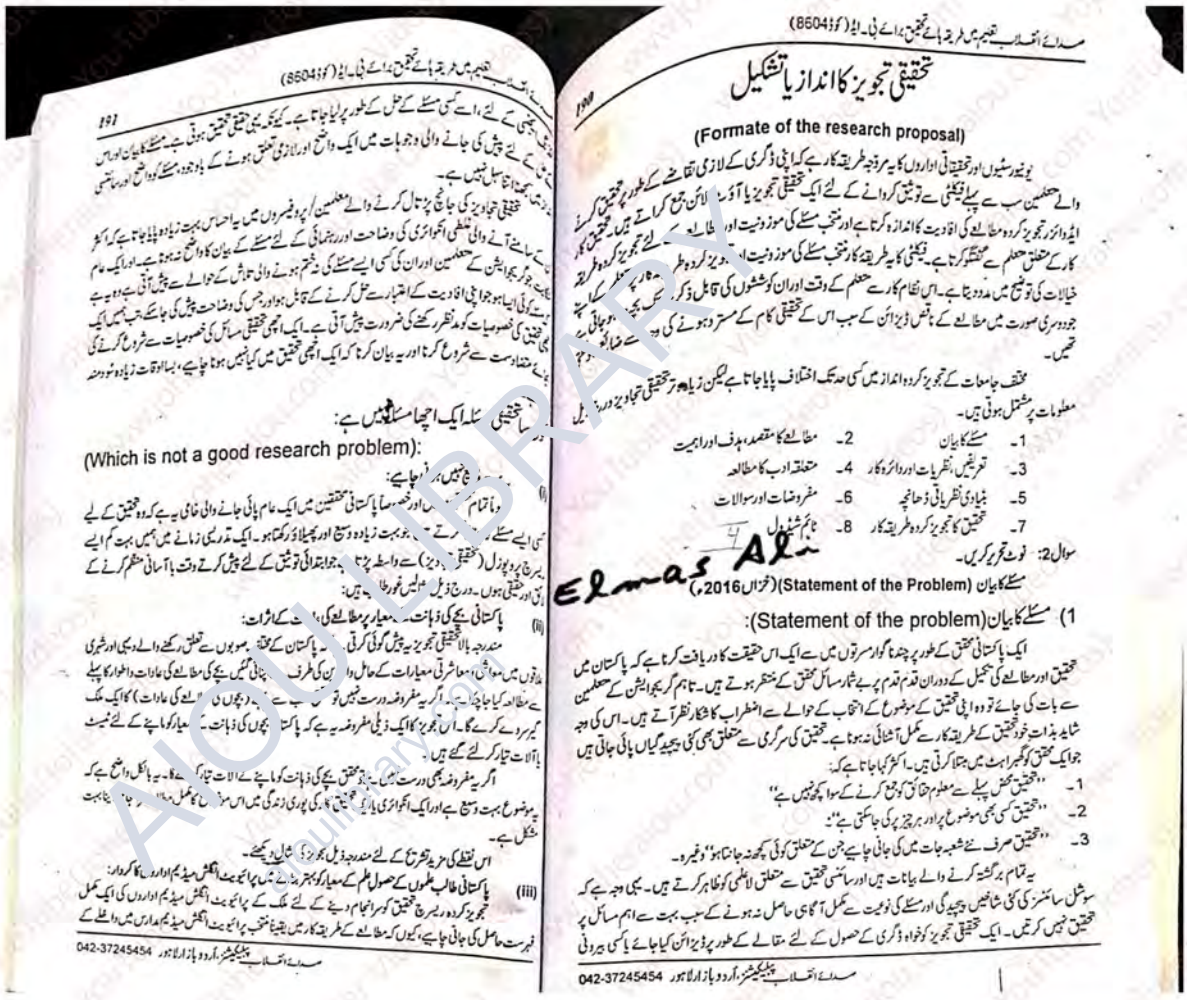

مسائل تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

تحقیقی تجویز کا انداز یا تشکیل

(Formate of the research proposal)

یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کا یہ مروجہ طریقہ کار ہے کہ اپنی ڈگری کے لازمی تقاضے کے طور پر تحقیق کرنے والے متعلمین سب سے پہلے تکنیکی سے توثیق کروانے کے لئے ایک تحقیقی تجویز یا آؤٹ لائن جمع کراتے ہیں۔ تحقیق کرنے ایڈوائزر تجویز کردہ مطالعے کی افادیت کا اندازہ کرتا ہے اور منتخب مسئلے کی موزونیت اور مطالعے کے لئے تجویز کردہ طریقہ کار کے متعلق متعلم سے گفتگو کرتا ہے۔ تکنیکی کا یہ طریقہ کار منتخب مسئلے کی موزونیت اور تجویز کردہ طریقہ کار پر متعلم کے خیالات کی توضیح میں مدد دیتا ہے۔ اس نظام کار سے متعلم کے وقت اور ان کوششوں کی قابل ذکر حد تک بچت ہو جاتی ہے جو دوسری صورت میں مطالعے کے ناقص ڈیزائن کے سبب اس کے تحقیقی کام کے مسترد ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں۔

مختلف جامعات کے تجویز کردہ انداز میں کسی حد تک اختلاف پایا جاتا ہے لیکن زیادہ تر تحقیقی تجاویز درج ذیل معلومات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

1۔ مسئلے کا بیان
2۔ مطالعے کا مقصد، ہدف اور اہمیت
3۔ تعریفیں، نظریات اور دائرہ کار
4۔ متعلقہ ادب کا مطالعہ
5۔ بنیادی نظریاتی ڈھانچہ
6۔ مفروضات اور سوالات
7۔ تحقیق کا تجویز کردہ طریقہ کار
8۔ نامکمل

سوال 2: نوٹ تحریر کریں۔

مسئلے کا بیان (Statement of the Problem) (خزاں 2016ء)

1) مسئلے کا بیان (Statement of the problem):

ایک پاکستانی محقق کے طور پر چند ناگوار مسرتوں میں سے ایک اس حقیقت کا دریافت کرنا ہے کہ پاکستان میں تحقیق اور مطالعے کی تکمیل کے دوران قدم قدم پر بے شمار مسائل محقق کے منتظر ہوتے ہیں۔ تاہم گریجوایشن کے متعلمین سے بات کی جائے تو وہ اپنی تحقیق کے موضوع کے انتخاب کے حوالے سے اضطراب کا شکار نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید بذات خود تحقیق کے طریقہ کار سے مکمل آشنائی نہ ہونا ہے۔ تحقیق کی سرگرمی سے متعلق بھی کئی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں جو ایک محقق کو گھبراہٹ میں مبتلا کرتی ہیں۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ:

1۔ ''تحقیق محض پہلے سے معلوم حقائق کو جمع کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے''
2۔ ''تحقیق کسی بھی موضوع پر اور ہر چیز پر کی جا سکتی ہے''۔
3۔ ''تحقیق صرف نے شعبہ جات میں کی جانی چاہیے جن کے متعلق کوئی کچھ نہ جانتا ہو'' وغیرہ۔

یہ تمام برگشتہ کرنے والے بیانات ہیں اور سائنسی تحقیق سے متعلق لاعلمی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سوشل سائنسز کی کئی شاخیں پیچیدگی اور مسئلے کی نوعیت سے مکمل آگاہی حاصل نہ ہونے کے سبب بہت سے اہم مسائل پر تحقیق نہیں کرتیں۔ ایک تحقیقی تجویز کو خواہ ڈگری کے حصول کے لئے مقالے کے طور پر ڈیزائن کیا جائے یا کسی بیرونی

مسائل تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

...یچی کے لئے، اسے کسی مسئلے کے حل کے طور پر لیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقی تحقیق ہوتی ہے۔ مسئلے کا بیان اور اس ...ے پیش کی جانے والی وجوہات میں ایک واضح اور لازمی تعلق ہونے کے باوجود مسئلے کو واضح اور سادہ ...ہجھنا اتنا سہل نہیں ہے۔

...تحقیقی تجاویز کی جانچ پڑتال کرنے والے معلمین / پروفیسروں میں یہ احساس بہت زیادہ پایا جاتا ہے کہ اکثر ...ے سامنے آنے والی غلطی انکوائری کی وضاحت اور ریشنالٹی کے لئے مسئلے کے بیان کا واضح نہ ہونا ہے۔ اور ایک عام ...لات جو گریجوایشن کے متعلمین اور ان کی کسی ایسے مسئلے کی نہ ختم ہونے والی جانچ کے حوالے سے پیش آتی ہے وہ یہ ...ے کوئی ایسا ہو جو اپنی افادیت کے اعتبار سے حل کرنے کے قابل ہو اور جس کی وضاحت پیش کی جا سکے۔ تب ہمیں ایک ...تحقیق کی خصوصیات کو مدنظر رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایک اچھی تحقیقی مسائل کی خصوصیات سے شروع کرنے کی ...ے متعاد دست سے شروع کرنا اور یہ بیان کرنا کہ ایک اچھی تحقیق میں کیا نہیں ہونا چاہیے، بسا اوقات زیادہ سودمند

...تحقیقی مسئلہ ایک اچھا مسئلہ نہیں ہے:
(Which is not a good research problem):

...یچ نہیں ہونا چاہیے:

(i) ...اور خصوصاً پاکستانی محققین میں ایک عام پائی جانے والی خامی یہ ہے کہ وہ تحقیق کے لیے ...ہی ایسے مسئلے ... کرتے ... بہت زیادہ وسیع اور پھیلا ہوا رکھتا ہو۔ ایک قدرے کم زمانے میں ہمیں بہت کم ایسے ...یسرچ پروپوزل (تحقیقی تجویز) سے واسطہ پڑتا ... جو ابتدائی توثیق کے لئے پیش کرتے وقت باآسانی منظم کرنے کے ...بل اور حقیقی ہوں۔ درج ذیل مثالیں غور طلب ہیں:

(ii) پاکستانی بچے کی ذہانت ... معیار پر مطالعے کی ... کے اثرات:

مندرجہ بالا تحقیقی تجویز یہ پیش گوئی کرتی ... پاکستان کے مختلف ... صوبوں سے تعلق رکھنے والے دیہی اور شہری علاقوں میں معاشرتی معیارات کے حامل والدین کی طرف ... بچائی گئیں بچے کی مطالعے کی عادات و اطوار کو پہلے سے مطالعہ کیا جا چکا ہے۔ اگر یہ مفروضہ درست نہیں تو ... ہے ... (بچوں کی ... لے کی عادات) کا ایک ملک گیر سروے کرے گا۔ اس تجویز کا ایک ذیلی مفروضہ یہ ہے کہ پاکستانی بچوں کی ذہانت ... معیار کو ماپنے کے لئے ٹیسٹ یا آلات تیار کر لئے گئے ہیں۔

اگر یہ مفروضہ بھی درست نہیں ... تو تحقیق بچے کی ذہانت کو ماپنے کے آلات تیار کرنا ... ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہ موضوع بہت وسیع ہے اور ایک انکوائری یا ریسرچ تحقیق کا ... کی پوری زندگی میں اس موضوع کا مکمل مطالعہ ... نا بہت مشکل ہے۔

اس نقطے کی مزید تشریح کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز کا تجزیہ کیجئے۔

(iii) پاکستانی طالب علموں کے حصول علم کے معیار کو بہتر بنانے میں پرائیویٹ انگلش میڈیم اداروں کا کردار: تجویز کردہ ریسرچ تحقیق کو سرانجام دینے کے لئے ملک کے پرائیویٹ انگلش میڈیم اداروں کی ایک مکمل فہرست حاصل کی جانی چاہیے، کیوں کہ مطالعے کے طریقہ کار میں یقیناً منتخب پرائیویٹ انگلش میڈیم مدارس میں داخلے کے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

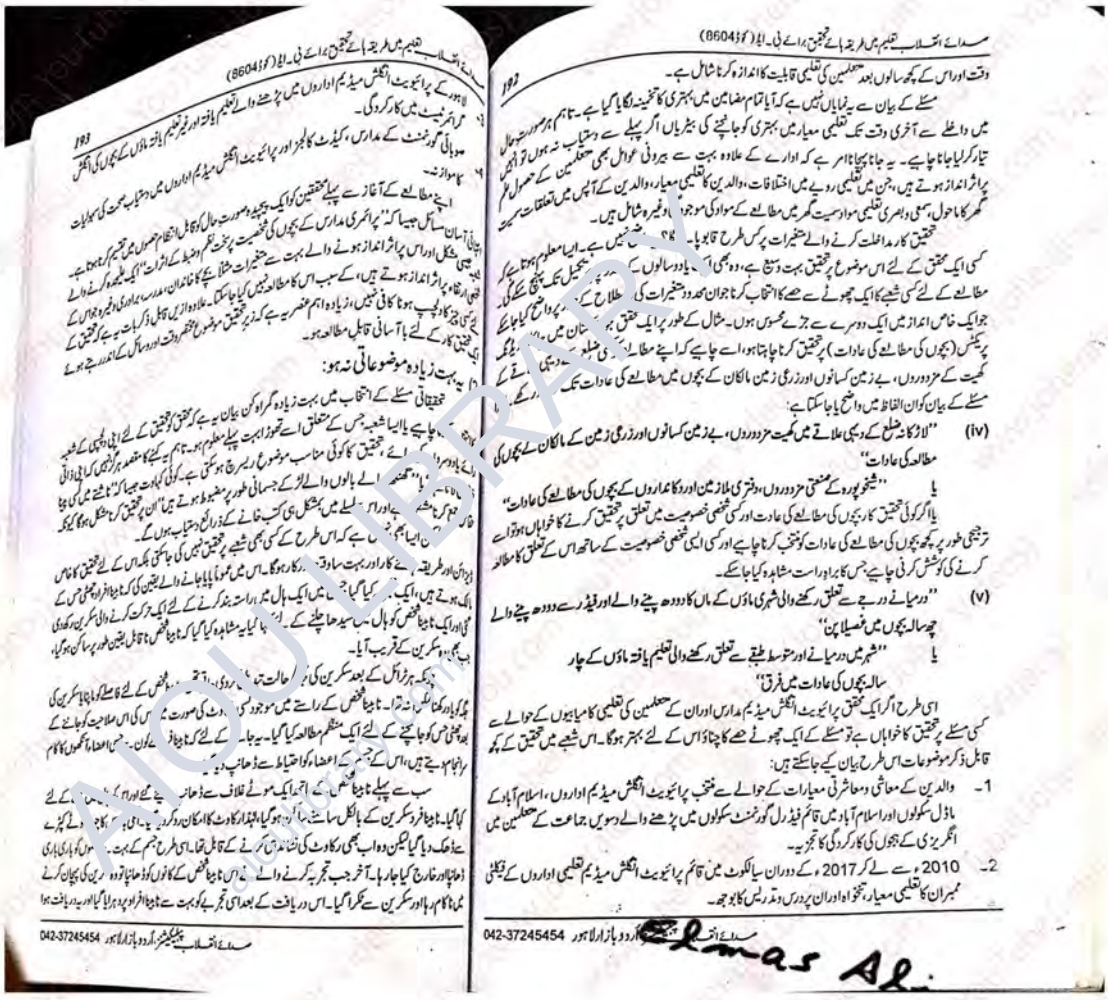

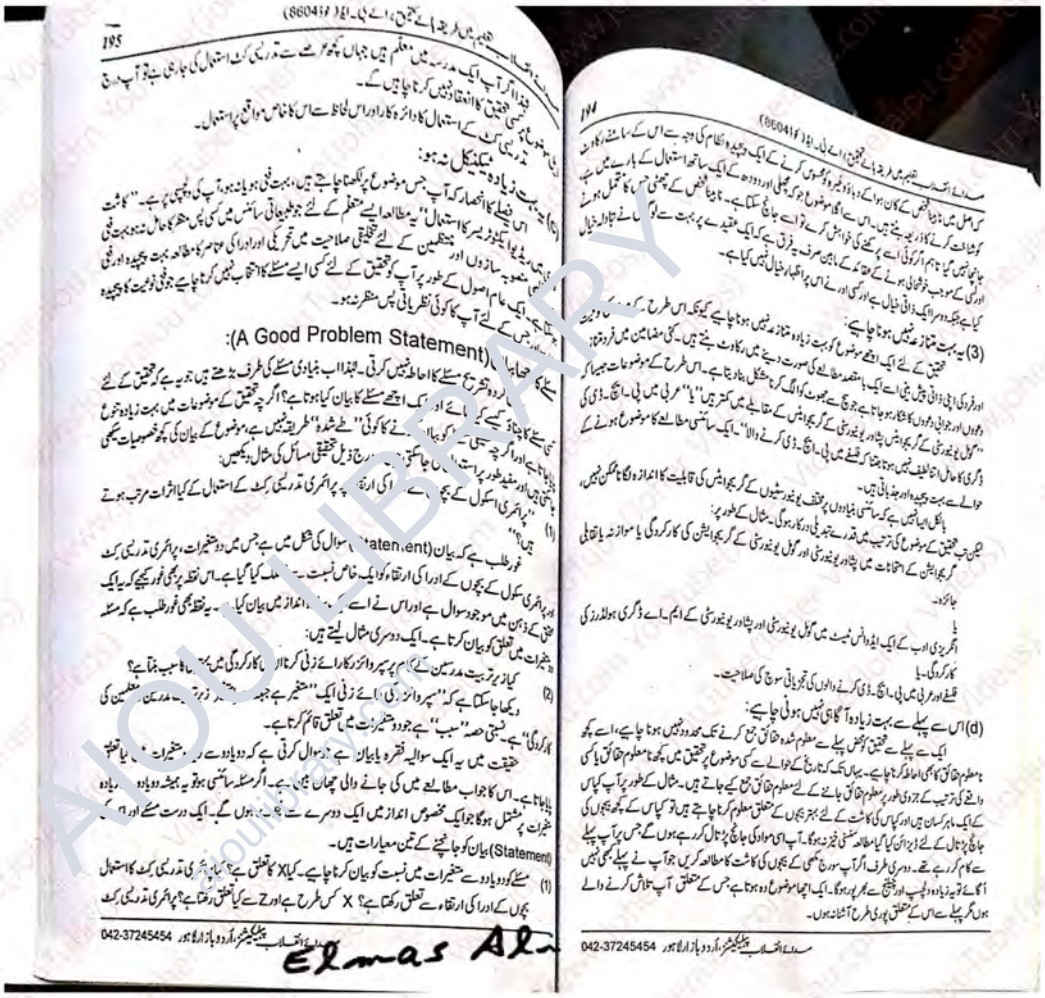

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



اور تدریس کے طریقہ کار کے استعمال کا بچوں کے ادراکی ارتقاء سے کیا تعلق ہے؟ یا دوسری مثال میں، کیا سپروائزر کی رائے زنی زیر تربیت مدرسین کی کارکردگی سے متصل ہے؟

(2) مسئلے کو ایک سوال کی صورت میں وضاحت اور غیر مبہم انداز میں بیان کیا جانا چاہئے۔ مثال کے طور پر یہ کہنے کی بجائے کہ "مسئلہ یہ ہے ....." یا "مطالعے کا مقصد یہ ہے ....." کوئی سوال پوچھیں۔ سوال غیر ضروری باتوں سے گریز کرتا ہے اور مسئلے کو براہ راست اور درست طریقے سے بیان کرنے کی افادیت رکھتا ہے۔ دوئم، مطالعے کے مقصد کو مطالعے کا مسئلہ بننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر شوروغل کی [illegible] مطالعے کا مقصد امتحانات کے لئے بہترین حالات کی فراہمی ہے۔ جب کہ مطالعے [illegible] یہ جاننا [illegible] کی کارکردگی پر شوروغل کا کیا اثر مرتب ہوتا ہے۔

اس سے پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ تحقیق کسی مسئلے پر ردعمل کا نام ہے۔ لہٰذا تحقیق کا مطلب ہے کہ تحقیق کار کے ذہن میں اُٹھنے والے سوال کا جواب تلاش کرنا۔ بسا اوقات مسئلے کی Statement کو واضح طور پر ایک سوال کی صورت میں بیان نہیں کیا جاتا لیکن ذیلی سوال ہمیشہ قابل فہم ہوتا ہے۔ لہٰذا مثال کے طور پر پہلے بیان کی گئی غصیلے پن کی Statement میں ذیلی سوال درج ذیل ہے:

1۔ کیا ماں کا دودھ پینے والے اور بوتل کا دودھ پینے والے چھ سالہ بچوں کے مزاج کے غصیلے پن میں کوئی فرق ہوتا ہے؟

(3) مسئلہ اور مسئلے کی Statement ایسی ہونی چاہیے کہ اس پر تجرباتی جانچ پڑتال کے امکانات کا اطلاق ہو سکے۔ وہ مسئلہ جس میں بیان کردہ نسبتوں پر تجرباتی جانچ پڑتال کا اطلاق نہ ہو سکے، وہ سائنسی قواعد اور اصولوں کے مطابق مسئلہ نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ ایک حقیقی نسبت کو بیان کیا گیا ہو بلکہ یہ بھی ہے کہ نسبت کا تغیر کسی طرح قابل پیمائش بھی ہو۔ بہت سے اہم اور دلچسپ سوالات سائنسی سوالات نہیں ہوتے کیونکہ ان میں متغیرات کی پیمائش نہیں کی جا سکتی۔ مثال کے طور پر مابعد الطبیعات سے متعلق سوالات جیسا کہ خدا کا وجود وغیرہ۔ اسی طرح تعلیمی شعبے سے متعلق کئی دلچسپ لیکن ناقابل تحقیق سوالات ہیں جیسا کہ "تیزی سے بدلتے ہوئے پاکستانی معاشرے کے پاکستانی بچوں پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟" یا "کیا پاکستان کا غیر یقینی سیاسی عمل ہمارے بچوں کے لئے نقصان دہ ہے؟" اوپر بیان کیے گئے مسئلے میں بنیادی دلچسپی یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر نسبتیں نہیں ہیں اور ان کے بہت سے حصوں کو قابل پیمائش انداز میں بیان کرنا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

ایسے پیچیدہ مسائل پر تحقیق کے لئے اس طرح ابتداء کی جا سکتی ہے: "پاکستانی بچوں کی سوچ" کے گلوبل نظریے کو والدین کے بارے میں سوچ، مدارس کے متعلق سوچ، خاندان کے متعلق ان کی ذمہ داری، مدرسہ اور معاشرہ وغیرہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مطالعہ ان کی خود اعتمادی کیلئے، ان کی قسمت کے تصور کے لئے، ایک محفوظ مستقبل پر ان کے اعتبار وغیرہ کے لئے نقصان دہ ہو تو اسے کسی اور شعبہ میں سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

2) مطالعے کا مقصد (Purpose of Study):

جونہی مسئلے کو منتخب کر لیا جاتا ہے اور اس کے نظریاتی ڈھانچہ کی صراحت کر لی جاتی ہے، تیسرا مرحلہ مطالعے کے مقصد، موضوع اور اہمیت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ تحقیق کسی مسئلے پر ردعمل ہوتی ہے۔ اسی طرح

مطالعے کا مقصد ہمیشہ مسئلے پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی بہتر سمجھ بوجھ اور مسئلے کے ایک یا زیادہ امکانی جوابات کی جانچ پڑتال ہے۔ یہاں اس بات پر زور دیا جا سکتا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ مطالعے کا مقصد اور مطالعے کے موضوعات ایک ہی ہوں۔

"پرائمری اسکول کے بچوں کے ادراکی ارتقاء پر پرائمری تدریسی کٹ کے استعمال کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟"

اس موضوع کے مطالعے کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا پرائمری تدریسی کٹ کا استعمال پرائمری اسکول کے بچوں کے مطالعے کے ارتقاء میں مددگار ہوتا ہے۔ تاہم مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ پرائمری ٹیچنگ کٹ کا استعمال جاری رکھا جائے یا نہیں یا یہ کہ آیا اس کے اجزاء میں کچھ ردوبدل کی ضرورت ہے۔

ایک اور موضوع کے مطابق درمیانہ درجہ، تعلیم یافتہ شہری ماؤں کی بچوں میں غصیلے پن کی شکایات نے محقق کو مطالعے پر آمادہ کیا۔ پہلے کیس میں مطالعے کا مقصد یہ جاننا ہے کہ آیا درمیانہ درجہ، تعلیم یافتہ شہری ماؤں کے دودھ پلانے کے طریقے (ماں کا دودھ یا بوتل کا دودھ) بچوں کے غصیلے پن پر کوئی اثر کرتا ہے۔ دراصل مطالعے کا موضوع دودھ پلانے کے اس طریقے کا [illegible] کرنا ہے جو بچوں میں زیادہ غصیلے پن کی وجہ بن رہا ہے۔

مطالعے کے مقصد (Purpose) اور موضوع (Objective) سے متعلق ایک سوال مطالعے کی اہمیت کا ہے۔ تحقیق کار کو نشاندہی کرنی [illegible] کسی سوال کا جواب یا کسی مسئلے کا حل کس طرح تعلیمی نظریے یا رائج طریقہ پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ تجویز کردہ مطالعہ صرف اس صورت میں قابل قبول ہوگا جب تحقیق کے نتائج کے اطلاقات اور ممکنہ اطلاقات ایک باقاعدہ ترتیب شدہ اور منقول شدہ انداز میں [illegible] کیے گئے ہوں۔ اسی طرح پیراگراف 1 میں بیان کی گئی تحقیق منظم کی تعلیمی کامیابیاں اور والدین کا معاشرتی معیار ظاہر کرتی ہے کہ یہ گھر کا ایک متحرک تعلیمی ماحول اور والدین کا تعلیمی معیار ہے جو متعلمین کی تعلیمی کامیابیوں میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے، لہٰذا تعلیمی اداروں کو خسارے میں رہ جانے والے گروہ کی ماحولیاتی کمیوں کا ازالہ کرنے کے لئے اپنے تدریسی [illegible] اور سرگرمیوں پر سنجیدگی سے نظر ثانی کرنا ہوگی۔

تحقیقی تجویز کے مقاصد [illegible] کے حصے کے افعال درج ذیل ہیں:

a) تجویز کرنا: وہ مقاصد یا نتائج تجویز کرنا جو ایک تحقیق کار تجویز کردہ انکوائری [illegible] کا ارادہ رکھتا ہے۔

b) جواز پیش کرنا: چناؤ میں پوشیدہ معیارات کو وضاحت سے بیان کرنے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ مقاصد معیارات پر کیسے پورے اُترتے ہیں، مقاصد کے چناؤ کا جواز پیش کرنا۔

(Objectives) یا مقاصد کو پیش کرنے اور ان کا انتخاب کرنے میں پیش آنے والی خامیاں:

a) پڑھنے والے کے لئے غیر مؤثر ثابت ہونے والے مقاصد: کچھ ایسے مقاصد ہوتے ہیں جو اُن معلومات میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرتے جو پہلے سے کسی کے علم میں ہوتی ہیں۔

b) مطالعے سے غیر متعلقہ مقاصد: مطالعے میں یہ عام مسئلہ ہے جس پر احتیاط سے غور نہیں کیا جاتا۔ یعنی وہ مقاصد

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جو مطلوبہ مطالعے سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ ایک چھوٹے دیہات میں سروے کرنے کی منصوبہ کرنے والے نوآموز محقق کا اپنے مقاصد میں لکھنا کہ یہ قومی پالیسیوں کی منصوبہ سازی میں مددگار ہوگا، اس کی ایک عام مثال ہے۔

c) **غیر معیاری مقاصد:** جب تک مقاصد (Objectives) کو نظریاتی ڈھانچہ سے الگ نہ کیا جائے اور متغیرات کے ایک سیٹ کے مابین تعلق قائم کرنے والے پیمانے پر پرکھا نہ جائے، انہیں مطالعے کے جائز مقاصد (Objectives) کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ مثال کے طور پر بیڈ سوئلنگ کے مطالعے میں والدین کے ان افعال جو ٹوائلٹ ٹریننگ سے متعلق ہیں، کے معیاری پیمانے کو مقاصد کے ارتقاء کے طور پر بھی لیا جاسکتا ہے۔ مقاصد کو اس معیار سے الگ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انہیں مجموعی طور پر اس کا حصہ ہونا چاہیے اور اس کے نظریاتی دلائل سے باہر نہیں ہونا چاہیے۔

Elmas Ali

3) تصریحات، مفروضات، دائرہ کار اور حدود

(Definitions, Assumptions and Limitations)

Proposal Statement کے اس حصہ میں آپ کو مسئلے کے بیان کی سٹیٹمنٹ میں استعمال کی جانے والی تمام اصطلاحات کی تعریف پیش کرنی چاہیے جو مبہم ہوں اور جن کی غلط توضیح کے امکانات ہوں۔ ان اصطلاحات کی تعریف اس فریم آف ریفرنس کو واضح کرنے میں مدد کرتی ہے، جس کے ذریعے کوئی تحقیق کار مسئلے تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

درج ذیل تجویز کی مثال لیتے ہیں:

"نویں اور دسویں جماعت کے متعلمین کی غیر نصابی سرگرمیوں میں شمولیت بورڈ کے امتحان میں ان کی کارکردگی پر بُری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔"

محقق کو لازمی طور پر صراحت کرنی چاہیے کہ "شمولیت" کی اصطلاح کا کیا مطلب ہے۔ کیا ضلعی ہاکی چیمپئن شپ کے طور پر اپنے مدرسے اور دوسرے قصبے کے مدرسے کے درمیان کھیلے جانے والے ہاکی میچ کو دیکھنے کا مطلب "شمولیت" ہے؟ اسے لازمی طور پر غیر نصابی سرگرمیوں میں "حصہ لینے والے" گروہ اور "حصہ نہ لینے والے" گروہ کی درجہ بندی کے لئے شفاف معیار مقرر کرنا چاہیے۔ ایک ہفتہ کے دوران غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارے گئے گھنٹوں کے لئے ایک کٹ۔ آف۔ پوائنٹ کی توضیح کے علاوہ ایک تحقیق کار کو "غیر نصابی سرگرمیوں" کی اصطلاح کی بھی صراحت کرنی چاہیے۔ یہ بھی نمایاں کرنا چاہیے کہ تعلیمی کارکردگی جانچنے کا کیا انداز اختیار کیا جائے گا۔ کیا یہ کل نمبر، نمبروں کی فیصد یا حاصل کی گئی ڈویژن ہوگی یا صرف پاس یا فیل؟ یہ واضح ہونا چاہیے کہ ان اصطلاحات کی تعریف توضیح کرے گی کہ کون سا مواد اکٹھا یا منظم کرنا چاہیے۔

مفروضات جو ایک تحقیق کار اختیار کرتا ہے اور مطالعے کا دائرہ کار جس کی پہچان کرتا ہے، نمایاں طور پر بیان کیا جانا چاہیے۔ درج بالا متذکرہ مثال میں ایک مفروضہ یہ ہوسکتا ہے کہ غیر نصابی سرگرمیوں میں صرف کیا جانے والا وقت مطالعے کے لئے وقف کیا جانا چاہیے تھا۔ مطالعے کی بنیاد بننے والی معلومات براہِ راست تجاویز کو حقیقت کی صورت میں پیش کرنے والی نہ ہوں بلکہ انہیں ایک مفروضے کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ ورنہ یہ نتیجہ اخذ کرنا ممکن نہ ہوگا کہ غیر نصابی سرگرمیوں میں شمولیت تعلیمی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔ محقق کو اپنے مطالعے کی خامیوں کے دائرہ کار کی تشریح کرنی

چاہیے۔ یہ کسی طرح بھی اس کی تحقیق کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ دوسری طرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے متعین کردہ مقاصد سے پوری طرح واقف ہے اور مسئلے کے حل کے لئے اختیار کیے گئے اس کے طریقہ کار نے اس کی کہاں تک رہنمائی کی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور یہ اس مطالعے کے نتائج کو استعمال کرنے والوں میں اعتماد اور یقین کا سبب بنتا ہے۔ تحقیق کا دائرہ کار اکثر تحقیق کے ڈیزائن سے جنم لیتا ہے۔

پیراگراف 5 میں تجویز کردہ مطالعے میں تحقیق کے آغاز میں غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے متعلمین کی تعلیمی کارکردگی کو زیر اثر کرنے کی کوشش نہیں کی گئی جو نویں جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ نہ ہی دونوں گروہوں (غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے اور حصہ نہ لینے والے) کی تعلیمی قابلیت اور تحریک مہیا کرنے والے عناصر پر غور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اگر تحقیق کار ان عناصر کی بنیاد پر دونوں گروہوں میں برابری کی کوشش کرتا ہے یا اگر ڈیزائن ان عناصر کی بنیاد پر تبدیلیوں کے تجزیے کی اجازت دیتا ہے تو یہ دائرہ کار زیادہ فعال نہیں ہوگا۔

4) متعلقہ ادب کا مطالعہ: (Review of related Literature)

اس حصہ میں تحقیق کار کو اس شعبے میں ہونے والی سابقہ تحقیقات کو اختصار سے بیان کرنا چاہیے اور یہ کہ جانے پہچانے [illegible] نے اس موضوع پر کیا کچھ لکھا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ تحقیق کار معلوم حقائق سے آگاہ ہے، لہٰذا اس شعبے میں تحقیق کا ایک نظریاتی پس منظر رکھتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مزید علم سابقہ علم کی شاندار عمارت پر استوار ہوگا۔

متعلقہ ادب کا جائزہ محقق کو مفید مفروضات ترتیب دینے اور اس بنیادی نظریاتی ڈھانچے کی تیاری میں بھی مدد فراہم کرے گا جس کے اندر تحقیق کو سرانجام دینا ہے۔ متعلقہ ادب پر نظر ڈالتے ہوئے تحقیق کار کو درج ذیل عناصر پر خاص طور پر غور کرنا چاہیے:

a) اسے اس شعبہ میں کی گئی تحقیقات کے نتائج اور اس سے جُڑے ایسے ہی دوسرے مسائل پر بھی جو کہ موضوع کے مطالعے میں مددگار ہوسکیں، توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

b) ایک محقق جن مطالعہ جات کو زیرِ غور لائے ان کے تحقیقی ڈیزائن، استعمال کیے گئے طریقہ کار اور معلومات اکٹھی کرنے کے آلات کی بھی توضیح کرے۔

c) سابقہ تحقیقات میں جس آبادی کا مطالعہ کیا گیا ہو، اس آبادی کو بھی نمایاں طور پر بیان کرے۔

d) تحقیق کار کو محض ان مطالعہ جات کے مختلف پہلوؤں کو ہی بیان نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان مطالعہ جات کے سرانجام دینے کے طریقہ کار کا تنقیدی جائزہ بھی لینا چاہیے، خاص طور پر ان متغیرات کا جو اخذ شدہ نتائج پر اثر انداز ہوسکتے تھے۔

e) مطالعہ جات میں نظر آنے والی خامیوں، کوتاہیوں اور غلطیوں کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے۔

f) آخر میں مزید تحقیق کے لئے مصنفین کی کی گئی تحقیقات کا بھی حوالہ دینا چاہیے۔

کئی ایک مطالعہ جات پر کے جائزے کے بعد تحقیق کار ان میں اختلاف اور اتفاق کے مقامات کی بھی نشاندہی کرسکتا ہے۔ ان کا تنقیدی جائزہ اور ان کے نتائج میں تضاد کی وجوہات بھی بیان کرنی چاہئیں۔ متعلقہ ادب کا مکمل اور تنقیدی مطالعہ محقق کی توجہ مسئلے پر مرکوز رکھنے، معقول مفروضات ترتیب دینے اور تحقیق کو بہتر طور پر ڈیزائن کرنے میں انتہائی مددگار ہونے کے علاوہ مزید تحقیقات میں اس کے لئے ایک بیش قیمت ذریعہ ثابت ہوگا۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



Elmas Ali

5۔ بنیادی نظریاتی ڈھانچہ (Theoretical Framework):

ایک مخصوص بنیادی نظریاتی ڈھانچے (Framework) کا مطلب وہ تصوراتی یا نظریاتی ڈھانچہ ہے۔ تحقیق کے لئے بہتر ڈیزائن تیار کیا جا سکتا ہے۔ ڈھانچہ (Framework) تخیلی یا نمایاں طور پر ہر تحقیق سے پہلے جو ایک تحقیق کار کسی مسئلے پر غور کرنے اور اس کا حل تلاش کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ یہ ڈھانچہ ہی ہے جو اسے درست نوشاخت کرتا اور ترتیب دیکھنے کے لئے اپنی سوچ کی مخصوص سمت کا استعمال کرتا ہے اور اسی نظریے کی روشنی میں وہ اپنے مسئلے کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ ڈھانچہ ہی ہے جو اسے درست نوشاخت کرتا اور ترتیب دیتا ہے جس پر وہ توجہ مرکوز کرے گا۔

اب سابقہ حصے میں دیئے گئے کچھ تحقیقی مسائل پر غور کرتے ہیں اور ان کے لئے کار آمد نظریاتی ڈھانچہ (Framework) اور نظریاتی نقطۂ نظر کی پہچان کی کوشش کرتے ہیں۔ آغاز کے لئے ہم پہلے دیئے گئے مسئلے کے بیان پر غور کرتے ہیں۔

1) متوسط درجے کا تعلیم یافتہ شہری ماؤں کے ماں کا دودھ پینے والے اور بوتل کا دودھ پینے والے چھ سالہ بچوں پر غصیلے پن کا تقابلی مطالعہ۔

یہ واضح ہے کہ تحقیق کار یہ سوچتا ہے کہ کھلانے پلانے سے متعلق بچے کی تربیت کی عادات بچوں میں غصیلے پن کے اختیار کی ذمہ دار ہیں۔ مطالعے کو "درمیانے درجے کا تعلیم یافتہ شہری ماؤں" کے "چھ سالہ ماؤں" تک محدود رکھنا مسئلے اور اس کی آبادی کی پہچان میں مدد کرتا ہے جہاں سے نمونہ حاصل کیا جائے گا۔ تاہم مطالعے کے لئے درمیانے درجے کا شہری ماؤں کا انتخاب محقق کے نظریاتی ڈھانچے کی نشاندہی کر سکتا ہے، یعنی یہ درمیانے درجے کی تعلیم یافتہ مائیں ہیں جن میں کھلانے پلانے کا طریقہ (بوتل کا دودھ) طریقہ کار بچوں میں غصیلے پن کی وجہ بنتا ہے۔

2) "درمیانے اور متوسط معاشی و معاشرتی طبقات سے تعلق رکھنے والی ملازمت کرنے والی اور ملازمت نہ کرنے والی خواندہ شہری ماؤں کے چار سالہ بچوں میں بیڈ سوشنگ"، تحقیق کے اس موضوع میں محقق کا نظریہ ہو سکتا ہے کہ (ملازمت کی صورت میں) ماؤں کا لمبے عرصے کے لئے بچوں سے دور رہنا ان میں عدم تحفظ کی وجہ بنتا ہے جو بیڈ سوشنگ کے ذریعے منعکس ہوتا ہے۔

3) منطقی ڈھانچہ (Framework) کا چناؤ اور تیاری دونوں مسائل کی توضیح کرتے ہیں اور ایک بامقصد مطالعے کو ممکن بنانے کے لئے متغیرات کو محدود رکھتے ہیں۔ اب ہم سابقہ حصہ میں دیئے گئے درج ذیل مسئلہ کی مثال لیتے ہیں:

4) والدین کے معاشی و معاشرتی معیارات کے حوالے سے اسلام آباد ماڈل اسکول اور اسلام آباد میں واقع فیڈرل گورنمنٹ سکولوں کے دسویں جماعت کے طلبہ میں انگلش بچوں میں کارکردگی کا تجزیہ۔

تحقیق کار کا اس بات پر یقین نظر آتا ہے کہ دسویں جماعت کے طلبہ میں انگریزی کے بچوں پر اثر انداز ہونے والا واحد اہم عنصر وہ تعلیمی ادارہ نہیں جہاں پر وہ زیر تعلیم ہے بلکہ والدین کا معاشی و معاشرتی معیار بھی ہے۔ انگریزی کے بچے پر اثر انداز ہونے والے دیگر عناصر کو پس پشت ڈالنے کی یہی وجہ نظر آتی ہے۔ انگریزی کے بچے میں کارکردگی جیسے پیچیدہ موضوع پر تحقیق کرنے کے لئے صرف ایک متغیر کا استعمال ایک نئے محقق کے لئے اس نظریے کو غلط ثابت کر سکتا ہے۔

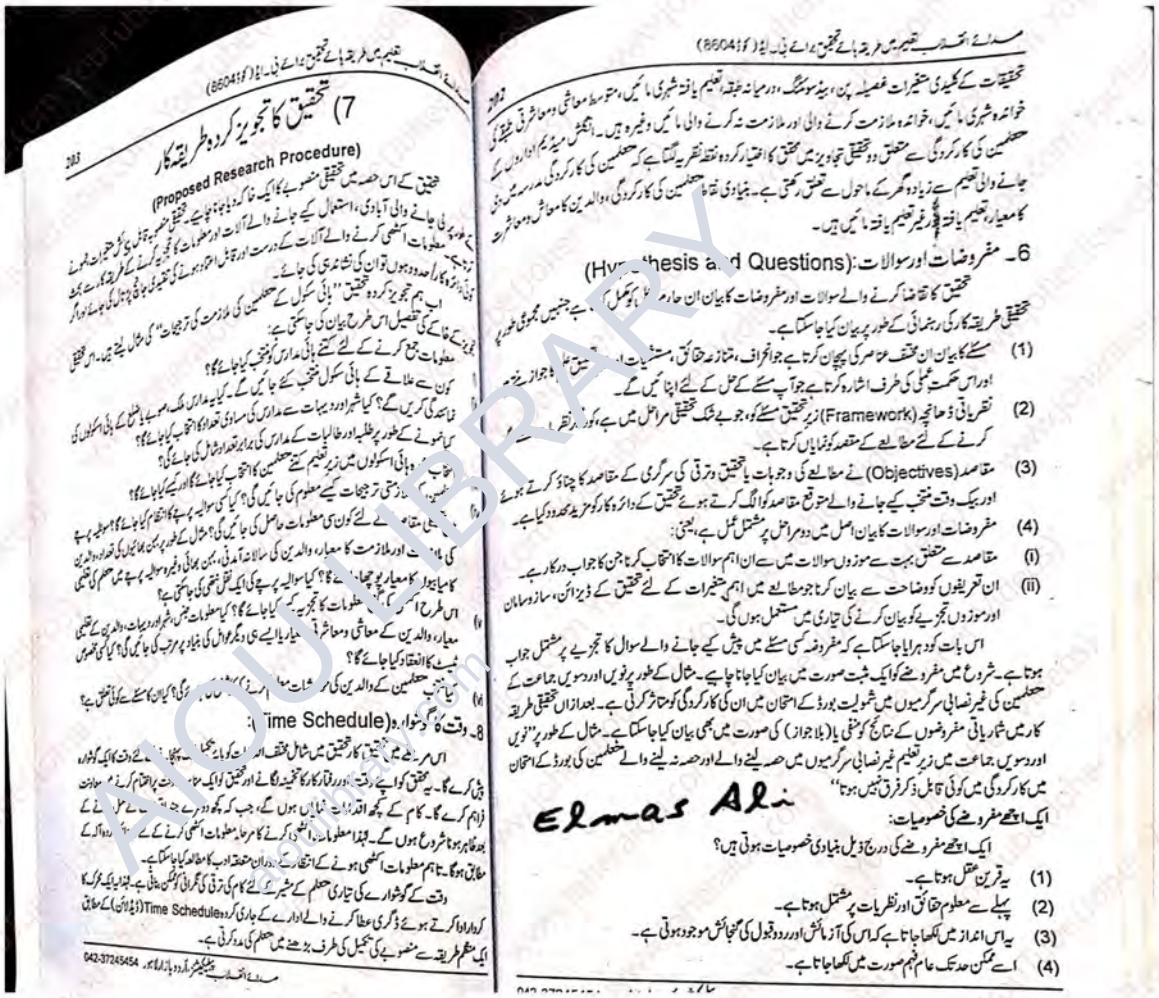

7) تحقیق کا تجویز کردہ طریقہ کار
(Proposed Research Procedure)

6۔ مفروضات اور سوالات:(Hypothesis and Questions)

Elmas Ali

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



سوال 3: کوئی سا ایک ریسرچ ڈیزائن یا تحقیقی موضوع منتخب کریں اور اس پر اپنا تحقیقی کام مکمل کریں۔ تحقیقی موضوع کا انتخاب کریں، اور اس پر اپنا تحقیقی کام پایۂ تکمیل تک پہنچائیں

جواب: تحقیقی نمونہ (Research Design):

پنجاب میں خواتین کے لئے ووکیشنل ٹریننگ اور ملازمت کے مواقع۔۔۔ ایک مطا[illegible]

(A Study on vo[illegible]ational Training and Employment Opportu[illegible]ities for W[illegible]men in Punjab):

محقق: محمد زاہد مشیر/نگران: ڈاکٹر مقصود عالم بخاری

Elmas Ali

1) تعارف:

جون 1988ء میں پاکستان کی آبادی کا تخمینہ ایک سو سات ملین لگایا گیا تھا (پنجاب [illegible] 57.7 [illegible]) جن میں 48% خواتین تھیں۔ اس دوران کل افرادی قوت (دس سال اور زائد عمر) کا تخمینہ گزشتہ چار سالوں ہر سال 3.2% اضافے کی شرح سے 31.50 ملین لگایا گیا ہے۔ 30% کی اوسط افرادی قوت میں شمولیت کی [illegible] کا 52% مردوں کے مقابلے میں صرف 4.3% خواتین پر مشتمل ہے۔

تعلیمی شعبہ بھی کوئی بہتر تصویر پیش نہیں کرتا جس کے مطابق دس سال اور اس سے زائد عمر کی خواتین میں خواندگی کی شرح 13.7% (مردوں میں 31.8% کے مقابلے میں) ہے جو اسے ترقی یافتہ ملکوں میں سب سے نچلے درجے پر کھڑا کرتی ہے۔ تعلیمی سطح کی اصطلاح میں کل آبادی کا صرف 7% پرائمری سطح تک خواندہ ہے اور 1% سے بھی کم ڈگری کی سطح تک یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے۔ ان میں سے 4.5% وہ خواتین ہیں جو پرائمری سطح تک تعلیم حاصل کر پاتی ہیں اور 0.4% خواتین گریجوایشن یا پوسٹ گریجوایشن کی سطح تک پہنچتی ہیں۔ یوں ان کے تسلیم شدہ معاشرتی کردار اور امدادی سہولیات مثلاً بچوں کی دیکھ بھال، آمد و رفت کا مناسب انتظام اور رہائش کی عدم موجودگی کے سبب یہ تعلیم یافتہ خواتین عام طور پر جزوی ملازمت کرتی ہیں یا کوئی ملازمت نہیں کرتیں۔

افرادی قوت میں خواتین کی عدم شرکت کی وجہ سے کافی حد تک پاکستان کا دارومدار برسرِ روزگار بالغ افراد پر ہے (ترقی یافتہ ممالک میں 97 کے مقابلے میں 54 فی صد)۔ حالیہ دور میں ماہرین معاشیات نے معیشت میں خواتین کے کردار کو تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ پاکستانی قوم کا معیارِ زندگی بہتر بنانے کے لئے خواتین کی ابتر حالت میں بہتری انتہائی ضروری ہے کیونکہ خواتین کسی ملک کی معاشی و معاشرتی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ لہٰذا مہارتوں کے حصول پر مبنی اور آمدنی میں اضافے کا باعث بننے والے ایسے ٹریننگ پروگرام وقت کا اہم تقاضا ہیں جو نہ صرف خواتین کو روزگار کے مواقع فراہم کریں بلکہ معاشی لحاظ سے بھی سُود مند ہوں۔

موجودہ سالوں میں تمام شعبہ جات میں وسعت اور بڑھوتری کی شرح کے لحاظ سے ملکی معاشی کارکردگی میں بہتری آئی ہے۔ شعبہ خدمات میں 5%، زراعت میں 4.4% اور صنعت میں 9.2% کے لحاظ سے مجموعی ملکی پیداوار میں 57% اضافہ ہوا ہے۔ لیکن تعلیم اور صحت کے شعبوں میں معاشرتی ترقی خاص طور پر سست روی کا شکار ہے، یہ معاشی بحالی اور وسعت تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی متقاضی ہے۔ معاشی صلاحیت کے حصول کے لیے ملکی خواتین کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ پندرہ سے بیس فیصد شہری آبادی ان فنی تربیتی پروگراموں سے مستفید ہو سکے گی۔ ان [illegible] کی خواتین کے پاس گھر سے باہر مستقل ملازمتیں نہیں ہیں لیکن وہ گھریلو بچت کی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ ان [illegible] کی لڑکیاں محض طبقاتی حیثیت کی علامت کے طور پر مزید تعلیم حاصل نہیں کرتیں۔ اس کے بجائے روزگار ایک اہم [illegible] اور گھریلو آمدنی میں اضافہ کرنے کا امکان ایک طویل المدتی مقصد ہے۔

یوں خواتین کا کردار بیوی، ماں اور گھر کی نگہداشت کرنے والی تعریفوں سے نکل کر وسعت کی جانب گامزن [illegible] اگرچہ اب بھی عورت کی زیادہ تر سرگرمیاں روایات، طبقاتی تعلق، مذہبی رویے اور خاندان میں رائج عادات کے [illegible] سے طے کی جاتی ہیں۔ اس پر غور و فکر جاری ہے کہ آیا خواتین کو تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور حتمی طور پر یہ کہ آیا انہیں [illegible] کرنی چاہیے؟ آج حالت یہ ہے کہ زیادہ لڑکیاں تعلیم اور فنی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

زیادہ تر متوسط طبقات ہیں جہاں رسم و رواج کی پابندیاں دم توڑ رہی ہیں۔ اضافی آمدنی کی بڑھتی ہوئی [illegible] پاکستان میں اس صورتِ حال کو جنم دے رہی ہے جہاں خاندان کی گزر اوقات کے لئے خواتین کو لازمی [illegible] یہ خاص طور پر ان خواتین کے لئے صحیح ہے جو بیوہ یا مطلقہ ہیں اور وہ خاندان جہاں مرد بیمار، عارضی [illegible] روزگار ہیں [illegible] گھر کی آمدنی میں کردار ادا کرنے کے لئے مردوں کی تعداد بہت کم ہے۔

[illegible] جانب سے تعلیم اور ملازمتوں کا تقاضا دستیاب مواقع سے کہیں زیادہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ [illegible] ضروریات [illegible] کام کے مقامات پر خواتین کی مدد اور حوصلہ افزائی کے لئے مددگاری نظام پر توجہ جیسے [illegible] خواتین کی افرادی قوت [illegible] کے لئے نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

2) مسئلے کا بیان (Statement in the problem):

تحقیقی مسئلہ خواتین کے لئے دستیاب فنی تربیت کی سہولیات کا جائزہ لینا اور پنجاب کی روزگار مارکیٹ کے [illegible] کی نشاندہی۔

3) مطالعے کے مقاصد (Objectives of the Study)

1. پنجاب گورنمنٹ کے مختلف محکموں اور ایجنسیوں کے تحت خواتین کے لئے فنی تربیت کی سہولیات کا جائزہ لینا۔
2. روزگار مارکیٹ کے تقاضے کی پہچان/جانچ خاص طور پر [illegible]
3. روزگار مارکیٹ کا تقاضا پورا کرنے کے لئے تربیت کی ضروریات کا تجزیہ۔
4. خواتین کے لئے فنی تربیت کے منصوبے کو وسعت دینے کے لئے سفارشات منظم کرنا۔

4) مطالعے کی اہمیت (Significance of the Study):

نظام کی کارکردگی بہتر کرنے کے لئے قومی وسائل استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ اگر کھپت کے [illegible] پیداوار میں اضافے کا رجحان ہو تو یہ کارکردگی کی مثالی صورتِ حال ہوگی۔ اگر صورتِ حال اس کے متضاد ہو تو کارکردگی زوال پذیر ہوگی۔

یوں مطالعے میں افرادی مارکیٹ کے تقاضوں کے مقابلے میں خواتین کے لئے دستیاب فنی تربیت کی سہولیات کی تلاش اور تجزیے کی کوشش کی گئی ہے اور پنجاب میں فنی تربیت کے پروگراموں کی مؤثر لاگت پر تجاویز دی گئی ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

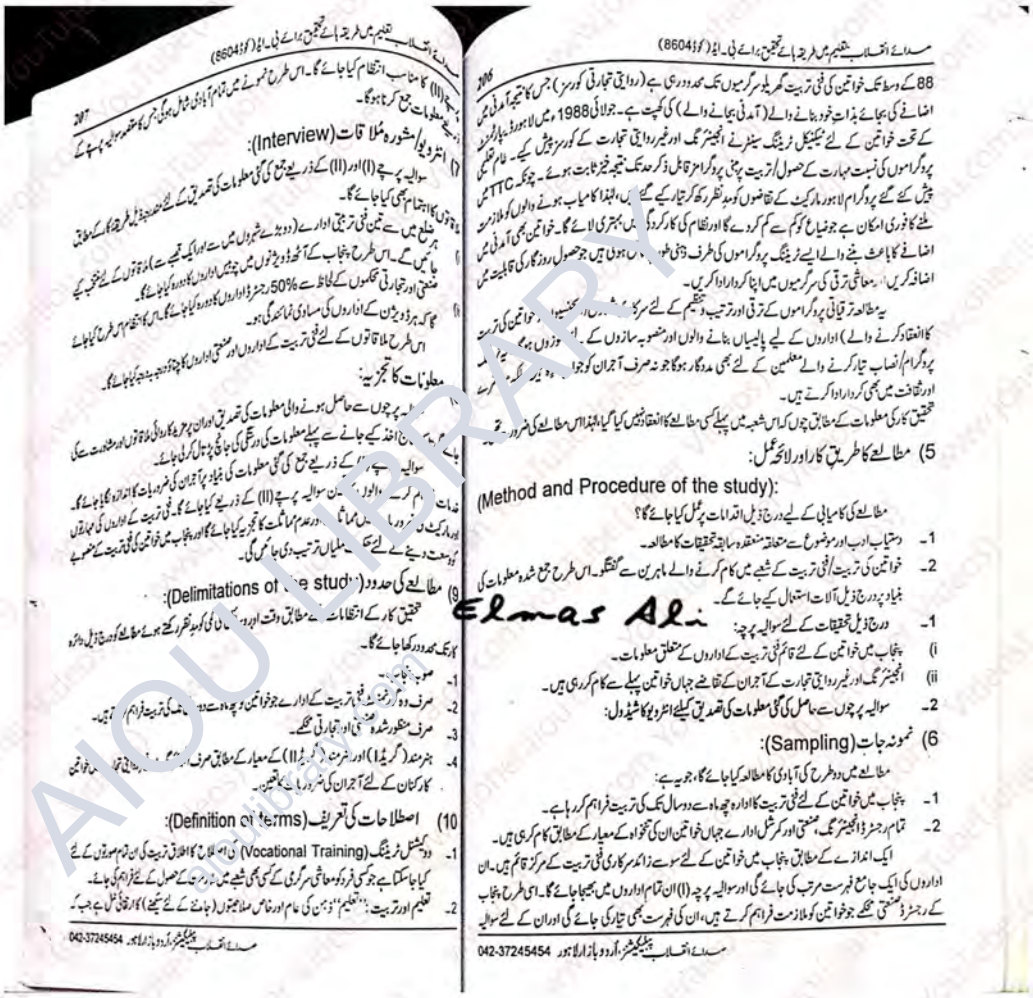

مسائل اقتصاد میں تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

206

88 کے وسط تک خواتین کی فنی تربیت گھریلو سرگرمیوں تک محدود رہی ہے (روایتی تجارتی کورسز) جس کا نتیجہ آمدنی میں اضافے کی بجائے بذاتِ خود بنانے والے (آمدنی بجانے والے) کی کھپت ہے۔ جولائی 1988ء میں لاہور ڈیولپمنٹ کے تحت خواتین کے لئے ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر نے انجینئرنگ اور غیر روایتی تجارت کے کورسز متعارف کیے۔ عام فنکی پروگراموں کی نسبت مہارت کے حصول/تربیت پر مبنی پروگرامز قابلِ ذکر حد تک نتیجہ خیز ثابت ہوئے۔ چونکہ TTC میں پیش کئے گئے پروگرام لاہور مارکیٹ کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر تیار کیے گئے ہیں، لہٰذا کامیاب ہونے والوں کو ملازمت ملنے کا فوری امکان ہے جو ضیاع کو کم سے کم کر دے گا اور نظام کی کارکردگی میں بہتری لائے گا۔ خواتین بھی آمدنی میں اضافے کا باعث بننے والے ایسے ٹریننگ پروگراموں کی طرف ذہنی طور پر راغب ہوئی ہیں جو حصولِ روزگار کی تابلیت میں اضافہ کریں۔ معاشی ترقی کی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ مطالعہ ترقیاتی پروگراموں کے ترقی اور ترتیب و تنظیم کے لئے سرکاری [illegible] خواتین کی تربیت کا انعقاد کرنے والے) اداروں کے لیے پالیسیاں بنانے والوں اور منصوبہ سازوں کے لئے [illegible] وزوں بروئے کار پروگرام/نصاب تیار کرنے والے معلمین کے لئے بھی مددگار ہوگا جو نہ صرف آجران کو جوا[illegible] اور ثقافت میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔

تحقیق کار کی معلومات کے مطابق چوں کہ اس شعبہ میں پہلے کسی مطالعے کا انعقاد نہیں کیا گیا، لہٰذا اس مطالعے کی ضرورت

5) مطالعے کا طریق کار اور لائحہ عمل:
(Method and Procedure of the study):

مطالعے کی کامیابی کے لیے درج ذیل اقدامات پر عمل کیا جائے گا؟

1- دستیاب ادب اور موضوع سے متعلقہ متفرق و سابقہ تحقیقات کا مطالعہ۔
2- خواتین کی تربیت/فنی تربیت کے شعبے میں کام کرنے والے ماہرین سے گفتگو۔ اس طرح جمع شدہ معلومات کی بنیاد پر درج ذیل آلات استعمال کیے جائے گے۔

1- درج ذیل تحقیقات کے لئے سوالیہ پرچہ:
(i) پنجاب میں خواتین کے لئے قائم فنی تربیت کے اداروں کے متعلق معلومات۔
(ii) انجینئرنگ اور غیر روایتی تجارت کے آجران کے تقاضے جہاں خواتین پہلے سے کام کر رہی ہیں۔
2- سوالیہ پرچوں سے حاصل کی گئی معلومات کی تصدیق کیلئے انٹرویو کا شیڈول:

Elmas Ali

6) نمونہ جات (Sampling):

مطالعے میں دو طرح کی آبادی کا مطالعہ کیا جائے گا، جو یہ ہے:

1- پنجاب میں خواتین کے لئے فنی تربیت کا ادارہ چھ ماہ سے دو سال تک کی تربیت فراہم کر رہا ہے۔
2- تمام رجسٹرڈ انجینئرنگ، صنعتی اور کمرشل ادارے جہاں خواتین ان کی تنخواہ کے معیار کے مطابق کام کر رہی ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں خواتین کے لئے سو سے زائد سرکاری فنی تربیت کے مرکز قائم ہیں۔ ان اداروں کی ایک جامع فہرست مرتب کی جائے گی اور سوالیہ پرچہ (I) ان تمام اداروں میں بھیجا جائے گا۔ اسی طرح پنجاب کے رجسٹرڈ صنعتی محکمے جو خواتین کو ملازمت فراہم کرتے ہیں، ان کی فہرست بھی تیار کی جائے گی اور ان کے لئے سوالیہ

مسائل اقتصاد میں تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

207

سوالیہ (II) کا مناسب انتظام کیا جائے گا۔ اس طرح نمونے میں تمام آبادی شامل ہو گی جس کا مطلوبہ معلومات جمع کرنا ہوگا۔

7) انٹرویو/مشورہ ملاقات (Interview):

سوالیہ پرچے (I) اور (II) کے ذریعے جمع کی گئی معلومات کی تصدیق کے لئے مختصر ڈیزائن کے مطابق [illegible] ہر دو ضلع میں سے تین فنی تربیتی اداروں میں چھ [illegible] ہر دو اداروں سے ایک قسم سے اور ایک قسم سے) دو دو افراد کے لئے منتخب کیے جائیں گے۔ اس طرح پنجاب کے آٹھ ڈویژنوں میں چھ [illegible] ہر دو اداروں کا دورہ کیا جائے گا۔ اس کا انتخاب اس طرح کیا جائے گا۔ صنعتی اور تجارتی محکموں کے لحاظ سے 50% رجسٹرڈ اداروں کا دورہ کیا جائے گا۔ اس کا انتخاب اس طرح کیا جائے گا کہ ہر ڈویژن کے اداروں کی مساوی نمائندگی ہو۔

اس طرح ملاقاتوں کے لئے فنی تربیت کے اداروں اور صنعتی اداروں کا چناؤ [illegible] کیا جائے گا۔

8) معلومات کا تجزیہ:

[illegible] پرچوں سے حاصل ہونے والی معلومات کی تصدیق اور ان پر مزید کارروائی کا [illegible] ہر دو قسم کے [illegible] جائے گا۔ [illegible] کے ذریعے جمع کی گئی معلومات کی بنیاد پر آجران کی ضروریات کا اندازہ لگایا جائے گا۔ [illegible] سوالیہ پرچے (II) کے ذریعے کیا جائے گا۔ فنی تربیت کے اداروں کی [illegible] کا تجزیہ کیا جائے گا اور پنجاب میں خواتین کی فنی تربیت کے منصوبے کو وسعت دینے کے لئے [illegible] تجاویز مرتب کی جائیں گی۔

9) مطالعے کی حدود (Delimitations of the study):

تحقیق کار کے انتظامات کے مطابق وقت اور [illegible] کی کمی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مطالعے کو درج ذیل دائرہ کار تک محدود رکھا جائے گا۔

1- صوبہ پنجاب۔
2- صرف وہ گورنمنٹ فنی تربیت کے ادارے جو خواتین کو پوسٹ [illegible] فنی تربیت فراہم کرتے ہیں۔
3- صرف منظور شدہ صنعتی اور تجارتی محکمے۔
4- ہنرمند (گریڈ I) اور غیر ہنرمند (گریڈ II) کے معیار کے مطابق صرف [illegible] خواتین کارکنان کے لئے آجران کی ضروریات کا تعین۔

10) اصطلاحات کی تعریف (Definition of terms):

1- ووکیشنل ٹریننگ (Vocational Training) کی اصطلاح کا اطلاق تربیت کی ان تمام صورتوں کے لئے کیا جا سکتا ہے جو کسی فرد کو معاشی سرگرمی کے کسی بھی شعبے میں روزگار کے حصول کے لئے فراہم کی جائے۔
2- تعلیم اور تربیت: "تعلیم" ذہن کی عام اور خاص صلاحیتوں (جاننے کے لئے سیکھنے) کا ارتقائی عمل ہے جب کہ

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

''تربیت'' عملی تعلیم ہے (عمل کرنے کے لئے سیکھنا)۔

3۔ آمدنی کی بچت کا ہنر: خواتین کے لئے روایتی گھریلو امور کے ہنر کی تربیت مثلاً سلائی کٹائی، کڑھائی اور بُنائی وغیرہ۔

4۔ آمدنی میں اضافہ کرنے والے ہنر: خواتین کے لئے غیر روایتی ہنر مندی کی تربیت جیسا کہ الیکٹرونکس، کمپیوٹر آپریٹر، کمرشل السٹریٹر سول اور آرکیٹکچرل ڈرافٹنگ اور غیر روایتی تجارت جہاں مشاہدے کے مطابق روزگار کا امکان ہو۔

II) مخففات (Abbreviations):

GIVs	=	گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ فار ویمن۔
WTTCs	=	ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز۔
DTE	=	ڈائریکٹوریٹ آف ووکیشنل ٹریننگ اینڈ ایمپلائی مسٹ یونٹ۔
DMT	=	ڈائریکٹوریٹ آف مین پاور اینڈ ٹریننگ۔
PSIC	=	پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن۔
ABAD	=	ایجنسی فار بارانی ایریا ڈیولپمنٹ۔
NT137	=	نیشنل ٹریننگ بیورو، اسلام آباد۔
PTB	=	پروونشل ٹریننگ بورڈ۔
PTTE	=	پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔
TTB	=	ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ انڈر لاہور ڈیولپمنٹ۔
D.C.	=	ڈیولپمنٹ سیل فار سیکلڈ لاہور ٹریننگ انڈر لیبر ڈیپارٹمنٹ۔
V.T. Cell	=	ووکیشنل ٹریننگ سیل انڈر لاہور ڈیپارٹمنٹ۔
CIDA	=	کینیڈین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ۔
I.L.O	=	انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن۔
UNDP	=	یونائیٹڈ نیشن ڈیولپمنٹ پروگرام۔
ph.	=	پنجاب۔

12) وقت کا گوشوارہ (Time Schedule):

i)	ڈیزائن اور ساز و سامان	فروری 2017ء
ii)	باب دوم کی تحریر	مارچ 2017ء
iii)	سوالیہ پرچے ارسال کرنا	مارچ 2017ء
iv)	سروے	اپریل 2017ء
v)	معلومات کی تدوین و تجزیہ	مئی 2017ء
vi)	رپورٹ لکھنا اور مقالے کی رپورٹ جمع کرانا	جون/جولائی 2017ء
vii)	مقالہ، زبانی سوالات وغیرہ	جولائی 2017ء

سوالیہ پرچہ - I (تربیتی ادارہ):

(13) نوٹ: آپ کا جواب خفی رکھا جائے گا۔ خالی خانے میں جہاں ضروری ہو (X) کا نشان لگائیں۔

1۔ ادارے کا نام: ----------

2۔ مقام: ----------

3۔ انتظامیہ/محکمہ: ----------

4۔ کورس اور طلباء کی گنجائش: ----------

سلسلہ نمبر	تجارت	ٹی آر جی کا دورانیہ	طلباء کی گنجائش	سالانہ داخلے	تربیت پانے والوں کی فہرست
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
میزان					

Elmas Ali

5۔ امتحانی/مجاز افسران: ----------

6۔ عملی صورت حال: ----------

سلسلہ نمبر	عہدہ	تجارت	بی۔ایس	منظور کیے گئے عہدوں کی تعداد	خالی آسامیوں کی تعداد	آراء
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

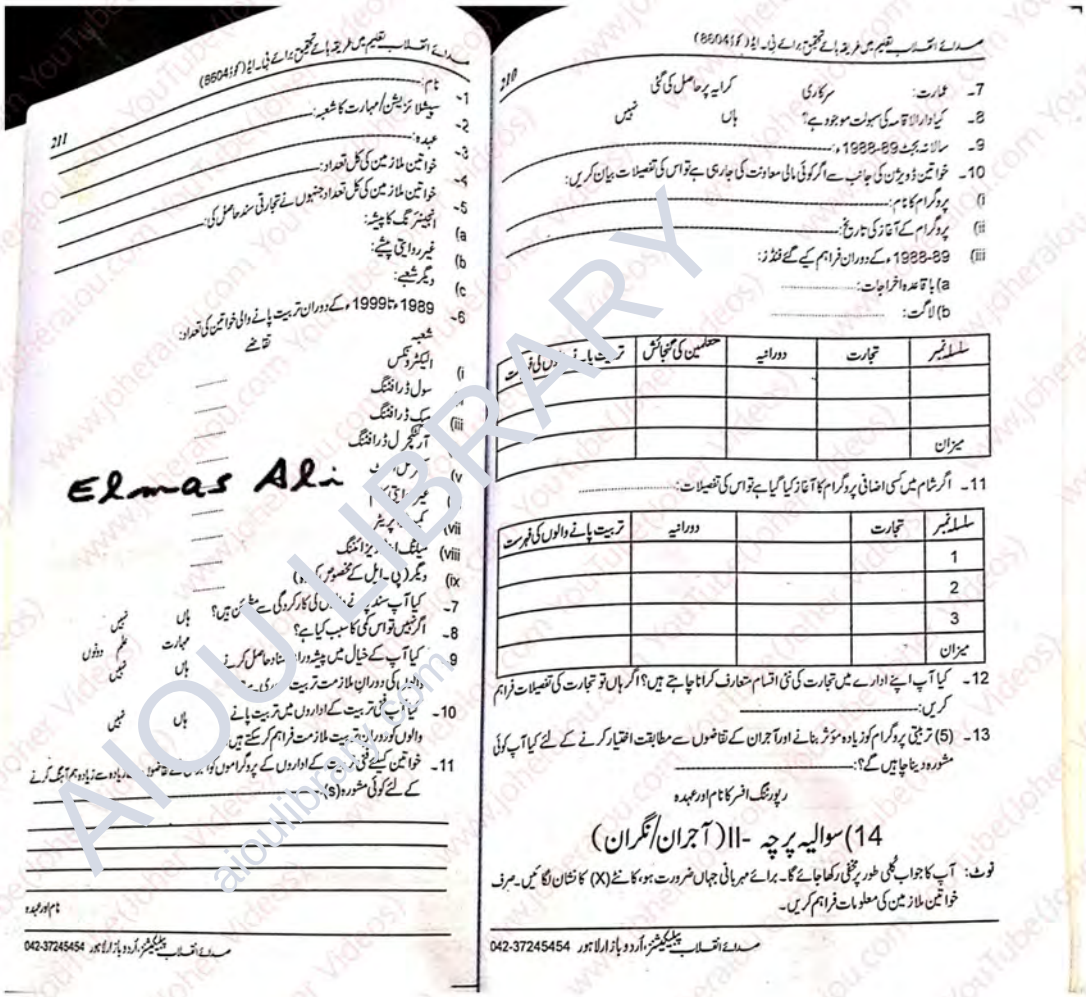

مدارس انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

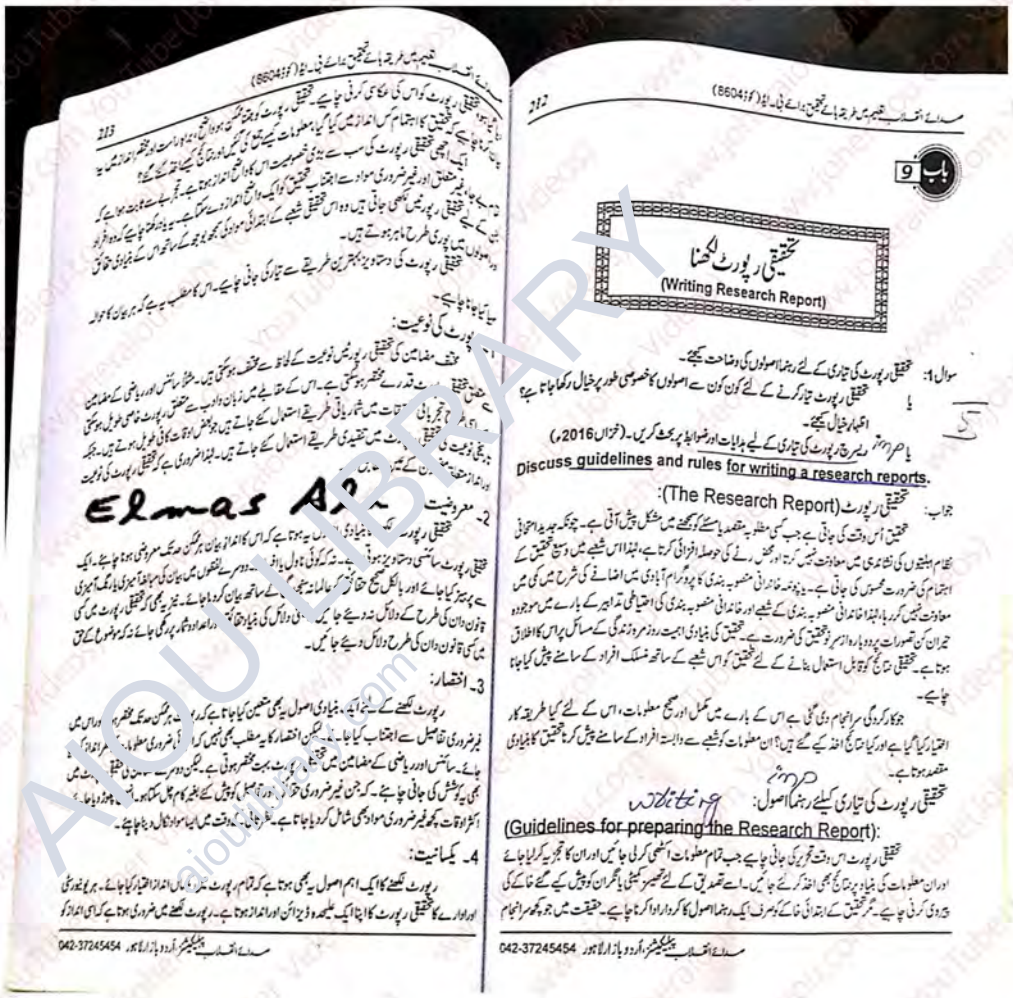

باب 9

تحقیقی رپورٹ لکھنا
(Writing Research Report)

سوال 1: تحقیقی رپورٹ کی تیاری کے لئے رہنما اصولوں کی وضاحت کیجئے۔
یا تحقیقی رپورٹ تیار کرنے کے لئے کون کون سے اصولوں کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے؟ اظہار خیال کیجئے۔
یا imp ریسرچ رپورٹ کی تیاری کے لیے ہدایات اور ضوابط پر بحث کریں۔ (خزاں 2016ء)
Discuss guidelines and rules for writing a research reports.

جواب: تحقیقی رپورٹ (The Research Report):

تحقیق اُس وقت کی جاتی ہے جب کسی مطلوبہ مقصد یا مسئلے کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چونکہ جدید امتحانی نظام اہلیتوں کی نشاندہی میں معاونت نہیں کرتا اور محض رٹے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، لہٰذا اس شعبے میں وسیع تحقیق کے اہتمام کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ یا چونکہ خاندانی منصوبہ بندی کا پروگرام آبادی میں اضافے کی شرح میں کمی میں معاونت نہیں کر رہا، لہٰذا خاندانی منصوبہ بندی کے شعبے اور خاندانی منصوبہ بندی کی احتیاطی تدابیر کے بارے میں موجودہ حیران کن تصورات پر دوبارہ از سر نو تحقیق کی ضرورت ہے۔ تحقیق کی بنیادی اہمیت روزمرہ زندگی کے مسائل پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ تحقیقی نتائج کو قابل استعمال بنانے کے لئے تحقیق کو اس شعبے کے ساتھ منسلک افراد کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔

جو کارکردگی سرانجام دی گئی ہے اس کے بارے میں مکمل اور صحیح معلومات، اس کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے اور کیا نتائج اخذ کیے گئے ہیں؟ ان معلومات کو شعبے سے وابستہ افراد کے سامنے پیش کرنا تحقیق کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔

imp writing

تحقیقی رپورٹ کی تیاری کیلئے رہنما اصول:
(Guidelines for preparing the Research Report):

تحقیقی رپورٹ اس وقت تحریر کی جانی چاہیے جب تمام معلومات اکٹھی کر لی جائیں اور ان کا تجزیہ کر لیا جائے اور ان معلومات کی بنیاد پر نتائج بھی اخذ کر لئے جائیں۔ اسے تصدیق کے لئے تھیسز کمیٹی یا نگران کو پیش کیے گئے خاکے کی پیروی کرنی چاہیے۔ مگر تحقیق کے ابتدائی خاکے کو صرف ایک رہنما اصول کا کردار ادا کرنا چاہیے۔ حقیقت میں جو کچھ سرانجام

[illegible] تحقیقی رپورٹ کو اس کی عکاسی کرنی چاہیے۔ تحقیقی رپورٹ کو جتنا ممکن ہو واضح، براہ راست اور مختصر انداز میں [illegible] چاہیے کہ تحقیق کا اہتمام کس انداز میں کیا گیا، معلومات کیسے جمع کی گئیں اور نتائج کیسے اخذ کئے گئے؟

ایک اچھی تحقیقی رپورٹ کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا واضح انداز ہوتا ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ [illegible] غیر متعلق اور غیر ضروری مواد سے اجتناب تحقیق کو ایک واضح انداز دے سکتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ افراد [illegible] تحقیقی رپورٹیں لکھی جاتی ہیں وہ اس تحقیقی شعبے کے ابتدائی مواد کی سمجھ بوجھ کے ساتھ اس کے بنیادی حقائق [illegible] اصولوں میں پوری طرح ماہر ہوتے ہیں۔

تحقیقی رپورٹ کی دستاویز بہترین طریقے سے تیار کی جانی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بیان کا حوالہ [illegible] کیا جانا چاہیے۔

1۔ رپورٹ کی نوعیت:

مختلف مضامین کی تحقیقی رپورٹیں نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ مثلاً سائنس اور ریاضی کے مضامین [illegible] تحقیقی رپورٹ قدرے مختصر ہو سکتی ہے۔ اس کے مقابلے میں زبان و ادب سے متعلق رپورٹ خاصی طویل ہو سکتی [illegible] تجرباتی [illegible] میں شماریاتی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں جو بعض اوقات کافی طویل ہوتے ہیں۔ جبکہ [illegible] تحقیقی رپورٹ میں تنقیدی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تحقیقی رپورٹ کی نوعیت [illegible] کے عین [illegible]

Elmas Ai

2۔ معروضیت

تحقیقی رپورٹ [illegible] بنیادی [illegible] یہ ہوتا ہے کہ اس کا انداز بیان ہر ممکن حد تک معروضی ہونا چاہیے۔ ایک تحقیقی رپورٹ سائنسی دستاویز ہوتی ہے۔ نہ کہ کوئی ناول یا افسانہ۔ دوسرے لفظوں میں بیان کی مبالغہ آمیزی یا رنگ آمیزی سے پرہیز کیا جائے اور بالکل صحیح حقائق کو عالمانہ منجھے ہوئے ساتھ بیان کر دیا جائے۔ نیز یہ بھی کہ تحقیقی رپورٹ میں کسی قانون دان کی طرح کے دلائل نہ دیئے جائیں [illegible] دلائل کی بنیاد حقائق [illegible] اور اعداد و شمار پر رکھی جائے نہ کہ موضوع کے حق میں کسی قانون دان کی طرح دلائل دیئے جائیں۔

3۔ اختصار:

رپورٹ لکھنے کے لئے ایک بنیادی اصول یہ بھی متعین کیا جاتا ہے کہ رپورٹ ہر ممکن حد تک مختصر ہو اور اس میں غیر ضروری تفاصیل سے اجتناب کیا جائے۔ لیکن اختصار کا یہ مطلب بھی نہیں کہ [illegible] ضروری معلومات [illegible] انداز [illegible] جائے۔ سائنس اور ریاضی کے مضامین میں تحقیقی رپورٹ بہت مختصر ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے [illegible] میں بھی یہ کوشش کی جانی چاہیے۔ کہ جن غیر ضروری حقائق اور تفاصیل کو پیش کئے بغیر کام چل سکتا ہو [illegible] چھوڑ دیا جائے۔ اکثر اوقات کچھ غیر ضروری مواد بھی شامل کر دیا جاتا ہے۔ نظر ثانی کے وقت میں ایسا مواد نکال دینا چاہیے۔

4۔ یکسانیت:

رپورٹ لکھنے کا ایک اہم اصول یہ بھی ہوتا ہے کہ تمام رپورٹ [illegible] کا انداز اختیار کیا جائے۔ ہر یونیورسٹی اور ادارے کا تحقیقی رپورٹ کا اپنا ایک علیحدہ ڈیزائن اور انداز ہوتا ہے۔ رپورٹ لکھنے میں ضروری ہوتا ہے کہ اسی انداز کو

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اختیار کیا جائے۔ اور انہی قواعد وضوابط کی پابندی کی جائے جن کی یہ ادارہ ہدایت کرتا ہے۔ نیز یکسانیت سے مراد یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ایک اصطلاح پہلے باب میں ایک معنی میں استعمال کی گئی ہے تو پوری رپورٹ میں وہ اصطلاح اسی معنی میں استعمال کی جائے۔ اسی طرح اگر کسی تجرباتی رپورٹ میں کچھ فارمولوں کو ایک انداز سے استعمال کیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ تمام رپورٹ میں ان فارمولوں کو اسی انداز سے استعمال کیا جائے۔

5۔ واضح اور دوٹوک انداز:

مؤثر رپورٹ کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کی عبارت وا[illegible] اور غیر مبہم [illegible]۔ اُلجھا ہوا اور غیر واضح انداز بیان رپورٹ کے معیار کو بُری طرح متاثر کر سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے [illegible] اصطلاحات [illegible] میں استعمال کی جائیں ان کی وضاحت رپورٹ کے شروع میں کر دی جائے، تاکہ پڑھنے والا کہیں پر بھی اُلجھن [illegible] شکار نہ ہو۔ [illegible] عبارت جو تحقیق کی معلومات اور حقائق کو پوری طرح قاری تک نہ پہنچا سکے۔ غیر واضح اور نا[illegible] عبارت [illegible] ی، اس [illegible] اجتناب کرنا لازمی ہوتا ہے۔

Elmas Ali

6۔ سنجیدگی اور دھیما پن:

تحقیقی رپورٹ حقائق کے بیان پر مبنی ہوتی ہے۔ تحقیقی رپورٹ نہ تو کوئی ادب پارہ ہے اور نہ کوئی ناول یا [illegible] اس لئے اس کا انداز سنجیدہ اور دھیما ہونا چاہئے۔ نیز اس میں خطیبانہ یا تقریری انداز سے پرہیز کرتے ہوئے سادہ اور واضح انداز اپنانا چاہئے۔ رپورٹ کا مقصد واضح انداز میں قاری تک ابلاغ کا کام کرتا ہے۔ نہ کہ فقروں کی بندش اور جذباتی انداز سے دوسروں کو متاثر کرنا۔ لہٰذا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ سنجیدگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے سادہ سے سادہ الفاظ میں پڑھنے والے پر مطلب واضح کر دیا جائے۔

7۔ مختصر اقتباسات:

دوسروں کی تحقیق سے پچاس سے کم الفاظ پر مبنی اقتباسات عبارت میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اقتباس سے منسلک شخصیت یا مآخذ کو اقتباس کے تعارف کے طور پر درج کیا جا سکتا ہے۔ اقتباس یا حوالے کے آغاز اور اختتام پر واوین (") یعنی کوٹیشن مارکس کا استعمال کریں۔ اس کی مثال ذیل میں درج کی گئی ہے۔

میڈ (Mad) اپنی کتاب اسلام میں ریاست اور حکومت کے اصول میں اس بات پر زور دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ "لادینی سیاسی نظام کے تصور پر قائم ریاست کے مقابلے میں مذہب کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ایک ریاست قوم کی خوشحالی کے بے انتہا درست امکانات پیش کرتی ہے، بشرطیکہ وہ۔۔۔۔"

نیچے دی گئی مثال میں اقتباس درج کرنے کے دو دیگر قوانین کی وضاحت بھی کی گئی ہے، جو یہ ہیں:

(i) ایسا لفظ یا جملہ جسے حوالے کے مآخذ میں حوالہ جات کے دوہرے نشانات میں لکھا گیا ہو اسے تحقیقی رپورٹ میں حوالہ جات یا واوین کے ایک ہی نشان (') میں لکھا جاتا ہے۔ اسد کی کتاب میں لفظ لادینی حوالہ جات کے دوہرے نشانات ("لادینی") میں لکھا گیا تھا، لہٰذا اسے تحقیقی رپورٹ میں حوالے کے واحد نشانات میں لکھا جائے گا۔

(ii) تین نقاط یا وقفے ظاہر کرتے ہیں کہ اقتباس کے مآخذ کا کچھ حصہ رپورٹ میں حذف کر دیا گیا ہے۔ اوپر بیان کی گئی مثال میں کوٹیشن مارکس یا واوین سے قبل آنے والے تین نقاط ظاہر کرتے ہیں کہ اقتباس میں پورا جملہ نہیں لکھا گیا۔

نیچے دی گئی مثال میں جملے کے درمیان کا کچھ حصہ حذف کر دیا گیا ہے:

اسد مزید بیان کرتا ہے کہ "یہ واضح ہے کہ جمہوریت کا یہ تصور، اس تصور سے بہت مختلف ہے جس کی۔۔۔۔ یونانی پیروی کرتے ہیں"۔ حذف کی گئی سطروں کے الفاظ کی تعداد سے قطع نظر صرف تین نقاط یا وقفے مآخذ کے نامکمل جملے کو ظاہر کرتے ہیں۔

(iii) جب کسی حصے کو حذف کیا جاتا ہے تو بعض اوقات گرامر کے مسائل پیدا ہوتے ہیں، جیسا کہ نیچے دیئے گئے پیرے میں:

اس کا بنیادی، مقصد اس طرح ایک تعلیمی مطالعے کے طور پر تنظیم کی فعالیت اور کارکردگی کو سمجھنا اور واضح کرنا ہے۔۔۔۔ یہ تنظیم کی کچھ نئی، زیادہ مؤثر صورتوں کے قیام کی جانب رہنمائی کرے گی"۔

(iv) اگر اوپر دی گئی صورت کے مطابق اس مواد کا حوالہ دیا جائے تو یہ پورا مفہوم واضح نہیں کرے گی۔ تاہم اگر لفظ اس طرح کو تین نقاط سے پہلے یا بعد میں رکھا جائے تو مفہوم زیادہ واضح ہوگا۔ لیکن مصنف کی تحریر میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا درست نہ ہوگا۔ اس مشکل کے حل کے لئے اضافی لفظ کو بریکٹ [ ] میں لکھنے کا طریقہ رائج ہے۔ لہٰذا اوپر [illegible] ان کیے گئے حوالے کو تحقیقی رپورٹ میں اس طرح درج کیا جائے گا:

"ایک [illegible] مطالعے کی حیثیت میں اس کا بنیادی مقصد تنظیم کی فعالیت اور کارکردگی کو سمجھنا ہوتا ہے۔۔۔۔ [اس طرح] یہ تنظیم [illegible] کچھ نئی اور زیادہ مؤثر صورتوں کے قیام کی جانب رہنمائی کرے گی"۔

(v) [illegible] کسی کا وا[illegible] بریکٹ میں لکھے گئے لفظ 'بمعنی' سے پڑتا ہے جیسا کہ نیچے بیان کیا گیا ہے:

[illegible] تحقیق [illegible] دیتے ہوئے اسد اپنی کتاب اسلام میں ریاست اور حکومت کے اصول میں تبدیلی کی ضرور[illegible] طرف [illegible] دلاتا ہے، "خواہ ہم اسے پسند کریں یا نہ کریں؛ تبدیلی آئے گی، حقیقت میں ہماری آنکھوں کے سا[illegible] اس پر عمل شروع ہو[illegible] ہے: حقائق ثابت کرتے ہیں کہ اس میں بہتری کے بہت سے امکانات موجود ہیں۔"

طویل اقتباسات: پچاس سے زائد الفاظ پر مشتمل [illegible] سات: مرکزی عبارت سے الگ رکھیں۔ بائیں حاشیے سے کچھ فاصلے پر۔ طویل اقتبا[illegible] کی ایک مثال ذ[illegible] دی گئی ہے:

افلاطون کا پارلیمنٹ کی جمہوریت کا تصور کئی [illegible] سے [illegible] دیتا ہے۔ ول ڈیورنٹ (Will Durant) اپنی کتاب دی سٹوری آف فلاسفی میں [illegible] سے چند اختلافا[illegible] نشاندہی درج ذیل الفاظ میں کرتا ہے:

واضح طور پر، بناء کسی رائے کی [illegible] کے جمہوریت کا مطلب ہوتا ہے کہ ہر طور پر یکسا[illegible] خصوصی طور پر تعلیم میں؛ نہ کہ عوامی دفتر میں مخصوص نوکری [illegible] بار بار آمد و رفت۔ ہر شخص کو انتظامیہ [illegible] شکل کا [illegible] اپنی صلاحیت ثابت کرنے کے مساوی مواقع میسر [illegible] لیکن صرف وہ لوگ جو اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا [illegible] خصوصی مہارتوں کے بل بوتے پر تمام امتحانات میں [illegible] حاصل کریں، حکومت کرنے کے اہل ہوں گے۔

(vi) درج بالا اقتباس میں تین چیزیں قابلِ غور ہیں۔ اول یہ کہ اقتباس کے آغاز یا اختتام پر واوین (علامت اقتباس) کا استعمال نہیں کیا گیا۔ دوم یہ کہ اقتباس کو سنگل سپیس میں ٹائپ کیا گیا ہے جبکہ تحقیقی رپورٹ کی عبارت کو ڈبل

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

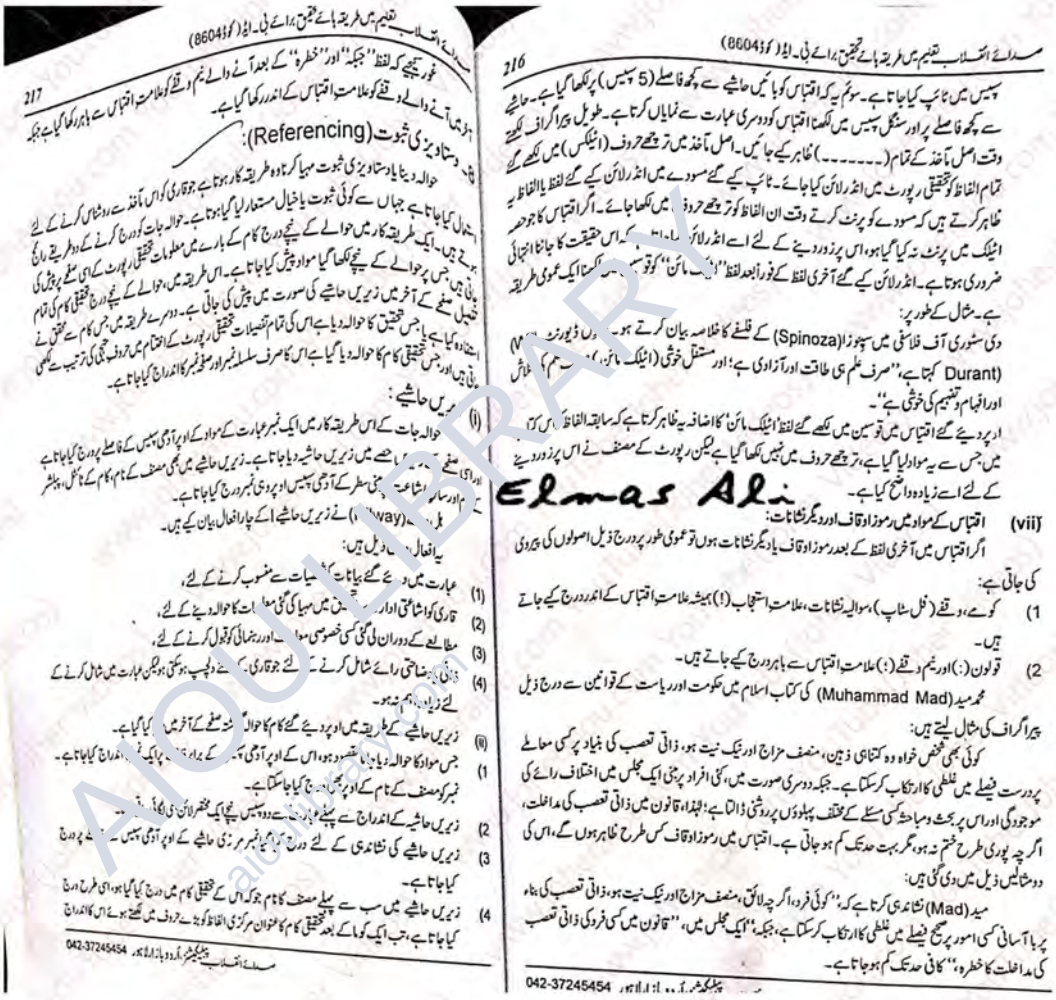

سپیس میں ٹائپ کیا جاتا ہے۔ سوئم یہ کہ اقتباس کو بائیں حاشیے سے کچھ فاصلے (5 سپیس) پر لکھا گیا ہے۔ حاشیے سے کچھ فاصلے پر اور سنگل سپیس میں لکھنا اقتباس کو دوسری عبارت سے نمایاں کرتا ہے۔ طویل پیراگراف لکھتے وقت اصل مآخذ کے تمام (۔۔۔۔۔۔۔) ظاہر کیے جائیں۔ اصل مآخذ میں ترچھے حروف (اٹیلکس) میں لکھے گئے تمام الفاظ کو تحقیقی رپورٹ میں انڈر لائن کیا جائے۔ ٹائپ کیے گئے مسودے میں انڈر لائن کیے گئے لفظ یا الفاظ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مسودے کو پرنٹ کرتے وقت ان الفاظ کو ترچھے حروف میں لکھا جائے۔ اگر اقتباس کا جو حصہ اٹیلک میں پرنٹ نہ کیا گیا ہو، اس پر زور دینے کے لئے اسے انڈر لائن [illegible] کہ اس حقیقت کا جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ انڈر لائن کیے گئے آخری لفظ کے فوراً بعد لفظ "[illegible] مائن" کو قوسین [illegible] لکھنا ایک عمومی طریقہ ہے۔ مثال کے طور پر:

دی سٹوری آف فلاسفی میں سپنوزا (Spinoza) کے فلسفے کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے [illegible] ڈیورنٹ [illegible] (Durant) کہتا ہے، "صرف علم ہی طاقت اور آزادی ہے؛ اور مستقل خوشی (اٹیلک مائن) [illegible] علم کی تلاش اور افہام و تفہیم کی خوشی ہے"۔

اوپر دیئے گئے اقتباس میں قوسین میں لکھے گئے لفظ 'اٹیلک مائن' کا اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سابقہ الفاظ [illegible] میں جس سے یہ مواد لیا گیا ہے، ترچھے حروف میں نہیں لکھا گیا ہے لیکن رپورٹ کے مصنف نے اس پر زور دینے کے لئے اسے زیادہ واضح کیا ہے۔

Elmas Ali

(vii) اقتباس کے مواد میں رموز اوقاف اور دیگر نشانات:

اگر اقتباس میں آخری لفظ کے بعد رموز اوقاف یا دیگر نشانات ہوں تو عمومی طور پر درج ذیل اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے:

1) کومے، وقفے (فل سٹاپ)، سوالیہ نشانات، علامت استعجاب (!) ہمیشہ علامت اقتباس کے اندر درج کیے جاتے ہیں۔

2) قولون (:) اور نیم وقفے (؛) علامت اقتباس سے باہر درج کیے جاتے ہیں۔

محمد مید (Muhammad Mad) کی کتاب اسلام میں حکومت اور ریاست کے قوانین سے درج ذیل پیراگراف کی مثال لیتے ہیں:

کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی ذہین، منصف مزاج اور نیک نیت ہو، ذاتی تعصب کی بنیاد پر کسی معاملے پر درست فیصلے میں غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں، کئی افراد پر مبنی ایک مجلس میں اختلاف رائے کی موجودگی اور اس پر بحث و مباحثہ کسی مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے؛ لہٰذا، قانون میں ذاتی تعصب کی مداخلت، اگرچہ پوری طرح ختم نہ ہو، مگر بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔ اقتباس میں رموز اوقاف کس طرح ظاہر ہوں گے، اس کی دو مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں:

مید (Mad) نشاندہی کرتا ہے کہ، "کوئی فرد، اگرچہ لائق، منصف مزاج اور نیک نیت ہو، ذاتی تعصب کی بناء پر با آسانی کسی امور پر صحیح فیصلے میں غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے، جبکہ، "ایک مجلس میں، "قانون میں کسی فرد کی ذاتی تعصب کی مداخلت کا خطرہ،" کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔

غور کیجیے کہ لفظ "جبکہ" اور "خطرہ" کے بعد آنے والے نیم وقفے کو علامت اقتباس سے باہر رکھا گیا ہے جبکہ آخر میں آنے والے وقفے کو علامت اقتباس کے اندر رکھا گیا ہے۔

ج۔ دستاویزی ثبوت (Referencing):

حوالہ دینا یا دستاویزی ثبوت مہیا کرنا وہ طریقہ کار ہوتا ہے جو قاری کو اس مآخذ سے روشناس کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جہاں سے کوئی ثبوت یا خیال مستعار لیا گیا ہوتا ہے۔ حوالہ جات کو درج کرنے کے دو طریقے رائج ہوتے ہیں۔ ایک طریقہ کار میں حوالے کے نیچے درج کام کے بارے میں معلومات تحقیقی رپورٹ کے اسی صفحے پر پیش کی جاتی ہیں جس پر حوالے کے نیچے لکھا گیا مواد پیش کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں، حوالے کے نیچے درج تحقیقی کام کی تمام تفصیل صفحے کے آخر میں زیریں حاشیے کی صورت میں پیش کی جاتی ہے۔ دوسرے طریقہ میں جس کام سے محقق نے استفادہ کیا ہے یا جس تحقیق کا حوالہ دیا ہے اس کی تمام تفصیلات تحقیقی رپورٹ کے اختتام میں حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی جاتی ہیں اور جس تحقیقی کام کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا صرف سلسلہ نمبر اور صفحہ نمبر کا اندراج کیا جاتا ہے۔

(i) زیریں حاشیے:

حوالہ جات کے اس طریقہ کار میں ایک نمبر عبارت کے مواد کے اوپر آدھی سپیس کے فاصلے پر درج کیا جاتا ہے اور اسی صفحے [illegible] حصے میں زیریں حاشیہ دیا جاتا ہے۔ زیریں حاشیے میں بھی مصنف کے نام، کام کے ٹائٹل، پبلشر کے نام اور سال اشاعت [illegible] مبنی سطر کے آدھی سپیس اوپر وہی نمبر درج کیا جاتا ہے۔

[illegible] (Hillway) نے زیریں حاشیے ا کے چار افعال بیان کیے ہیں۔

یہ افعال [illegible] ذیل ہیں:

(1) عبارت میں دیئے گئے بیانات [illegible] شخصیات سے منسوب کرنے کے لئے،

(2) قاری کو اشاعتی ادارے [illegible] میں مہیا کی گئی معلومات کا حوالہ دینے کے لئے،

(3) مطالعے کے دوران لی گئی کسی خصوصی مواد [illegible] اور رہنمائی کو قبول کرنے کے لئے،

(4) ذاتی یا وضاحتی رائے شامل کرنے کے لئے جو قاری کے لئے دلچسپ ہو سکتی ہو لیکن عبارت میں شامل کرنے کے لئے زیادہ اہم نہ ہو۔

(ii) زیریں حاشیے کے طریقہ میں اوپر دیئے گئے کام کا حوالہ [illegible] صفحے کے آخر میں [illegible] کیا گیا ہے۔

1) جس مواد کا حوالہ دیا جانا مقصود ہو، اس کے اوپر آدھی [illegible] کے برابر [illegible] پر ایک نمبر اندراج کیا جاتا ہے۔ نمبر کو مصنف کے نام کے اوپر بھی درج کیا جا سکتا ہے۔

2) زیریں حاشیہ کے اندراج سے پہلے عبارت سے دو سپیس نیچے ایک مختصر لائن ہی لگائی [illegible]

3) زیریں حاشیے کی نشاندہی کے لئے درج کیا گیا نمبر مرکزی حاشیے کے اوپر آدھی سپیس [illegible] پر درج کیا جاتا ہے۔

4) زیریں حاشیے میں سب سے پہلے مصنف کا نام جو کہ اس کے تحقیقی کام میں درج کیا گیا ہو، اسی طرح درج کیا جاتا ہے، تب ایک کوما کے بعد تحقیقی کام کا عنوان مرکزی الفاظ کو بڑے حروف میں لکھتے ہوئے اس کا اندراج

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

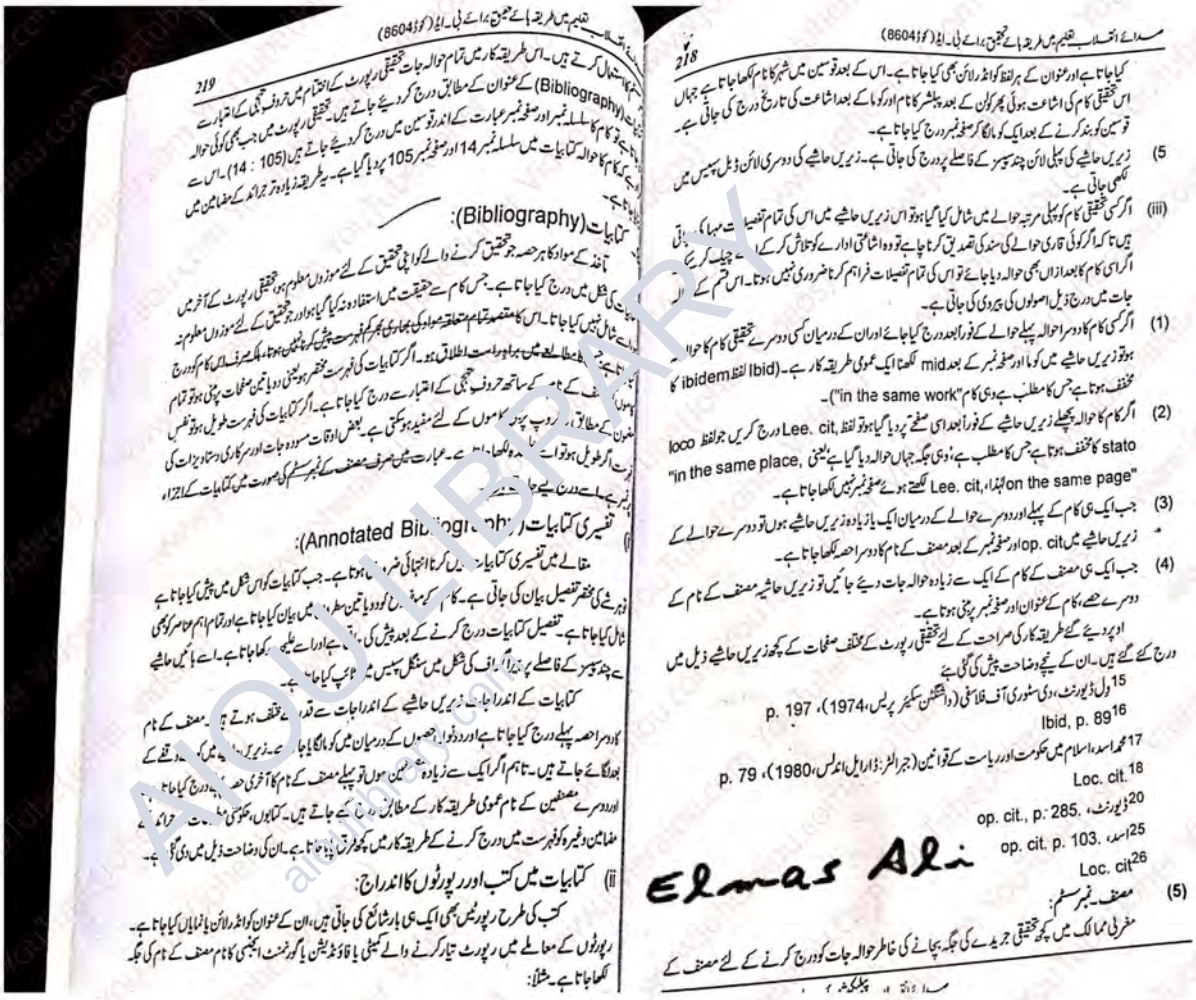

کیا جاتا ہے اور عنوان کے ہر لفظ کو انڈر لائن بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد قوسین میں شہر کا نام لکھا جاتا ہے جہاں اس تحقیقی کام کی اشاعت ہوئی پھر کولن کے بعد پبلشر کا نام اور کوما کے بعد اشاعت کی تاریخ درج کی جاتی ہے۔ قوسین کو بند کرنے کے بعد ایک کوما لگا کر صفحہ نمبر درج کیا جاتا ہے۔

(5) زیریں حاشیے کی پہلی لائن چند سپیسز کے فاصلے پر درج کی جاتی ہے۔ زیریں حاشیے کی دوسری لائن ڈبل سپیس میں لکھی جاتی ہے۔

(iii) اگر کسی تحقیقی کام کو پہلی مرتبہ حوالے میں شامل کیا گیا ہو تو اس زیریں حاشیے میں اس کی تمام تفصیلات مہیا کی جاتی ہیں تاکہ اگر کوئی قاری حوالے کی سند کی تصدیق کرنا چاہے تو وہ اشاعتی ادارے کو تلاش کر کے اسے چیک کر سکے۔ اگر اسی کام کا بعد ازاں بھی حوالہ دیا جائے تو اس کی تمام تفصیلات فراہم کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اس قسم کے حوالہ جات میں درج ذیل اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے۔

(1) اگر کسی کام کا دوسرا حوالہ پہلے حوالے کے فوراً بعد درج کیا جائے اور ان کے درمیان کسی دوسرے تحقیقی کام کا حوالہ نہ ہو تو زیریں حاشیے میں کوما اور صفحہ نمبر کے بعد mid لکھنا ایک عمومی طریقہ کار ہے۔ (Ibid لفظ ibidem کا مخفف ہوتا ہے جس کا مطلب ہے وہی کام "in the same work")۔

(2) اگر کام کا حوالہ پچھلے زیریں حاشیے کے فوراً بعد اسی صفحے پر دیا گیا ہو تو لفظ Lee. cit, درج کریں جو لفظ loco stato کا مخفف ہوتا ہے جس کا مطلب ہے، وہی جگہ جہاں حوالہ دیا گیا ہے یعنی "in the same place, on the same page" لہٰذا، Lee. cit, لکھتے ہوئے صفحہ نمبر نہیں لکھا جاتا ہے۔

(3) جب ایک ہی کام کے پہلے اور دوسرے حوالے کے درمیان ایک یا زیادہ زیریں حاشیے ہوں تو دوسرے حوالے کے زیریں حاشیے میں op. cit اور صفحہ نمبر کے بعد مصنف کے نام کا دوسرا حصہ لکھا جاتا ہے۔

(4) جب ایک ہی مصنف کے کام کے ایک سے زیادہ حوالہ جات دیئے جائیں تو زیریں حاشیہ مصنف کے نام کے دوسرے حصے، کام کے عنوان اور صفحہ نمبر پر مبنی ہوتا ہے۔

اوپر دیئے گئے طریقہ کار کی صراحت کے لئے تحقیقی رپورٹ کے مختلف صفحات کے کچھ زیریں حاشیے ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے نیچے وضاحت پیش کی گئی ہے

15 ول ڈیورنٹ، دی سٹوری آف فلاسفی (واشنگٹن سکیئر پریس، 1974)، p. 197

16 Ibid, p. 89

17 محمد اسد، اسلام میں حکومت اور ریاست کے قوانین (جبرالٹر: ڈار ایل اندلس، 1980)، p. 79

18 Loc. cit.

20 ڈیورنٹ، op. cit., p. 285.

25 اسد، op. cit. p. 103.

26 Loc. cit

Elmas Ali

(5) مصنف۔ نمبر سسٹم:

مغربی ممالک میں کچھ تحقیقی جریدے کی جگہ بچانے کی خاطر حوالہ جات کو درج کرنے کے لئے مصنف کے

استعمال کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار میں تمام حوالہ جات تحقیقی رپورٹ کے اختتام میں حروف تہجی کے اعتبار سے (Bibliography) کے عنوان کے مطابق درج کر دیئے جاتے ہیں۔ تحقیقی رپورٹ میں جب بھی کوئی حوالہ ہو تو کام کا سلسلہ نمبر اور صفحہ نمبر عبارت کے اندر قوسین میں درج کر دیئے جاتے ہیں (105 : 14)۔ اس سے کام کا حوالہ کتابیات میں سلسلہ نمبر 14 اور صفحہ نمبر 105 پر دیا گیا ہے۔ یہ طریقہ زیادہ تر جرائد کے مضامین میں ہوتا ہے۔

کتابیات (Bibliography):

ماخذ کے مواد کا ہر حصہ جو تحقیق کرنے والے کو اپنی تحقیق کے لئے موزوں معلوم ہو، تحقیقی رپورٹ کے آخر میں کتابیات کی شکل میں درج کیا جاتا ہے۔ جس کام سے حقیقت میں استفادہ نہ کیا گیا ہو اور جو تحقیق کے لئے موزوں معلوم نہ ہو اسے شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کا مقصد تمام متعلقہ مواد کی بھاری بھرکم فہرست پیش کرنا نہیں ہوتا، بلکہ صرف اس کام کو درج کیا جاتا ہے جس کا مطالعے میں براہ راست اطلاق ہو۔ اگر کتابیات کی فہرست مختصر ہو یعنی دو یا تین صفحات پر مبنی ہو تو تمام کاموں کے نام کے ساتھ حروف تہجی کے اعتبار سے درج کیا جاتا ہے۔ اگر کتابیات کی فہرست طویل ہو تو نفس مضمون کے مطابق، ردوپ پر کاموں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات مسودہ جات اور سرکاری دستاویزات کی فہرست اگر طویل ہو تو اسے علیحدہ لکھا جاتا ہے۔ عبارت میں صرف مصنف کے نمبر سسٹم کی صورت میں کتابیات کے اجزاء پر نمبر ہے اسے درج کیے جاتے ہیں۔

(i) تفسیری کتابیات (Annotated Bibliography):

مقالے میں تفسیری کتابیات نہیں کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ جب کتابیات کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے تو ہر شے کی مختصر تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ کام کے موضوع کو دو یا تین سطروں میں بیان کیا جاتا ہے اور تمام اہم عناصر کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ تفصیل کتابیات درج کرنے کے بعد پیش کی جاتی ہے اور اسے علیحدہ لکھا جاتا ہے۔ اسے بائیں حاشیے سے چند سپیسز کے فاصلے پر پیراگراف کی شکل میں سنگل سپیس میں ٹائپ کیا جاتا ہے۔

کتابیات کے اندراجات زیریں حاشیے کے اندراجات سے قدرے مختلف ہوتے ہیں۔ مصنف کے نام کا دوسرا حصہ پہلے درج کیا جاتا ہے اور دونوں حصوں کے درمیان میں کوما لگایا جاتا ہے۔ زیریں حاشیے میں کوما وقفے کے بعد لگائے جاتے ہیں۔ تاہم اگر ایک سے زیادہ مصنفین ہوں تو پہلے مصنف کے نام کا آخری حصہ درج کیا جاتا ہے اور دوسرے مصنفین کے نام عمومی طریقہ کار کے مطابق درج کئے جاتے ہیں۔ کتابوں، حکومتی مطبوعات، جرائد کے مضامین وغیرہ کو فہرست میں درج کرنے کے طریقہ کار میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔ ان کی وضاحت ذیل میں دی گئی ہے۔

(ii) کتابیات میں کتب اور رپورٹوں کا اندراج:

کتب کی طرح رپورٹیں بھی ایک ہی بار شائع کی جاتی ہیں، ان کے عنوان کو انڈر لائن یا نمایاں کیا جاتا ہے۔ رپورٹوں کے معاملے میں رپورٹ تیار کرنے والے کمیٹی یا فاؤنڈیشن یا گورنمنٹ ایجنسی کا نام مصنف کے نام کی جگہ لکھا جاتا ہے۔ مثلاً:

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

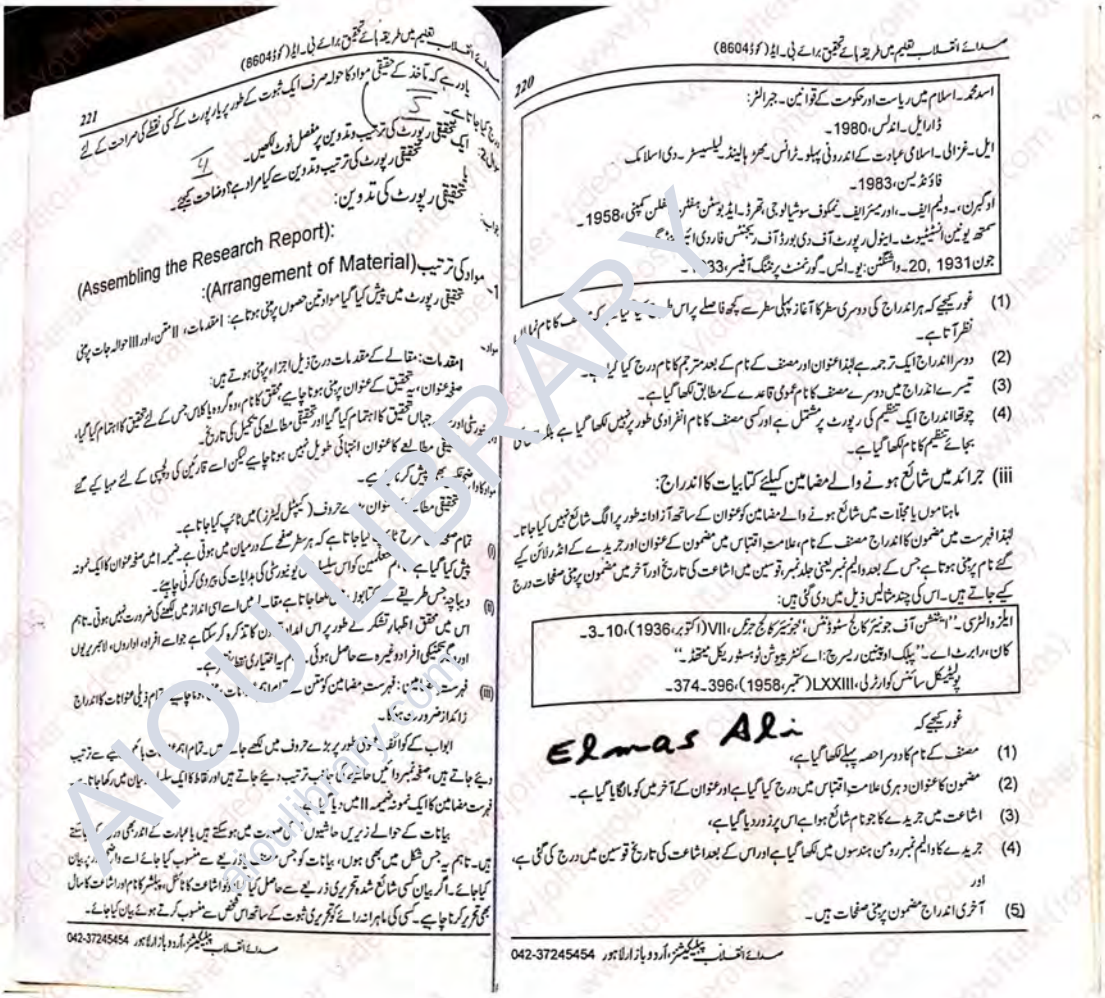

اسد محمد۔ اسلام میں ریاست اور حکومت کے قوانین۔ جبرالٹر:
ڈارایل۔ اندلس، 1980۔
ایل۔ غزالی۔ اسلامی عبادت کے اندرونی پہلو۔ ٹرانس۔ مھر ہالینڈ۔ لیلیسیٹر۔ دی اسلامک
فاؤنڈیسن، 1983۔
اوگبرن، ۔ ولیم ایف۔ ، اور میئر ایف۔ نمکوف سوشیالوجی، تھرڈ۔ ایڈ بوسٹن ہفٹن [illegible] فلن کمپنی، 1958۔
سمتھ یونین انسٹیٹیوٹ۔ اینول رپورٹ آف دی بورڈ آف ریجنٹس فار دی ایئر [illegible]
جون 1931 ,20۔ واشنگٹن: یو۔ ایس۔ گورنمنٹ پرنٹنگ آفیسر، 33[illegible]۔

(1) غور کیجیے کہ ہر اندراج کی دوسری سطر کا آغاز پہلی سطر سے کچھ فاصلے پر اس [illegible] کیا گیا ہے کہ [illegible] کا نام نما [illegible] نظر آتا ہے۔
(2) دوسرا اندراج ایک ترجمہ ہے لہٰذا عنوان اور مصنف کے نام کے بعد مترجم کا نام درج کیا گیا ہے۔
(3) تیسرے اندراج میں دوسرے مصنف کا نام عمومی قاعدے کے مطابق لکھا گیا ہے۔
(4) چوتھا اندراج ایک تنظیم کی رپورٹ پر مشتمل ہے اور کسی مصنف کا نام انفرادی طور پر نہیں لکھا گیا ہے بلکہ [illegible] بجائے تنظیم کا نام لکھا گیا ہے۔

iii) جرائد میں شائع ہونے والے مضامین کیلئے کتابیات کا اندراج:

ماہناموں یا مجلات میں شائع ہونے والے مضامین کو عنوان کے ساتھ آزادانہ طور پر الگ شائع نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا فہرست میں مضمون کا اندراج مصنف کے نام، علامتِ اقتباس میں مضمون کے عنوان اور جریدے کے انڈر لائن کیے گئے نام پر مبنی ہوتا ہے جس کے بعد والیم نمبر یعنی جلد نمبر، قوسین میں اشاعت کی تاریخ اور آخر میں مضمون پر مبنی صفحات درج کیے جاتے ہیں۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں:

ایلز والٹری۔ "اینٹنشن آف جونیئر کالج سٹوڈنٹس"، جونیئر کالج جرنل، VII (اکتوبر، 1936)، 10۔3۔
کان، رابرٹ اے۔ "پبلک اوپینین ریسرچ: اے کنٹریبیوشن ٹو ہسٹوریکل میتھڈ۔"
پولیٹیکل سائنس کوارٹرلی، LXXIII (ستمبر، 1958)، 396۔374۔

غور کیجیے کہ

Elmas Ali

(1) مصنف کے نام کا دوسرا حصہ پہلے لکھا گیا ہے،
(2) مضمون کا عنوان دہری علامتِ اقتباس میں درج کیا گیا ہے اور عنوان کے آخر میں کوما لگایا گیا ہے۔
(3) اشاعت میں جریدے کا جو نام شائع ہوا ہے اس پر زور دیا گیا ہے،
(4) جریدے کا والیم نمبر رومن ہندسوں میں لکھا گیا ہے اور اس کے بعد اشاعت کی تاریخ قوسین میں درج کی گئی ہے،
اور
(5) آخری اندراج مضمون پر مبنی صفحات ہیں۔

یاد رہے کہ مآخذ کے حقیقی مواد کا حوالہ صرف ایک ثبوت کے طور پر یا رپورٹ کے کسی نقطے کی صراحت کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

سوال 2: ایک تحقیقی رپورٹ کی ترتیب و تدوین پر مفصل نوٹ لکھیں۔
یا تحقیقی رپورٹ کی ترتیب و تدوین سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کیجئے۔

جواب:

تحقیقی رپورٹ کی تدوین:

(Assembling the Research Report):

1۔ مواد کی ترتیب (Arrangement of Material):

تحقیقی رپورٹ میں پیش کیا گیا مواد تین حصوں پر مبنی ہوتا ہے: I مقدمات، II متن، اور III حوالہ جات پر مبنی مواد۔

I مقدمات: مقالے کے مقدمات درج ذیل اجزاء پر مبنی ہوتے ہیں:

صفحہ عنوان، یہ تحقیق کے عنوان پر مبنی ہونا چاہیے، محقق کا نام، وہ گروہ یا کلاس جس کے لئے تحقیق کا اہتمام کیا گیا، [illegible] یونیورسٹی اور [illegible] جہاں تحقیق کا اہتمام کیا گیا اور تحقیقی مطالعے کی تکمیل کی تاریخ۔

[illegible] تحقیقی مطالعے کا عنوان انتہائی طویل نہیں ہونا چاہیے لیکن اسے قارئین کی دلچسپی کے لئے مہیا کیے گئے مواد کا [illegible] بھی پیش کرنا چاہیے۔

تحقیقی مطالعے [illegible] عنوان [illegible] حروف (کیپٹل لیٹرز) میں ٹائپ کیا جاتا ہے۔

(i) تمام صفحہ [illegible] طرح ٹائپ کیا جاتا ہے کہ ہر سطر صفحے کے درمیان میں ہوتی ہے۔ ضمیمہ I میں صفحہ عنوان کا ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ تمام متعلمین کو اس سلسلے میں یونیورسٹی کی ہدایات کی پیروی کرنی چاہیے۔

(ii) دیباچہ جس طریقے سے کتابوں میں لکھا جاتا ہے مقالے میں اسے اسی انداز میں لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم اس میں محقق اظہارِ تشکر کے طور پر اس امداد [illegible] کا تذکرہ کر سکتا ہے جو اسے افراد، اداروں، لائبریریوں اور دیگر تکنیکی افراد وغیرہ سے حاصل ہوئی۔ [illegible] یہ اختیاری نقطہ [illegible] ہے۔

(iii) فہرست [illegible]: فہرست مضامین کو متن [illegible] ہونا چاہیے [illegible] تمام ذیلی عنوانات کا اندراج زائد از ضرورت ہوگا۔

ابواب کے کوائف [illegible] طور پر بڑے حروف میں لکھے جا[illegible]۔ تمام اہم [illegible] سے ترتیب دیئے جاتے ہیں، صفحہ نمبر دائیں حاشیے کی جانب ترتیب دیئے جاتے ہیں اور نقاط کا ایک سلسلہ [illegible] بیان میں رکھا جاتا ہے۔ فہرست مضامین کا ایک نمونہ ضمیمہ II میں دیا گیا ہے۔

بیانات کے حوالے زیریں حاشیوں [illegible] صورت میں ہو سکتے ہیں یا عبارت کے اندر بھی درج کیا جا سکتے ہیں۔ تاہم یہ جس شکل میں بھی ہوں، بیانات کو جس [illegible] ذریعے سے منسوب کیا جائے اسے واضح [illegible] بیان کیا جائے۔ اگر بیان کسی شائع شدہ تحریری ذریعے سے حاصل کیا [illegible] تو اشاعت کا ٹائٹل، پبلشر کا نام اور اشاعت کا سال بھی تحریر کرنا چاہیے۔ کسی کی ماہرانہ رائے کو تحریری ثبوت کے ساتھ اس شخص سے منسوب کرتے ہوئے بیان کیا جائے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

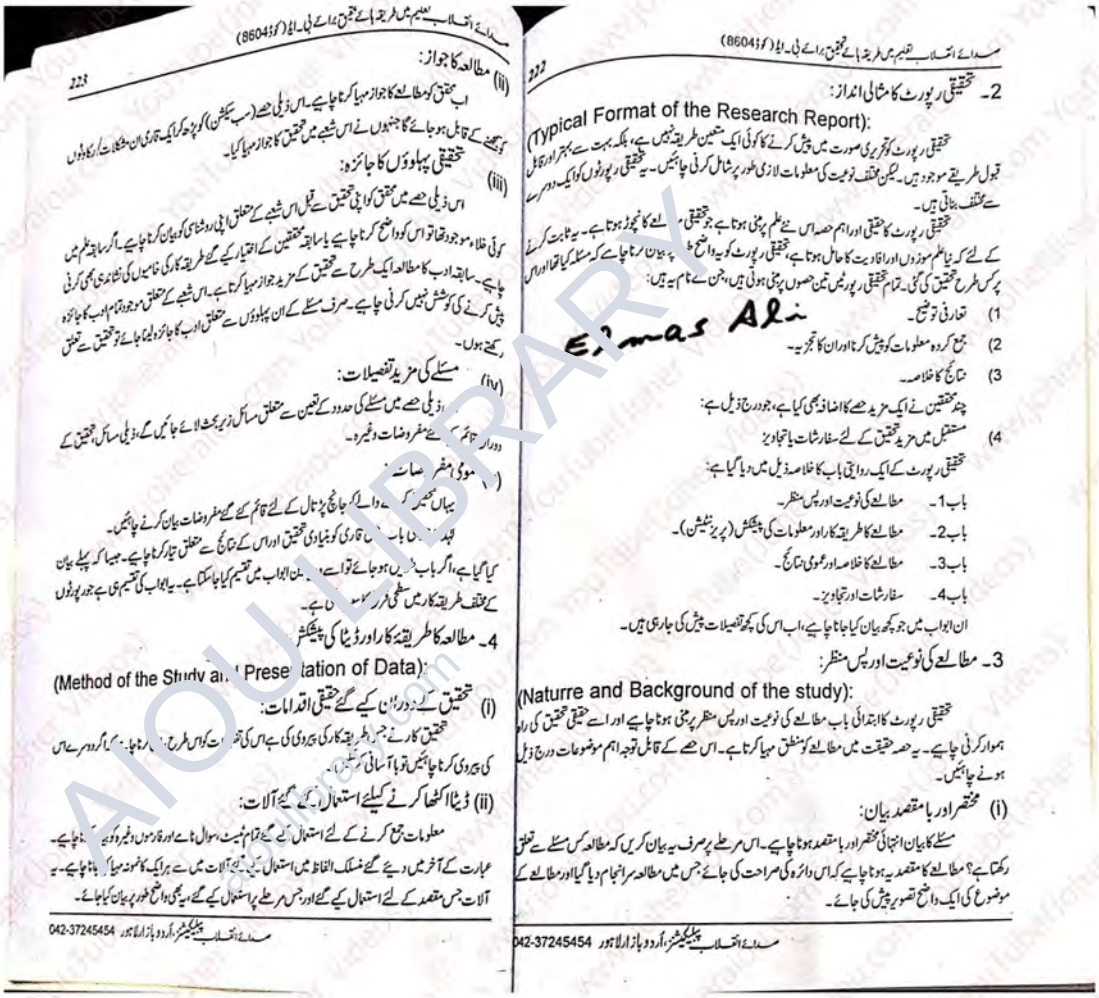

2۔ تحقیقی رپورٹ کا مثالی انداز:

(Typical Format of the Research Report):

تحقیقی رپورٹ کو تحریری صورت میں پیش کرنے کا کوئی ایک متعین طریقہ نہیں ہے، بلکہ بہت سے بہتر اور قابل قبول طریقے موجود ہیں۔ لیکن مختلف نوعیت کی معلومات لازمی طور پر شامل کرنی چاہئیں۔ یہ تحقیقی رپورٹوں کو ایک دوسرے سے مختلف بناتی ہیں۔

تحقیقی رپورٹ کا حقیقی اور اہم حصہ اس نئے علم پر مبنی ہوتا ہے جو تحقیقی [illegible] لے کا نچوڑ ہوتا ہے۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ نیا علم موزوں اور افادیت کا حامل ہوتا ہے، تحقیقی رپورٹ کو یہ واضح [illegible] پر بیان کرنا چاہے کہ مسئلہ کیا تھا اور اس پر کس طرح تحقیق کی گئی۔ تمام تحقیقی رپورٹیں تین حصوں پر مبنی ہوتی ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

1) تعارفی توضیح۔
2) جمع کردہ معلومات کو پیش کرنا اور ان کا تجزیہ۔
3) نتائج کا خلاصہ۔

چند محققین نے ایک مزید حصے کا اضافہ بھی کیا ہے، جو درج ذیل ہے:

4) مستقبل میں مزید تحقیق کے لئے سفارشات یا تجاویز

تحقیقی رپورٹ کے ایک روایتی باب کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

باب 1۔ مطالعے کی نوعیت اور پس منظر۔
باب 2۔ مطالعے کا طریقہ کار اور معلومات کی پیشکش (پریزنٹیشن)۔
باب 3۔ مطالعے کا خلاصہ اور عمومی نتائج۔
باب 4۔ سفارشات اور تجاویز۔

ان ابواب میں جو کچھ بیان کیا جانا چاہیے، اب اس کی کچھ تفصیلات پیش کی جا رہی ہیں۔

3۔ مطالعے کی نوعیت اور پس منظر:

(Naturre and Background of the study):

تحقیقی رپورٹ کا ابتدائی باب مطالعے کی نوعیت اور پس منظر پر مبنی ہونا چاہیے اور اسے حقیقی تحقیق کی راہ ہموار کرنی چاہیے۔ یہ حصہ حقیقت میں مطالعے کو منطق مہیا کرتا ہے۔ اس حصے کے قابل توجہ اہم موضوعات درج ذیل ہونے چاہئیں۔

(i) مختصر اور بامقصد بیان:

مسئلے کا بیان انتہائی مختصر اور بامقصد ہونا چاہیے۔ اس مرحلے پر صرف یہ بیان کریں کہ مطالعہ کس مسئلے سے تعلق رکھتا ہے؟ مطالعے کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس دائرہ کی صراحت کی جائے جس میں مطالعہ سرانجام دیا گیا اور مطالعے کے موضوع کی ایک واضح تصویر پیش کی جائے۔

(ii) مطالعہ کا جواز:

اب محقق کو مطالعے کا جواز مہیا کرنا چاہیے۔ اس ذیلی حصے (سب سیکشن) کو پڑھ کر ایک قاری ان مشکلات/رکاوٹوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائے گا جنہوں نے اس شعبے میں تحقیق کا جواز مہیا کیا۔

(iii) تحقیقی پہلوؤں کا جائزہ:

اس ذیلی حصے میں محقق کو اپنی تحقیق سے قبل اس شعبے کے متعلق اپنی روشناسی کو بیان کرنا چاہیے۔ اگر سابقہ علم میں کوئی خلاء موجود تھا تو اس کو واضح کرنا چاہیے یا سابقہ محققین کے اختیار کیے گئے طریقہ کار کی خامیوں کی نشاندہی بھی کرنی چاہیے۔ سابقہ ادب کا مطالعہ ایک طرح سے تحقیق کے مزید جواز مہیا کرتا ہے۔ اس شعبے کے متعلق موجود تمام ادب کا جائزہ پیش کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ صرف مسئلے کے ان پہلوؤں سے متعلق ادب کا جائزہ لینا جائے تو تحقیق سے تعلق رکھتے ہوں۔

(iv) مسئلے کی مزید تفصیلات:

[illegible] ذیلی حصے میں مسئلے کی حدود کے تعین سے متعلق مسائل زیر بحث لائے جائیں گے، ذیلی مسائل، تحقیق کے دوران قائم [illegible] مفروضات وغیرہ۔

([illegible]) عمومی مفروضات:

یہاں تحقیق کرنے والے کو جانچ پڑتال کے لئے قائم کئے گئے مفروضات بیان کرنے چاہئیں۔

لہٰذا [illegible] باب [illegible] قاری کو بنیادی تحقیق اور اس کے نتائج سے متعلق تیار کرنا چاہیے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اگر باب [illegible] ہو جائے تو اسے [illegible] ابواب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ابواب کی تقسیم ہی ہے جو رپورٹوں کے مختلف طریقہ کار میں سطحی فرق [illegible] ہے۔

4۔ مطالعہ کا طریقۂ کار اور ڈیٹا کی پیشکش

(Method of the Study and Presentation of Data):

(i) تحقیق کے دوران کیے گئے حقیقی اقدامات:

تحقیق کار نے جس طریقہ کار کی پیروی کی ہے اس کی تفصیلات کو اس طرح [illegible] کرنا چاہیے کہ اگر دوسرے اس کی پیروی کرنا چاہئیں تو با آسانی کر سکیں۔

(ii) ڈیٹا اکٹھا کرنے کیلئے استعمال کیے گئے آلات:

معلومات جمع کرنے کے لئے استعمال کیے گئے تمام ٹیسٹ، سوال نامے اور فارموں وغیرہ کو بیان کرنا چاہیے۔ عبارت کے آخر میں دیئے گئے منسلک الفاظ میں استعمال کیے گئے آلات میں سے ہر ایک کا نمونہ مہیا کیا جانا چاہیے۔ یہ آلات جس مقصد کے لئے استعمال کیے گئے اور جس مرحلے پر استعمال کیے گئے، یہ بھی واضح طور پر بیان کیا جائے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

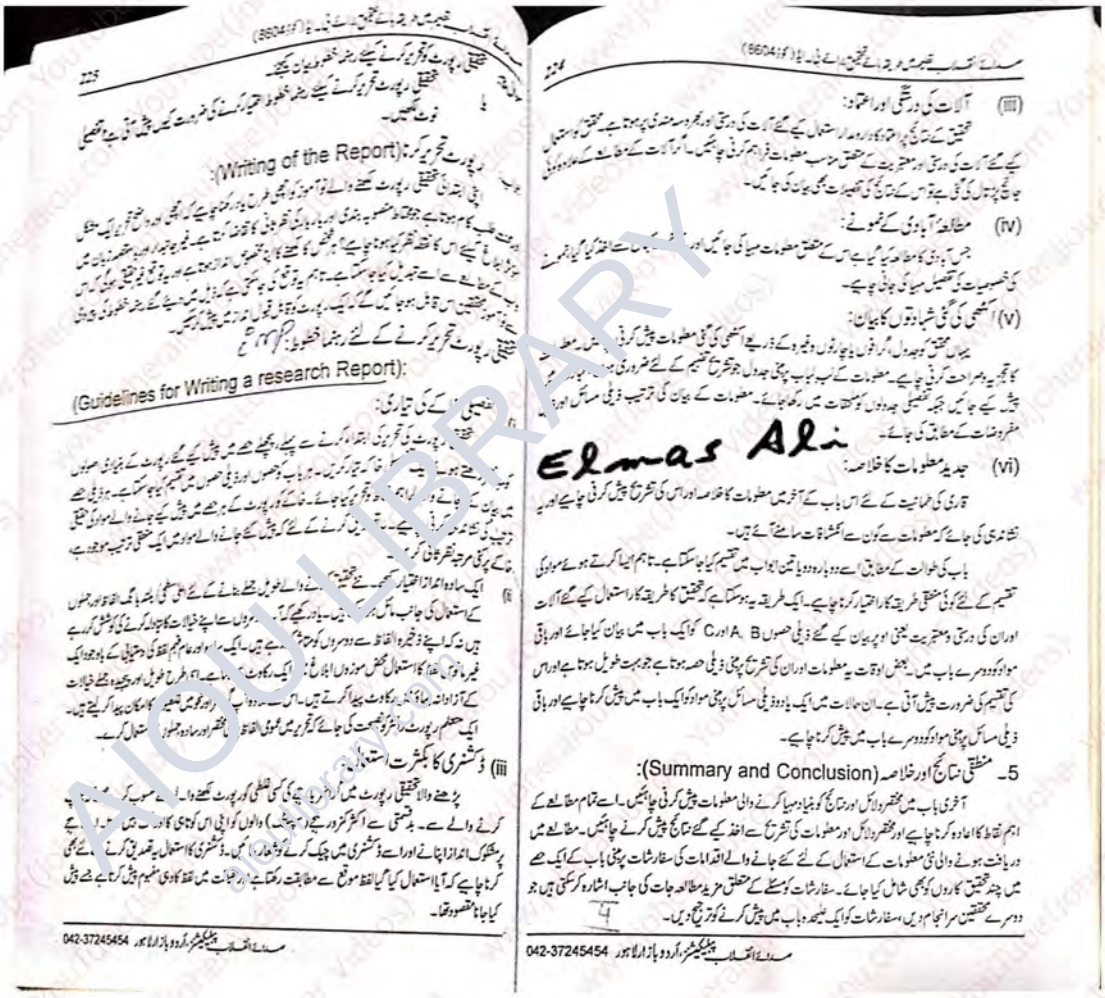

(iii) آلات کی درستی اور اعتماد:

تحقیق کے نتائج پر اعتماد کا دارومدار استعمال کیے گئے آلات کی درستی اور معیار پر منحصر ہوتا ہے۔ محقق کو استعمال کیے گئے آلات کی درستی اور معتبریت کے متعلق مناسب معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔ اگر آلات کے مطالعہ کے علاوہ کوئی جانچ پڑتال کی گئی ہے تو اس کے نتائج کی تفصیلات بھی بیان کی جائیں۔

(iv) مطالعہ آبادی کے نمونے:

جس آبادی کا مطالعہ کیا گیا ہے اس کے متعلق معلومات مہیا کی جائیں اور [illegible] کیا گیا نمونے کی خصوصیات کی تفصیل مہیا کی جانی چاہیے۔

(v) اکٹھی کی گئی شہادتوں کا بیان:

یہاں محقق کو جدول، گرافوں یا چارٹوں وغیرہ کے ذریعے اکٹھی کی گئی معلومات پیش کرنی [illegible] معلومات کا تجزیہ و صراحت کرنی چاہیے۔ معلومات کے لب لباب پر مبنی جدول جو تشریح تقسیم کے لئے ضروری ہو [illegible] پیش کیے جائیں جبکہ تفصیلی جدولوں کو ملحقات میں رکھا جائے۔ معلومات کے بیان کی ترتیب ذیلی مسائل اور مفروضات کے مطابق کی جائے۔

Elmas Ali

(vi) جدید معلومات کا خلاصہ:

قاری کی خدمت کے لئے اس باب کے آخر میں معلومات کا خلاصہ اور اس کی تشریح پیش کرنی چاہیے اور یہ نشاندہی کی جائے کہ معلومات سے کون سے انکشافات سامنے آئے ہیں۔

باب کی خوبیات کے مطابق اسے دوبارہ دو یا تین ابواب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ایسا کرتے ہوئے مواد کی تقسیم کے لئے کوئی منطقی طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ تحقیق کا طریقہ کار استعمال کیے گئے آلات اور ان کی درستی و معتبریت یعنی اوپر بیان کیے گئے ذیلی حصوں A، B اور C کو ایک باب میں بیان کیا جائے اور باقی مواد کو دوسرے باب میں۔ بعض اوقات یہ معلومات اور ان کی تشریح پر مبنی ذیلی حصہ ہوتا ہے جو بہت طویل ہوتا ہے اور اس کی تقسیم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ان حالات میں ایک یا دو ذیلی مسائل پر مبنی مواد کو ایک باب میں پیش کرنا چاہیے اور باقی ذیلی مسائل پر مبنی مواد کو دوسرے باب میں پیش کرنا چاہیے۔

5۔ منطقی نتائج اور خلاصہ (Summary and Conclusion):

آخری باب میں مختصر دلائل اور نتائج کو بنیاد بنا کر دی جانے والی معلومات پیش کرنی چاہئیں۔ اسے تمام مطالعے کے اہم نقاط کا اعادہ کرنا چاہیے اور مختصر دلائل اور معلومات کی تشریح سے اخذ کیے گئے نتائج پیش کرنے چاہئیں۔ مطالعے میں دریافت ہونے والی نئی معلومات کے استعمال کے لئے کیے جانے والے اقدامات کی سفارشات پر مبنی باب کے ایک حصے میں چند تحقیق کاروں کو بھی شامل کیا جائے۔ سفارشات کو مسئلے کے متعلق مزید مطالعہ جات کی جانب اشارہ کر سکتی ہیں جو دوسرے محققین سرانجام دیں۔ سفارشات کو ایک علیحدہ باب میں پیش کرنے کو ترجیح دیں۔

4

(Writing of the Report) رپورٹ تحریر کرنا:

تحقیقی رپورٹ لکھنے والے کو موضوع کی اچھی طرح سمجھ ہونی چاہیے کہ تحقیق اور اس کے نتائج ایک منطقی ترتیب سے پیش کیے جائیں۔ تحقیقی رپورٹ تحریر کرنے کے لئے رہنما خطوط (Guidelines for Writing a research Report):

تفصیلی [illegible] کے تیاری:

i) [illegible] ایک سادہ انداز اختیار کیجئے۔ [illegible] کے استعمال کی جانب توجہ دیں۔ [illegible] ہیں نہ کہ اپنے ذخیرہ الفاظ سے دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کریں۔ ایک [illegible] فیر مانوس لفظ کا استعمال محض موزوں الفاظ [illegible] کے آزادانہ [illegible] ایک [illegible] ایک جملہ رپورٹ [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کے

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

Elmas Ali

iv) مؤثر پیراگراف:

کسی باب یا حصے کا ابتدائی پیراگراف خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ پہلے پیراگراف کو پڑھ کر پڑھنے والا کسی باب یا سیشن کے متعلق رائے قائم کرتا ہے۔ رہنما اصول یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی پیراگراف میں براہ راست مطلوبہ نقطے کو بیان کیا جائے۔ ایک اچھی رپورٹ لکھنے والا مبہم ابتدائی تبصروں سے اجتناب کرتا ہے۔ موضوع یا موضوع پر مشتمل جملے کو ہر پیراگراف کے شروع میں رکھنا مفید ہوتا ہے۔ ابتدائی جملے کو پڑھ کر ایک قاری کو پیراگراف [illegible] بیان کیے گئے موضوع سے روشناس ہو جانا چاہیے۔ پیراگراف کے آخر میں لکھے گئے لب لباب پر مشتمل جملے کو [illegible] پیراگراف کی تفہیم میں اضافے کا سبب ہونا چاہیے۔ ایک پیراگراف سے دوسرے پیراگراف میں منتقلی کو بھی مدنظر [illegible] چاہیے۔

v) ٹھوس اور واضح جملے:

ہر جملے کو نمایاں خیال یا حقیقت کی طرح پیش کرنا چاہیے۔ ایک جملے کو بہت سے خیالات سے بھرپور [illegible] کا سبب بن سکتا ہے۔ عام فہم اور بامقصد جملے لکھتے ہوئے ان کی طوالت اور بناوٹ بھی تبدیل کی جا سکتی ہے [illegible] جڑے ہوئے جملے ایک جیسی صورت اور طوالت کے حامل ہوں تو قاری کے لئے یکسانیت کا سبب بنتے ہیں۔ اتنے ہی لفظ استعمال کریں جتنے پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہوں۔ موزوں الفاظ کا چناؤ ایک اچھے لکھاری کی اہم علامت ہوتی ہے۔ فرسودہ تاثرات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ مدرسین قوم کے معمار ہوتے ہیں، متعلمین ہمارے مستقبل کی امید ہیں۔

vi) تسلیم شدہ معیارات کا استعمال:

تحقیقی رپورٹ زیادہ تر پیشہ ورانہ افراد کے مطالعے کے لئے ہوتی ہے۔ یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ تعلیمی شعبے سے متعلقہ برادری کے اختیار کیے گئے معیارات کی پیروی کریں۔ جن میں چند ذیل میں درج کیے گئے ہیں:

i) محقق کو ضمیر متکلم کا استعمال نہیں کرنا چاہیے (خود کو فرسٹ پرسن کے طور پر بیان نہیں کرنا چاہئے)، اس کے بجائے اسے خود کو تیسرے شخص (تھرڈ پرسن) کے طور پر بیان کرنا چاہیے۔ وہ اپنے آپ کو محقق کے طور پر، مصنف وغیرہ کے طور پر بھی پیش کر سکتا ہے۔

ii) دوسری معتبر شخصیات کا حوالہ دیتے ہوئے ان کے خطابات "سر"، "ڈاکٹر" وغیرہ حذف کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح صفات جیسا کہ "مشہور ماہر تعلیم"، "معروف سائنس دان" جیسے الفاظ ان شخصیات کے ناموں کے ساتھ استعمال نہیں کیے جاتے۔

iii) ہندسوں میں لکھے گئے اعداد کے ساتھ کبھی کسی جملے کا آغاز نہ کریں۔ اس کے بجائے عدد کے ہجے (سپیلنگ) لکھیں (مثلاً تین ہزار پرائمری مدرسین نمونے میں شامل ہیں۔۔۔۔) جملے کے درمیان میں آنے والے اعداد ہندسوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔

vii) مسودے پر از سرِ نو نظر ثانی:

کوئی بھی محقق اپنی تحقیقی رپورٹ کو ایک ہی بار میں نہیں لکھتا۔ اپنی رپورٹ کے ایک یا دو حصے لکھنے کے بعد اسے ایک طرف رکھ دیں اور کسی دوسرے حصے پر کام کریں۔ کچھ دن کے وقفے کے بعد مسودے کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کریں۔ اپنے آپ کو ایک قاری کی جگہ رکھتے ہوئے ان حصوں کی نشاندہی کی کوشش کریں جو بالکل واضح نہیں ہیں۔ یا وہ حصے جو منطقی

انداز میں اپنی صحیح جگہ پر نہیں ہیں۔ غور کریں کہ آیا جملوں میں غیر ضروری الفاظ تو نہیں یا کسی فقرے کی وضاحت کے لئے اسے دوبارہ لکھنے کی ضرورت تو نہیں ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ واقعی آپ کو اپنے مسودے کو کچھ دن بعد پڑھ کر اس میں ترامیم کرنے کی ضرورت تھی۔ اپنے مسودے کو تین یا چار مرتبہ دہرانے کے بعد اپنے کسی ساتھی سے اس کا تنقیدی مطالعہ کرنے اور اصلاح کے لئے مشورے دینے کے لئے کہیں۔ اگر وہ اخلاص کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیتا ہے تو آپ کو ایک بامقصد ردِ عمل ملے گا جسے آپ اپنی تحقیق کے کمزور نقاط دور کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

چند خصوصی نکات:

تحقیقی رپورٹ میں حوالہ جات/اقتباسات کے اندھا دھند استعمال سے پرہیز کریں۔ حوالہ جات کا بہت زیادہ اور غیر ضروری استعمال مصنف میں خود اعتمادی کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم تحقیقی رپورٹ کے کچھ بیانات کی وضاحت کرنے یا ان کے شواہد پیش کرنے کے لئے دوسرے مصنفین کے کام کی تحقیق سے براہ راست تعلق رکھنے والے حوالہ جات پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ایک ماہرانہ رپورٹ میں صرف اصل مآخذ سے لئے گئے اقتباسات ہی قابل قبول ہوتے ہیں:

[illegible]لوں کی فہرست، چارٹ، وضاحتیں وغیرہ، متن میں ہر جدول کو اس کی ترتیب کے مطابق نمبر دیئے جاتے ہیں۔ جدولوں کے نمبر، سرخیوں اور صفحات کی ایک فہرست تیار کی جاتی ہے اور اسے فہرست مضامین سے علیحدہ [illegible]جاتا۔ [illegible] طرح متن میں موجود اشکال کو نمبر دیئے جاتے ہیں اور ان کی ایک علیحدہ فہرست مرتب کی جاتی [illegible] دیگر [illegible]جات وغیرہ اگر ہوں تو ان کے لئے بھی یہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔

II- متن [illegible] مرکزی عبارت پر مبنی ہوتے ہیں۔ قاری کی سہولت کے لئے ایک باب میں پیش کئے گئے مواد کو مختلف [illegible]وں میں تقسیم کیا جاتا [illegible] پھر ہر حصے کو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے سرخیوں کے ایک نظام [illegible]روی کی جاتی ہے۔ تحقیقی رپورٹ کے لئے سرخیوں یا عنوانات کا ایک نظام موجود ہوتا ہے جس کے رہنما اصول درج ذیل [illegible]

i) جس سرخی یا عنوان کو انڈر لائن کیا گیا ہو، [illegible] سرخیوں یا [illegible]ت کی نسبت زیادہ پُر اثر ہوتی ہے۔

ii) صفحے کے درمیان میں لکھی گئی سرخی ان سرخیوں کی نسبت زیا[illegible]یت کی حامل ہوتی ہے جو بائیں حاشیے کی جانب لکھی جاتی ہیں۔

پرائمری (بنیادی) تعلیم کو درپیش مسائل

معلمین کے مسائل

سروس سٹرکچر کی غیر موجودگی۔۔۔۔۔۔۔ [illegible]انہ ترقی کے لئے ناکافی سہولیات۔

متعلمین کے مسائل

غیر متعلقہ نصابی سرگرمیاں۔ جسمانی سرگرمیوں کی غیر موجودگی۔ متعلمین کے لئے جسمانی سرگرمیاں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سیکنڈری (عالوی) تعلیم کو درپیش مسائل

معلمین کے مسائل

نوٹس: مرکزی عنوان کے درمیان یا آخر میں کسی قسم کے وقفے نہیں لگائے جاتے۔ پیراگراف کی سُرخی کے آخر میں ایک وقفہ لگایا جاتا ہے اور اس کے بعد پیش کیا جانے والا مواد دو سپیس کے فاصلے سے شروع ہوتا ہے۔ پیراگراف کی سُرخی اور ایک طرف لکھی جانے والی (پیراگراف ہیڈنگ اور سائیڈ ہیڈنگ) کی تقسیم اور ذیلی تقسیم بہت بڑی ہو تو مطالعے کے کچھ حصے بنام سُرخیوں کے متعارف کرائے جاتے ہیں۔ اس طریقہ کار کی اس مثال ذیل میں دی گئی ہے:

پرائمری تعلیم کو درپیش مسائل۔ مدرسین کے مسائل

سروس ڈھانچے کی غیر موجودگی

متواتر ترقی کے مواقع کا فقدان۔ براہ راست ترقی کے امکانات کی عدم موجودگی۔ نگرانی کے لئے درکار [illegible] پیشہ ورانہ ترقی کے لئے ناکافی سہولیات۔

طلباء کے مسائل

حتیٰ کہ پیراگراف ہیڈنگ (سُرخی یا عنوان) یا سائیڈ ہیڈنگ بھی ضمنی سُرخیوں کی طرح بنا انڈر لائن کیے متعارف کرائی جا سکتی ہیں۔

ملاحظہ کیجئے

	پہلا منصوبہ		دوسرا منصوبہ		تیسرا منصوبہ	
ذیلی شعبے	مختص	کمیت	مختص	کمیت	مختص	کمیت
	col. 1	col. 2	col. 3	col. 4	col. 5	col. 6	col. 7
پرائمری						
سیکنڈری						
کالج						

III۔ مواد برائے حوالہ جات:

حوالہ جات کا مواد ضمیمہ جات اور کتابیات پر مبنی ہوتا ہے۔ تقریباً ہر اہم چیز متن میں شامل کی جاتی ہے اور کوئی ضمیمہ مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم تحقیق میں استعمال ہونے والے سوالیہ پرچوں کی کاپیاں، قابل ذکر مراسلات کی کاپیاں، ٹیسٹ اور معلومات جمع کرنے کے لئے استعمال کیے گئے دیگر آلات ہمیشہ ضمیمہ جات میں شامل کیے جاتے ہیں۔ ان تمام کو ایک گروپ کی صورت دینا اور پوری عبارت میں بکھیرنے میں بجائے ایک ہی جگہ پر رکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ یہ ترتیب ان کے حوالہ جات مہیا کرنے کے عمل کو آسان بنا دیتی ہے۔ کتابیات عموماً طور پر تحقیقی رپورٹ کا آخری جزو ہوتا ہے۔

طباعت کے لئے ہدایات (Typing Instructions):

محقق خود بھی ٹائپنگ کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے۔ تاہم اگر وہ یہ خود نہ بھی کرے تو اسے کسی ایسے ٹائپسٹ کو ہدایات مہیا کرنے کے قابل ہونا چاہیے جو ٹائپنگ کے لئے تیار ہو اور قبل سے دی گئی ہدایات کی پیروی کر سکے۔

یونیورسٹی میں جمع کرائی جانے والی اصل کاپی 22 by 28cms ($8\frac{1}{2}$ by $11\frac{1}{4}$) کے بیوی وائٹ بونڈ پیپر پر ٹائپ کی جانی چاہیے۔ یونیورسٹی کی ضرورت کے علاوہ بھی ایک کاپی تیار کریں۔ یہ زائد کاپی آپ کے ریکارڈ کے لئے ہوگی۔

تحقیقی رپورٹ صفحے کے ایک جانب ٹائپ کی جانی چاہیے۔ اور طویل اقتباسات کے علاوہ تمام متن ڈبل سپیس میں ٹائپ کیا جانا چاہیے۔

صفحات کے تمام اطراف میں عام حاشیوں کے لئے جگہ چھوڑیں۔ عمومی طور پر اطراف میں 1-1/4 اور اوپر اور نیچے ایک انچ کے برابر جگہ چھوڑیں۔ صفحات کے نمبر صفحے کے اوپر والے سرے سے چھ سپیس نیچے دائیں کونے یا درمیان میں دیے جائیں۔ طباعت (ٹائپنگ کی ابتدا صفحے کے نمبر سے تقریباً چار سپیس نیچے کی جائے۔ جس صفحے پر باب کا آغاز ہو، اس پر طباعت اوپر بائیں جانب زیادہ فاصلہ رکھتے ہوئے شروع کی جائے، مثلاً عام صفحے کی نسبت چار یا چھ سپیس نیچے۔ [illegible] ضمیمہ III میں مہیا کی گئی ہے۔

ضمیمہ I

فائنل جمع کا نمونہ

اسلام آباد اور راولپنڈی [illegible] میں پرائمری تعلیم کے مضامین کی تدریس میں [illegible] کے استعمال کو مثبت پر ایک تحقیق

مصنف
وٹنس لوجہ خود

یہ مقالہ [illegible] ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ [illegible] ڈگری کے حصول کے جزوی تقاضے پورے کرنے کے لئے جمع کرایا گیا

Elmo Ali

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
جنوری، 1989ء

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ضمیمہ II

فہرست مضامین کا نمونہ
فہرست مضامین

	صفحہ نمبر
دیباچہ (Preface)	ii
فہرست مضامین (List of Tables)	iv
I۔ تعارف Introduction	1
مسئلے کا بیان Statement of Problem	5
ادب کا جائزہ Review of Literature	[illegible]
مطالعے کا طریقہ کار Method of Study	[illegible]
II۔ تدریسی کٹ Teaching Kit	22
مواد کا تجزیہ Content Analysis	29
III۔ معلمین میں تدریسی کٹ کا استعمال Teacher Utilization of Kit	[illegible]
IV۔ تدریس کی مؤثریت کے متعلق موجود معلومات کا تجزیہ Analysis of Data on Teaching Effectiveness	35
اردو کی تدریس میں مؤثریت Effectivenss of Teaching Urdu	38
ریاضی کی تدیس میں مؤثریت Effectiveness in Teaching Arithmatic	45
معاشرتی علوم کی تدریس میں مؤثریت Effectiveness in Teaching Social Studies	52
V۔ اہم نتائج Significant Conclusions	64
ضمیمہ I Appendix I	75
ضمیمہ II Appendix II	79
کتابیات Bibliography	85

حاشیے اور سپیس کے ساتھ ٹائپ کیے گئے صفحے کا نمونہ

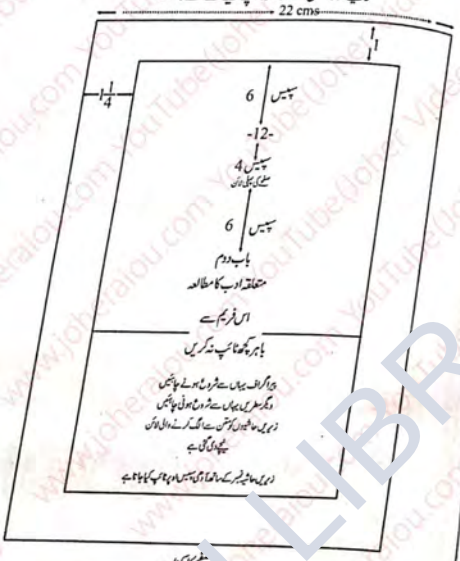

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com